مشکوٰۃ شریف

مرزا حیرت

۱۳۲۴

کرزن پریس دہلی

حدیث ۲۳ داخلہ ۱۶۴

DRAFT

Accession
Subject

الحمد للہ رب العالمین

(ہم) کے واسطے ہیں ہم اسی سے[۵۱] حمد کرتے ہیں اور اُن سے مدد اور بخشش مانگتے
اور لوگوں کی برائیوں (کے بچنے) سے اسی کی پناہ چاہتے ہیں (کیونکہ) جس شخص
کے لئے کوئی (ہدایت) نہیں کرسکتا اور جسے وہ راہ راست پر نہ لائے اسے کوئی ہدایت
دے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں گواہی دیتا ہوں تاکہ (یہ گواہی) میری
[illegible] اور (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ
بندے اور پیغمبر ہیں جنہیں ایسی حالت میں بھیجا کہ ایمان کے راستوں کے نشان مٹ
ہی روشنی بجھ گئی تھی اور ایمان کے ستون گر چکے تھے اور اُنکی جگہیں بھی بے معلوم ہوگئی تھی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے بتائے ہوئے نشانوں کو قائم کردیا اور کلمۂ توحید کی
ان بیمار کو موت[۵۲] کے گڑھے میں گرنیکو تھپا یا اور ہدایت پر چلنے والوں کے واسطے اُسکا
راستہ روشن کردیا اور ان لوگوں نے کیا اچھی کے خزانوں کا مالک ہونا چاہا انہیں آپ پر مطلع کردیا پس بعد
حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ بغیر پیروی کئے اُن (احکام) کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک
سے صادر ہوئے ہیں آپکے طریقہ پر چلنا و نیز خدا کی رسی (یعنی قرآن) پر اچھی طرح عمل کرنا بغیر بیان کئے آپکے

[۵۱] حمد خاص اس تعریف کو کہتے ہیں جو عمدہ افعال اختیاری پر کیجائے اور شکر و مدح میں یہ قید ملحوظ نہیں ہوتی
اسی لئے بعض کہتے ہیں کہ حمد سوائے اللہ پاک کے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے ۱۲

[۵۲] یعنے کفر کے سبب سے جو دوزخ میں جانیکے قریب تھا اُسکو ہدایت کرکے بچادیا اور اس سے اشارہ اس آیۃ کیطرف بھی ہے
وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ الآیہ ترجمہ تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے وہاں سے تمہیں بچالیا (یعنے ہدایت کردی) ۱۲

[illegible] مناسب ہین معہ لحاظ شرطون کے بیان کی گئی ہین اگرچہ متقدمین ومتاخرین
[illegible] اگر مجھے کسی باب مین کوئی حدیث نہ ملے تو (جان کہ) اُسے مین نے دوبارہ آنیکے
سبب سے [illegible] کردیا اور اگر کسی دوسری حدیث مین اختصار کے سبب سے کچھ چھوٹا ہوا یا بغرض تکمیل کسی حدیث
[illegible] کچھ زیادہ ملا ہوا پاوے تو وہی اہتمام کی (یعنی میری) طرف سے ہے (کہین اختصار کیواسطے چھوڑدیا ہی اُسکو
(کہین تمام کیواسطے) بڑہادیا ہے اُسکو اور اگر پہلی دونون فصلون کے ایسے اختلاف پر تو مطلع ہووے
جو بین شیخین کی اور دوسری مین شیخین کا ذکر ہو تو جان لیجو کہ مین نے کتاب حمیدی جو صحیحین کی حدیثون
جامع ہے اور [illegible] اصول کے مطالعہ کرنیکے بعد صحیح مسلم اور بخاری کے (فقط) متنون پر اعتماد کیا ہی
مگر تو متن حدیث مین اختلاف دیکھے تو یہ حدیثون کے متفرق طریقون کے سبب سے ہے اور شاید
[illegible] روایت جسے مصنف نے بیان کیا ہے [illegible] اور میرا یہ قول کہ مین نے اس روایت کو
اصول مین نہین پایا بلکہ اس کے خلاف پایا تو بہتیری کم پاوے گا اگر تو (کہین) اسپر واقف ہو تو اس قصور کو میری کم عقلی
[illegible] میری (ہی) طرف منسوب کردینا نہ شیخ کیطرف اللہ تعالی انکے مرتبہ کو دونون جہان مین بلند
کرے شیخ کیطرف قصور کو نسبت کرنیسے اللہ کی پناہ ہے اور جو شخص اسپر مطلع ہو کہ ہمین خبردار کرے
اور راہ صواب بتادے اللہ اسپر رحم کرے اور مین نے (بھی) تحقیق اور جستجو مین اپنی حسب حیثیت کوتاہی
نہین کی ہے اور اس اختلاف کو جیسے مینے پایا ویسے ہی نقل کردیا ہے اور جہان مصنف رضی اللہ عنہ
ضعیف وغیرہ کا اشارہ کیا ہے اکثر مینے اُسکی وجہ بیان کردی ہے اور جہان مصنف نے اصل
نہین کیا ہے مینے بھی چھوڑنے مین اُسکی پیروی کی ہے مگر چند موقعون مین
لیے) اور تو اکثر خالی جگہ پاویگا یہ وہان ہوگا جہان مجھے اُسکا راوی نہ

۔ صحابہ اور تابعین کیطرف منسوب کرکے ائمہ مذکورین مین سے جس سے وہ حدیث

۱۲ مرقاۃ

لیا ہے کہ اپنی کتاب کی دونون فصلون مین سوائے احادیث مرفوعہ کے اور نہین
[illegible] لیے اسکی اطلاع کیلئے مصنف یہ کہہ رہے ہین ۱۲
[illegible] وہ تصنیفات اور کتابین ہین جو اصول روایات اور مخزن روایات ہین ۱۲ لمعات
[illegible] ذکر کرا گیا ۱۲

معلوم ہوا ہو گا اسواسطے مینے سپیدی چھوڑدی ہے اگر وہ (موقع) تجھے معلوم ہو جائے تو اس پر لکھدیجو تجھے اللہ جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کا نام مینے مشکوٰۃ المصابیح رکھا اور مین اللہ سے چاہتا ہون کہ توفیق اور مدد اور ہدایت اور برائی سے بچنا اور میرے مقصود کو آسان کرنا (میسر کرے) اور یہ کہ مجھے اور تمام مسلمان عورتون اور مردون کو زندگی مین اور مرنیکے بعد (اس سے) نفع دے مجھے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور طاقت برے کام سے پھرنے اور قوت نیک کام کرنیکی بغیر (مدد) اللہ کے نہین ہو سکتی جو غالب حکمت والا ہے۔

(۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام اعمال (کے نتیجے) نیتون پر (موقوف) ہین اور ہر شخص کیلئے (اُسکے عمل کا) وہی (نتیجہ) ہے جو اسنے نیت کی ہو لہذا جسکی ہجرت اللہ اور اُسکے رسول کے لئے ہو گی تو (اللہ کے ہان بھی) اور اُسکے رسول ہی کیلئے (لکھی جاویگی) اور اگر اُسکی ہجرت دنیا کے لئے ہو گی تاکہ اُسے حاصل کرے یا کسی عورت کیلئے تاکہ اُس سے نکاح کرے تو (اللہ کے ہان بھی) اُسکی ہجرت اُسی (کام) کے (لکھی جائیگی) جسکے لئے اُسنے ہجرت کی ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے یعنے بخاری و مسلم دونون نے اس کو نقل کیا ہے

کتاب ایمان کے بیان مین

(۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک دن رسلم کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ ایک شخص ہمارے پاس سپید کپڑے پہنے ہوئے آیا اور اُسپر کوئی علامت سفر کی تھی اور نہ ہم مین سے کوئی اُسکو پہچانتا تھا یہان تک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھا اسقدر قریب بیٹھا کہ اپنے دونون گھٹنے آپکے گھٹنون سے ملا دیئے اور اپنے دونون ہاتھ آپکی رانون پر رکھے اور (یہ) کہا اے محمد مجھے اسلام کی خبر دیجئے آپنے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اللہ کے رسول ہین اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ (فرض) ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ (وغیرہ) کا حج کرو اگر تم اسکی راہ کی طاقت رکھتے ہو (یہ سنکر) اُسنے کہا آپ نے سچ کہا

تعجب آیا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور (ساتھ ہی) تصدیق بھی کرتا ہے پھر اُسنے کہا کہ ایمان کو بیان کیجئے آپ نے فرمایا (ایمان یہ ہے) کہ اللہ پر اور اُسکے فرشتوں پر اور اُسکی کتابوں پر (جو آسمان سے اُتری ہین) اور اُسکے پیغمبرون پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی بُرائی پر ایمان لاؤ (یعنے دل سے ان سب کی تصدیق کرو) اُسنے کہا کہ آپنے سچ فرمایا پھر اُسنے کہا کہ احسان کو بیان کیجئے آپنے فرمایا (احسان) یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت (اس خشوع وخلوص سے) کرو کہ گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو پس اگر (یہ حالت) نہ نصیب ہو کہ تم اُسکو دیکھ سکو تو (یہ خیال رہے کہ) وہ تمہین دیکھتا ہے پھر اس شخص نے کہا قیامت کو بیان کیجئے (کب آئیگی اسکے جواب مین) آپنے فرمایا کہ جس سے یہ بات پوچھی جارہی ہے (یعنی) سائل سے زیادہ (اس بات کو) نہین جانتا (بلکہ نادانستہ مین دونون برابر ہین) اس شخص نے (پھر) اُسکی علامتین بیان کیجئے آپ نے فرمایا (علامتین) یہ ہین کہ لونڈی اپنے سردار کو جنگے پاؤن برہنہ تن فقیر گنگال بکریان چرانے والون کو تو دیکھے کہ اونچے اونچے مکان بنا کر لگین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین پھر یہ شخص چلا گیا اور آپنے تھوڑی دیر ٹھیر کر مجھ سے اے عمر تم جانتے ہو یہ سائل کون تھا مین نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی جانتے ہین بہتر نہین) آپنے فرمایا کہ یہ جبریل تھے تمہین تمہارے دین کی تعلیم کرنے آئے تھے اس حدیث کو نے نقل کیا ہے اور ابوہریرہ نے بھی مع کچھ اختلاف کے روایت کیا ہے (چنانچہ) اُن کی (علا قیامت ان لفظون سے) ہے کہ جب تو ننگے پاؤن برہنہ تن بہرے گونگون کو شاہ روے زمین کا دیکھے (تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے اور قیامت کا علم تو) اُن پانچ چیزون سے ہے جنکو خدا کے سوا کوئی نہین جانتا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ کی آیت پڑھی یہ روایت متفق علیہ ہے۔

نہ یہ اقل درجہ ہے کیونکہ اسمین کا حاضر وناظر ہونا تو سب کو مسلم ہے لہذا یہ ضرور ہی چاہیئے کیونکہ اس خیال سے ہم عبادت بہت عمدہ طرح ادا ہوگی اور خوف خدا دل مین رہیگا ۱۲

لونڈی کی اولاد جسمین اپنے باپ کی نسل ہوتی ہے اسلئے لونڈی کی اولاد جو مولی سے ہو آزاد ہوتی ہے بلکہ بعد مرنے کے بھی کی وجہ سے یہ لونڈی بھی آزاد کہلاتی ہے اسی لئے آنحضورنے اسے رب فرمایا کیونکہ اسوقت لونڈی کے لئے یہی لفظ ہے ۱۲

صحیح مسلم کتاب الایمان وصحیح بخاری کتاب التفسیر سورہ لقمان رکوع ۴ ۱۲

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام (کا محل) پانچ (ستونوں) پر بنایا گیا ہے (وہ ستون یہ ہیں) اول اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں (دوسرے) نماز پڑھنا (تیسرے) زکوٰۃ ادا کرنا (چوتھے) بیت اللہ کا حج کرنا (پانچویں) رمضان کے روزے رکھنے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں سب سے بڑی شاخ لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے چھوٹی شاخ راستہ سے ایذا دینے والی چیز کا علیحدہ کر دینا ہے اور حیا[1] (بھی) ایمان کی (شاخوں میں سے) ایک شاخ ہے (یہ روایت) متفق

(۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا (پکا) مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں اور (پورا) مہاجر وہ ہے جو اُن چیزوں جن سے اللہ نے ممانعت فرمائی ہے (اس روایت کو) الا لفظ ان — بخاری نے (نقل کیا ہے مسلم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مسلمانوں میں کون افضل ہے آپ نے جواب میں) فرمایا کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں۔

(۶) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہانتک کہ میں اُسکے نزدیک اُسکے باپ اور بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی میں تین باتیں ہونگی وہ ایمان کی شیرینی (کا مزہ) پائیگا وہ[1] شخص جسکے نزدیک اللہ اور اسکا رسول تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہو اور وہ[2] شخص جو کسی بندہ سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے اُس سے محبت کرے اور وہ[3] شخص جو کفر میں واپس جانیکو بعد اسکے کہ اللہ نے اُسکو (کفر سے) نکالدیا ہے ایسا برا سمجھے جیسے (کوئی) آگ میں ڈالے جانیکو برا جانتا ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۸) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

---

[1] حیا سے حیا ایمانی مراد ہے اور وہ ایک عادت ہے جسکی وجہ سے آدمی فعل قبیح سے بسبب ایمان کے رک جاتا ہے [illegible] سے مراد حیا طبعی نہیں کیونکہ یہ طاقت انسانی سے باہر ہے بلکہ اس سے مراد حیا [illegible] ایمان کے منشاء

اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اُسنے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس (پاک ذات) کی قسم جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ جس کسی نے اس امت (اسلامیہ) مین سے خواہ یہودی ہو یا نصرانی میری (دنیا مین آنیکی خبر) سن لی اور جن احکام کے ساتھ مین بھیجا گیا ہون اُنپر ایمان نہ لایا تو وہ اصحاب نار سے ہوگا۔ اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۱۰) ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین جن کے لئے دُگنا ثواب ہے (ایک) وہ شخص جو اہل کتاب مین سے ہو (اور) اپنے نبی پر ایمان لاکر محمدؐ پر بھی ایمان لائے (دوسرے) مملوک غلام جب کہ وہ اللہ کے اور اپنے مالکون کے حق کو ادا کرتا رہے اور (تیسرے) وہ شخص جسکے پاس اُسکی لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہے اُسنے اُسے ادب سکھایا اور عمدہ ادب سکھایا اور اُسے تعلیم کی اور عمدہ تعلیم کی پھر اُسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا پس اُسکے لئے دُگنا ثواب ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۱۱) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجکو (اللہ کی جانب سے یہ) حکم ہوا ہے کہ مین لوگونسے جنگ کرتا رہون جبتک وہ گواہی نہ دیدین کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمدؐ اللہ کے رسول ہین اور نمازین پڑہین اور زکوۃ ادا کرین پس جسوقت ان (افعال) کو کرنے لگین تو اپنی جانون کو خونریزی اور مالونکو (لٹنے سے) بچالین مگر حق اسلام (یعنی قصاص وحدود کے پھر بھی ذمہ دار رہینگے) اور (بعد مسلمان ہونیکے) ان (کے افعال) کا حساب اللہ لینے والا ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے مگر مسلم نے (لفظ) الا بحق الاسلام کو نہیں ذکر کیا۔

(۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرکے ہماری ہی طرح نماز پڑہے اور ہمارا ذبیحہ کھالے تو (جان لو کہ یہ ویسا ہی

لہ امت محمدیہ مین یہود اور نصاری وغیرہم تمام لوگ داخل ہین اسلئے سبھی سے مواخذہ بھی کیا جاویگا ۱۲

۵۲ گو مملوک کی اسلئے زیادہ کی گئی ہے کہ تمام انسان بندے تو اللہ کے ہی ہین مگر سب کیلئے یہ اجر نہین ہے بلکہ جو اللہ تعالیٰ کی بھی مملوک ہو اور پھر دونون کے حق ادا کرے تو اسکو دو اجر ملینگے ۱۲

مسلمان ہے جسکے اللہ اور رسول ذمہ دار ہین تم اللہ کے ذمہ مین (ایسے شخص پر ظلم کرکے) ورخہ نہ ڈالنا۔ اس حدیث کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک دیہاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایسا کوئی عمل بتا دیجئے جسکے کرنیسے مین جنت مین داخل (ہونیکے قابل) ہو جاؤنگا آنحضور نے (جواب مین) فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اُسکیساتھ کسیکو شریک نہ کرو اور نماز مفروضہ پڑھا کرو اور زکوٰۃ مفروضہ ادا کرتے رہو اور رمضان (شریف) کے روزے رکھو (یہ سنکر دیہاتی نے) کہا قسم ہے اُس (پاک ذات) کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہ مین اس سے زیادہ[۵۲] کرونگا اور نہ اس سے کم کرونگا پھر جسوقت وہ پلٹ کر چلا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا جس شخص کو جنتی آدمی کے دیکھنے کی خوشی ہو تو اُسکو دیکھ لے یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۱۴) سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول خدا میرے لئے اسلام مین کوئی ایسی بات بتا دیجئے کہ آپکے بعد مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے ایک روایۃ میں (بجائے بعد آپکے) سوا آپکے ہے (آنحضور نے) فرمایا کہ اللہ پر ایمان لا پھر (جو احکام اسکی وجہ سے واجب ہون اونپر) قایم رہ۔ اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۱۵) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک شخص نجد کا رہنے والا پراگندہ مو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہم اُسکی آواز کی گن گناہٹ سنتے تھے مگر یہ نہ سمجھتے تھے کہ کیا کہتا ہے یہانتک کہ جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسلام[۵۳] کی بابت آپ سے کچھ پوچھتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ دن رات مین پانچ نمازین ہین وہ شخص بولا کہ کیا اُنکے علاوہ (بھی کوئی نماز) میرے اوپر (فرض) ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے (تو)

---

[۵۲] یعنی اس سوال سے زیادہ نہ پوچھونگا اور نہ اس عبادت پر اپنی طرف سے کچھ زیادتی کرونگا یا یہ کہ اوروں کو یہ حکم نہ دونگا کہ مجھ مین کچھ زیادتی نہ کرونگا اور جو کہ نماز نفل قبیحہ سے روک دیتی ہے اسلئے اُسکے جنتی ہونیمین کچھ شک نہین ۱۲ مرقاۃ

[۵۳] یعنے احکام اور فرائض اسلام کو دریافت کرتا ہے اور حقیقت اسلام نہین دریافت کرتا اسی لئے آنحضور نے کلمۂ شہادۃ کو اس سے ذکر نہین کیا کیونکہ اس سے سائل خود واقف تھا اسلئے اسکی ضرورت نہ رہی ۱۲ مرقاۃ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے مہینے کے روزے اُسنے عرض کیا کہ کیا اُسکے علاوہ (اور روزے بھی) میرے اوپر فرض ہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے طلحہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ کا (بھی) ذکر کیا اُسنے کہا کہ کیا میرے اوپر اسکے علاوہ (اور کوئی صدقہ بھی) فرض ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے طلحہ کہتے ہیں پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا کہ اللہ کی قسم میں اس سے نہ زیادہ[1] کرونگا اور نہ اس سے کم کرونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہوگیا (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۱۶) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس (کے لوگ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے (اُنسے) کہا (تم) کونسی قوم ہو یا (یہ پوچھا کہ تم) کونسی جماعت ہو وہ بولے کہ (ہم) ربیعہ (کے خاندان سے) ہین آپ نے فرمایا کہ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ یا (بجاے بالقوم کے) بالْوَفْدِ (فرمایا) غیر خزایا وَلَا نَدَامٰی (پھر) اُن لوگون نے عرض کیا یا رسول خدا ہم سوا ماہ حرام کے (کسی اور مہینے میں) آپکے پاس نہیں آسکتے (وجہ اسکی یہ ہے کہ) ہمارے اور آپکے درمیان مین یہ قبیلہ کفار مُضر کا رہتا ہے۔ (اُنسے ہمین اندیشہ ہے) لہذا آپ ہمین کوئی ٹھیک بات بتا دیجئے کہ ہم اپنے پیچھے والون کو اسکی اطلاع کردین اور ہم سب اُس (پر عمل کرکے) جنت مین داخل ہوجائین نیز اُن لوگون نے پینے کے چند برتنون کی) بابت (بھی) پوچھا کہ کونسے برتن ہمارے لئے جائز ہیں اور کون سے حرام ہیں، تو آپنے انہین چار باتون کا حکم دیا اور چار باتون سے منع کیا اُنکو حکم دیا اللہ اکیلے پر ایمان لانیکا (یہ کہکر) آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان لانا کس طرح ہوتا ہے اُنہون نے کہا اللہ اور اسکا رسول ہی خوب واقف ہین آپ نے فرمایا (وہ یہ ہے) اس بات کی گواہی دینا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور (حکم دیا) نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور رمضان کے روزے رکھنے کا اور اسبات کا کہ مال غنیمت کا پانچوان حصہ (بیت المال میں) دیدیا کرو اور[2] انہیں چار برتنون

[1] یعنی نفس فرائض مین اپنی طرف سے زیادتی نہ کرونگا بخاری کی ایک روایت مین اسکی تصریح بھی موجود ہے یا یہ مطلب ہے کہ اسکے پہنچانے مین لوگون کو کمی زیادتی نہ کرونگا ۱۲ مرقاۃ

[2] ترجمہ لے (ایسی) قوم کہ نہ تم سوا ہو اور نہ پشیمان ہو تمہیں آنا مبارک ہو ۱۲

[3] ۱۵ رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم کو ماہ حرام سے کہتے ہیں کہ انمیں لڑائی حرام تھی ۱۲

(مین پانی یا اور کوئی چیز پینے) سے منع فرمایا۔ حنتم[۵۱] سے اور دُبّاء سے اور نقیر سے اور مُزفّت سے اور فرمایا کہ ان باتون کو یاد کرلو اور اپنے پیچھے والون کو اسکی اطلاع دیدو (یہ روایت متفق علیہ ہے اور یہ بعینہٖ) الفاظ بخاری کے ہین۔

(۱۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجلس) اس حال مین کہ آپکے گرد آپکے اصحاب کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی فرمایا کہ تم لوگ مجھسے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نکرنا اور چوری نہ کرنا اور زنا نکرنا اور اپنی اولاد کو قتل نکرنا اور ایسا بہتان (کسی پر) نہ باندھنا جسکو تم (جان بوجھکر) اپنی طرف سے بناؤ اور کسی[۵۲] اچھی بات مین (خدا رسول کی) نافرمانی نکرنا پس جو کوئی تم مین سے (اس عہد کو) پورا کریگا تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان (بُری) باتون مین مبتلا ہوگیا اور دنیا ہی مین اللہ نے اُسے اُسکا عذاب دیدیا تو یہ عذاب (آخرت کے عذاب کے واسطے) کفارہ ہوجائیگا اور جس نے ان (بُری) باتون کو لیا اور اللہ نے اسکو (دنیا مین) پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ کے حوالے ہے اگر چاہے تو اُسے عذاب کرے اور چاہے تو معاف کردے (عبادہ بن صامتؓ کہتے ہین) پس ہم سب لوگون نے آپ سے اس شرط پر بیعت کرلی (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عید الاضحےٰ کے روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لیگئے پھر عورتون مین جاکر یہ فرمایا اے عورتون کی جماعت تم صدقہ (زیادہ) کیا کرو (کیونکہ) دوزخ مین رہنے والی مجھے زیادہ تر عورتین دکھائی[۵۳] گئین۔ اُونہون نے عرض کیا یہ کس وجہ سے یارسول خدا فرمایا کہ لعنت (ملامت) زیادہ کرتی ہین اور شوہر کی ناشکری کرتی ہین۔

---

۵۱ حنتم اور دباء اور نقیر اور مزفت ایک خاص قسم کے ظروف کے نام ہین ان مین قبل شراب حرام ہونیکے شراب نوشی بکثرت ہوا کرتی تھی اسلیئے انکے استعمال ... بعد حرمت شراب کے بالکل ممانعت کردی گئی اور اس مین چند مصلحتین تھین اول یہ کہ ان برتنون کے استعمال سے اندیشہ تھا کہ شراب نوشی کا خیال نہ ہوجائے دوسرے یہ بھی احتمال تھا کہ اگر شراب کا کچھ اثر ان مین باقی رہگیا ہو بعد ازان اجازت دیدی گئی ۱۲

۵۲ یعنے جس کا حسن و قبح شرع سے معلوم ہوگیا ہو ۱۲

۵۳ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا دوزخ کو دیکھنا یا تو بطریق کشف تھا کہ کشف کے ذریعہ سے آنحضور کو یہ معلوم ہوگیا یا یہ کہ اس بارہ مین من جانب اللہ وحی نازل ہوئی ہو ۱۲

(اسکا احسان نہین مانتین علاوہ اسکے باوجود) کم عقل اور کم دین (ہونیکے) ہوشیار مردون کی عقل کو زائل کرنے والی مین نے تم سے زیادہ کسیکو نہین دیکھا انہون نے عرض کیا یارسول خدا ہماری عقل اور دین کس طرح کم ہے آپ نے فرمایا کہ ایک عورت کی شہادت کیا مثل نصف شہادت مرد کے نہین ہوتی اُنہون نے کہا ہان (یہ تو ہوتی ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ وجہ کم عقلی ہی کی ہے اور فرمایا کہ کیا یہ بات نہین کہ جب عورت ایام سے ہو جاوے تو نہ نماز پڑہے اور نہ روزہ رکہے عورتون نے عرض کیا ہاں (یہ بھی ہے) آپ نے فرمایا کہ یہی کمی دین کی ہے (کہ نماز کے ثواب سے محروم رہجاتی ہے) یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اولاد آدم نے مجہے جہٹلایا اور بُرا کہا حالانکہ اُسے یہ لایق نہ تھا مجہے جہٹلانا تو اسکا یہ کہنا ہے کہ ہمین جسطرح پہلے پیدا کردیا اب پھر (مرنیکے بعد) نہین کرسکیگا۔ حالانکہ پہلے پیدا کرنا مجہے دوبارہ زندہ کرنے سے کچھ آسان نہ تھا (بلکہ مرنے کے بعد لوٹاکر زندہ کردینا بہت ہی آسان ہے) اور مجہے بُرا کہنا اُسکا یہ ہے کہ اللہ نے (اپنے لئے) ایک بیٹا بنالیا ہے حالانکہ مین اکیلا ہی ایسا بے پرواہ ہون کہ نہ مین نے کسیکو جنا اور نہ مین خود کسی سے جنا گیا اور نہ میرے لئے کوئی رشتہ دار ہے اور ایک روایۃ مین ابن عباس سے یہ ہے اور لیکن مجہے اُسکا بُرا کہنا یہ ہے کہ میرے لئے ایک بیٹا ہی حالانکہ مین بیوی اور بچہ اختیار کرنے سے بری ہون اس روایۃ کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مجہے اولاد آدم تکلیف دیتی ہے (کیونکہ وہ زمانہ کو بُرا کہتی ہے اور زمانہ مین ہی ہون کیونکہ میرے ہی ہاتھ مین اسکا حکم ہے رات ودن کو مین ہی پھیرتا رہتا ہون (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۱) (حضرت) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تکلیف کو سنکر صبر[۵] (اور تحمل) کرنیوالا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی نہین ہے (کیونکہ اللہ سنتا ہے کہ لوگ) اُسکے لئے بیٹا مقرر کررہے ہین (مگر) پھر وہ اُنکو عافیت دیکر رزق دے رہا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۲) (حضرت) معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک گدہے پر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

[۵] صفات باری تعالےٰ مین صبر کرنے سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بندون کو عذاب دینے مین تاخیر کرتا ہے اسکے فضل ورحم سے یہ تاخیر ہوتی ہے ۱۲

ردیف[۱] تھا میرے اور آپکے درمیان فقط ایک کجاوہ کا مؤخرہ[۲] تھا آپ نے فرمایا اے معاذ تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول ہی جانیں فرمایا اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسکی عبادت کریں اور اسکا شریک کسیکو نہ بنائیں۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جسنے اللہ کا شریک کسیکو نہیں بنایا وہ اُسکو عذاب نہ دے (معاذ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لوگوں کو اسکی خوشخبری سنادوں آپنے فرمایا کہ خوشخبری نہ سناؤ (ورنہ) بھروسہ کرکے بیٹھ رہینگے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۳) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال میں کہ معاذ آپکی سواری پر آپکے پیچھے تھے آواز دی اے معاذ انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک (پھر) آپنے آواز دی اے معاذ انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک (پھر) آپنے آواز دی اے معاذ انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک تین مرتبہ (ایسا ہی ہوا) آپنے فرمایا کہ جو کوئی اپنے سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ اُسپر (دوزخ کی) آگ حرام کردیتا ہے (معاذ نے) کہا کہ یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اسکی خبر نہ کردوں تاکہ وہ خوش ہوجاویں آپ نے فرمایا اگر (تم خبر کردوگے) تو لوگ (اس پر) بھروسہ کرلینگے (اور عمل چھوڑ دینگے) پھر معاذ نے اس حدیث کو بخوف گناہ اپنی موت کے وقت بیان کردیا (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۴) (حضرت) ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں) حاضر ہوا آپ سپید کپڑے پہنے ہوئے سو رہے تھے (میں واپس چلا گیا) پھر آیا تو آپ جاگ اُٹھے تھے آپ نے فرمایا کوئی بندہ کیوں نہ ہو جسنے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اور اسی پر قایم رہکر مرگیا جنت میں داخل ہوجاویگا میں نے (یہ سنکر) عرض کیا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ زنا اور[۳] چوری کرتا ہو (پھر) میں نے

---

[۱] ردیف اسکو کہتے ہیں جو ایک ہی سواری پر سوار کے پیچھے سوار ہوجاوے ۱۲

[۲] مؤخرہ اُس لکڑی کو کہتے ہیں جو سوار کے پیچھے کجاوہ میں کھڑی رہتی ہے ۱۲

[۳] اس میں دونوں کو ذکر میں خاص کرنیکی وجہ یہ ہے کہ گناہ یا تو حق اللہ ہی ہوتا ہے اور یا حق عباد لہذا یہاں دونوں انکار ہوگئے کیونکہ زنا حق اللہ میں سے ہے اسکا عارف ہوگا اور چوری میں حق عباد کا تلف ہے مگر اسکی مجاہدت و توبہ غالب ہے سعدی کہتے ہیں کرم ہو

عرض کیا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو (پھر) میں نے عرض کیا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو باوجود[1] خاک آلودہ ہونے ناک ابوذر کے اور ابوذر جسوقت اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے تو (یہ لفظ آپکے فرمائے ہوئے اپنی خوشی کیلئے) وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ کہدیا کرتے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۵) (حضرت) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اُسکا شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں اور (اسبات کی گواہی کہ) عیسےٰ (بھی) اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں اور اسکی ایک بندی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے ایک کلمہ[2] تھے کہ مریم علیہا السلام کیطرف اُس کو پہنچا دیا اور (وہ) اللہ ہی کی روح ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں اُسکے کیسے ہی عمل ہوں اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں داخل کریگا (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۲۶) (حضرت) عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنا داہنا ہاتھ پھیلائیے میں مرید ہوتا ہوں آپنے اپنا داہنا ہاتھ پھیلایا تو میںنے اپنا ہاتھ کھینچ لیا آپ نے فرمایا اے عمرو تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا میں (کچھ) شرط کرنی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا شرط کرلو (کیا کرتے ہو) میں نے عرض کیا کہ میری مغفرت ہو جائے آنحضورؐ نے فرمایا کہ اے عمرو تم جانتے نہیں کہ اسلام[3] پہلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اور ہجرت (بھی) اپنے سے پہلے گناہوں کو ڈھا دیتی ہے اور حج (بھی) اپنے سے پہلے گناہوں کو ڈھا دیتا ہے اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے اور دو حدیثیں (مصابیح میں اسی موقع پر) ابوہریرہ سے نقل کیگئی ہیں (اول یہ کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمام شریکوں کی شرکت سے غنی ہوں (مجھے کسیکی پروا نہیں ہے) (دوسری

---

[1] چونکہ ابوذر نے ایسے شخص کا جنت میں جانا عجیب وغریب تصور کیا اور بار بار سوال کیا اسواسطے آنحضرتؐ نے تیسری بار یہ فرمایا کہ وہ جنتی ہوگا اگرچہ زنا اور چوری کرتا ہو اور اگر ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو یعنے اسکو یہ برا معلوم ہوتا ہو

[2] حضرت عیسےٰؑ کو اللہ نے کلمہ اسلئے کہا کہ کلمہ کُن کے کہنے سے وہ پیدا ہوئے ہیں بغیر باپ کے اور [illegible]

[3] یعنی اسلام لانے سے اللہ کے اور بندوں کے سب حق بخشے جاتے ہیں لیکن بندوں کے حق کا مطالبہ باقی رہتا ہے اور [illegible] اور حج سے بھی اللہ کے حق یعنے گناہ بخشے جاتے ہیں نہ بندوں کے حق ؛

(حدیث یہ کہ) بڑائی میری چادر ہے (یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میری ہی صفت ہے دوسرے کو لائق نہیں) ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان دونوں کو باب ریا اور باب کبر مین ذکر کرینگے۔

دوسری فصل (۲۷) (حضرت) معاذ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول خدا مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجے جو جنت مین مجھے داخل کردے اور دوزخ سے علیحدہ کردے آپ نے فرمایا تم نے بہت بڑی چیز کا سوال کیا ہے اور جسپر اللہ تعالیٰ اسکو آسان کردے تو بہت آسان (بھی) ہے تم اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر آپنے فرمایا کہ کیا مین تمہین ابواب خیر ہی پر نہ مطلع کردون (یہ سمجھو کہ) روزہ (تو گناہون سے) ڈھال ہو جاتا ہے اور صدقہ گناہونکو اسطرح بجھا دیتا ہے جسطرح آگ کو پانی بجھا دیتا ہے اور (ایسے ہی) آدمی کی آدھی رات کی نماز (بھی) ہے پھر آپنے (یہ آیۃ) تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَعْمَلُوْنَ[۱] تک پڑھی پھر آپنے فرمایا کیا مین تمہین (کل) امر (دین) کے سر اور اُسکے ستون اور اسکے کوہان کی بلندی کو نہ بتادون مین نے عرض کیا کیون نہین یا رسول خدا آپ نے فرمایا کہ (کل) امر (دین) کا سر اسلام ہے اور اسکے ستون نماز اور اسکے کوہان کی بلندی جہاد (سے ہوتی) ہے پھر آپ نے فرمایا کہ مین ان سب کا تمہین حاصل ہی نہ بتادون مین نے عرض کیا ہان بتلایئے یا نبی اللہ آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا کہ اسکو روک کر (قابو مین) رکھہ مین نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا ہمنے بولنے چالنے پر بھی ہمسے مواخذہ کیا جاویگا آپ نے فرمایا[۲] ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یا معاذ (ترجمہ تجھے تیری ماں روئے اے معاذ) دوزخ مین منہ کے بل یا ناک کے بل آدمیون کو کوئی چیز سوا زبان کی شامتون کے نہین ڈالتی۔ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

(۲۸) (حضرت) ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اللہ ہی کے واسطے محبت کی اور اللہ ہی کے واسطے بغض رکھا اور اللہ ہی کے واسطے دیا اور اللہ ہی کے واسطے (دینے سے) روکا تو اُسنے اپنا ایمان کامل کرلیا۔ اسکو ابوداؤد نے روایۃ کیا ہے اور ترمذی نے (بھی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کچھہ تقدیم اور تاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے (چنانچہ)

---

[۱] ترجمہ ان کے بدن بستر دنسے علیحدہ رہتے ہین۔ اس آیۃ مین تہجد گذارون کی خوبی کا بیان ہے۔

[۲] یعنے آپکے معنی یہ ہین کہ ہمارا یہ عرب مین یہ محاورہ تھا مگر مراد نہ ہوتی تھی بلکہ مقصود اس سے محض تنبیہ ہوتا تھا

اسمین (اِستکمل الایمان کی جگہ) اِستکمل ایمانہ ہے۔

(۲۹) (حضرت) ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام عملون سے افضل[۱] عمل اللہ کے واسطے محبت رکھنا اور دشمنی رکھنا ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۳۰) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پکا) مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائین اور (کامل) مؤمن وہ ہے جسکو اپنی جانون اور مالون پر لوگ امانت دار سمجھین اس حدیث کو ترمذی اور نسائی نے نقل کیا ہے اور بیہقی نے (اپنی) شعب ایمان مین فضالہ کی روایت سے یہ زیادہ بیان کیا ہے اور (پورا) مجاہد وہ ہے جو عبادۃ الٰہی کے کرنے مین اپنے نفس کو مشقت مین ڈالے اور (پورا) مہاجر وہ ہے جو صغائر کبائر (سب) گناہون کو چھوڑ دے۔

(۳۱) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وعظ کہتے وقت یہ فرمایا کرتے تھے جو شخص امانتدار نہین اسکا ایمان (بھی ٹھیک) نہین اور جسمین وعدہ وفائی نہین اُسکا دین (ہی درست) نہین اسکو بیہقی نے شعب ایمان مین نقل کیا ہے۔

تیسری فصل

(۳۲) (حضرت) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمدؐ اللہ کے رسول ہین تو اللہ اُس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیگا۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳۳) عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرگیا اور یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین تو یہ شخص بہشت مین داخل[۲] ہوجاویگا۔ اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۳۴) (حضرت) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو (عادتین جنت اور دوزخ کو) واجب کرنے والی ہین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول خدا کونسی (دو عادتین)

---

[۱] افضل اسلئے فرمایا کہ جسوقت آدمی کو یہ بات حاصل ہوگئی تو بری باتون سے بچیگا اور اچھی باتین کریگا ۱۲

[۲] یعنی اگرچہ بسبب کسی گناہ کے چند روز دوزخ مین رہے لیکن انجام کار بہشت مین داخل ہوگا ۱۲

واجب کرنیوالی ہین آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتے ہوئے مرگیا تو وہ دوزخ میں جاویگا اور جسنے اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کیا اور مرگیا (تو وہ) بہشت مین (ضرور) داخل ہوگا اسکو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۳۵) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے اور ہمارے پاس (اسی) جماعت میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما (بھی) موجود تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے سے کھڑے ہوکر (چلدیئے) اور دیر تک آپ ہمارے پاس نہ آئے ہمیں یہ خوف ہوا کہ ہمسے علیحدہ ہوکر (کہیں) آپکو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جاوے (اس خیال سے) ہم گھبراکر کھڑے ہوئے اور (چونکہ) مین سب سے پہلے گھبرایا تھا اسلئے مین نکلکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کرنیکو چلدیا اور انصار بنی نجار[۵۱] کے باغ کے پاس پہنچکر اُسکے چوطرف پھرنے لگا تاکہ مجھے اُسکا کوئی دروازہ ملجاوے اور کوئی دروازہ[۵۲] نہ ملا یکایک ایک ربیع باہر کے کنوے سے باغ مین جارہی تھی (مصنف کہتے ہیں کہ) ربیع (پانی کی) نالی کو کہتے ہیں ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ مین (اوسمیں) گھسکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ نے (مجھے دیکھکر) فرمایا کیا ابوہریرہ (آگئے) میں نے عرض کیا ہاں یارسول خدا آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے (کیون گھبرا رہے ہو) مین نے عرض کیا کہ آپ ہمارے پاس بیٹھے ہوئے تھے (وہان سے) اوٹھکر آپ چلے آئے اور بہت دیر لگائی ہمین یہ خوف ہوا کہ ہمسے علیحدہ ہوکر (کہیں) آپکو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے اسلئے ہم گھبرائے اور میں سب سے پہلے گھبراکر اس باغ کے پاس آیا اور لومڑی کی طرح گھسکر (اندر) چلا آیا اور یہ سب لوگ میرے پیچھے (آرہے ہیں) (ابوہریرہ کہتے ہیں پھر) آپ نے دونوں جوتے اپنے مجھے دیکر فرمایا کہ اے ابوہریرہ میرے ان دونوں جوتونکو (علامت کیلئے) لیجاؤ اور جو شخص اس باغ سے پرے تمہیں ایسا ملے کہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسکا دل بھی اسکا یقین کرتا ہو تو اُسکو جنتی ہونیکی خوشخبری دیدینا میں (چلا اور) اول جس شخص سے ملا وہ (حضرت) عمر تھے اُنہوں نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ یہ دو جوتے کیسے ہیں میں نے کہا کہ یہ دونوں جوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[۵۱] بنی نجار انصار کے خاندان مین سے ایک قبیلہ ہے اور انہین کا یہ باغ تھا۔

[۵۲] شاید دروازہ بند کرلیا ہوگا تاکہ اُنکو گھبراہٹ مین نہ معلوم ہو۔ ۱۲

ہیں (یہ) دونوں (دیکر) مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ جو شخص مجھے ایسا ملے کہ دل سے یقین کرکے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسکو میں جنت کی خوشخبری سنادوں (یہ سنکر) عمرؓ نے میرے سینہ پر ایسا مارا کہ میں پیچھے گر گیا اور کہا اے ابوہریرہ (پیچھے ہی[۵۱]) لوٹ جاؤ میں لوٹ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور رو کر فریاد کی اور عمر (بھی) سوار ہو کر یکایک میرے پیچھے ہی (آگئے) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھسے) فرمایا اے ابوہریرہؓ تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا میں نے عمر سے ملکر یہ خبر سنائی کہ مجھے (حضرت نے اسطرح پر) بھیجا ہے (انہوں نے سنکر) میرے سینہ پر ایسا مارا کہ میں پیچھے گر پڑا آپ نے فرمایا پھر جاؤ (اور عمر سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر تمہیں اس کرتوت پر کسنے اُبھارا اُنہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں کیا ابوہریرہ کو اپنے دونوں جوتے دیکر آپ ہی نے بھیجا تھا کہ جو شخص ایسا ملے کہ دل سے یقین کرکے اسبات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسکو جنت کی خوشخبری سنادے آپ نے فرمایا ہاں (عمر نے) کہا کہ (ایسا) نہ کیجئے مجھے خوف ہے (کہ لوگ سنکر) اسپر بھروسہ نہ کرکے بیٹھیں بلکہ انکو عمل کرتے ہوئے چھوڑ دیجئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بہتر ہے) چھوڑ دو اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۳۶) (حضرت) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ بہشت کی کنجیاں اسبات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس حدیث کو امام احمد نے روایۃ کیا ہے۔

(۳۷) عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ تو چند شخصوں نے آپکے اصحاب میں سے (بہت ہی) غم کیا یہانتک کہ بعضوں کے (دلمیں) وسوسے[۵۲] آنیکو ہو گئے

---

[۵۱] آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کے رک جانے سے بعد واپس آنے ابوہریرہ کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر پہنچانا واجب نہ تھا اور اسی لئے یہی سمجھکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکو واپس کردیا لہذا حضرت عمر کیطرف کوئی شبہ وارد نہیں ہو سکتا بلکہ یکہنا چاہیئے کہ اپنی امت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محض شفقت و رحمت اس امر کی باعث تھی بعد التماس حضرت عمر کے یہ دوسری مصلحت یاد آگئی چنانچہ اور روایت میں آپ نے خود ہی فرمایا کہ اذاً یتکلوا یعنی بھروسہ کرلیں گے ۱۲

[۵۲] یعنی یہ خیال ہونے لگے کہ اپنی موت کیوجہ سے یہ دین ختم ہوجاویگا اور نور شریعت مجھ جاویگا حالانکہ یہ شرک خفی ہے اسے وسوسہ کہا گیا

(عثمانؓ) کہتے ہیں میں بھی انہیں میں سے تھا (ایکروز) اتفاقاً عمر میرے پاس گئے اور سلام کیا اور مجھے معلوم (بھی) نہ ہوا پھر (حضرت) عمر نے (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہما سے میری) شکایت کی وہ دونوں میرے پاس آئے یہانتک کہ دونوں نے اکٹھے ہوکر مجھے سلام کیا اور ابوبکر نے (یہ) کہا (کہ اے عثمان) تمہیں کسنے اُبھارا کہ اپنے بھائی عمر کو سلام کا جواب (بھی) نہ دیا میں نے کہا (اے عمر) تمنے (سلام) کیا تھا عمر نے کہا کیوں نہیں قسم ہے خدا کی میں نے کیا تھا (عثمان) کہتے ہیں میں نے کہا قسم ہے خدا کی میں تو نہ تمہارے آنیکو سمجھا اور نہ سلام کو (حضرت) ابوبکر نے کہا کہ تم نے ٹھیک، سچ کہہ رہے ہیں کسی امر عظیم نے اسکے سمجھنے سے انہیں مشغول کردیا ہوگا میں نے کہا ہاں انہوں نے پوچھا کیا بات تھی میں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ہی وفات دیدی کہ دنیا سے نجات کیلئے ہم آپسے (کچھ) پوچھ لیتے ابوبکر کہنے لگے کہ اسکو میں نے پوچھ لیا تھا میں نے (یہ سنتے ہی) اُنکے سامنے کھڑے ہوکر کہا میرے ماں باپ تمپر قربان ہوں تم ہی اسکے (پوچھنے میں) زیادہ لایق تھے (ذرا بیان کردو) ابوبکر کہنے لگے میں نے عرض کیا تھا یا رسول خدا اس دنیا سے نجات کی (کیا صورت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی کلمہ جو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) پر پیش کیا تھا اور انہوں نے انکار کردیا سو جسنے اُسے قبول کرلیا اُسکے لئے نجات ہوگئی اس حدیث کو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

(۳۸) (حضرت) مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے روئے زمین پر کوئی مکان مٹی کا اور (خیمہ) اُون کا باقی نہیں رہیگا مگر اللہ تعالیٰ اعزت دار کی عزت اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ کلمہ اسلام کو داخل کریگا اور (بعد میں) ان لوگوں کو اگر اللہ عزت دینی چاہیگا تو اُن کو مسلمان کردیگا اور اگر انکو ذلیل کریگا تب (وہ مجبوراً) اُسکی اطاعت کرینگے میں نے کہا تو کل دین

---

۵۱ مراد حضرت ابوطالب ہیں اللہ عنہ کی یہ ہے کہ آدمیوں کو خطاب بکثرت آتا ہے خاصکر اللہ کی عبادت و نیز دیکھو ۱۲

۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہر برہ علاقہ اسکے قریب میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہوگی جہاں اسلام کی خبر نہ پہنچ جائے ورنہ بعضے کہتے ہیں کہ چین سے پرے ابتک بھی اسلام کی بعثت کی بھی خبر نہیں پہونچی ۱۲ مرقاۃ بحمداللہ اب سب جگہ پہنچ گئی ۱۲ صحیح

۵۳ یعنے جو لوگ مسلمان ہوجاوینگے انکو اللہ تعالیٰ عزت عطا کریگا اور جو مسلمان نہیں ہونگے انکو ذلیل رکھیگا لیکن اسلام کی خبر انکو بھی پہنچ جاویگی ۱۲

اللہ ہی کا ہو جاویگا اسکو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

(۳۹) وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا کیا جنت (کے دروازہ) کی کنجی لا الٰہ الا اللہ نہیں ہے انہوں نے کہا ہاں لیکن بے دندانوں[1] کی کنجی (کام کی) نہیں ہوتی اسلئے اگر دندانوں کی کنجی لیکر جاؤ گے تو (جنت کا دروازہ) تمہارے سے کھلجاویگا ورنہ نہیں کھلیگا اس حدیث کو بخاری نے ترجمۂ باب میں نقل کیا ہے۔

(۴۰) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنے تم میں سے اسلام کے (احکام) عمدہ طور پر ادا کئے تو اسکی ہر نیکی جو وہ کریگا دس گونے (بلکہ) سات سو تک لکھی جاتی ہے اور ہر بدی اُسیقدر لکھی جائیگی کہ جسقدر وہ کریگا یہانتک کہ وہ اللہ سے ملے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴۱) (حضرت) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کی کیا علامت ہے آپنے فرمایا کہ جب تجھے اپنی نیکی کرنا اچھی معلوم ہو اور گناہ کرنا برا معلوم ہو تو (اسوقت) تو مومن ہے اُسنے پھر عرض کیا یارسول اللہ پھر گناہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب تیرے دلمیں کوئی شے کھٹکے تو اسکو چھوڑدے اس روایۃ کو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

(۴۲) (حضرت) عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یارسول اللہ اس امر (دین) پر آپکے ہمراہ کون ہے فرمایا کہ حر[2] (بھی) ہیں اور عبد (بھی) ہیں میں نے پوچھا کہ اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ خوش کلامی اور کھانا کھلانا (پھر) میں نے عرض کیا کہ ایمان کیا چیز ہے فرمایا کہ صبر[3] اور سخاوت کرنا (پھر) میں نے عرض کیا کہ کونسے مسلمان کا اسلام افضل ہے فرمایا جسکے زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں کہتے ہیں (پھر) میں نے کہا کہ ایمان کونسا افضل ہے فرمایا کہ خوش خلقی (پھر) میں نے کہا کہ نماز کونسی افضل ہے فرمایا (جسمیں) طول قیام ہو کہتے ہیں میں نے کہا کہ ہجرۃ کونسی افضل ہے فرمایا کہ جو بات تیرا رب مکروہ سمجھے اُسے چھوڑ دے کہتے ہیں پھر میں نے کہا کہ جہاد کونسا افضل ہے فرمایا (جسمیں) خونریزی ہو اور گھوڑے کٹ

---

[1] کنجی کے دندانوں سے یہ مراد ہے کہ علاوہ کلمہ کے اور بھی عبادت ضرور کرنی چاہئے خالی کنجی کام نہیں دیسکتی ۱۲

[2] حر سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں اور عبد سے مراد زید بن حارثہؓ ہیں ۱۲

[3] صبر سے مراد صبر علی المعصیۃ ہے یعنے گناہ کو نہ کرنے پر قادر ہونا ۱۲

جاوین کہتے ہین (پھر) مین نے عرض کیا کونسی ساعۃ افضل ہے فرمایا نصف آخر شب۔ اسکو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

(۴۳) (حضرت) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اللہ سے اس طرح ملیگا کہ اُسنے کسیکو اُسکا شریک نہ بنایا ہو اور پانچون (وقت) نماز پڑہی ہو اور رمضان کے روزے رکہے ہون تو اسکی بخشش کردی جاویگی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگونکو اسکی خوشخبری سنادون فرمایا چھوڑدو عمل کرنے دو اسکو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

(۴۴) اور معاذ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا (کہ افضل ایمان) یہ ہے کہ تو اللہ ہی کیلئے کسی سے محبت کرے اور اللہ ہی کیلئے دشمنی کرے اور اپنی زبان کو ذکر الٰہی مین لگاوے انہون نے کہا اور (بھی) کچھ یا رسول اللہ بتائیے فرمایا جو چیز تو اپنے واسطے پسند کرے وہی لوگون کے واسطے پسند کر اور جو اپنے واسطے بُری سمجھے وہی اورون کیلئے بُری سمجھ اس حدیث کو (امام) احمد نے نقل کیا ہے۔

باب کبیرہ[۵۱] گناہون اور نفاق کی علامتون کے بیان مین

فصل پہلی

(۴۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول خدا! اللہ کے نزدیک سب گناہون سے بڑا کونسا (گناہ) ہے فرمایا یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ تم کسیکو شریک پکارنے لگو حالانکہ اللہ نے تمہین پیدا کیا ہے اس شخص نے کہا پھر کونسا ہے آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانیکو کھائے گی اُسنے کہا پھر کونسا (گناہ) آپ نے فرمایا یہ ہے کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنے لگے پھر اسی کی تصدیق مین اللہ تعالےٰ نے (یہ آیۃ) وَالَّذِيْنَ[۵۲] لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ آخر آیۃ تک نازل فرمادی (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

---

[۵۱] گناہ کبیرہ وہ ہوتا ہے کہ جسپر شارع کی جانب سے خاص طور پر وعید منقول ہو ۱۲

[۵۲] ترجمہ۔ اور جو لوگ اللہ کے ساتھ (شرکت کے لئے) دوسرا معبود نہین پکارتے ہین اور جس جان کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام کردیا ہے اُسکو قتل نہین کرتے اور نہ زنا کرتے ہین (انکو دُگنا اجر دیا جائیگا) ۱۲

(۴۶) (حضرت) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بڑے گناہ (یہ ہین) اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کا خون کرنا۔ اور یمین غموس یعنی جھوٹی قسم کھانا اسکو بخاری نے نقل کیا ہے اور ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سے بدلہ یمین غموس کے جھوٹی شہادۃ ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴۷) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات ہلاک کرنیوالی باتون سے بچا کر (صحابہ نے عرض کیا وہ کونسی ہین یا رسول خدا۔ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور جادو کرنا اور جس آدمی کا بغیر حق (شرعی) کے خون کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے اُسکو قتل کرنا اور سود کھانا اور یتیم کے مال کو (ظلم سے) کھا جانا اور جنگ کے دن پشت پھیر کر بھاگنا اور پاک دامن بے خبر ایمان والی عورتون کو (زنا کی) تہمت لگانا (یہ سب گناہ کبیرہ ہین) یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۴۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے نقل ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زانی زنا کرتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے اور نہ چور چوری کرتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے اور نہ (شرابی) شراب پیتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے اور نہ ڈاکو لوگون کے سامنے لوٹتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے اور نہ کوئی تم مین سے مال غنیمت مین خیانت کرتے وقت (پورا) مومن رہتا ہے لہذا ان سے بچو تم بچو تم (یہ روایت) متفق علیہ ہے اور ایک روایۃ مین ابن عباس سے ہے کہ نہ قاتل قتل کے وقت (پورا) مومن رہتا ہے عکرمہ کہتے ہین مین نے ابن عباس سے کہا ایمان اُس شخص سے کس طرح علیحدہ ہو جاتا ہے اُنھون نے اپنی انگلیون مین انگلیان دیکر بھر نکالین کر اسطرح اور (بعد مین) اگر توبہ کر لی تو پھر اسطرح ایمان آجاتا ہے (ویسی ہی) انگلیون مین انگلیان دیکر (اشارہ سے) بتلایا اور ابوعبداللہ (بخاری) کہتے ہین لا یکون هذا مؤمنا تاما لا یکون [illegible] الایمان یہ (بعینہ) الفاظ بخاری کے ہین۔

(۴۹) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے منافق کی

---

۵۱ یمین غموس وہ ہے کہ جان بوجھ کر گزشتہ امر پر جھوٹی قسم کھائے ۱۲

۵۲ اس نفی سے مراد نفی جنس نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ ایمان کامل نہیں رہتا باقی نفس ایمان رہتا ہے ۱۲

۵۳ ترجمہ۔ نہ یہ شخص پورا مومن رہتا ہے اور نہ اُسکے لئے پورا ایمان رہتا ہے ۱۲

تین نشانیاں ہیں مسلم نے (یہاں یہ) زیادتی بیان کی ہے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور (یہ بھی) دعوے کرے کہ میں مسلمان ہوں پھر (بخاری و مسلم) دونوں نے اکٹھے ہو کر (نشانیوں کی بابت یہ بیان کیا کہ جب بات کہے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

(۵۰) (حضرت) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چار (باتیں) جسمیں ہونگی وہ خالص منافق ہے اور جسمیں ان چار میں سے ایک بات ہو اسمیں ایک بات نفاق کی ہے تاوقتیکہ اُسے چھوڑ نہ دے (وہ چار باتیں یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب لڑے تو بیہودہ گوئی کرے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۵۱) (حضرت) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ منافق کی مثال مانند اس بکری کے ہے جو (نر کی تلاش میں) حیران دو ریوڑوں میں پھرتی ہے کہ کبھی اسطرف بھاگتی ہے اور کبھی اسطرف اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

دوسری فصل (۵۲) (حضرت) صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا ہمیں ان نبی کے پاس لے چل اُسنے (سنتے ہی) کہا کہ نبی نہ کہو اگر وہ سُن لینگے تو اترا جائینگے پھر وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آیات بینات کی بابت امتحاناً آپ سے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ یہ ہیں) کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس نفس کے مارنے کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اُسکو بغیر حق (شرعی) کے قتل نہ کرو اور بیخطا آدمی کو مروانیکے لئے حاکم کے پاس نہ لیجاؤ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور پاکدامن عورتوں کو (زنا کی) تہمت نہ لگاؤ اور جنگ کے دن بھاگنے سے پشت نہ پھیرو اور تم خصوصاً اے یہود یو یہ (بھی) ہے کہ ہفتہ کے روز (کوئی) زیادتی نہ کرو (یہ سنکر) اُن دونوں نے آپکے دونوں ہاتھ پاؤں چومے اور دونوں نے یہ کہا کہ ہم بھی گواہی دیتے

ملا اس روایۃ اور گذشتہ روایۃ میں تعارض نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ منافق کی علامتیں متعدد ہیں کبھی آنحضرت نے یہ بیان فرمادیں کبھی وہ اسی لئے بعض کہتے ہیں کہ یہ احادیث میں حصر کیلئے نہیں ہیں ۱۲

ہیں کہ آپ (سچے) نبی ہیں آنحضور نے فرمایا کہ پھر میرے اتباع سے تمہیں کونسی چیز روکتی ہے انہوں نے عرض کیا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے اس بات کی دعا کی تھی کہ میری اولاد میں سے ایک نبی ہمیشہ رہے (علاوہ اسکے) ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہمنے آپکا اتباع کر لیا تو ہمیں یہود مار ڈالینگے یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۵۳) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اس (کو ایذا دینے) سے رک جانا اور کسی گناہ کی وجہ سے اسپر حکم کفر کا نہ کرنا اور نہ اسلام سے اسکو کسی برے عمل کیوجہ سے خارج سمجھنا اور (دوسرے) جہاد جب سے مجھے اللہ نے (نبی بناکر) بھیجا ہے جاری ہے (اور رہیگا) یہانتک کہ آخر اس امت کے (لوگ) دجال سے جنگ کرینگے نہ اسکو کوئی ظلم ظالم[۵۱] کا روک سکیگا اور نہ انصاف کسی منصف کا (تیسرے) ایمان لانا تقدیروں کی بھلائی برائی پر اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵۴) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسوقت کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان جدا ہوکر سائبان کی طرح سر کے اوپر ہو جاتا ہے اور جب اس فعل سے علیحدہ ہوجاتا ہے تو ایمان اسکی طرف پھر آجاتا ہے اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے

تیسری فصل (۵۵)

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کلموں کی وصیت فرمائی فرمایا کہ اللہ کے ساتھ تو کسیکو شریک نہ کریو اگرچہ تو قتل ہو کر جلا بھی[۵۲] دیا جاوے اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کریو اگرچہ وہ تجھے اپنے گھر بار سے نکلوا دیں اور نماز فرض کو جانکر نہ چھوڑنا کیونکہ جسنے فرض نماز کو ترک کر دیا تو اس سے اللہ تعالیٰ کا عہد (امن) نہیں رہتا اور شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی سردار ہے اور اپنے آپکو ہر گناہ سے بچانا کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ غصہ ہونے لگتا ہے اور اپنے آپکو لڑائی میں بھاگنے سے بچانا اگرچہ لوگ ہلاک بھی ہوجاویں اور جسوقت لوگ (کسی جگہ) مرنے لگیں اور تو بھی اُن ہی میں ہو تو وہیں رہنا (ڈر کر نہ بھاگنا) اور حسب طاقت اپنے

---

[۵۱] ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ یہ الکا کہنا محض افتراء تھا ۱۲

[۵۲] یعنے کسی حاکم ظالم یا منصف کیوجہ سے جہاد منقطع نہیں ہوگا ۱۲

[۵۳] یعنے اللہ کی نافرمانی کرانے کیلئے اگر کوئی قتل کر دے یا جلا بھی دے تب بھی نافرمانی نہ کرنا ۱۲

کنبہ پر خرچ کرتے رہنا اور ادب دینے کیلئے اُنپر تنبیہ ضرور رکھنا اور نڈر سمجھکر اُن پر درگذر بھی کرنا اس حدیث کو (امام) احمد نے روایت کیا ہے۔

(۵۶) (حضرت) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نفاق (کا حکم) آپ ہی کے زمانہ مین تھا اور اب (بعد آپکے) یا کفر ہے یا ایمان ہے (منافق کسیکو نہین کہہ سکتے) اسکو بخاری نے روایۃ کیا ہے۔

باب وسوسون کے بیان مین

فصل پہلی

(۵۷) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت کے وسوسون سے جو اُنکے دل مین گذرتے ہین جبتک وہ ہاتھ اور زبان سے نہ کرین اللہ تعالیٰ درگذر کرتا ہے (یہ حدیث) متفق علیہ ہے

(۵۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایۃ ہے کہ (چند) اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے آپ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ ہم اپنے دل مین ایسے وسوسے پاتے ہین کہ جنکا زبان سے کہنا بھی ہم امر عظیم سمجھتے ہین آپ نے فرمایا کہ کیا ایسے وسوسے تمہین معلوم ہوتے ہین انہون نے عرض کیا ہان فرمایا کہ یہی تو ظاہر ایمان (کی نشانی) ہے اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے

(۵۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے نقل ہے وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم مین سے کسی کے پاس شیطان آکر (وسوسہ ڈالنے کیلئے یہ) کہتا ہے کہ اس (آسمان) کو کس نے پیدا کیا اور اس (زمین) کو کسنے بنایا (اسیطرح کہتے کہتے) آخر کو یہ کہدیتا ہے کہ اللہ کو کسنے پیدا کیا۔ لہذا جب یہانتک (نوبت) پہونچنے لگے تو اس شخص کو چاہیئے کہ اللہ سے پناہ مانگے (اور ہوشیار

---

۵۱ مطلب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ منافقون کا حکم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بباعث ضعف اسلام تھا مسلمانون کی طرح اُنکے ساتھ رعایت مروت اور اُنکے مال وجان کی حفاظت لازم تھی اب یہ حکم نہین رہا لہذا اگر اب کسی کا ظاہری مسلمان اور باطنی کافر ہونا معلوم ہوجائیگا تو ہم کافر سمجھکر اُسے قتل کردینگے لمعات ۱۲

۵۲ یعنی اگر ایسے امور کا وسوسہ ہو جو ہاتھ سے متعلق ہون تو جبتک وہ امور ہاتھ سے سرزد نہون اللہ اُنپر گرفت نہین کرتا (اور جو زبان سے تعلق رکھتے ہین تو جب تک زبان سے نہ کہے گرفت نہین کرتا خلاصہ یہ کہ دل مین جو وسوسے آئے معاف ہے ۱۲

۵۳ یہ اسلئے کہ وسوسون کو بڑا امر سمجھنا بغیر خوف خدا اور درستگی اعتقاد کے نہین ہوسکتا ۱۲

ہوکر) اس خیال کو چھوڑ دے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۶۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایۃ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (میرے بعد من) ہمیشہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (اپنے وسوسوں کو) پوچھتے رہینگے یہانتک کہ یہ کہنے لگیں گے کہ اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا اور اللہ کو کسنے پیدا کیا۔ لہذا جو اس حالت کو پہونچے اسے چاہیئے کہ یہ کہے میں اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لایا ہوں (مجھے معلوم نہیں یہ حدیث) متفق علیہ ہے۔

(۶۱) (حضرت) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک جن[۵۱] اور ایک فرشتہ ہمراہی مقرر کردئے گئے ہیں لوگوں نے عرض کیا اور آپکے ہمراہ بھی، یا رسول اللہ فرمایا میرے بھی ہمراہ۔ لیکن اللہ نے اُسکے (مقابلہ) پر میری مدد کردی کہ وہ (جن) مسلمان ہوگیا (اب وہ بھی، سوائے بھلائی کے (اور کچھ) حکم نہیں کرتا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

(۶۲) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے (اندر) خون کی طرح پہنچ جاتا ہے[۵۲] (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۶۳) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حضرت آدم کی تمام اولاد کو پیدائش کے وقت شیطان چھیڑتا ہے اسی شیطان کے چھیڑنے کی وجہ سے (بچہ) چیخ کر روتا ہے مگر مریم اور اُنکے بیٹے اس سے بچ گئے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے

(۶۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بچہ کا چیخنا (شکم سے) نکلتے وقت شیطان کے چھیڑنے سے ہوتا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۶۵) (حضرت) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابلیس (سمندر میں) پانی پر تخت جما کر بیٹھتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے کہ (لوگوں میں فساد اور گمراہی پھیلاتے ہیں اور انمیں سے مرتبہ میں مقرب اُسکے نزدیک وہ ہے جو فساد میں بڑھا ہوا ہو انمیں سے ہر ایک آکر کہتا ہے کہ میں نے ایسے ایسے (فساد) کئے ہیں (اسکے جواب میں) ابلیس کہتا ہے کہ

---

[۵۱] اس جن کا نام اَہرمن ہے اور فرشتہ کا نام لُہم یہ انسان کو ہمیشہ نیکی کیطرف لگاتا ہے اور وہ بدی کی طرف ۱۲

[۵۲] مراد یہ ہے کہ انسان کے گمراہ کرنے میں اُسکا خلط اسدر ہوتا ہے کہ وہ جگہ خون کی مثل اُسکا اثر ہوجاتا ہے ۱۲

تو نے کچھ (بڑا کام) نہین کیا پھر دوسرا اگر کہتا ہے کہ مین نے (کسی کو) نہین چھوڑا یہانتک (کہ میان) بی بی مین (بھی) جدائی کرادی حضرت فرماتے ہین کہ ابلیس اسکو اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہان (بس) تو ہی (میرا بیٹا) ہے اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے خیال مین آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ اپنے (کلیجے) سے لگالیتا ہے اسکو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

(۶۶) جابر رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شیطان اس بات سے ناامید ہوگیا ہے کہ جزیرۂ عرب[۵۱] مین مسلمان اسکی عبادت کرین ہان آپسمین (ایک دوسرے پر) بھڑکانیکا (امیدوار ہے) اس حدیث کو مسلم نے روایۃ کیا ہے۔

دوسری فصل (۶۷) (حضرت) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین اپنے دل مین ایسی باتین سوچتا ہون کہ جنکے بیان کرنے سے یہ اچھا سمجھتا ہون کہ مین (جلکر) کوئلہ ہوجاؤن آپ نے (سنکر) فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اُسنے امر شیطان کو وسوسون ہی کیطرف پھیر دیا اس حدیث کو ابوداؤد نے روایۃ کیا ہے۔

(۶۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ابن آدم (کے دل مین شیطان[۵۲] اور فرشتہ (دونون) کا اثر ہوتا ہے [illegible] اثر تو بدیون اور تکذیب بالحق کا وعدہ کراتا اور فرشتہ کا اثر بھلائی اور تصدیق بالحق کا وعدہ کراتا لہذا جو اسکو (اپنے دل مین) پاوے تو اللہ کی طرف سے جانکر اُسکا شکر کرے اور جو اُس دوسرے (شیطانی اثر) کو پاوے تو اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگے پھر آنحضرت نے یہ آیۃ اَلشَّيْطٰنُ[۵۳] يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ (اسکی تصدیق کیلئے) پڑہی اس حدیث کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے

(۶۹) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگ آپسمین ایک دوسرے سے پوچھتے رہینگے یہانتک کہ یہ کہنے لگینگے کہ اس مخلوق

---

۵۱ مراد یہ ہے کہ اہل عرب مثل سابق مشرک ہرگز نہونگے اگرچہ بعض لوگ مرتد ہوگئے تھے مگر پھر انمین سے بعض مار دیئے گئے اور بعض اسلام لے آئے۔ زمانۂ سابق کی طرح شرک باقی نہ رہا ۱۲ لمعات

۵۲ اس شیطان اور فرشتہ سے وہی اہرمن اور ملہم مراد ہین جنکا ذکر حدیث ۳ مین گزر چکا ہے اور ان دونون کا اثر دلمین ہوتا ہے ۱۲

۵۳ شیطان تمہین تنگی اور کنگالی کا وعدہ دیتا ہے اور بُرے کامونکا حکم کرتا ہے یعنی شیطان یہ کہتا ہے اگر تو بھلے کام کریگا تو فقیر ہوجائیگا

کو تو اللہ نے پیدا کیا اور اللہ کو کسنے پیدا کیا لہذا جب لوگ یہ کہنے لگین تو تم (جواب مین) کہنا کر اللہ اکیلا بے نیاز ہے نہ اُسنے کسیکو جنا اور نہ خود (کسی سے) جنا گیا اور نہ اُسکا کوئی رشتہ دار ہے پھر اپنے بائین طرف تین مرتبہ تھوک کر شیطان مردود سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگنا اس حدیث کو ابوداؤد نے روایۃ کیا ہے اور عمرو بن احوص کی حدیث (جو مصابیح مین اسی موقعہ پر ہے) ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب خطبہ یوم نحر مین ذکر کرینگے (وہ وہان کے زیادہ مناسب ہے)۔

تیسری فصل (۷۰) (حضرت) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگ ہمیشہ آپسمین ایک دوسرے سے پوچھتے رہینگے یہانتک کہ یہ کہنے لگینگے ان تمام چیزونکو تو اللہ نے پیدا کیا اور اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا اسکو بخاری نے نقل کیا ہے اور مسلم نے (اسطرح) روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری امت کے لوگ ہمیشہ (یہ) کہتے رہینگے کہ یہ کس طرح ہے یہ کسطرح ہے یہانتک کہنے لگینگے کہ یہ تو اللہ نے پیدا کیا اور اللہ کو کس نے پیدا کیا۔

(۷۱) عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول خدا میری نماز اور (قرآن) مین شیطان حائل ہو کر مجھے شک مین ڈالدیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شیطان کو خنزب کہتے ہین جب تمہین اسکا کچھ اثر معلوم ہو تو اللہ کے ساتھ اس سے پناہ چاہو اور بائین طرف تین دفعہ تھوک دیا کرو مین نے ایسا ہی کیا اللہ نے مجھسے اُسکو دفع کر دیا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۲) قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ ایک شخص نے ان سے (کچھ) پوچھا اور کہنے لگا کہ مجھے نماز مین وہم ہوتا ہے اور حد سے بڑھ جاتا ہے اُنہون نے اُس (شخص) سے کہا کہ تو نماز پڑھے جا کیونکہ یہ وہم تجھسے دفع نہین ہونیکا ہان اگر تو نماز سے فارغ ہو کر یہ کہنے[۲] لگے کہ مین نے نماز بھی پوری نہین پڑہی (تو دفع ہو سکتا ہے) یہ حدیث (امام) مالک نے روایۃ کی ہے۔

---

[۱] عربی الفاظ یہ ہین اَللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

[۲] یعنے شیطان کے خبیدہ کرنے کے واسطے یہ کہے کہ ہان نہین نے پوری نماز پڑہی اور نہ اب تو ٹالون میرا معبود رحم کرنے والا ایسی ہی قبول کریگا۔

باب تقدیر پر ایمان لانے کے بیان مین

پہلی فصل (۷۴) (حضرت) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانون کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوق کی تقدیرون کو لکھدیا تھا اور اللہ کا عرش اسوقت پانی پر (ٹھیرا ہوا) تھا اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۴) (حضرت) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے یہانتک کہ عاجزی اور ہشیاری بھی، اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۵) (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام [illegible] کے سامنے جھگڑا ہوا اور حضرت آدم غالب رہے (اور حضرت) موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تمہین پیدا کرکے اپنی روح تمہارے [illegible] تھا اور تمہین سجدہ کرایا اور بہشت مین تمہین ٹھکانا دیا [illegible] پھر (یہ کیا کہ) ہمین اور [illegible] کو لیکر زمین پر اتروایا (حضرت) آدم نے (جواب مین) کہا تم وہی موسیٰ ہو کہ [illegible] اور کلام کرنے کیلئے اور تم کو زمین سے تمہارا جھانٹا اور آپ تخم یا [illegible] کہ تمہین [illegible] اور مخاطب (ہونے) کیلئے تمہین اپنا سرکوتر بنایا اور (اب) تم ہمارے [illegible] کرنے سے کتنی مدت پہلے توراۃ کو لکھدیا تھا حضرت موسیٰ نے کہا کہ چالیس برس پہلے توراۃ کو [illegible] حضرت آدم نے کہا کہ پھر یہ آیۃ وَعَصٰٓ اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى (اور) تم نے اسمین [illegible] ہو [illegible] حضرت آدم نے کہا کہ تم مجھ پر اس فعل کے کرنے پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے [illegible] کے پیدا کرنے سے چالیس برس پہلے لکھدیا تھا کہ وہ مجھ سے سرزد ہوگا رسول اکرم صلی اللہ

[illegible] ۱۲ منہ قدرت الٰہی رقمی

[illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بحث عالم ارواح مین ہوئی ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے لہذا ہو سکتا ہے کہ اس عالم دنیا مین ہوئی ہو اور حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible] مین اللہ نے پھر زندہ کر دیا ہو ۱۲

[illegible] اپنے رب کی نافرمانی کی اور گمراہ ہو گیا ۱۲

علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب آگئے اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۷۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سچے قابل تصدیق ہیں ہمسے یہ بیان کیا کہ تمہاری پیدائش کی یہ صورت ہے کہ ہر کوئی چالیس روز تک اپنی ماں کے پیٹ میں بصورت نطفہ جمع رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت گاڑھا خون بنجاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ چار باتیں لکھنے کیواسطے اُسکے پاس ایک فرشتہ کو بھیجدیتا ہے وہ فرشتہ اسکے (نیک و بد) عمل (کی مقدار اور وقت) موت (اور مقدار) رزق اور بدبخت یا نصیب ور ہونیکو لکھکر اسمیں روح پھونک دیتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی کہ بجز اُسکے کوئی معبود نہیں بعض تم میں جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہانتک کہ بہشت کے اور اسکے بیچ میں ایک ہی ہاتھ (کا فاصلہ) رہجاتا ہے پھر کتاب کا حکم اُسپر غالب آجاتا ہے اور وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے دوزخ ہی میں چلا جاتا ہے اور بعض دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہانتک کہ دوزخ کے اور اسکے بیچ میں ایک ہی ہاتھ (کا فاصلہ) رہجاتا ہے پھر حکم کتاب کا غالب آجاتا ہے اور یہ شخص جنتیوں کے کام سے کسا اور جنت ہی میں چلا جاتا ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۷۷) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی بندہ دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور کوئی جنتیوں کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے بیشک عملوں کا اعتبار خاتموں پر ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بکے انصاری بچہ کے جنازہ بلائے گئے میں نے (اسوقت) یہ عرض کیا یا رسول اللہ اخوشخبری ہو اس بچہ کیلئے کیونکہ یہ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے نہ کوئی برا عمل کیا اور نہ دیکھا حضرت نے فرمایا اے عائشہ کیا اور ہی کیونکہ اللہ نے ایک اسی (بھی) مخلوق پیدا کی ہے کہ وہ ابھی اپنے باپ کی پیٹھ میں سے اور جنت

عمل پر خاتمہ ہو جاوے وہ بیشمار ہے جاہے اور سے خلاف کیوں نہ کرتا رہا ہو ۱۲

لہ حضرت عائشہ نے جزماً یہ کہدیا تھا کہ یہ بچہ شرک جنت کی چڑیا ہے اسوقت آپ نے جواب دیا ورنہ بقول بعض صحیح یہی ہے کہ کون سے بچے جنت ہی میں جاوینگے ۱۲

اُنکے واسطے مقرر ہے اور ایسی (بھی) مخلوق پیدا کی ہے کہ اُنکے لئے دوزخ مقرر ہے اور وہ پیدا بھی نہیں ہوئی۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے ہر شخص کیلئے اُسکا ٹھکانہ دوزخ میں یا بہشت میں مقرر ہو چکا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول خدا پھر اس مقرر شدہ ہی پر ہم بھروسہ کیوں نہ کرلیں اور عمل کرنے چھوڑ دیں (کیونکہ کچھ فائدہ نہیں) آنحضور نے فرمایا کہ عمل (برابر) کئے جاؤ کیونکہ ہر شخص کو وہی عمل میسر ہوگا جو اُسکے واسطے مقرر ہو چکا ہے جو سعادتمند ہے اُسکو سعادتمندی کے اعمال میسر ہونگے اور جو بدبخت ہوگا اسکو بدبختی کے اعمال میسر ہونگے پھر (اسی کی تصدیق کے لئے یہ آیت) فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی الآیۃ آنحضور نے پڑھی (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے کیلئے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے کہ وہ ضرور ہی اس حصہ کو لیگا (اور زنا کی قسم کا ہے) آنکھ کا زنا (تو دیکھنا) اور زبان کا زنا نامحرم عورتوں سے فحش گفتگو کرنی (علاوہ اسکے) نفس (تو فقط) آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اُس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت (اس طرح) ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد آدم پر زنا کا حصہ مقرر ہو چکا ہے اس حصہ کو ضرور ہی لیگا (اور زنا پانچ قسم پر ہے) دونوں آنکھوں کا زنا (تو بد) نظر کرنی اور دونوں کانوں کا زنا (بری باتیں) سننا اور زبان کا زنا (فحش) بکنا اور ہاتھ کا زنا (بری شے) پکڑنا اور پیر کا زنا (بری جگہ) جانا (علاوہ اسکے) دل (فقط) خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اُسکی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔

(۸۱) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے دو شخصوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بتائیے کہ لوگ جو کچھ آجکل کر رہے ہیں اور (آئندہ) جس شے کو اختیار کر رہے ہیں کیا یہ ایسے امور ہیں جو اُنپر

---

۵۱ ترجمہ جو شخص (اللہ سے) ڈرے اور پرہیزگاری کرے اور اللہ کی تصدیق کرے تو اُسے جنت کے اعمال میسر ہونگے ۱۲

۵۲ یعنی دل میں جو بُرے خیال پیدا ہوتے ہیں وہ اگر وقوع میں آگئے تو شرمگاہ نے تصدیق کر دی اور جو سرزد نہ ہوئے تو شرمگاہ تکذیب کر دیتی ہے ۱۲

۵۳ یعنے لوگ جو کچھ عمل وغیرہ کی محنت اٹھا رہے ہیں یہ انکی تقدیر میں پہلے سے لکھا ہوا ہے یا اپنے نبیوں کی ہدایت و ارشاد سے کرتے ہیں پہلے سے تقدیر میں لکھا ہوا نہیں ہے ۱۲

مقرر ہو چکے ہین اور انمین پہلے سے تقدیر جاری ہو چکی ہے یا جو کچھ اُنکے نبیون نے بیان کیا ہی اور اُسپر دلیل قایم ہوگئی ہے اُسے یہ کرتے ہین اور پہلے سے کچھ مقرر نہین آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ امور مقرر ہو چکے ہین اور انمین تقدیر جاری ہو چکی ہے اور اسکی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب (یعنے قرآن شریف مین) اس آیۃ وَنَفْسٍ وَمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا سے ہوتی ہی اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہی۔

(۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین جوان مرد ہون اور مجھے اپنے نفس پر زنا کا اندیشہ ہے اور کسی عورت سے نکاح کرنیکی مجھ مین طاقت نہین (نیچے کا راوی کہتا ہے کہ) گویا ابوہریرہ خصی ہونیکی اجازت مانگتے تھے ابوہریرہ کہتے ہین کہ آنحضرت (میری گفتگو سنکر) خاموش ہو رہے پھر مین نے اسی طرح عرض کیا تب بھی آپ خاموش رہے پھر مین نے اسیطرح عرض کیا تب بھی آپ خاموش رہے پھر مین نے اسی طرح عرض کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ قلم لکھ چکا ہے جو کچھ تم سے سرزد ہوگا اب چاہے تم خصی ہو جاؤ یا نہ ہو جاؤ اس حدیث کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۸۳) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمام اولاد آدم کے دل اللہ کی دو انگلیون مین اسطرح پر ہین جیسے ایک دل (دو انگلیون مین) ہوتا ہے جسطرح چاہتا ہی پھیر دیتا ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دعا) پڑہی اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ[1]۔ یہ مسلم نے روایۃ کی ہے۔

(۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمام بچے فطرۃ اسلامی (یعنی استعداد قبول اسلام) پر پیدا ہوتے ہین بعد مین اُنکے ماں باپ اُنہین خواہ یہودی کرلین یا نصاریٰ یا آتش پرست جیسے چوپائے پورے بچے جنتے ہین اور کوئی ناک کان کٹے ہوئے کا نشان نہین معلوم ہوتا پھر یہ آیۃ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ اسکی تصدیق کے لئے پڑہی (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۸۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر یہ پانچ باتین بیان فرمائین اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ اُسے سونا لایق ہے اور

[1] اے دلون کے پھیرنے والے ہمارے دلون کو اپنی طاعت پر پھیر دے ۱۲

رزق کو کم و زیادہ کرتا ہے اور رات کے عمل دن کے عملوں سے پہلے اور دن کے عمل رات کے عملوں سے پہلے اُسکی طرف اُٹھائے جاتے ہین اور اُسکا پردہ نور ہے اگر اس پردہ کو ہٹا دے تو اُسکی مخلوق پر جہانتک نظر جاتی ہے اُسکی پاک ذات کی چمک تمام کو جلا دے۔ یہ مسلم نے روایۃ کی ہے۔

(۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات اور دن کی سخاوت بھی اُسکو کچھ خالی نہین کر سکتی۔ تم بتلا سکتے ہو کہ جب سے اُسنے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے کسقدر خرچ کیا ہوگا اور اس خرچ کرنے پر بھی جو کچھ اُسکے ہاتھ مین تھا کچھ کم نہین ہوا اور (زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے پہلے) اُسکا عرش پانی پر تھا اُسی کے ہاتھ مین (رزق کی) ترازو ہے کم اور زیادہ کرتا رہتا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایۃ مین (اس طرح) ہے کہ اللہ کا اہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے راوی ابن نمیر کہتے ہین اللہ کے دونون ہاتھ بھرے ہوئے ہین کہ دن اور رات کی سخاوت بھی اُنکو کچھ خالی نہین کر سکتی۔

(۸۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد مشرکین کی بابت پوچھا گیا (کہ وہ جنت مین جائینگی یا دوزخ مین) آپ نے فرمایا اللہ ہی جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتی۔ (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۸۸) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اول اللہ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے کہا لکھ اُسنے پوچھا کیا لکھون فرمایا تقدیرین لکھ تو اُس نے جو کچھ ہو چکا تھا اور قیامت تک ہونیوالا تھا تمام لکھدیا۔ ترمذی نے یہ حدیث نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث اسناد کی رو سے غریب ہے۔

(۸۹) سلم بن یسار کہتے ہین کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیۃ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الآیۃ کی تفسیر پوچھی گئی حضرت عمر کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱ اس سے تمام عالم مراد ہے کیونکہ اُسکی نظر سے کوئی جگہ بچی ہوئی نہین ۱۲

۲ ہاتھ سے مراد قدرت ہے یعنے رزق کی کمی زیادتی اُسکے ہی قبضہ اور قدرت مین ہے ۱۲

۳ کیونکہ جنت و دوزخ مین جانا عملون پر موقوف ہے اور اُنکے عمل کرنیکا علم سوائے اللہ کے کسیکو نہین ہے ۱۲

۴ ترجمہ۔ جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتون سے اُنکی اولاد کو نکالا یہانتک آخر آیت تک۔

سے بھی اسکی بابت پوچھا گیا تھا آنحضور نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کر کے اُنکی پشت[1] پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اُس سے اُنکی اولاد کو نکالکر یہ فرمایا میں نے ان لوگون کو جنت کے واسطے پیدا کیا ہے اور جنتیون ہی جیسے یہ عمل کرینگے پھر اُنکی پشت پر ہاتھ پھیر کر اور اولاد کو نکالا اور یہ فرمایا کہ انکو دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہے اور دوزخیون ہی جیسے یہ عمل کرینگے ایک شخص نے عرض کیا یارسول خدا پھر عمل کس کام کے ہوئے (جو کچھ ہونا تھا ہو لیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے جس بندہ کو جنت کے واسطے پیدا کیا ہے اُس سے جنتیون ہی کے عمل کراویگا یہانتک کہ وہ انہین اعمال پر مرجاویگا اور اللہ تعالیٰ اسکو جنت مین داخل کردیگا اور جس بندہ کو دوزخ کے واسطے پیدا کیا ہے اُس سے دوزخیون ہی کے عمل کراویگا یہانتک کہ وہ انہین اعمال پر مرجاویگا اور اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ مین داخل کردیگا یہ روایۃ (امام) مالک اور ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۰) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مکان سے) باہر تشریف لائے اور آپکے دونون ہاتھون مین دو کتابین[2] تھین آپ نے ہمسے فرمایا تم جانتے ہو یہ دونون کیسی کتابین ہین ہمنے عرض کیا نہین یارسول خدا ہان اگر آپ بیان فرماوین (تو جان جاوینگے) آپکے داہنے ہاتھ مین جو کتاب تھی اُسکی بابت فرمایا یہ کتاب پروردگار عالم کی جانب سے ہے اسمین جنت والون اور اُنکے باپ دادا اور اُنکے خاندانون کے نام ہین اور پھر اُنکے آخر پر سنران لگادی گئی ہے کہ نہ اب زیادہ ہوسکین اور نہ کبھی کم ہوسکین بعد اسکے جو کتاب آپ کے بائین ہاتھ مین تھی اُسکی بابت فرمایا یہ (بھی) کتاب اُسی جہانون کے پالنے والے کی طرف سے ہے اسمین دوزخیون کے اور اُنکے باپ دادون اور خاندانون کے نام ہین اور اُنکے آخر پر جوڑ لگادیا گیا ہے کہ نہ اب زیادہ ہوسکین اور نہ ابد تک کم ہوسکین صحابہ نے عرض کیا اگر یہی بات ہے کہ اس سے فراغت ہوچکی ہے تو پھر یارسول خدا عمل کس کام کے ہین آپ نے فرمایا کہ عمل کرنے مین مضبوط رہو اور (اللہ کی) قربت حاصل کرو کیونکہ

---

[1] یعنی پشت کو داہنے ہاتھ سے پھیرنیکا حکم کیا یا ہاتھ سے مراد قوت اور قدرت ہے ۱۲

[2] یہ کتابین یا تو واقعی تھین اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو دکھا کر اُنکے مضمون پر اطلاع نہین دی یا آنحضور نے مثال کے طور پر دو کتابین لیکر یہ بیان فرمادیا ۱۲ مرقاۃ

جنتی کا خاتمہ جنتیوں کے عملوں پر ہوگا اگرچہ وہ کیسے ہی بُرے عمل کرے اور دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں ہی کے عمل پر ہوگا اگرچہ وہ کیسے ہی (اچھے) عمل کرے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرکے دونوں کتابوں کو رکھدیا اور یہ فرمایا کہ تمہارا رب بندوں (کے تمام امور سے فارغ ہو چکا ہے (خلاصہ کلام یہ ہے) کہ ایک فریق جنت میں جائیگا اور ایک فریق دوزخ میں۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۱) ابوخزامہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا تھا یا رسول خدا یہ بتائیے جو ہم منتر کراتے ہیں اور دوائیاں کرتے ہیں اور بچاؤ کی چیز جن سے ہم بچتے ہیں کیا یہ امور تقدیر الٰہی سے کسی شئے کو روک دیتے ہیں فرمایا (نہیں بلکہ یہ بھی تقدیر الٰہی میں داخل[1] ہیں اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

(۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (ایسے وقت) تشریف لائے کہ ہم آپس میں تقدیر کی بابت جھگڑ رہے تھے آپ غصہ ہوئے اور ایسا چہرہ سرخ ہوا گویا کہ آپ کے رخساروں پر انار کے دانے ملدئے ہیں اور فرمایا کیا تمہیں یہی حکم کیا گیا تھا اور کیا میں تمہارے پاس اسیواسطے بھیجا گیا ہوں (کہ تم ایسے جھگڑے کیا کرو خبردار) تم سے پہلے لوگوں نے جسوقت ان امور (تقدیری) میں جھگڑہ کیا وہ ہلاک ہوگئے اور میں تمہیں قسم دیتا ہوں پھر قسم دیتا ہوں کہ ان امور میں بحث نہ کیا کرو۔ یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے (بھی) عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایۃ کی ہے۔

(۹۳) حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سب زمینوں میں سے ایک ایک مٹھی لیکر آدم کو پیدا کیا پھر اسی لئے اولاد آدم (بھی) موافق زمین کی (قسموں کے) پیدا ہوئی کہ بعض انمیں سرخ ہیں اور بعض سپید اور بعض سیاہ اور بعض درمیان اسکے اور بعض نرم اور بعض سخت بعض ناپاک اور بعض پاک ہیں اس حدیث کو (امام) احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۹۴) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے

[1] یعنی جیسے بیمار ہونا تقدیری امر ہے ویسے ہی دوا وغیرہ سے اچھا ہونا بھی تقدیری امر ہے ۱۲

تھے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے[۱] مین پیدا کرکے اپنا نور اُنپر چمکایا اور جس شخص کو یہ نور پہنچگیا وہ ہدایت پر ہوا اور جو اس سے رہگیا وہ گمراہ ہوا اور اسی لئے مین کہتا ہون کہ قلم اللہ کے علم مطابق (تمام امور کو لکھکر) خشک[۲] ہو چکا ہے یہ حدیث احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھتے تھے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ (ترجمہ) اے دلون کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ مین نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم تو آپ پر اور آپ جو کچھ (کتاب واحکام) لیکر آئے ہین سب پر ایمان لے آئے ہین (اور اُنکو مان لیا ہے) کیا آپ کو ہم پر کچھ ابھی اندیشہ ہے فرمایا ہان کیونکہ سب دل اللہ کی دو انگلیون[۳] مین ہین جسطرح چاہتا ہے پھیر دیتا ہے یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے

(۹۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دل کی مثال اُس پَر جیسی ہے جو میدان مین زمین پر پڑا رہتا ہے اور ہوا اسکو الٹا سیدھا کرتی رہتی ہے یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۹۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی بندہ ایماندار نہین ہو سکتا جبتک کہ ان چار باتون پر ایمان نہ لاوے (اول) اس امر کی گواہی دیناکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین (دوسرے یہ) کہ مین اللہ کا رسول ہون مجھے حق دیکر اُسنے بھیجا ہے اور (تیسرے یہ کہ) مرنے[۴] پر اور بعد مرنے کے (قیامت کے روز) اُٹھنے پر ایمان لاوے اور (چوتھے یہ کہ) تقدیر پر ایمان لاوے اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

(۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت مین دو فرقے ہین کہ اسلام مین ان دونوں کے لئے کچھ حصہ نہین ہے ایک جبریہ[۵] دوسرا قدریہ

---

[۱] اندھیرے سے مراد نفس کی گرفتاری اور اسکی خواہش ہے کیونکہ اسکی جبلی عادت یہی ہے کہ انسان کو اللہ کی طاعت و بندگی سے پھیر کر اپنی خواہش مین مصروف کرے ۱۲ [۲] یعنے تحریر ختم ہو گئی ہے اب تغیر تبدل نہین ہو سکتا ۱۲ [۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا مثال کے طور پر ہے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قبضۂ انتہا درجہ کا ہے جسطرف چاہے دل کو پھیر دے ۱۲ [۴] یعنی اپنے خدا ہونیکا یقین کرے [۵] فرقۂ جبریہ وہ ہے جو بندہ کو مجبور محض مانتے اور یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ جو افعال بندہ سے صادر ہوتے ہین وہ تمام اللہ ہی کے کئے ہوئے ہین اور بندہ سبب بھی نہین ہو سکتا بلکہ بندہ کی مثال مانند اینٹ ڈھیلہ کی ہے کہ جسطرف پھینکو چلا جاتا ہے بقیہ برصفحہ ۳۶

اس حدیث کو ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں خسف (یعنے زمین میں دھس جانا) اور مسخ (یعنی صورت بدل جانا) دونوں[۵۱] ہونگے اور یہ انہیں لوگوں میں ہونگے جو تقدیر کے جھٹلانیوالے ہیں ہونگا یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی کی مثل روایت کی ہے۔

(۱۰۰) ابن عمر ہی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (فرقہ) قدریہ اس امت کے آتش پرستوں کی مثل ہے اگر وہ بیمار ہوں تو تم پوچھنے نہ جانا اور اگر مرجاویں تو جنازہ پر نہ جانا یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم (فرقہ) قدریہ کو نہ اپنا ہمنشین بنانا اور نہ حاکم بنانا یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چھ (قسم کے آدمیوں) پر میں لعنت بھیجتا ہوں اور اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے ایک وہ شخص جو اللہ کی کتاب (یعنے قرآن) میں (اپنی طرف سے) زیادتی کرنیوالا ہو (دوسرا) تقدیر الٰہی کو جھٹلانیوالا ہو (تیسرا) وہ شخص جو زبردستی حاکم بنے تاکہ جسے اللہ نے عزت دی ہے اُسے ذلیل کرے اور جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اُسے عزت دے (چوتھے) وہ کہ جو اللہ کی حرام فرمائی چیزوں کو حلال سمجھے (پانچوان) وہ کہ جو کچھ میرے کنبہ کے حق میں اللہ نے حرام[۵۳] فرمادیا ہے اُسے حلال سمجھے (چھٹا) میرے طریقہ کو چھوڑ دینے والا۔ یہ حدیث بیہقی نے اپنی کتاب مدخل میں رزین نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔

(۱۰۳) مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی بندہ کیلئے کسی ملک میں مرنا مقدر کر دیتا ہے تو پھر اُسکی طرف کوئی ضرورت پیش کر دیتا ہے (تاکہ

بقیہ صفحہ ۳۵۔ اسی طرح اللہ بھی بندہ سے جو چاہتا ہے کراتا ہے بندہ کو کچھ اختیار نہیں۔ اور فرقہ قدریہ وہ ہے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں اور تدبیر ہی کو مانتے ہیں ۱۲ [۵۱] یہ بات آخر زمانہ میں ہوگی ۱۲

[۵۲] یعنے ایسے شخص کے واسطے اللہ کی رحمت سے دور ہونے کی دعا کرتا ہوں ۱۲

[۵۳] یعنے اللہ نے میرے کنبہ کو تکلیف دینا دین حرام فرمائی ہے جو انہیں تکلیف دے اور حلال جانے اس پر بھی خدا کی لعنت ہے ۱۲

مرنے سے پہلے اس جگہہ پہنچ جائے) یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانون کے بچون کی بابت پوچھا (کہ جنت مین جائینگے یا دوزخ مین) آپ نے فرمایا کہ اپنے باپ دادون کیساتھ ہونگے مین نے کہا یا رسول اللہ بے عمل کئے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھہ وہ عمل کرتے پھر مین نے پوچھا اور مشرکین کے بچے آپ نے فرمایا وہ بھی اپنے باپ دادون کے ساتھ ہونگے مین نے کہا بغیر عمل کئے آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کچھہ وہ عمل کرتے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایۃ کی ہے۔

(۱۰۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ زندہ لڑکی کو گاڑنے[۵۱] والی اور جو گاڑی جاوے دونون دوزخی ہین۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۰۶) ابودرداء رضؓ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل اپنے تمام بندون کی پانچ باتون سے پہلے ہی فارغ ہوچکا (جواب بدل نہین سکتین اور وہ یہ ہین) موت اور (نیک و بد) عمل اور (آخرت کا) ٹھکانا اور پھرنا اور رزق (کی کمی زیادتی) یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے

(۱۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جسنے تقدیر کی بابت بحث کی اُس سے قیامت کے روز سوال ہوگا اور جسنے بحث نہین کی اُس سے سوال بھی (اسکی بابت) نہین ہوگا۔ یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸) ابن دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے آکر یہ کہا کہ میرے دل مین تقدیر کی بابت کچھہ وسوسے آتے ہین تم کچھہ بیان کرو شاید اللہ تعالے میرے دل سے اُنہین نکالدے وہ کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالے سب آسمان اور زمین کے رہنے والون کو عذاب دینا چاہے تو دیسکتا ہے اور اُسکو کوئی ظالم[۵۲] نہین کہہ سکتا اور اگر اُنپر رحم کرے تو اُنکے (نیک) عملون سے اُسکی رحمت بہتر ہوگی اور اگر تو احد پہاڑ کے برابر اللہ کے راستہ مین سونا خرچ کرے تو اللہ تعالے اُسے قبول نہین کریگا جبتک تو تقدیر پر ایمان نہ لے آوے اور اسبات کا یقین رکھے کہ جو مصیبت

---

[۵۱] گاڑنے والیکا دوزخی ہونا اسی فعل کے سبب سے ظاہر ہے اور گاڑی گئی سے وہ مراد ہے جو زندہ درگور ہونیکو پسند کرے اور اسکی خواہش سے یہ فعل کیا جائے اور چونکہ اس فعل کو کفار ہی لوگ کرتے تھے اور وہ معاً اپنے بچون کی دوزخی ہین اسلئے آنحضرتؐ نے یہ ارشاد فرمایا

[۵۲] کیونکہ ظالم وہ ہوتا ہے جو غیر کی ملک مین تصرف کرے اور چونکہ ہر شے کا مالک اللہ ہی ہے اسلئے عذاب وغیرہ میں تصرف کرنا ظلم نہین ہوسکتا

تجھے پہونچنے والی ہے اُس سے تو بچ نہیں سکتا اور جس سے تو بچگیا وہ تجھے پہنچ نہیں سکتی تھی اور اگر تو اس عقیدہ کے سوا اور عقیدہ پر مریگا تو دوزخ مین جائیگا ابن دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین پھر مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اُنہون نے بھی اسیطرح بیان کیا پھر حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اُنہون نے بھی اسیطرح بیان کیا پھر مین زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اُنہون نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا۔ یہ روایۃ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹) حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ فلان شخص نے آپکو سلام کہا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ وہ (دین میں) نئی بات پیدا کرتا ہے اگر یہ واقعی بات ہے تو میرا اسلام اُس سے نہ کہنا[۱] کیونکہ مین نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت مین یا فرمایا اس امت مین زمین مین دھس جانا اور صورت بدل جانی (دونون) ہونگے یا یہ فرمایا تھا کہ (فرقہ) قدریہ مین پتھر برسینگے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

(۱۱۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونون لڑکون کا حال جو زمانۂ جاہلیت مین مرچکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (کہ دوزخ مین ہین یا جنت مین) آپ نے فرمایا کہ دونون دوزخ مین ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین کہ پھر آنحضرت نے اُنکے چہرہ پر رنج دیکھکر فرمایا کہ اگر تو بھی اُنکے رہنے کی جگہہ دیکھلے تو دونون سے ناخوش ہو جائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین اور آپ سے جو میرا بیٹا ہوا تھا فرمایا وہ جنت مین پھر فرمایا کہ مسلمان اور اُنکے بچے سب جنت مین جائینگے اور مشرکین اور اُنکے بچے دوزخ مین جائینگے اور یہ آیۃ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تصدیق کے لئے) پڑہی۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسوقت اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرلیا تو اُنکی پشت پر ہاتھ پھیر کر جسقدر جاندار کو قیامت تک اُنکی اولاد مین پیدا کرنا تھا سب کو نکال لیا اور دونون آنکھون کے بیچمین نور کی چمک کرکے حضرت آدم کے

---

[۱] اسی حدیث سے علماء کہتے ہین کہ تنبیہ کے لئے بدعتی اور فاسق کے سلام کا جواب بھی نہ دینا چاہئے بلکہ ترک ملاقات بہتر ہے ۱۲

[۲] ترجمہ جو لوگ ایمان لائے اور اُنکی اولاد نے اُنکی پیروی کی تو ہم اُنکو اُنکی اولاد کے ساتھ ملا دینگے ۱۲

سامنے پیش کیا اُنہون نے عرض کیا اے رب یہ کون لوگ ہین اللہ نے فرمایا [illegible] حضرت آدم نے اُنمین سے ایک شخص کو دیکھا اور وہ روشنی اُسکی اُنہین پسند [illegible] شخص ہے فرمایا داؤد ہین حضرت آدم نے کہا اے رب اُنکی کتنی عمر کی ہے فرمایا [illegible] حضرت آدم نے عرض کیا کہ میری عمر مین سے چالیس سال اور زیادہ کردو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جب حضرت آدم کی عمر تمام ہوگئی اور وہ چالیس ہی برس (جو داؤد علیہ السلام کو دیئے تھے) رہگئے اُنکے پاس موت کا فرشتہ آیا حضرت آدم نے کہا کیا میری عمر کے ابھی چالیس برس باقی نہین ہین فرشتہ نے کہا کیا تمنے اپنے بیٹے داؤد کو نہین دیدئے تھے حضرت آدم نے انکار کیا اسلئے اُنکی اولاد بھی انکار کرتی ہے[1] اور (چونکہ) اُنہون نے بھولکر درخت کا پھل (جس سے اللہ نے منع کیا تھا) کھالیا تھا اسی لئے اُنکی اولاد بھی بھول جاتی ہے اور (جیسی) اُنسے خطا ہوگئی تھی اسیطرح اُنکی اولاد بھی خطا کرجاتی ہے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲) ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جسوقت حضرت آدم کو پیدا کرلیا تو اُنکے داہنے مونڈھے پر ہاتھ مارکر اُس سے سپید اولاد چیونٹیون کی شکل نکالی اور پھر بائین مونڈھے پر ہاتھ مارکر اس سے سیاہ اولاد کوئلہ کی شکل نکالی اور جو داہنی طرف تھی اُنکو جنتی ارشاد فرمایا اور جو بائین طرف تھی اسکو دوزخی فرماکر یہ فرمایا کہ مجھے کسی کی کچھ پروا نہین ہے۔ یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳) ابو نضرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے جسکو ابو عبداللہ کہا کرتے تھے (بیمار تھا) اُسکے پوچھنے کیواسطے چند صحابی گئے اور وہ رو رہا تھا انہون نے پوچھا کہ تجھے کیا چیز رولاتی ہے کیا تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ اپنی موچھین کٹواتا رہیو۔ اور (اسی قسم کے افعال پر) قایم رہنا یہانتک کہ مجھسے ملاقات ہو اُسنے کہا کیون نہین مگر مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی داہنے ہاتھ مین اور دوسری بائین ہاتھ مین (آدمیون کی) بھرکر یہ فرمایا کہ یہ لوگ اس (جنت) کیلئے ہین اور یہ لوگ

---

[1] یعنے یہ اثر بھی اُنکا اور خلاف کرنے کا حضرت آدم ہی سے چلا آتا ہے ۱۲

[2] یعنے بہ تمہارا کہنا درست ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بے پروا ہے اسلئے میرے دل سے خوف نہین جاتا ۱۲

اس (دوزخ) کے لئے اور مجھے کچھ پروا نہین ہے پس مین نہین جانتا کہ مین کونسی مٹھی مین ہونگا۔
یہ روایۃ احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین آپ نے فرمایا کہ اللہ نے نعمان یعنے قریب میدان عرفہ کے حضرت آدم کی پشت سے (اُنکی اولاد کو نکالکر) عہد لیا ہے (اول) اُنکی پشت سے تمام اولاد کو کہ جسے پیدا کرنا تھا نکالکر چیونٹیون کی شکل اُنکے سامنے پھیلا دیا پھر متوجہ ہوکر یہ گفتگو کی کیا مین تمہارا رب نہین ہون اُنہون نے عرض کیا ہان (ہمارا تو رب ہے) فرمایا ہم تمہین اس بات پر گواہ کرتے ہین کہ کہین قیامت کے روز تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم ان (احکام اور عذاب) سے اَن جان تھے یا یہ کہنے لگو چونکہ ہمارے باپ دادون نے پہلے سے شرک کیا تھا اور ہم اُنکی پچھلی اولاد تھے (اسلئے یہ بداعمال ہم سے سرزد ہو گئے) کیا اب[1] باطل والون کی کرتوت پر تو ہمین ہلاک کرتا ہے" یہ روایۃ احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵) اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے اس قول وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ اللہ نے سب کو (عالم ارواح مین) جمع کرکے اُن کی صورتین بناکر اُنہین گویا کیا جب وہ گفتگو کرنے لگے تو اُنسے عہد و پیمان لیا اور خود اُنہین کو اُنکے اوپر گواہ کرکے (یہ) کہا کیا مین تمہارا رب نہین ہون اُنہون نے عرض کیا ہان فرمایا مین تمپر ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو گواہ کرتا ہون اور تمہارے باپ آدم کو بھی گواہ کرتا ہون تاکہ قیامت کے روز تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم (تیرے احکام اور) اس عذاب کو جانتے نہ تھے یاد رکھو کہ میرے سوا نہ تمہارا کوئی معبود ہے اور نہ کوئی اور میرے سوا رب ہے اور نہ میرا کسی کو شریک بنانا اور عنقریب تمہارے پاس مین اپنے پیغمبر بھیجونگا وہ تمہین میرے یہ عہد و پیمان یاد دلاوینگے اور مین تمپر اپنی کتابین (بھی) نازل کرونگا اُنہون نے عرض کیا ہم (بھی) گواہی دیتے ہین کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور تو ہی معبود ہے نہ کوئی تیرے سوا ہمارا رب ہے نہ معبود ہے (بعد اسکے) آدم علیہ السلام نے اُبھر کر اُنکو دیکھا کہ غنی بھی ہین فقیر بھی خوبصورت بھی بدصورت بھی پھر عرض کیا اے رب اپنے بندون کو یکسان ہی کیون نہ کردیا فرمایا کہ مین اپنا شکر کرانیکو پسند کرتا ہون (اسلیئے یہ فرق کردیا ہے تاکہ زیادتی والے کمی کو دیکھکر میرا شکر کرین) اور حضرت آدم

[1] اس قسم کی حجت قیامت کے روز ہرگز نہین چل سکیگی کیونکہ عہد و پیمان سب کے ہو چکے ہین اور پیغمبر بھی ہمانیکے واسطے آچکے ہین ۱۲

نے نبیون کو دیکھا کہ انمین بعضون پر چراغون کی مثل نور چمک رہا ہے اُنسے خاص طور پر رسالت اور نبوۃ کی بابت دوسرا اور ہدیا گیا ہے یہی مراد ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس قول وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ[۵۱] مِنْ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ تک سے اور یہ حضرت عیسیٰ بھی اسی (عالم) ارواح مین تھے۔ اُنہین اللہ نے مریم علیہا السلام کیطرف بھیجا۔ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ اُنکی روح کو اللہ نے (حضرت مریم علیہا السلام کے شکم مین) مُنہ کے راستہ سے داخل کیا تھا یہ روایۃ احمد نے نقل کی ہے

(۱۱۶) ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے آنیوالی[۵۲] باتون کا ذکر کر رہے تھے یکایک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر تم پہاڑ کو اُسکی جگہہ سے ٹل جانیکو سنو تو اسکا یقین کر لینا اور اگر کسی آدمی کی عادت بدل جانیکو سنو تو اُسکا یقین نکرنا کیونکہ وہ ہمیشہ اپنی جبلی عادت پر رہیگا۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُنہون نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ آپ نے جو زہر ملی ہوئی بکری کھائی تھی اُس کے درد کی تکلیف ہر سال آپکو ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا مجھے وہی تکلیف[۵۳] ہوتی ہے جو (میرے مقدر مین اُسوقت) لکھی گئی تھی کہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی مین تھے (یعنے اُنکا پتلہ بھی نہین بنا تھا) یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

باب قبر میں عذاب کا ہونا ثابت ہے

فصل پہلی

(۱۱۸) براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ مسلمان سے جسوقت قبر مین پوچھا جائیگا تو وہ گواہی دیگا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اللہ کے پیغمبر ہین اور یہی مراد ہے (اللہ کے) اس قول سے یُثَبِّتُ اللّٰهُ[۵۴] الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی

---

۵۱ ترجمہ اور جسوقت ہمنے نبیون سے عہد لے لیا آخر تک ۱۲

۵۲ یعنے جو ابھی تک پیدا نہین ہوئین انکا ذکر تھا کہ انکی تقدیر اور اندازہ ہو چکا ہے یا جسوقت پیدا ہونگی اُس وقت کیا جائیگا ۱۲

۵۳ یعنی یہ بکری کھانا تو سبب ظاہری ہے ورنہ مجھے تو وہی تکلیف ہوتی ہے جو حضرت آدم کے پیدا ہونیسے پہلے میرے مقدر مین تحریر ہو چکی تھی ۱۲

۵۴ ترجمہ اللہ تعالیٰ ایمان والے بندون کو دنیا اور آخرت (یعنے قبر) مین مضبوط قول سے ثابت رکھتا ہے دنیا مین ثابت رہنا یہ ہے کہ اس عقیدہ پر رہے اور قبر مین ثابت رہنا یہ کہ اُسوقت مُنہ سے نکل جائے ۱۲

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اور ایک روایت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہے آپ نے فرمایا (کہ یہ آیت) يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذاب قبر کے بارہ مین نازل ہوئی ہے (کیونکہ) میت سے پوچھا جائیگا کہ تیرا رب کون ہے وہ جواب دیگا کہ میرا رب اللہ ہے اور نبی محمدؐ ہین (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۱۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جسوقت بندہ قبر مین رکھا جاتا ہے اور اُسکے ساتھی (وہان سے) فارغ ہوکر لوٹتے ہین تو وہ اُنکے جوتون کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے اُسکے پاس آکر اُسے بٹھالیتے ہین اور (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ مبارک دکھاکر یہ) کہتے ہین کہ اس شخص کی نسبت تو کیا کہتا ہے اگر وہ مومن ہوا تو کہدیتا ہے کہ مین گواہی دیتا ہون یہ اللہ کے بندے اور اُسکے پیغمبر ہین پھر اُس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانا دوزخ مین دیکھہ کہ اللہ نے اُسکے عوض تجھے جنت مین رہنے کی جگہ دیدی ہے وہ دونون جگہون کو دیکھتا ہے اور اگر (میت) منافق یا کافر ہو تو اُس سے (بھی اسیطرح شبیہ مبارک دکھاکر) کہا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارہ مین تو کیا کہتا ہے وہ جواب مین کہتا ہے کہ مین انکو نہین جانتا (بلکہ) جو اور لوگ کہا کرتے تھے وہی مین بھی کہدیا کرتا تھا اُس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو نے جانا اور نہ پڑھا اور نہایت سختی سے لوہے کے گرز اُسکے مارے جاتے ہین اور وہ اس زور سے چیختا ہے کہ سوائے جن اور انسان کے اُسکے پاس کی سب مخلوق آواز کو سنتی ہے (یہ روایت) متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ حدیث کے بعینہٖ بخاری نے نقل کیے ہین۔

(۱۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مرتا ہے اُسے قبر میں صبح و شام اُسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہوتا ہے تو جنتیون کا ٹھکانا اور اگر جہنمی ہوتا ہے تو جہنمیون کا ٹھکانا دکھادیا جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے تیرا یہہ ٹھکانا ہے قیامت کے دن اسی مین خداوند کریم تجھے بھیجیگا (یہ حدیث) متفق علیہ ہے یعنے بخاری اور مسلم دونون نے اُسے روایت کیا ہے)۔

(۱۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت نے اُنکے ہان آکے عذاب قبر کا ذکر کیا اور عائشہ سے کہا اللہ تجھے عذاب قبر سے پناہ مین رکھے حضرت عائشہ[۱] نے

[۱] چونکہ حضرت عائشہ نے عذاب قبر کا کبھی یہ ذکر نہ سنا تھا کہ مسلمانون پر بھی ہوتا ہے اُنہین یہ سکے از حد تعجب ہوا پھر آنحضرت سے دریافت کیا آپنے فرمایا ہان عذاب قبر برحق اور سچ ہے ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کا حال دریافت کیا آپنے فرمایا ہان قبر کا عذاب برحق ہے حضرت عائشہ فرماتی ہین اسکے بعد[۵۱] مینے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکھا آپ عذاب قبر سے (ضرور) پناہ مانگتے تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۲۲) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی[۵۲] نجار کے باغ مین اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم بھی آپکے ساتھ ساتھ تھے کہ وہ خچر بدکنے لگی اور قریب تھا کہ آپ کو گرادے ناگاہ کیا دیکھتے ہین (وہان) پانچ چھ قبرین ہین آپنے پوچھا کوئی ان قبرون کے مردونکو جانتا ہے ایک مرد بولا مین (جانتا ہون) آپنے پوچھا یہ کس حال مین مرے ہین اُسنے جواب دیا حالت شرک مین (مرے ہین) آپنے فرمایا اُنپر عذاب ہو رہا ہے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم لوگ قبرون مین دفن کرنا چھوڑ دوگے تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ جس طرح عذاب قبر مین سن رہا ہون انہین بھی سُنادے[۵۳]۔ پھر آپنے ہماری طرف مُنہ کر کے فرمایا عذاب جہنم سے (بچنے کی) اللہ سے پناہ مانگو لوگون نے کہا ہم عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہین پھر فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی امان چاہو سب نے کہا ہم عذاب قبر سے اللہ کی امان چاہتے ہین۔ پھر آپنے فرمایا فتنون سے جو ظاہر ہین اور جو پوشیدہ ہین اللہ کی پناہ مانگو اُنہون نے کہا ہم ظاہر و چھپے ہوئے فتنون سے اللہ کی پناہ مانگتے ہین پھر آپ نے فرمایا دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہو لوگون نے کہا ہم دجال[۵۴] کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہین اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

دوسری فصل (۱۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۱ اس سے معلوم ہوتا ہے شاید اسوقت تک آنحضرت کو بھی معلوم نہ تھا عائشہ کے پوچھنے کے بعد وحی آئی ہو یا امت کی تعلیم کیواسطے یکبارگی کے اب کہنے لگے ہون پہلے آہستہ آہستہ دعا مانگتے ہون یا حضرت عائشہ ہی کو بعد غور واب معلوم ہوا ہو ۱۲

۵۲ بنی نجار ایک انصاری قبیلہ کا نام ہے ۱۲

۵۳ یعنی مین اللہ سے دعا کرکے ان مردون کے عذاب کی کیفیت جیسے مین سن رہا ہون تمہین بھی سنوادیتا مگر مجھے یہ خوف ہے کہ تم عذاب کی کیفیت دیکھکے مردون کا قبر مین رکھنا چھوڑ دوگے اسواسطے مجبور ہون ۱۲ منہ

۵۴ دجال ایک کافر مردود کا نام ہے جو قرب قیامت مین خروج کریگا اور اُسکے ساتھ (مصنوعی) دوزخ و جنت ہونگے اور خدائی دعوے کرکے لوگون سے اپنے خدا ہونیکا اقرار کرائیگا جو لوگ اُسکا اقرار کرینگے اُسے وہ اپنی جنت مین بھیجدیگا اور جو انکار کریگا اُسے دوزخ مین ڈالدیگا مگر وہ شخص جنت حقیقی مین داخل کیا جاویگا۔

نے فرمایا جو قت مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے دو سیاہ (فام) کبودی آنکھون والے فرشتے اُسکے پاس آتے ہین ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہین (رسول اللہ کی شبیہ مبارک دکھاکے) وہ دونو کہتے ہین تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا تھا اگر وہ (مردہ) مؤمن ہوتا ہے تو جواب دیتا ہے یہ اللہ کے بندے اور رسول ہین مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں ہے اور محمدؐ اُسکے بندے اور رسول ہین منکر نکیر جواب دیتے ہین ہم (تو خود) جانتے تھے کہ تو یہی جواب دیگا پھر اُسکی قبر ستر[۱] ستر گز کشادہ کیجاتی ہے پھر اُسکے واسطے قبر مین روشنی کردی جاتی ہے اور اُس سے کہدیا جاتا ہے تو (آرام سے) سوجا پھر وہ کہتا ہی مین اپنے گھر والون سے جاکے یہ بیان کرآؤن[۲] وہ جواب دیتے ہین تو اس دلہن کیطرح سورہ جسے کوئی بیدار نہیں کرسکتا مگر وہ ہی شخص جو اُس کے گھر والوں میں سب سے زیادہ اُسے محبوب ہے یہانتک کہ اللہ تعالے اُسے اُس کے آرام کی جگہہ سے اُٹھائے - اور جو شخص منافق ہوتا ہے (وہ بجواب منکر نکیر یہ) کہتا ہے - جو مین لوگون کو کہتے سنتا تھا اُسیطرح مین بھی کہتا تھا (اسکے سوا اور کچھہ) مین نہین جانتا وہ دونوں کہتے ہین ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہیگا - پھر زمین کو ارشاد ہوتا ہے کہ اسپر مل جا زمین اُسپر مل جاتی ہے اور اسکی پسلیان ادہر کی اُدہر ہوجاتی ہین جبتک اللہ اُسے اس جگہ سے اُٹھاویگا ہمیشہ قبر مین مبتلاء عذاب رہیگا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے -

(۱۲۴) براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپ نے فرمایا مُردے کے پاس دو فرشتے آتے ہین اور اُسے بٹھاکے پوچھتے ہین تیرا پروردگار کون ہے مردہ جواب دیتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے پھر وہ دونون پوچھتے ہین تیرا دین کونسا ہے وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر وہ پوچھتے ہین یہ شخص جو تم مین بھیجے گئے تھے کون ہین وہ جواب دیتا ہے یہ اللہ کے رسول ہین وہ دونون اُس سے پوچھتے ہین تجھے یہ کیونکر معلوم ہوگیا وہ جواب دیتا ہے مینے اللہ کی کتاب پڑہی تھی اور اُسپر مین ایمان لایا اور اسکی تصدیق کی تھی - یہی اللہ بزرگ و برتر کے اس قول وَيُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ[۳] الآیہ سے مراد ہے پھر آپنے فرمایا پکارنے والا آسمان سے آواز دیتا ہی کہ اللہ

---

[۱] یعنی ستر گز لمبی ستر گز چوڑی قبر ہوجاتی ہے ۱۲

[۲] یعنی مین اپنے اس آرام و راحت کی اپنے گھر والون کو خبر دے آؤن ۱۲

[۳] جو لوگ مومن ہین اُنہین اللہ قول ثابت پر قایم رکھیگا دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرۃ میں بھی ۱۲

برتر فرماتا ہے) میرا بندہ سچ کہتا ہے اسکے واسطے جنت کا فرش بچھادو اور اسے جنت ہی کے کپڑے پہنادو اسکے واسطے جنت کا دروازہ کھولدو چنانچہ جنت کا دروازہ کھولدیا جاتا ہے (مردہ) اُسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور جہانتک اُسکی نگاہ جاسکے اتنی قبر کشادہ کردیجاتی ہے پھر آپنے کافر کی موت کا ذکر کیا فرمایا کہ کافر کی روح دوبارہ اُسکے بدن میں ڈالی جائیگی پھر دو فرشتے اُسے بٹھاکر پوچھینگے تیرا رب کون ہے وہ کہیگا ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا پھر وہ اُس سے پوچھینگے تیرا دین کیا ہے وہ کہیگا ہائے ہائے مجھے کچھ معلوم نہیں پھر وہ پوچھینگے یہ مرد جو تم میں بھیجے گئے تھے کون ہیں وہ کہیگا ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا پکارنے والا آسمان سے پکاریگا کہ یہ جھوٹا[۱] ہے اسکے نیچے آگ کا بچھونا بچھادو اور اسے آگ ہی کے کپڑے پہنادو اور آگ کیطرف اُسکے واسطے دروازہ کھولدو آپنے فرمایا (فوراً جہنم کا دروازہ کھولدیا جاتا ہے اور) اُسکے پاس آگ کی گرمی اور لو آتی رہتی ہے اور قبر تنگ ہوجاتی ہے یہانتک کہ اُسکی پسلیاں ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر ہوجاتی ہیں پھر اُسپر (ایک فرشتہ) اندھا بہرا[۲] مقرر کردیا جاتا ہے اُسکے پاس ایک لوہے کا گرز ہوتا ہے اگر اُسے پہاڑ پر مارا جاوے تو پہاڑ مٹی ہوجاوے وہ فرشتہ اُس گرز سے کافر کو اسطرح مارتا ہے کہ انسان اور جنات کے علاوہ تمام چیزیں جو مشرق ومغرب کے درمیان ہیں اُسکی آواز سنتی ہیں۔ (اور اس سے) وہ مٹی ہوجاتا ہے پھر روح اُسمیں ڈالی جاتی ہے (اور اسیطرح عذاب ہوتا رہتا ہے) یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۲۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے اسقدر روتے تھے کہ اُنکی ڈاڑھی تر ہوجاتی تھی کسی نے اُنسے پوچھا جب تم جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہو اسوقت اتنا نہیں روتے جتنا اس (قبر) سے روتے ہو وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات پائی تو اسکے پیچھے والی منزلیں (سب) اس سے آسان ہیں اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو جو اُسکے بعد ہے وہ اس سے زیادہ دشوار ہے حضرت

---

[۱] کیونکہ دین اسلام کا آوازہ مشرق ومغرب سب جگہ پہنچ گیا ہے اسکا یہ کہنا کہ میں نہیں جانتا سراسر غلط ہے ۱۲

[۲] ان صفتوں کا فرشتہ اسواسطے مقرر کیا جاتا ہے کہ اندھے ہونیکے سبب سے اُس مردے کے حال زار کو دیکھ نہیں سکیگا جو اسپر رحم کرے اور نہ بہرے ہونیکی وجہ سے سن سکیگا یونہی کافر فریاد کرتا رہیگا اور وہ گرز مارے جائیگا ۱۲

عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے قبر سے زیادہ کوئی گھبراہٹ کا مقام نہین دیکھا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی کہتے ہین یہ حدیث غریب ہے[۱۵]

(۱۲۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے وہ کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مردہ کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے وہان ٹھیر جاتے پھر صحابہ سے فرماتے اپنے (مسلمان) بھائی کے واسطے دعاء مغفرت کرو اور ثابت قدم رہنے کی اُسکے واسطے دعا کرو کیونکہ اسی وقت مردہ سے سوال کیا جاتا ہے اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۲۷) ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر پر قبر مین ننانوے اژدہے مقرر کئے جاتے ہین وہ اُسے قیامت قایم ہونے تک نوچتے اور کاٹتے رہینگے اگر ایک بھی ہاتھین سے زمین پر پھنکار مار دے تو کبھی زمین پر سبزی نہ اُگے یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے اور اسی کے مثل ترمذی نے روایت کی ہے لیکن ترمذی نے ننانوے کے بدلے ستر کہا ہے۔[۱۵]

تیسری فصل (۱۲۸) جابر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سعد کے جنازے مین شریک ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی نماز (جنازہ) پڑہائی اور سعد کو قبر مین رکھ کے مٹی دیچکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح کہی ہمنے بھی دیر تک تسبیح کہی پھر آپ نے تکبیر کہی اور ہمنے بھی تکبیر کہی کسی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ آپنے تسبیح کیون کہی اور پھر تکبیر (کیون) کہی۔ آپنے جواب دیا اس نیک بندے پر قبر بھنچ گئی تھی (ہماری اس تسبیح و تکبیر سے) اللہ بزرگ و برتر نے قبر کو کشادہ کر دیا۔ یہ حدیث احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس (سعد) کیواسطے[۱۵] (اللہ کا)

---

[۱۵] غریب اصطلاح اہل حدیث مین اس حدیث کو کہتے ہین جسکی سند کے کسی درجہ مین یا تمام درجون مین راوی ایک ہی ہو ۱۲

[۱۵] اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زندہ کا دعا اور استغفار کرنا مردے کو مفید ہوتا ہے ضرور مردون کے واسطے دعا و استغفار کرتا رہے ۱۲

[۱۵] یعنی ترمذی نے یہ کہا ہے ستر اژدہے اُس مردہ پر مقرر کئے جاتے ہین ۱۲

[۱۵] یعنی جس سعد کے مرجانیسے عرش رحمٰن بھی خوشی مین آکے ہل گیا تھا اس سعد کو قبر کا عذاب ہو رہا تھا اور قبر تنگ ہو گئی تھی جب مینے دعا کی تو اللہ نے میری دعا کی برکت سے قبر کشادہ کر دی اور عرش کو یہ خوشی ہوئی تھی کہ سعد اب میرے پاس آجاوینگے ۱۲

عرش خوشی مین آکے ہل گیا تھا اس کیواسطے آسمان کے دروازہ کھولدئے گئے اور اسکی نماز جنازہ مین ستر ہزار فرشتے (آکے) شریک ہوئے تھے اسکی قبر بہت وسیع کی گئی تھی پھر (میری دعا کی برکت سے) کشادہ کردی گئی۔ یہ حدیث نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۳۰) حضرت اسماء دختر ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکے خطبہ مین قبر کے اس فتنہ کا جس مین آدمی مبتلا ہوتا ہے ذکر فرمایا جب آپنے یہ ذکر کیا تو مسلمان بہت چلائے یہ حدیث بخاری نے اسی طرح روایت کی ہے نسائی نے یہ زیادہ بیان کیا ہے (کہ لوگ ایسے چلائے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو نہ سمجھ سکی جب اُنکا چلانا تھما تو مینے ایک مرد سے جو میرے قریب بیٹھا تھا پوچھا اے (بھائی) خدا تجھے برکت دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے کیا بات ارشاد فرمائی تھی وہ بولا آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے بذریعہ وحی معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ فتنہ دجال[۱] کے قریب ہی قبر کے فتنہ میں مبتلا ہوگے۔

(۱۳۱) جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سورج غروب[۲] ہونیکو ہے وہ بیٹھ کے اپنی آنکھین ملنے لگتا اور (منکر نکیر سے) کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تاکہ مین (عصر کی) نماز پڑھ لون یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۳۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین آپ نے فرمایا جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو (جو مسلمان ہوتا ہے) وہ مردہ قبر مین سیدھا بیٹھتا ہے کہ نہ گھبراتا ہے اور نہ پریشان ہوتا ہے پھر اُس سے پوچھا جاتا ہے تو کس (دین) مین تھا وہ جواب دیتا ہے مین دین اسلام مین تھا پھر پوچھا جاتا ہے یہ مرد کون ہین وہ جواب دیتا ہے یہ محمد اللہ کے پیغمبر ہین جو ہمارے پاس اللہ کی دلیلین لیکے آئے تھے اور ہمنے اُنکی تصدیق کی تھی اُس سے پوچھا جاویگا کیا تو[۳] نے اللہ کو دیکھا ہے

---

[۱] یعنی جیسے فتنہ دجال تہیر آنیوالا ہے اور وہ بڑا بلا کا فتنہ ہے ایسے ہی تم فتنہ قبر مین مبتلا ہوگے ۱۲

[۲] اور عصر کا وقت قریب ختم ہے جو شخص مؤمن اور پابند نماز ہوتا ہے اُسے اُسوقت بھی نماز کا خیال ہوتا ہے وہ سورج کو غروب ہوتے دیکھ کے منکر نکیر سے کہتا ہے ذرا ٹھیر جاؤ مین پہلے نماز عصر پڑھ لون ۱۲

[۳] یعنی تو جو کہتا ہے کہ یہ محمد بن عبداللہ کی نشانیان لیکے ہمارے پاس آئے تھے تو کیا تو نے اللہ کو دیکھا ہے وہ جواب دیگا بھلا اللہ کے دیکھنے کی کسے مجال ہے مین اُسکی کتاب اور کلام پر ایمان لایا تھا ۱۲

وہ جواب دیگا اللہ کو کوئی نہین دیکھہ سکتا۔ پھر جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولدی جاتی ہے وہ اُدہر دیکھتا ہے کہ آگ کی لپٹین آپسمین ایک دوسرے کو کھائے جاتی ہین اس سے کہا جاویگا دیکھہ لے اس (آگ) سے اللہ نے تجھے بچالیا۔ پھر اُسکے واسطے جنت مین کھڑکی کھولی جاویگی وہ شخص اُسکی تازگی کو اور جو کچھہ اسمین ہے دیکھیگا پھر اُس سے کہا جاویگا تیرا ٹھکانا یہی ہے (کیونکہ) تو (زندگی مین) یقین[۵۱] پر تھا اور اسی پر مرا اور انشاء اللہ اُسی پر تو اُٹھایا جاویگا اور گناہگار آدمی اپنی قبر مین خوف زدہ اور پریشان بیٹھتا ہے اُس سے پوچھا جاتا ہے تو کس (دین) مین تھا وہ کہتا ہے مجھے نہین معلوم۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے یہ مرد کون ہین وہ کہتا ہے جو مین لوگون کو کہتے سنتا تھا وہی مین بھی کہتا تھا اُسکے واسطے جنت کی طرف روشندان کھولا جاویگا وہ شخص اسکی تازگی و سامان دیکھے گا پھر اُس سے کہا جاویگا دیکھہ لے اس (مین جانے) سے اللہ نے تجھے روکدیا ہے پھر آگ کی طرف اُسکے لئے روشندان کھولدیا جاویگا وہ دیکھیگا کہ اُسکی لپٹین ایک دوسرے کو کھائے جاتی ہین اُسوقت اُس سے کہا جاویگا تیرا یہ ٹھکانا ہے کیونکہ (زندگی مین) تو شک[۵۲] مین تھا اور اسی مین تو مر گیا اور انشاء اللہ تعالےٰ اسی مین تو اُٹھایا جاویگا۔ یہہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

باب کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ پر اچھی طرح عمل کرنیکا بیان

پہلی فصل (۱۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہمارے اس امر (دین[۵۳]) مین کوئی ایسی بات نکالے جو دین کی نہو وہ بات مقبول نہ ہوگی۔

(۱۴۴) حضرت جابر فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد (واضح ہو کہ) سب سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور سب طریقون سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور اور جو (دین مین) نئی نئی باتین نکالی جاوین وہ سب باتون سے بدتر ہین اور جو امر بدعت (یعنے نیا نکالا ہوا) ہے وہ گمراہی[۵۴] (کا سبب) ہے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

---

۵۱ یعنی تجھے زندگی مین قیامت اور جنت و دوزخ کا یقین تھا اور اسی حال مین تو مر گیا ۱۲

۵۲ یعنی تجھے زندگی مین ہمارے پاس آنے مین اور جنت و دوزخ کے موجود ہونے مین شک تھا اور اسی حال مین تو مر گیا تیری یہی سزا ہے ۱۲

۵۳ جو کوئی دین مین نئی بات نکالے وہ ماننے کے قابل نہین ہے ۱۲ ۵۴ اسکا نکالنے والا اور اُسپر عمل کرنیوالا دونوں گمراہ ہیں ۱۲

(۱۳۵) ابن عباس فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تین آدمی تمام لوگون سے زیادہ مغضوب نداہین (اول) جو حرم مین الحاد[۵۱] (یعنے کجروی کے کام) کرے (دوسرے) جو شخص اسلام مین جاہلیت کی رسمون[۵۲] کو ڈھونڈھے (تیسرے) جو شخص ناحق کسی مسلمان کی خونریزی[۵۳] کا طالب ہو یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۳۶) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت جنت مین جاویگی مگر جسنے (میرے احکام قبول کرنے سے) انکار کیا (وہ جنت مین نہ جاسکیگا) کسی نے آپ سے پوچھا بھلا انکار کون کرسکتا ہے آپنے فرمایا جسنے میری فرمانبرداری کی وہ جنت مین جائیگا اور جسنے نافرمانی کی اُس نے (گویا کہ) انکار کیا یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۳۷) حضرت جابر فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جبکہ آپ سو رہے تھے (چند) فرشتے آئے اور آپس مین کہنے لگے تمہارے اس صاحب (یعنی محمدؐ) کی ایک کہاوت ہے تم سب انکی مثال بیان کرو بعض نے کہا حضور تو سو رہے ہین (مثال بیان کرنا بیفائدہ ہے) اور بعضون نے کہا آپکی آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا رہتا ہے پھر اُنہون نے کہا آپکی مثال اُس مرد کی سی ہے جسنے ایک مکان بنا کے اُسمین کھانیکا دسترخوان بچھادیا ہو اور ایک شخص کو بلانیکے واسطے بھیجا ہو جسنے بلانیوالے کی بات مان لی وہ گھر مین جاکے کھانا کھالیگا اور جو بلانیوالے کی بات نہ مانیگا وہ نہ گھر مین جانے پائیگا اور نہ کھانا کھاسکیگا پھر فرشتون نے باہم کہا اس مثال کو واضح کرکے بیان کرو تاکہ آپ سمجھ لین پھر کسی فرشتے نے کہا آپ تو سوتے ہین (بیان کرنا بیکار ہے) اور بعض نے کہا آپکی آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا رہتا ہے تب اُنہون نے بیان کیا کہ گھر سے جنت مراد ہے اور بلانیوالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جسنے آپ کی فرمانبرداری کی اُسنے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جسنے آپ کی نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ ہی لوگون کے درمیان

---

[۵۱] یعنی جو باتین حرم مین منع ہین اُنسے باز نہ رہے ۱۲

[۵۲] جاہلیت کی رسمون سے نوحہ کرنا گریبان پھاڑنا شگون بدلینا نوروز کرنا وغیرہ مراد ہین ۱۲ حق

[۵۳] یعنے جو کوئی کسی مسلمان مرد کے خون کرنیکے درپے ہو اُس سے بھی خداوند تعالیٰ پلے درجہ ناراض ہے اور اگر کوئی مرد مسلمان کا ناحق خون کردے اُسکا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں ۱۲

امتیاز کرنیوالے ہین یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۳۸) حضرت انس فرماتے ہین تین شخصون[۵۲] نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون سے آپکی عبادت کا حال پوچھا جب انہین معلوم ہوگیا تو اُسے بہت ہی کم خیال کیا پھر کہنے لگے ہمین آپ سے کیا نسبت ہے آپ کے تو اللہ نے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے ہین[۵۳] ایک ان مین سے بولا مین تو ہمیشہ رات بھر نماز پڑہا کرونگا دوسرے نے کہا مین ہمیشہ دن بھر روزہ رکھا کرونگا اور کبھی روزہ نہ چھوڑون گا تیسرا کہنے لگا مین عورتون سے الگ رہونگا اور کبھی نکاح نہ کرونگا (اتنے مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کیا تم لوگون نے اس طرح کہا ہے خبردار! بخدا مین تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا اور خوف کرتا ہون پھر مین روزہ رکھتا بھی ہون اور نہین بھی رکھتا اور نماز بھی پڑہتا ہون اور سوتا بھی ہون اور عورتون سے نکاح بھی کرتا ہون جو شخص میرے طریقہ سے روگردانی کریگا وہ میری جماعت مین نہین رہیگا[۵۴]۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹) حضرت عائشہ فرماتی ہین آنحضرت نے کوئی فعل کرکے اُسکی (لوگون کو) اجازت دیدی ایک جماعت نے اُس فعل کو (اپنے حق مین) بُرا سمجھا یہ خبر آپکو بھی معلوم ہوگئی آپنے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرکے فرمایا لوگون کا کیا حال ہے کہ جس کام کو مین کرتا ہون اُسے (اپنے حق مین) بُرا جانتے ہین بخدا مین اِن سب سے زیادہ اللہ کو جانتا اور اِن سب سے زیادہ اُس سے ڈرتا ہون یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۰) رافع بن خدیج فرماتے ہین جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو وہان کے لوگ درختون مین پیوند لگاتے تھے آپنے پوچھا تم کیا کرتے ہو وہ بولے ہم یہ (ہمیشہ سے) کرتے ہین آپنے فرمایا شاید تم نہ کرو تو اچھا ہے لوگون نے پیوند لگانا چھوڑ دیا اور درختون مین پھل آنے کم ہوگئے رافع کہتے ہین اُن لوگون نے آپ سے یہ سارا ماجرا بیان کیا آپنے جواب دیا مین بھی انسان

---

[۵۲] یعنے آپ ہی کو جو سے مسلمان اور کفار مین تمیز ہوسکتی ہے جو آپ کا ماننے والا ہے وہ مؤمن اور منکر کافر ہے ۱۲

[۵۳] یہ تینون حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن رواحہ تھے ۱۲

[۵۴] آپ یا ہے جتنی کم سے کم عبادت کرن کافی ہے ہمین عبادت کی زیادہ کوشش کرنی لازم ہے ۱۲

[۵۴] بلکہ کمال یہی ہے کہ عورتون سے نکاح کرکے اُن کے بھی حق پورے پورے ادا کرے اور اللہ کا بھی کوئی حق کم نہو ۱۲

ہون جب تمہین کوئی امر دینی بتایا کرون اُسے (ضرور) مان لیا کرو اور جب تمہین اپنی رائے سے کوئی دنیا کی بات بتایا کرون تو مین بھی انسان ہون (جو تم مناسب جانا کرو وہ کیا کرو) یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۴۱) ابو موسیٰ (اشعری) فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور جو اللہ نے مجھے دیکے بھیجا ہے اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص (اپنی) قوم سے آکے کہے اے قوم مینے اپنی (ان) دونون آنکھون سے (دشمن کا) لشکر دیکھا ہے اور مین ننگا ڈرانیوالا ہون[۱] (تمہین لازم ہے کہ) اپنی نجات چاہو نجات چاہو اور اس ڈرانیوالیکا قوم کی ایک جماعت نے کہا مانا اور اندھیرے آرام سے نکل گئے اور (دشمن سے) بچگئے اور ایک جماعت نے اُسے جھوٹا تصور کیا اور اپنے مکانون ہی مین صبح تک موجود رہے صبح ہوتے ہی لشکر (دشمن) نے اُنپر دھاوا کیا اور اُنہین مار کوٹ کے اُنکی جڑ بنیاد اُکھیڑ ڈالی یہی مثال[۲] ہے جسنے میری اطاعت کی اور جو کچھ مینے بیان کیا اسپر عمل کیا اور یہی مثال ہے اُسکی جسنے میری نافرمانی کی اور میری حق بات کو جھوٹا جانا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۴۲) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس شخص کی مثال ہے جسنے آگ روشن کی جب اُسکے گرداگرد روشنی ہوگئی تو پروانے وغیرہ وہ سانور جو آگ مین گرتے ہین اُسمین گرنے لگے اور وہ شخص اُن جانورون کو روکنے لگا وہ (نہ رُکے اور) اُس پر غالب[۳] آگئے اور گرے ہی گئے مین بھی تمہین پکڑ پکڑ کے آگ سے بچاتا ہون مگر تم ہو کہ گرے ہی پڑتے ہو یہ بخاری کی روایت مین ہے اور اسی طرح مسلم کی بھی روایت ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا یہی میری اور تمہاری مثال ہے کہ مین تمہین آگ سے (بچانے کے واسطے) کمر پکڑ پکڑ کے (بار بار) کہتا ہون آگ سے بچو آگ سے بچو (پھر بھی) تم مجھپر غالب آگئے ہو اور

---

[۱] عرب مین یہ رواج تھا جب کوئی آدمی دشمن کا لشکر دیکھہ پاتا تھا تو کپڑے سر پر رکھہ کے ننگا چلاتا ہوا کہتا تھا دشمن آگیا دشمن آگیا اسی طرح آنحضرت نے بھی فرمایا مین بھی تمہین جہنم سے ڈرانیوالا ہون ۱۲

[۲] یعنے جسنے میری اطاعت کرلی اُس کی مثال ڈرانے والے کی بات مان لینے والے کی ہے اور جو ایمان نہ لایا اُسکی نہ ماننے والے اور ہلاک ہوجانے والے کی مثال ہے ۱۲

[۳] یعنے اُسکے روکنے سے نہ رُکے ۱۲

اُسمین گرے ہی پڑتے ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۴۴۱) ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھہ اللہ نے مجھے ہدایت اور علم دیکے بھیجا ہے اُسکی مثال ایسی ہے جیسے بہت سا مینہ[۱] کسی زمین پر برسا کچھہ زمین ایسی عمدہ تھی کہ اُسنے پانی پی لیا اور اسمین گھانس اور بہت سی سبزیان اُگین اور[۲] کچھہ زمین سخت تھی کہ اسمین پانی کھڑا ہوگیا اُس سے اللہ نے لوگون کو یہ فائدہ پہنچایا کہ اُنہون نے خود پیا اور جانورونکو بھی پلایا اور کھیتی مین بھی دیا۔ اور کچھہ[۳] ایسی زمین پر برسا کہ وہ چٹیل زمین تھی نہ اُس مین پانی کھڑا ہوسکا اور نہ گھانس اُگی پس[۴] اُس شخص کی مثال ہے جسے اللہ نے اپنے دین مین سمجھہ عطا کی ہے اور اس چیز نے جو مجھے دیکے بھیجا گیا ہے اُسے نفع پہنچایا۔ اور اُس نے خود سیکھہ کے اور لوگون کو سکھایا اور اُسکی مثال[۵] ہے جسنے اسپر التفات نہ کیا اور نہ اللہ کی وہ ہدایت جو میرے ذریعہ سے بھیجی گئی ہے اُسنے قبول کی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۴۴۲) حضرت عائشہ فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هُوَ الَّذِيْ[۶] اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ تک پڑہی حضرت عائشہ فرماتی ہین۔ آنحضرت نے فرمایا جب تو دیکھے اور مسلم کی روایت مین یہ ہے جب تم اُن لوگونکو دیکھو جو متشابہات[۷] کے پیچھے پڑتے ہون اُنہی لوگونکا اللہ نے (کجرو) نام بتایا ہے اُنسے بچتے رہنا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۴۴۳) عبداللہ بن عمرو فرماتے ہین ایک دن مین دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے دو مردون کی آواز سنی کہ وہ دونون ایک آیت (کے مطلب وغیرہ) مین بحث کر رہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر آئے تو آپ کے چہرۂ مبارک پر غصہ کے آثار

---

[۱] مینہہ ہدایت اور علم کی مثال ہے اور اچھی بُری زمین سے لوگ مراد ہین ۱۲

[۲] پہلی مثال سے عالم باعمل جسمین ناصح مراد ہے اور دوسری سے عالم بے عمل ناصح اور تیسری سے منکر جاہل ۱۲

[۳] ترجمہ اللہ وہ ذات پاک ہے جس نے تیرے اوپر کتاب نازل کی اور کچھہ اس مین سے محکم آیتین ہین جو اصل کتاب ہین اور جنس متشابہات ہین ۱۲

[۴] یعنی متشابہات پر صرف ایمان لانا کہ اللہ کا کلام ہے اور اسکا مقصود وہی خوب جانتا ہے جو لوگ اس کے معنی مین مغزخراشی کرین اور بیفائدہ شقت اُٹھائین وہ بموجب ارشاد باری کجرو ہین اُنسے الگ رہنا لازم ہے ۱۲

پائے جاتے تھے پھر آپنے فرمایا تم سے پہلے لوگ اپنی اپنی کتابون مین اختلاف کرنے ہی کی وجہ سے تو ہلاک ہوگئے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۴۶) سعد بن ابی وقاص فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون مین سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو ایسی بات پوچھے جو حرام نہ تھی اور اب اُسکے پوچھنے سے حرام ہوگئی یہ حدیث متفق علیہ ہے

(۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخر زمانے مین مکار جھوٹے لوگ ایسی ایسی حدیثین تمسے بیان کرینگے جو نہ تم نے اور نہ تمہارے باپ دادا ؤن نے سنی ہونگی تم اُنسے بچتے رہنا کہین تمہین گمراہ نہ کردین اور فتنہ مین نہ ڈالدین یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸) حضرت ابو ہریرہ ہی سے روایت ہے وہ کہتے ہین اہل کتاب تورات کو عبرانی (یہود کی زبان) مین پڑھتے تھے اور مسلمانون کے واسطے اُسے عربی مین بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تم اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو بلکہ یہ آیت آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا[۵۱] آخر تک پڑھ دیا کرو یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ ہی فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کو اتنا ہی جھوٹ کافی ہے کہ جو کچھ (بُرا بھلا) سُنے بیان کردے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔[۵۲]

(۱۵۰) حضرت ابن مسعود فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھ سے پہلے جس نبی کو بھیجا ہے اُس کی امت مین اُسکے مددگار اور یار ضرور ہوئے ہین جو اُس کے طریق کو اختیار کرتے اور اُس کے حکم کی پیروی کرتے تھے پھر اُن کے پیچھے ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو منہ سے کہتے ہین اور کرتے نہین اور ایسے کام کرتے ہین جن کا حکم نہین ہوتا پس جو کوئی اُن پر ہاتھ سے[۵۳] جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ (بھی) ایسا مدار ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ (بھی) مؤمن ہے۔ اس کے سوا دانۂ رائی کے برابر بھی ایمان نہین ہے (یعنے جس مین ان تینون مین سے ایک بھی نہ ہو اُس کا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے)

---

[۵۱] ہم اللہ پر اور جو کچھ ہم پر اُتارا گیا ہے اُسپر ایمان لائے ہین ۱۲

[۵۲] جیسے جو شخص جیسی بات سنے اور اُسے تحقیق کئے بغیر دوسرون سے بیان کرے وہ بھی جھوٹون مین شامل ہے ۱۲

[۵۳] ہاتھ کا جہاد ہاتھ کا مارنا اور زبان کا جہاد انہین بُرا کہنا اور دل کا جہاد اُسے بُرا سمجھنا اور جدا رہنا ہے ۱۲

یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۱) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (لوگون کو) ہدایت کی طرف بلاوے اُسے اُسپر عمل کرنے والون کے برابر ثواب ملیگا اور اُن کے اجر مین سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو (کسی کو) گمراہی کا رستہ بتادے اُسے اُس پر عمل کرنے والون کے برابر گناہ ہوگا اور اُنکے گناہ سے کچھ تخفیف نہ ہوگی یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے

(۱۵۲) ابوہریرہ ہی فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام غریبی حالت مین شروع ہوا ہے اور ویسے ہی عنقریب ہوجاویگا جیسے شروع ہوا تھا غربا کو خوشی (اور بسار کی) ہو یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۳) حضرت ابوہریرہ ہی فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان مدینہ مین سمٹ کے آجاویگا جیسے سانپ اپنے سوراخ مین سمٹکر آجاتا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور ابوہریرہ کی یہ حدیث دَسُوْقِیْ فَاتِرُ کُتُلُمُ کتاب المناسک مین اور حاویہ اور جابر کی یہ دونون حدیثین لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اور لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ باب ثواب ہٰذِہِ الامۃ مین انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب ہم بیان کرینگے۔

دوسری فصل (۱۵۴) ربیعہ جُرَشی فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے آکے[۵۲] یہ کہا کہ آپ کی یہ کیفیت ہونی چاہیئے کہ آپ کی آنکھ سوتی رہے اور کان سُنتا اور دل سمجھتا رہے آپ نے جواب دیا (ہان) میری آنکھ سوتی ہے اور میرا کان سُنتا اور دل سمجھتا رہتا ہے پھر فرمایا میری یہ مثال بتائی گئی ہے کہ ایک سردار نے گھر بناکے اُسمین دسترخوان بچھادیا اور ایک بلانے والے کو بھیجا (کہ لوگون کو بلالا) جسنے بلانے والے کی بات مان لی وہ گھر مین گیا اور جاکے دسترخوان پر کھانا بھی کھایا اور وہ سردار بھی اُس سے راضی ہوگیا اور جسنے بلانے والے کا کہا نہ مانا وہ نہ گھر مین گیا اور نہ اُسنے دسترخوان پر کھانا کھایا اور وہ سردار بھی اُس سے ناراض رہا

---

[۵۱] مصابیح بن چونکہ یہ حدیثین اس جگہ لکھی ہوئی تھین اور صاحب مشکوٰۃ کو دوسرے مقام پر لکھنی مناسب معلوم ہوئین اس لئے یہان لکھدیا کہ ہم انہین دوسری جگہ تحریر کرینگے ۱۲

[۵۲] جسنے آپ سے آکے یہ کہا وہ فرشتہ تھا اُس نے یہ خواب مین کہا تھا ۱۲

پھر آپ نے فرمایا اللہ سرور[۵۱] ہے اور محمدؐ بلانے والے اور گھر اسلام اور دسترخوان جنت ہے یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے۔

(۱۵۵) ابو رافع کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو تخت پر تکیہ[۵۲] لگائے ہوئے نہ دیکھنے پاؤں کہ جب اس کے پاس کوئی میرا حکم جسکے کرنے کو میں نے کہا ہو یا اس سے منع کیا ہو بیان کیا جاوے تو وہ کہدے ہمیں نہیں معلوم ہمیں تو جو اللہ کی کتاب (قرآن) میں ملیگا اُس پر عمل کرینگے یہ حدیث احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دلائل نبوت میں روایت کی ہے۔

(۱۵۶) مقدام بن معدیکرب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو مجھے قرآن (بھی) دیا گیا ہے (اور اُسکے[۵۳] ہمراہ اُس جیسا اور بھی خبردار ہو قریب ہے کہ کوئی پیٹ بھرا مرد اپنی مسند پر بیٹھ کر کہنے لگے اے لوگو تم قرآن ہی پر عمل کرنا لازم جانو جو کچھ اُس سے تمہیں حلال ثابت ہو اُسے حلال جانو اور جو حرام پایا جاوے اُسے حرام سمجھو حالانکہ جو اللہ کے رسول نے حرام کر دیا وہ بھی اللہ ہی کے حرام کئے ہوئے کے برابر ہے خبردار ہو کہ تمہیں خانگی گدھا کھانا حلال نہیں اور نہ تمام درندے جو کچلی والے ہوں حلال ہیں اور نہ معاہد کا مال گرا ہوا اُٹھا کر لینا جائز ہے) ہاں اگر اُس کا مالک اُسے چھوڑ دے[۵۴] (تو کچھ مضایقہ نہیں) اور جو کوئی کسی قوم میں ٹھیرے اُنپر اُسکی دعوت کرنی لازم ہے اگر وہ اُسے حق مہمانی نہ دیں تو اُسے اُنسے کسی[۵۵] نہ

---

[۵۱] جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مان لیا اور دین اسلام میں داخل ہو گیا وہ جنت میں جاویگا اور اللہ اُس سے راضی ہو گا اور جو آپ کا کہا نہ مانیگا وہ جنت سے محروم رہیگا اور اس سے خدا بھی ناراض ہی رہیگا ۱۲

[۵۲] یعنے مسندوں پر تکیہ لگا کے بیٹھنا متکبروں کا شیوہ ہے اور وہ علم سے محروم رہتا ہے مجھے یہ ڈر ہے کہ تم مسندوں پر بیٹھے رہو اور جب کوئی میرا امر و نہی تم سے بیان کرے تو انکار کر دو ۱۲

[۵۳] یعنے تمام حدیثیں جو میں بیان کرتا ہوں وہ بھی کلام خدا ہیں میں اپنی خواہش نفس سے نہیں بیان کرتا ہوں ۱۲

[۵۴] یعنے تمہیں معاف کر دے ۱۲

[۵۵] یہ اُسکے واسطے ہے جسے خوف ہو کہ میں ہلاک ہو جاؤنگا تو جس طرح ہو سکے اُس قوم سے وصول کرے یا بحکم اسلام میں تھا اب منسوخ ہو گیا ۱۲

اسی طرح لے لینا جائز ہے یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے اور اسی طرح دارمی نے اور ایسے ہی ابن ماجہ نے اس قول کما حرم اللہ تعالےٰ تک روایت کی ہے۔

(۱۵۸) عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کے فرمایا کیا تم میں سے کسی کو یہ گمان ہے کہ وہ مسندوں پر تکیہ لگا کے بیٹھنے والے یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ نے جو کچھ اس قرآن میں ہے اس کے سوا اور کچھ حرام نہیں کیا۔ خبردار ہو بخدا میں نے جو کچھ حکم دیا ہے اور نصیحت کی ہے اور جن چیزوں سے منع کیا ہے وہ بھی (گنتی میں) قرآن کے برابر بلکہ زیادہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تمہیں اہل کتاب کے گھروں میں بے اجازت گھس جانے کی اجازت نہیں دی ہے اور جبکہ وہ تمہیں جزیہ وغیرہ جو اُن پر واجب ہو دیدیں تو اُن کی عورتوں کا مارنا اور اُن کے پھل کھا جانا حرام ہے اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی سند میں اشعث بن شعبہ مقیصی راوی ہے جسکے حق میں کلام[۵۱] کیا گیا ہے۔

(۱۵۹) عرباض بن ساریہ ہی کہتے ہیں ایک روز ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کر کے ہمیں ایسی نصیحت فرمائی کہ اُسکی تاثیر سے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپ گئے ایک مرد بولا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو ایسی ہے جیسے کوئی رخصت کرنے والا کرتا ہے آپ ہمیں کچھ وصیت کیجئے۔ آپنے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی اور (امام کی بات) سننے اور فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ امام حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص میرے بعد زندہ رہیگا وہ میرے بعد بہت اختلاف دیکھے گا لہذا تم میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو اختیار کرنا اُسے مضبوط پکڑنا اور دانتوں سے پکڑ لینا اور اپنے تئیں نئی نئی باتوں سے بچاتے رہنا کیونکہ جو بات نئی ہو گی وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی (کا سبب) ہے یہ حدیث احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے مگر ان دونوں نے نماز[۵۲] (پڑھانے) کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۶۰) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے (سمجھانے کے)

---

۵۱ یعنی بعض نے اُسے ضعیف کہا ہے ۱۲

۵۲ یعنے ابتدا حدیث میں جو مذکور ہے آپ نے نماز پڑھائی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ نہیں ذکر کیا ۱۲

...ے ایک (سیدھی) لکیر کھینچ کے فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس ...
کھینچ کے فرمایا یہ بھی راستے ہیں ہر ایک راستہ پر شیطان (بیٹھا ...
اور آپ نے (استدلالاً) یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ[1] ...
احمد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۱۶۰) عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم ...
خواہشوں[2] کو میرے لائے ہوئے دین اور شریعت کے تابع نہ کر دو گے ایماندار نہیں ہو سکتے۔

حدیث شرح سنت میں روایت کی گئی ہے اور امام نووی نے اپنی چہل حدیث میں کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے اس حدیث کو بہت صحیح سند سے کتاب حجۃ میں نقل کیا ہے۔

... بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری ... سنت گئی ہوئی (یعنی ... بھی اس پر عمل کرنے والوں ... اجر کچھ کم نہ ہوگا ... جاری کرے جس ... ہی نہیں سے بھی سبھی عمل ... ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ اسے ترمذی نے نقل کیا ہے۔ اور ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کثیر بن عبداللہ بن عمرو نے اپنے باپ عبداللہ سے اس نے عمرو سے روایت کی ہے

(۱۶۲) عمرو بن عوف فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین حجاز میں اس طرح سمٹ کر آجاویگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے اور دین حجاز ہی میں جگہ اختیار کر لیگا جیسے بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ بنا لیتی ہے دین حالت غربی میں شروع ہوا ہے اور جیسے ابتداءً تھا ویسے ہی اخیر ہو جاویگا غریبوں کو مبارکبادی ہو اور یہی لوگ میری سنت کو درست کر دینگے جسے میرے بعد لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۳) عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جو بنی اسرائیل سے افعال سرزد ہوئے وہی میری امت سے سرزد ہونگے۔ جیسے کہ ایک جوتی دوسری جوتی کے

---

[1] ترجمہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی تم پیروی کرو ۱۲

[2] یعنی تم اپنی نفسانی خواہشوں کو جھوٹے جب تک میری شریعت پر نہ چلو گے ہرگز تم پکے ایماندار نہیں ہو سکتے ۱۲

بالکل[۵۱] برابر ہوتی ہے یہانتک کہ اگر انمیں کوئی ایسا ہوا ہوگا جو اپنی ماں سے علانیہ امر قبیح کا مرتکب ہوا ہو تو میری امت میں بھی ایسے ہونگے جو ایسا کام کرینگے۔ نیز بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہو گئے ہیں میری امت کے تہتر فرقے ہو جاوینگے بجز ایک فرقے کے کل جہنمی ہونگے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ (جنتی فرقہ) کونسا ہے آپنے فرمایا وہ لوگ ہونگے جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر چلینگے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور احمد و ابوداؤد کی روایت میں معاویہ سے منقول ہے بہتر فرقے دوزخی[۵۲] اور ایک جنتی ہوگا اور وہ (سنت) جماعت ہونگے اور عنقریب میری امت میں ایسی ایسی قومیں پیدا ہونگی جنمیں نفسانی خواہشوں کی ٹہرک ایسی اٹھیگی جیسے ٹہرک والے (کتے) کو ٹہرک اٹھتی ہے اور اسکی کوئی رگ اور جوڑ باقی نہیں رہتا سب میں وہ سرایت کر جاتی ہے۔

(۱۶۴) ابن عمر فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میری یا محمدؐ کی (شک راوی ہے) امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو جماعت سے الگ ہو گیا وہ (گویا کہ) آگ میں گر گیا یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۵) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم بڑی جماعت کی پیروی کیا کرو کیونکہ جو کوئی جماعت سے بچھڑ گیا وہ (گویا کہ) آگ میں گر گیا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے حضرت انس کی حدیث سے نقل کی ہے۔

(۱۶۶) حضرت انس فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے میرے بچے اگر تو اس بات کی طاقت رکھے کہ تو ایسے حال میں صبح و شام بسر کرے کہ تیرے دل میں کسی کی طرف سے برائی نہ ہو تو ضرور اسی طرح کر پھر کہا اے بچے یہ میری سنت ہے جو میری سنت سے محبت رکھیگا اس نے گویا مجھ سے محبت کی اور جسنے مجھ سے محبت رکھی وہ جنت میں میرے ہمراہ ہوگا

---

[۵۱] یعنی جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے اسی طرح بنی اسرائیل اور میری امت کے احوال برابر ہونگے ۱۲

[۵۲] اس کی تفصیل یوں ہے کہ بڑے فرقہ نوکل ۷۲ ہین پھر ہر ایک کی شاخین ہو ہو کے تہتر ہو گئے ہین اول معتزلہ ان کے بیس فرقہ ہین دوسرے شیعہ اُنکے ۲۲ فرقہ ہیں تیسرے خارجی اُنکے ۲۰ فرقہ ہین چوتھے مرجیہ اُنکے ۵ فرقہ ہین پانچویں نجاریہ اُنکے تین فرقہ ہیں چھٹے ساتویں جبریہ اور شبہیہ ایک ایک فرقہ ہے آٹھویں اہل سنت جماعت ان فرقون کی تعریف ہم جہاں جہاں مناسب ہوگی وہاں لکھیں گے اس جگہ صرف تعداد بتادی ہے ۱۲

یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری سنت پر ایسے وقت عمل کرے کہ میری امت نے اُسے برباد کر دیا ہو اُسے سو شہیدوں کا اجر ملیگا یہ حدیث بیہقی نے نقل کی ہے۔

(۱۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جبکہ حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکے عرض کیا ہم یہود سے بہت باتیں سُنتے ہیں جو ہمیں اچھی معلوم ہوتی ہیں کیا آپ ہمیں اُنہیں لکھ لینے کی اجازت دیتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کیا تم (اپنے دین میں) یہود و نصاریٰ کی طرح[۵۱] متحیر و پریشان ہو بخدا جو کچھ میں تم سے بیان کرتا ہوں وہ روشن صاف (دلائل) ہیں اور اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی میرا اتباع کئے بغیر [illegible] احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے

(۱۶۹) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اکل حلال کھائے اور سنت کے موافق عمل کرے اور لوگ اُس کی بُرائی سے[۵۲] محفوظ رہیں وہ جنت میں جاویگا [illegible] یا رسول اللہ آج کل ایسے لوگ بہت ہیں آپ نے فرمایا میرے پیچھے بھی ہر قرن میں بہت ہونگے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

[illegible] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی دسواں حصہ[۵۳] بھی اُن امور کا ترک کر دے جن کا اُسے حکم دیا گیا ہے تو ہلاک ہو جاوے [illegible] کے بعد ایک ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی دسواں حصہ بھی اُن امور کا بجالاوے جن کا اُسے حکم ہوا ہے تو وہ (عذاب سے) بچ جاویگا یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے

---

[۵۱] یعنی جیسے یہود و نصاریٰ اپنے دین میں شک کیا تمہیں بھی شک ہے جو پہلی باتوں سے خوش ہوتے ہو ۱۲

[۵۲] یعنی دوسروں کو ایذا نہ پہنچائے ۱۲

[۵۳] کیونکہ اہل دین پیارا ہے اور حق کا غلبہ اور مددگار دین بکثرت ہیں اب اگر تم میں سے کوئی ذرا بھی سستی کریگا تو قصور شمار کیا جائیگا اخیر زمانہ میں چونکہ اسلام ضعیف ہو جائیگا اُس وقت اگر کوئی ذرا سا بھی نیک عمل کر لیگا تو وہ عمل اس کی نجات کا وسیلہ ہو جائیگا ۱۲ مرقاۃ

(۱۷۱) ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہوئی مگر جو جھگڑا کرنیوالے تھے (وہی گمراہ ہوگئے) پھر استدلالاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے تم اپنی جانوں پر سختی کرتے ہو پس اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر سختی کی تو اس کی سختی عبادت والوں میں باقی رہے گی

(۱۷۳) ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ قسم پر اللہ نے فرض کیا ہے پس جو ان کو ضائع کرے اور حرام کو حلال جانے اور ان فرائض میں سستی کرے یہ مصابیح کے لفظ ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اس طرح روایت کیا ہے کہ حلال پر عمل کرو اور حرام سے پرہیز کرو اور فرائض کو ادا کرو

(۱۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں تین مرتبہ فرمایا ہے ایک ایسا امر ہے جسکی ہدایت ظاہر ہے اُس کی پیروی کرنی لازم ہے اور

---

۱۷۱ یہ لوگ جو تجھ سے مثالیں بیان کرتے ہیں یہ محض تجھ سے جھگڑنے کے واسطے بیان کرتے ہیں بلکہ یہ جھگڑالو قوم ہے مکہ میں کہا کرتے تھے اگر ہم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں تو کونسی تعجب خیز بات ہے اہل کتاب یہود و نصاریٰ بھی تو عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو خدا کے فرزند بتاتے ہیں اُن کے رد میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی ہے ۱۲

۱۷۲ رہبانیت سے یہ مراد ہے کہ علماء یہود و نصاریٰ نے اپنے اوپر یہ فرض کر لیا تھا کہ نہ وہ کسی سے ملتے جلتے تھے اور نہ بیاہ کرتے تھے بلکہ نامرد بن گئے تھے اور جنگلوں میں رہنا اور ٹاٹ کے کپڑے پہننا اور یاد خدا کرنا اختیار کر لیا تھا اُس کے بارے میں ارشاد ہے کہ یہ اُنہوں نے اپنی طرف سے ایجاد کر لیا تھا ہمنے کچھ فرض نہیں کیا تھا اسواسطے آنحضرت نے اپنی امت مرحومہ کو ایسے امور سے منع فرمادیا کہ تم ایسا ہرگز نہ کرنا ۱۲

ایک ایسا امر ہے جسکی گمراہی بیّن ہے اُس سے بچنے رہنا چاہیئے اور بعض امور مختلف فیہ ہیں اُنہیں اللہ بزرگ و برتر کے حوالہ[۵۱] کر دینا چاہیئے یہ حدیث احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۷۵) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے حق میں بھیڑیا ہی مثل بھیڑیے بکریوں کے کہ وہ شاذہ[۵۲] اور قاصیہ اور ناحیہ بکری کو پکڑ لیتا ہے پس تم اپنے تئیں متفرق گھاٹیوں سے بچاتے رہنا اور تم جماعت اور عام لوگوں کا طریق اختیار کرنا۔ یہ حدیث احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۷۶) ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جماعت سے ایک بالشت بھر الگ ہو گیا اُسنے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکالدی یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۷۷) مالک بن انس رضی اللہ عنہ مرسلاً[۵۳] فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑ چلا ہوں جبتک تم اُنہیں (مضبوط) پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ دونوں اللہ کی کتاب اور میری سنت ہیں اسے مؤطا میں نقل کیا ہے۔

(۱۷۸) عُضَیف بن حارث ثُمالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم نے کوئی بدعت نکالی ہے اُسکے برابر سنت ضرور اُٹھ گئی ہے اور چھوٹی سی سنت پر عمل کرنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۷۹) حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس قوم نے اپنے دین میں کوئی بدعت نکالی ہے اُس کے برابر[۵۴] اللہ نے ضرور سنت اُٹھالی ہے پھر وہ سنت قیامت تک اُن کے پاس واپس نہیں آئیگی۔ یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے۔

---

۵۱ یعنی ان میں کچھ قیل وقال نہ کرنا چاہیئے ۱۲

۵۲ شاذہ وہ بکری ہے جو اور بکریوں سے بچھڑی رہے اور قاصیہ وہ ہے جو سب سے الگ رہنے کا قصد کرے اور ناحیہ وہ ہے جو گم ہو کے کسی کونے میں رہجاوے ۱۲

۵۳ حدیث مرسل اصطلاح محدثین میں اُس حدیث کو کہتے ہیں جسکی سند میں تابعی صحابی کا نام لئے بغیر حدیث کو رسول اللہ کیطرف منسوب کردے ۱۲

۵۴ یعنی بدعت کی اشاعت جب ہی ہوتی ہے کہ اُسی کی مثل اللہ کوئی سنت اُٹھالیتا ہے ۱۲

(۱۸۰) ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بزرگ کی توقیر کی اُس نے گویا کہ اسلام کے ڈھانے کی مدد کی یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً نقل کی ہے۔

(۱۸۱) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کی کتاب سیکھے پھر اُس کے امر و نہی کی پیروی کرے اللہ اُسے گمراہی سے دنیا میں بچائیگا اور قیامت کے دن حساب کی بُرائی سے اُسے محفوظ رکھیگا ایک روایت میں یہ ہے آپ نے فرمایا جو کتاب اللہ کی اقتدا کریگا وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور نہ آخرت میں بدبخت ہوگا پھر یہ آیت پڑھی فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى[۱] یہ حدیث رزین نے روایت کی ہے

(۱۸۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ صراط مستقیم کی یوں مثال بیان کرتا ہے کہ راستہ کے دونوں پہلوؤں میں دو دیواریں ہیں اُن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستہ کے سرے پر بلانے والا (بیٹھا) کہہ رہا ہے سیدھے رستہ چلے جاؤ ٹیڑھے ترچھے نہ ہونا اور اس کے اوپر ایک اور پکارنے والا ہے جب کوئی بندہ اُن دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے وہ کہتا ہے او بدبخت (کیا کرتا ہے) اسے نہ کھول۔ کیونکہ اگر تو انہیں کھولیگا تو اندر پہنچ[۲] جاویگا۔ پھر اس کا مطلب (یوں) بیان کیا راستہ سے اسلام مراد ہے اور اُس کے کھلے ہوئے دروازوں سے اللہ کی حرام کی ہوئی چیزیں مراد ہیں اور پھوٹے ہوئے پردوں سے اللہ کی حدیں مراد ہیں اور رستہ کے سرے پر بلانیوالے سے قرآن شریف مراد ہے اور اُس کے اوپر پکارنیوالے سے وہ (فرشتہ) مراد ہے جو ہر مومن بندہ کے دل میں اللہ (کی طرف) سے وعظ و نصیحت کی باتیں ڈالتا ہے۔ یہ حدیث رزین اور احمد نے روایت کی ہے اور بیہقی نے بھی یہ حدیث شعب الایمان میں نواس بن سمعان سے نقل کی ہے اور ایسے ہی ترمذی نے نواس سے روایت کی ہے مگر ترمذی نے اس سے مختصر بیان کیا ہے۔

---

[۱] ترجمہ جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کریگا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا ۱۲

[۲] اور اندر جانے ہی سے ہلاک ہو جاویگا ۱۲

(۱۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی کسی دوسرے کی پیروی کرنی چاہے تو مُردوں[۱] کی (جو نیک عمل کرکے مرگئے ہیں) پیروی کرے کیونکہ زندہ آدمی فتنہ اور برائی سے محفوظ نہیں ہوسکتا اور وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یار ہیں جو اس امت میں سب لوگوں سے افضل اور اُنکے دل سب سے اچھے تھے اور علم اُنہیں بہت تھا اور تکلف کم کرتے تھے (اسی واسطے) انہیں اللہ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی درستی کے واسطے پسند کرلیا تھا تم اُن کی بزرگی سے واقف رہو اور تم اُن کے قدم بہ قدم چلو اور جتنی تم میں طاقت ہو اُن کی سیرت واخلاق پر چلنا لازم کرو کیونکہ یہ لوگ سیدھی راہ پر تھے۔ یہ حدیث رزین نے نقل کی ہے۔

(۱۸۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توریت کا ایک حصہ لیکے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ توریت کا حصہ ہے آپ نے کچھ جواب نہ دیا حضرت عمر اُسے پڑھنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک (کا رنگ) بدلنے لگا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے (اے عمر) تجھے رونے والی عورتیں روئیں کیا تو نہیں دیکھتا جو کچھ آنحضرت کے چہرہ پر غصہ کے آثار پائے جاتے ہیں پھر حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف نظر کی تو کہنے لگے میں اللہ اور اُسکے رسول کے غصہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہم اللہ کے رب ہونے اور محمد کے نبی ہونے اور اسلام کے دین حق ہونے سے راضی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر موسیٰ تم سے ملتے اور مجھے چھوڑ کے تم اُن کی پیروی کرنے لگتے تو بھی تم سیدھے رستہ سے گمراہ ہوجاتے[۲] اور موسیٰ بھی اگر زندہ ہوتے اور میری نبوت (کا زمانہ) پالیتے تو ضرور میری پیروی کرتے

---

[۱] یعنے جو زندہ آدمی ہے ممکن ہے کہ وہ کسی وقت نیک اعمال سے پھر جاوے اور جس کا نیک عملوں پر خاتمہ ہوگیا اُس کے تغیر اعمال محال ہیں اسواسطے تم اُن مُردوں کے اعمال کی اقتدا کرو جو نیک عمل کرگئے ہوں ۱۲

[۲] بھلا جبکہ موسیٰ نہیں ہیں اور میں تم میں موجود ہوں پھر اسپر اگر تم اُنکی کتاب پڑھو اور اُسے پسند کرو تو تمہارا کیا حال ہوگا ۱۲

(کیونکہ اُنکا دین منسوخ ہوگیا) یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے۔

(۱۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا اور اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کردیتا ہے اور اللہ کا ایک کلام دوسرے کو منسوخ کردیتا ہے۔

(۱۸۶) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری حدیثیں ایک دوسری کو قرآن کے منسوخ کرنے کی طرح منسوخ کردیتی ہیں۔

(۱۸۷) ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم پر جو فرض مقرر کئے ہیں اُنہیں تم ضایع نہ کرو اور جو چیزیں حرام کی ہیں اُنہیں ہرگز نہ کرو اور جو حدیں مقرر کردی ہیں اُن سے آگے نہ بڑھو اور جن چیزوں کا اُس نے جان[۱] کے بیان نہیں کیا اُن سے بحث نہ کرو۔ ان تینوں حدیثوں کو دار قطنی نے نقل کیا ہے۔

کتاب علم (سیکھنے اور سکھانیکی فضیلت) کا بیان

پہلی فصل

(۱۸۸) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچا دیا کرو اگرچہ ایک آیت ہوا کرے اور بنی اسرائیل سے[۲] حدیثیں روایت کیا کرو کچھ حرج نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کے مجھ پر جھوٹ بولے گا اُسے چاہیئے کہ دوزخ میں اپنی جگہہ بنالے (یعنے اُسکا ٹھکانا دوزخ ہوگا) یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۸۹) سمرہ بن جُندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری طرف سے حدیث بیان کرے اور وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹی حدیث ہے وہ بھی دو جھوٹوں[۳] میں سے ایک ہوگا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

---

[۱] یعنی جن چیزوں کا اللہ نے ذکر نہیں کیا وہ اس نے قصداً ذکر نہیں کیا یہ نہیں کہ اللہ بھول گیا ہو بلکہ تم پر رحمت و احسان کیا ہے پھر تم اُس کی بحث کیوں کرو ۱۲ [۲] یعنے قصص و حکایات نہ اعتقادات و عملیات کیونکہ اسکی ممانعت آچکی ہے ۱۲ [۳] یعنے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی جو کہ جھوٹے مدعی نبوت ہیں وہ شخص بھی جو جھوٹی حدیث ۔ بقیہ دیکھو صفحہ ۶۵

(۱۹۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی سے اللہ نیک کام (یعنے) کا ارادہ کرتا ہے اُسے اُمور دین میں سمجھ دیدیتا (یعنے عالم فقیہ کردیتا) ہے اور میں تو صرف (علم) تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا اللہ بزرگ و برتر ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی (بھی) سونے چاندی کی کانوں کی طرح (علم و اخلاق کی) کانیں ہیں جو کوئی زمانہ جاہلیت میں بزرگ تھا وہ اسلام میں بھی بزرگ ہے بشرطیکہ امور دین میں سمجھ رکھتے ہوں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۹۲) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد کرنا درست نہیں اگر ہو تو دو باتوں میں ہونا چاہیئے۔ ایک وہ مرد جسے اللہ[1] نے مال دیا ہو اور اُسے راہ خدا میں خرچ کرنے پر مقرر کردیا ہو (یعنے وہ راہ خدا میں مال لٹا رہا ہو) دوسرے وہ مرد جسے اللہ نے حکمت (و سمجھ) عطا کی ہو اور وہ اُس کے بموجب لوگوں کو حکم کرتا اور اُسے سکھاتا ہو یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۹۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اُس کے تمام عمل منقطع ہوجاتے ہیں ہاں تین عمل (باقی) رہتے ہیں (اول) صدقہ جو جاری ہو۔ (دوسرے) علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچ رہا ہو (تیسرے) نیکبخت اولاد جو بعد میں اُس کے واسطے دعا کرتی رہے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

بقیہ صفحہ ۶۴ - جان بوجھ کے بیان کرے اُن ہی میں شامل ہے اور بعض نے کاذبین بلفظ جمع کہا ہے یعنے ایسا شخص زمرۂ کاذبین میں داخل ہے ۱۲

[1] یعنے اگر کوئی ان دو باتوں میں حسد کرے تو درست ہے یہاں حسد سے غبطہ مراد ہے غبطہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی دوسرے کا کمال دیکھ کے چاہے کہ یہ کمال مجھے بھی ملجاوے اور حسد میں یہ بات نہیں ہوتی بلکہ وہ دوسرے کی نعمت دیکھ کے جلجاتا ہے اور اسکے زوال کی آرزو کرتا ہے ۱۲ مرقات

(۱۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی کسی مومن کی ذراسی تکلیف دنیا کی تکلیفوں میں سے دور کردے اللہ قیامت کی تکلیفوں میں سے اُسکی کوئی بڑی تکلیف دور کردیگا اور جو کسی مفلس (تنگدست) کی فراخ دستی[۵۱] کی دنیا میں کوشش کرے اللہ اُسے دنیا و آخرت میں آسانی دیگا۔ اور جو کسی مسلمان کا پردہ ڈھانکے گا اللہ اُس کا دنیا و آخرت[۵۲] میں پردہ ڈھانکے گا اور جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں لگا رہے اللہ اُس کی مدد میں لگا رہتا ہے اور جو کوئی طلب علم کے واسطے راستہ طے کریگا اُس کے واسطے اللہ اُس کے عوض جنت کا راستہ آسان کردے گا اور جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں بیٹھ کے اللہ کی کتاب پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اُن پر اللہ کی طرف سے نزول سکینہ[۵۳] ہوتا ہے اور اُن پر رحمت کا سائبان تن جاتا ہے اور فرشتے انہیں گھیرے رہتے ہیں اور اللہ اپنے نزدیک والے فرشتوں سے اُن کا ذکر کرتا ہے اور جس نے اُسپر عمل نہ کیا اُسے اُس کا حسب[۵۴] و نسب کچھ کام نہ دیگا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اوّل جس آدمی کا اللہ انصاف کریگا وہ مرد ہے جو شہید[۵۵] ہوگیا ہو اُسے بُلا کے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں جتائیگا وہ انکا اقرار کریگا تب اللہ بزرگ و برتر فرماویگا اُن کے بدلے تو نے کیا عمل کیا وہ جواب دیگا میں تیری راہ میں لڑتے لڑتے شہید ہوگیا اللہ جواب دیگا تو جھوٹا ہے تو صرف اسواسطے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر اور شجاع سمجھیں۔ چنانچہ تو شجاع و بہادر

---

[۵۱] یعنے کوئی مسلمان مفلس یا قرضدار ہو یہ اُسکا قرض ادا کرے یا اُسے کچھ دیدے یا وہ مرد اُسکا قرضدار تھا یہ مرد معاف کردے اللہ اُسکا کام روز محشر میں اور دنیا میں بھی آسان کریگا ۱۲

[۵۲] یعنے لوگوں کو اُس کے گناہوں سے بیخبر رکھے گا اور اُسے سب کے سامنے رسوا نہ کریگا ۱۲

[۵۳] سکینہ سے مراد وہ قوت ہے جسکے سبب سے مسلمان کا دل مطمئن رہتا ہے اور خاطر جمعی ہو جاتی ہے ۱۲

[۵۴] یعنی خاندانی ہونیکی وجہ سے کوئی عذاب خدا سے نہیں بچ سکتا چاہے پیغمبر کا بیٹا ہو خواہ ولی یا بادشاہ کی اولاد ہو ۱۲

[۵۵] یعنے سب سے پہلے جو عدالت خدا میں حاضر ہوگا وہ شہید ہوگا ۱۲

خوب کہا گیا (اور کیا چاہتا ہے) پھر اللہ حکم دیگا کہ سے منہ کے بل گھسیٹے ہوئے لیجاؤ اور آگ میں ڈالدو۔ پھر وہ مرد جسنے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا تھا حاضر کیا جائیگا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں بیان کریگا وہ ان سب کا اقرار کریگا اللہ فرمائیگا پھر تونے ان (کے شکریہ) میں کیا عمل کیا وہ جواب دیگا میںنے علم سیکھا کسے اوروں کو سکھایا تھا اور میں نے محض تیری رضا کی غرض سے قرآن پڑھا تھا اللہ برتر و اعلیٰ فرمائیگا تو جھوٹا ہے تو نے علم اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس غرض سے پڑھتا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں (پیانچہ لوگوں نے تجھے عالم اور قاری کہہ لیا (اب یہاں سے کیا) تیرا بدلہ نہیں ہے) پھر اللہ کا حکم ہوگا کہ اسے [illegible] اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے لے جایا تھا اور پھینک دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائیگا وہ ان نعمتوں کا اقرار کریگا پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیگا کہ تو نے ان (کے شکریہ) میں کیا عمل کیا وہ جواب دیگا میں نے [illegible] جو تجھے پسند تھا میں نے ان [illegible] میں تیری رضا کی خاطر [illegible] اللہ برتر جواب دیگا [illegible] کہ [illegible] چنانچہ لوگ [illegible] پھر [illegible] کے بل گھسیٹتے ہوئے [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] اسے بندوں سے چھین لے گا [illegible] اٹھا لے گا [illegible] تک کہ [illegible] باقی نہ رہیگا لوگ جاہلوں کو [illegible] بنا لیں گے [illegible] سے پوچھے جائینگے اور بغیر علم کے فتوے دے دیکے گمراہ ہو جائینگے [illegible] متفق علیہ ہے۔

[illegible] کی روایت کے الفاظ [illegible]

[illegible] علم کی علامت ہے [illegible] علماء سے علم [illegible]

(۱۹۷) شقیق (یعنی ابو وائل اسدی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ سنایا کرتے تھے کسی مرد نے اُن سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن[۹۱] میں چاہتا ہوں تم لوگوں کو روزانہ نصیحت کیا کرو اُنہوں نے جواب دیا آگاہ ہو (جانو) میں اس وجہ سے روزانہ بیان نہیں کرتا کہ میں یہ خوف کرتا ہوں کہ کہیں تم پر روزانہ وعظ سے اُکتاہٹ نہ جاؤ اور میں تمہیں نصیحت[۹۲] کرنے میں ایسی اچھی رعایت رکھتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نصیحت کرتے وقت اس بات کی رعایت رکھتے تھے کہ کہیں ہم پر ملال نہ گزرے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہے۔

(۱۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات کہتے تھے اُسے تین بار فرمایا کرتے تھے تاکہ لوگ (اچھی طرح) اُسے سمجھ لیں اور جب کسی قوم کو جاکے سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے تھے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۹۹) ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکے عرض کیا میری سواری تھک گئی ہے آپ مجھے کوئی سواری دیدیجئے آپ نے فرمایا میرے پاس (سواری) نہیں ہے ایک (اور) شخص بولا یارسول اللہ میں اسے ایک ایسا شخص بتا دیتا ہوں جو اسے سواری دیدیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیک[۹۳] بات بتا دے اُسے بھی کرنے والے کے برابر اجر ملیگا۔ یہ

---

[۹۱] ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے ۱۲

[۹۲] یعنی میں زیادہ وعظ و نصیحت اس لئے نہیں کرتا کہ نہیں تم میرے کثرت سے نیک کے ملول نہ ہوجاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تمہاری رعایت کا لحاظ رکھتا ہوں آپ بھی ہمیں اسی طرح نصیحت کرتے تھے ۱۲

[۹۳] یعنی تو اسے جانے بتا دے بھی دینے والے کے برابر ثواب ہوگا ۱۲

حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۰۵) جریر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (ایک دن) [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھے) تھے ناگاہ آپ کے پاس ایک قوم آئی جو برہنہ تن صوف کی چادریں اور عبائیں اوڑھے ہوئے تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔ اُن میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلۂ مُضر سے تھے اُن کا فاقہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا پھر آپ [illegible] تشریف لے گئے اور پھر تشریف لا کے بلال سے ارشاد فرمایا کہ اذان [illegible] بلال نے اذان دی) پھر تکبیر پڑھی آپ نے نماز پڑھ کے خطبہ [illegible] اور فرمایا "اے لوگو اپنے پروردگار سے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے ڈرتے رہو" [illegible] اللہ تم پر نگہبان ہے اور یہ آیت جو سورۂ حشر میں ہے پڑھی اِتَّقُوا اللّٰہَ [illegible] وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ یعنے اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر ایک آدمی غور کرے کہ [illegible] قیامت کے واسطے کیا عمل کیے ہیں (یہ سنتے ہی) ہر شخص [illegible] اور درہم [illegible] کپڑوں کے صاع کچھ [illegible] کے صاع (الا کہ) صدقہ [illegible] پھر آپ نے فرمایا دیئے جاؤ اگرچہ چھوہارے کا ٹکڑہ ہی کیوں نہ ہو جریر کہتے ہیں ایک [illegible] تھیلی لے کے [illegible] اُن کے ہاتھ سے نہیں اُٹھ سکتی تھی بلکہ وہ [illegible] پھر [illegible] تک میں نے دیکھا کھانے اور کپڑوں کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ایسی [illegible] سونا[۵۲] پھر آپ نے فرمایا جو اسلام میں اچھی [illegible]

---

[۵۱] یعنے لوگوں کے پاس جو کچھ [illegible] کے لائے۔

اور کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر [illegible] کو گیا [illegible]

[۵۲] یعنے سونے کا پانی جیسے کسی چیز پر [illegible] سے چمکنے لگا۔

بعد اُس پر عمل کرے گا اس کا بھی اجر ملے گا اور اُن عمل کرنے والوں کا اجر کچھ کم نہ ہوگا اور جو کوئی اسلام میں بُری بات نکالے اُس پر اُس بُری بات جاری کرنے کا اور جو اُس کے بعد اُس پر عمل کرے گا اُس کا بھی عذاب ہوگا۔ اور اُن لوگوں کے گناہوں میں کچھ تخفیف[۵] نہ ہوگی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۰۱) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آدمی ناحق مارا جاتا ہے اُس کے خون کا گناہ اول آدم کے پہلے بیٹے کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے کیونکہ پہلے پہل قتل کا طریقہ اُسی نے نکالا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور معاویہ کی یہ حدیث لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ ہم اِنْ شاء اللہ عنقریب اس امت کے ثواب کے باب میں بیان کریں گے (جو صاحب مصابیح نے اس جگہ بیان کی ہے)

دوسری فصل (۲۰۲) کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسجد دمشق میں مَیں ابو درداء کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُن سے ایک مرد نے آ کے کہا اے ابو درداء میں مدینہ (وطن) رسول سے تیرے پاس ایک حدیث (سننے) کے واسطے جو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے آیا ہوں اور میں کسی اور ضرورت کے واسطے نہیں آیا ابو درداء نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی طلب علم کے واسطے راستہ طے کرے اللہ اُسے (بآسانی) جنت کے راستہ پر پہنچا دیگا اور فرشتے طالب علم کی خوشی کے واسطے اپنے پروں کا راستہ میں فرش کر دیتے ہیں اور (تمام چیزیں) جو کچھ آسمان و زمین میں ہیں نیز مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے واسطے بخشش کی دعا

---

[۵] ایسے یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر عمل کرنیوالوں کے برابر اُسکے ایجاد کرنے والوں کو گناہ یا ثواب ہو تو عمل کرنے والوں کے عذاب و ثواب میں کچھ کمی ہو جاوے ۱۲

مانگتی رہتی ہیں۔ اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر ہے اور علماء نبیوں کے وارث ہیں اور نبیوں کا ترکہ کوئی درہم و دینار نہیں ہے انکا ورثہ تو علم ہی ہے جس نے علم حاصل کر لیا اُس نے بہت بڑا حصہ[۱] لے لیا یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے راوی حدیث کا نام قیس بن کثیر (بجائے کثیر بن قیس کے) بتایا ہے۔

(۲۰۳) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مردوں کا ذکر کیا جن میں ایک عالم تھا دوسرا عابد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کی عابد پر اتنی بزرگی ہے جتنی میری تمہارے ادنیٰ آدمی پر بزرگی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اُس کے فرشتے اور (تمام) آسمان و زمین کے رہنے والے یہانتک کہ چیونٹیاں اپنے اپنے بلوں میں اور مچھلیاں دریا میں اُس مرد کے واسطے دعائے خیر کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلی بات سکھاتا ہے یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور دارمی نے اُسے مکحول سے مرسلاً نقل کیا ہے اور دونوں مردوں کا ذکر نہیں کیا۔ (بلکہ) یہ کہا ہے کہ آپ نے فرمایا عالم کی عابد پر اتنی بزرگی ہے جتنی تمہارے ادنے آدمی پر میری بزرگی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ ترجمہ اللہ سے اُس کے بندے علماء ہی (خوب) ڈرتے ہیں پھر اخیر تک حدیث کو بیان کیا ہے۔

(۲۰۴) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ) سارے آدمی تمہارے تابع[۲] ہیں اور اطراف زمین سے لوگ دین

---

[۱] یعنی اُس نے انبیاء کے ترکہ میں سے حصہ لے لیا ۱۲

[۲] یعنی امور دین میں وہ تمہاری تابعداری کئے بغیر نہیں رہ سکتے لہٰذا جب کوئی تم سے تو اُن سے اچھی طرح پیش آنا ۱۲

(کی باتیں) سمجھنے تمہارے پاس آویں گے جب وہ تمہارے پاس آویں میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اُن کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۲۰۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کے کلمہ کا حکیم ہی طالب ہے جہاں اُسے ملجاوے وہی اس کا زیادہ مستحق ہے[۱] یہ حدیث ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل راوی (سند) اس حدیث میں ضعیف ہے۔

(۲۰۶) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عالم سمجھدار شیطان پر ہزار عابدوں[۲] سے زیادہ سخت ہے یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۲۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نالائقوں کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے خنزیروں کے گلے میں جواہرات اور موتی اور سونے کا ہار ڈال دیا ہو۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور شعب الایمان میں بیہقی نے لفظ مسلمان تک روایت کر کے کہا ہے کہ اس حدیث کا مضمون مشہور ہے اور سند اس کی ضعیف ہے نیز کئی اور طریقوں سے بھی نقل کیا ہے جو سب کے سب ضعیف ہیں۔

(۲۰۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو عادتیں[۳] منافق میں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ خوش خلقی اور دینی امور میں سمجھ۔ یہ

---

[۱] یعنی جیسے کسی کی کوئی چیز گم ہو کے غیر کے پاس ملی جاتی ہے ایسے ہی حکمت کے کلمے کبھی نااہلوں کے ہاتھ آجاتے ہیں کا حق ہے اور کسی کا حق نہیں جیسی گم ہوئی چیز کا جب مالک آجاوے تو اُسی کو ملجاتی ہے ۱۲

[۲] ہزار عابدوں سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا ایک عالم سے کانپتا ہے ۱۲

[۳] یہ جس میں یہ دو عادتیں یعنی حسن خلق اور امور دین میں سمجھ ہوگی وہ کا مسلمان ہے اُسے منافق نہ جانو ۱۲

حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۲۰۹) حضرت انس رضؓ ... ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی طلب علم میں (گھر سے) ... خدا میں (نکلا ہوا) شمار ہوگا۔ یہ حدیث ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۱۰) سَنْجَرَہ اَزْدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ... سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی طلب علم (میں کوشش) کرے تو یہ اُس کے ... سلے گزشتہ گناہوں[۹۲] کا کفارہ ہو جائیگا یہ حدیث ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور ابوداؤد راوی کو لوگ ضعیف کہتے ہیں۔

(۲۱۱) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن (مرتے دم تک) عمدہ بات سے جو کچھ وہ سنتا ہے سیر[۹۳] ہوتا ہی نہیں یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۲۱۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی کسی سے مسئلہ پوچھے اور وہ باوجود جاننے بوجھنے کے اُسے (نہ بتاوے اور) چھپا دے اُس کے مُونہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام دیجاویگی یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے یہ حدیث حضرت انس سے نقل کی ہے۔

(۲۱۳) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم اس غرض سے پڑھے کہ اُس سے عالموں کا مقابلہ کرے یا ناداں لوگ ... سے جھگڑے یا لوگوں کے رُخ اپنی طرف پھیر[۹۴] لے اُسے اللہ بزرگ آگ میں داخل کریگا یہ حدیث

---

[۹۲] یعنے اُسے مجاہدین کے برابر ثواب ملیگا ۱۲

[۹۳] یعنے اس سے اُسکے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاوینگے ۱۲

[۹۴] یعنے یہ نیک بات سننے کا مومن مرتے دم تک حریص رہتا ہے ۱۲

[۹۵] یعنے اس غرض سے پڑھے کہ لوگ مجھکو عالم جانیں اور میرے معتقد ہو جاویں ایسے لوگ سب سے پہلے عذاب کے مستحق ہونگے ۱۲

ترمذی نے [illegible] روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے [illegible] نقل کی ہے۔

(۴۴۴۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں [illegible] علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی [illegible] جو جب رضائے خدا [illegible] کے واسطے سیکھے [illegible] قیامت [illegible] جنت کی [illegible] احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی۔

(۴۴۴۲) [illegible] میں رسول اللہ صلی [illegible] سنا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے [illegible] کہے جو کہ میری [illegible] سنکے اسے [illegible] رکھے اور یاد کرکے لوگوں [illegible] سے لوگ جو سنکے [illegible] لوگوں سے بیان کرے [illegible] سمجھدار نہیں ہوتے اور بعض لوگ سنے سے آدمی سے بیان کرتے ہیں جو اس سے زیادہ سمجھدار ہوتا ہے اور ان تین باتوں میں مسلمان کو خیانت نہ کرنی چاہئے اوّل عمل خالص خدا کے واسطے کرنا دوم مسلمانوں کی خیرخواہی کرنا سوم مسلمانوں کی جماعت کی موافقت کرنا۔ کیونکہ مسلمانوں کی دعا سب کو گھیرے ہوئے ہے (شیطان کے مکر سے باہر رکھتی ہے) یہ حدیث امام شافعی نے اور بیہقی نے دخل میں نقل کی ہے اور احمد اور [illegible] دارمی نے بھی زید بن ثابت سے اسے نقل کیا ہے لیکن [illegible] ان تین باتوں کا جیسے مسلمان کو خیانت نہ کرنی چاہئے [illegible] رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا [illegible] رکھے [illegible] کہے کہ وہ ہمسے کوئی بات سنے اور دوسروں

---

[1] بھلا حفظ میں حافظہ نکر [illegible] ہو سکتا ہے ۱۲

[2] یعنے جیسے مجھ سے سنے اسی طرح دوسروں کو سنا دے کیونکہ بہت سے لوگ جو دوسرے اور دوسرا سے بیان کرتے ہیں خود سمجھدار نہیں ہوتے اگر میری بات کا خلاصہ اور مطلب بیان کرینگے تو شاید صحیح نہ ہو سکیں نیز بعض لوگ جن سے یہ بیان کرینگے وہ ان سے زیادہ سمجھدار ہونگے اگر یہ میرا قول نہ پہونچا کہنے والے تو وہ لوگ اپنا مقصود خود اچھی طرح سمجھ لینگے ۱۲

کو جیسی سُنی ہو ویسی ہی پہنچ [illegible] کیونکہ بہت سے آدمی جنہیں خبر پہنچائی جاوے سُننے والے سے زیادہ سمجھ دار ہوتے [illegible] رضی اللہ عنہ بہ ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور دارمی نے ابو درداء سے نقل کی [illegible]

(۱۷) ابن عباس رضی اللہ عنہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمہارے [illegible] یہ علوم نہ ہو اُس سے [illegible] رہو [illegible] میرے اوپر کوئی حدیث بنا وے گا اُسکا ٹھکانا نہ دوزخ میں ہوگا یہ [illegible] روایت [illegible] نقل کی ہے [illegible] کیا کہ مجھ [illegible] نقل کرنے میں ڈرنے رہو بلکہ یہ الفاظ کہے ہیں جو حدیث نہیں معلوم[1] [illegible]

(۱۸) حضرت [illegible] رضی [illegible] فرمانے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قرآن کے [illegible] وغیرہ اپنی رائے سے بیان کرے اُسکا ٹھکانا جہنم ہے ایک روایت میں یہ ہے جو کوئی قرآن (کا مقصد [illegible]) بغیر علم بیان کرے اُسکا ٹھکانا جہنم ہے یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۹) جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قرآن کا مطلب اپنی رائے سے بیان کرے اور اتفاقاً وہ معنی درست ہوں پھر بھی شہ تا وہ خطاوار ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۲۰) [illegible] ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] بھگڑنا کفر ہے یہ حدیث [illegible] ابوداؤد نے نقل کی۔۔۔

(۲۱) [illegible] اپنے باپ [illegible] سعیب [illegible] سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ [illegible] علم نے سنا کہ لوگ قرآن میں بحث کر رہے ہیں آپ نے فرمایا تم سے پہلے [illegible] اسی وجہ سے ہلاک ہو گئے کہ وہ کتاب اللہ کی کسی عبارت کو دوسری عبارتوں سے مقابلہ کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف جو نازل ہوا ایک مضمون دوسرے

[1] اس پارہ اور پہلے مضمون کا مقصود ایک ہے صرف لفظوں کا فرق ہے ۱۲

مضمون کی تصدیق کرتا ہے۔ تم کسی جملہ کو دوسرے جملہ کے سبب سے جھوٹا نہ کہدیا کرو۔ جسکا تمہیں علم ہوا کرے اُسے بیان کیا کرو اور جو تمہیں معلوم نہ ہوا کرے اُسے اُسکے جاننے والے (یعنے خدا و رسول) کے حوالے کر دیا کرو یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۲۲۲) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن شریف سات لغت یا سات[۵۱] قراتوں پر اُترا ہے اُس کی ہر آیت کا ظاہر و باطن (الگ الگ) ہے اور ہر انتہا کے لئے[۵۲] مطلع ہے یہ حدیث شرح سنت میں روایت کی ہے۔

(۲۲۳) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین (کے اصول) تین (چیزیں) ہیں اول اللہ کی محکم (کتاب کی) آیتیں دوسری حدیثیں جو سنت سے ہوں ہوں تیسرے فریضہ عادلہ یعنے اجماع امت و قیاس جو کتاب و حدیث سے نکالے گئے ہوں) اور اس کے علاوہ علوم فضلہ یعنے بیکار ہیں یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۲۲۴) عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعظ و نصیحت ان تین کے سوا کوئی نہیں بیان کرتا حاکم[۵۳] یا کوئی مقرر کیا ہوا شخص یا مرد متکبر یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے نقل کی ہے وہ اپنے باپ شعیب سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں

---

[۵۱] اس سے عرب کی یہ سات مشہور زبانیں مراد ہیں جو عرب میں مستعمل تھیں اول زبان قریش۔ ۲ ہوازن۔ ۳ اہل یمن۔ ۴ ثقیف۔ ۵ ہذیل۔ ۶ بنی تمیم اولاً قرآن زبان قریش میں جو سب سے سخت ہے اُترا تھا بعد ازاں اجازت ہو گئی جا ہے جس لغت میں پڑھو۔ مگر جب لوگ باہم لڑنے جھگڑنے اور ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے تو حضرت عثمان نے ایک قرآن جو لغت قریش میں لکھا گیا تھا نقلیں جا بجا تقسیم کر کے باقی لغت مٹا ڈالے اب قاریوں نے پھر تتبع و تفتیش کر کے صحیح صحیح سندوں اور روایتوں سے اُن قراتوں کو تحقیق کر کے لکھدیا ہے ۱۲

[۵۲] یعنی ہر ایک ظاہر و باطن کے واسطے ایک مطلع ہے مطلع کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کے دیکھنے کو کہیں اوپر چڑھ کے دیکھیں اُس جگہ کو مطلع بولتے ہیں قرآن شریف کے مطلع سے علوم عربی و لغات عربی کا سیکھنا وغیرہ مراد ہے جن سے مضامین قرآن معلوم ہوتے ہیں ۱۲

[۵۳] یعنی جس شخص کو خدا نے اسی لئے مقرر کر دیا ہو یا بادشاہ اپنی طرف سے تنخواہ دیکے وعظ کہلاتا ہو ۱۲

متکبر کے بجائے ریاکار (آیا) ہے۔

(۲۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بے جانے بوجھے فتویٰ دیدے اُس کا گناہ فتوے دینے والے پر ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو کسی بات میں مشورہ دے اور یہ جانتا ہے کہ اسمیں بہتری نہیں ہے تو گویا اس نے اُس مرد کی خیانت کی یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۲۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغالطہ (دھوکا) دینے سے منع فرماتے تھے یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۲۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم علم فرائض[۵۱] سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میری وفات ہونے والی ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۲۲۸) ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے نگاہ اونچی کرکے آسمان کی طرف دیکھ کے فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ علم لوگوں سے چھن[۵۲] جائیگا اور وہ کسی چیز پر طاقت نہیں رکھینگے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۲۲۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی[۵۳] ہے کہ عنقریب لوگ طلب علم کیواسطے اونٹوں پر سفر کرکے کائینگے مگر میں مدینہ کے عالم سے زیادہ کوئی عالم نہ ملیگا یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور جامع ترمذی میں (نقل کیا) ہے کہ اس سے امام مالک بن انس مراد ہیں اور اسی طرح عبدالرزاق سے نقل کیا گیا ہے اسحٰق بن راہویہ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا وہ فرماتے تھے اُس (عالم) سے عمری زاہد مراد ہے جنکا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

(۲۳۰) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۱ اس سے امور فرضیہ کا سیکھنا مراد ہے یا وہ علم مراد ہے جسمیں قسم ترکہ کے مسائل درج ہوتے ہیں ۱۲

۵۲ یعنی اب علم وحی کا لوگوں سے بند ہونے کا وقت آگیا ہے یعنی میری وفات ہونیوالی ہے ۱۲

۵۳ حدیث مرفوع اُسے کہتے ہیں جو رسول اللہ تک پہنچی ہوئی ہو اور صحابی نے آپ سے نقل کی ہو ۱۲

سے سنا ہے اُس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر اس امت کے واسطے ہر سو برس کے سرے پر ایک ایسے آدمی کو بھیجیگا جو اُن کے دین کو اچھی طرح ظاہر کر دے گا۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۳۱) ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جماعت کے ثقہ لوگ اس علم کو سیکھ کے اُن لوگوں کی زیادتی دور کر دینگے جو اس مین حد سے تجاوز کرتے (اور سنی بدل دیتے) ہونگے۔ اور جو کچھ باطل لوگ جھوٹی جھوٹی باتیں بناتے اور جاہل لوگ تاویلیں کرتے ہونگے (دور کر دینگے) یہ حدیث بیہقی نے کتاب المدخل میں مرسلاً روایت کی ہے اور جابر کی یہ حدیث فَاِنَّمَا شِفَآءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ انشاء اللہ تعالےٰ ہم عنقریب باب التیمم میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل (۲۳۲) حسن بصری رضی اللہ عنہ مرسل[۵۱] حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ترقی اسلام کی غرض سے علم[۵۲] پڑھتے پڑھتے مرجاوے تو جنت میں اُس کے اور نبیوں کے بیچ میں ایک درجہ کا فرق ہوگا یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۳۳) حسن بصری رضی اللہ عنہ بلا واسطہ صحابی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے ایک عالم تھا جو (صرف) فرضی نماز پڑھتا تھا پھر بیٹھ کے لوگوں کو بھلی باتیں سکھاتا تھا اور دوسرا ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا تھا اور رات بھر نماز پڑھتا تھا (یا رسول اللہ) ان میں زیادہ بزرگ کون تھا آپ نے جواب دیا اُس عالم کی بزرگی جو صرف فرضی نماز پڑھتا تھا پھر بیٹھ کے لوگوں کو بھلی باتیں بتاتا تھا اُس عابد پر جو دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر نماز پڑھتا تھا اتنی ہے جتنی میری بزرگی تمہارے ادنیٰ آدمی پر ہے یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ

---

[۵۱] یعنے یہ حدیث بلا واسطہ صحابی حضرت حسن بصری سے منقول ہے ۱۲

[۵۲] یعنے جو کوئی مرتے دم تک اشاعت علم میں کوشش کرتا رہا اُسکے اور نبیوں کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا ۱۲

آدمی بہت اچھا ہے جو امور دین میں سمجھ رکھتا ہو اگر لوگ اُس کے محتاج[۵۱] ہوں تو نفع پہنچائے اور جو اس سے بے پروائی کریں تو یہ خود اُن سے بے پروائی اختیار کرے یہ حدیث رزین نے نقل کی ہے۔

(۲۳۵) عکرمہ[۵۲] رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے مجھے ارشاد فرمایا ہر ہفتہ میں لوگوں سے ایک بار حدیث بیان کیا کر اور اگر تو اس سے انکار کرے (یعنی اُسے تھوڑا جانے) تو دو بار سہی اور جو زیادہ سے زیادہ چاہے تو تین بار سہی اور لوگوں کو زیادہ (اور ہر وقت قرآن (سُنانے) سے تنگ نہ کر اور نہ میں تجھے کبھی (یہ کرتے) دیکھنے پاؤں کہ جب لوگ اپنی باتوں میں مصروف ہوں تو تو جا کے اُنہیں وعظ و نصیحت کرنے لگے اور ان کی بات کاٹ دے اور لوگ اس سے تنگ آجاویں۔ ولیکن جا کے چپ بیٹھ جا جب وہ خواہش کر کے تجھ سے بیان کرنے کو کہیں تو بیان کر اور دعا کی قافیہ بندی چھوڑ دے اور اس سے بچتا رہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یاروں کو یہ کرتے[۵۳] نہیں دیکھا ہے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۲۳۶) واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم کی طلب کرے اور اُسے حاصل کرلے اُسے دو حصہ ثواب ملے گا اور اور جو حاصل نہ کرنے پائے اُسے (بھی) ایک ثواب (ضرور) ملیگا یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۳۷) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

---

۵۱ یعنے اگر لوگ اس سے کچھ پوچھیں تو بتادے اور اگر وہ اس سے الگ رہیں تو یہ بھی اُن کی پروانہ کرے ۱۲

۵۲ حضرت ابن عباس کے غلام کا نام ہے ۱۲

۵۳ یعنے دعا کے الفاظ میں تک بندی نہ کرینے آنحضرت اور آپ کے یاروں کو تک بندی کرتے نہیں دیکھا اور کبھی جو آنحضرت نے مقفّی عبارت کی دعا پڑھی ہے وہ آپ نے قصداً تک بندی کر کے نہیں پڑھی بلکہ سرسری طور سے موہ سے نکل گئی ۱۲

جو جو عمل اور نیکیاں مرنے کے بعد مومن (بندے) کے ساتھ جاتی ہیں ان میں سے علم ہے جسے وہ سکھا سکھا کے پھیلا گیا ہو یا کوئی نیک لڑکا چھوڑ گیا ہو یا قرآن شریف دے گیا ہو یا کوئی مسجد یا مسافروں کے لئے کوئی سرائے بنا گیا ہو یا کوئی نہر نکال گیا ہو یا اپنی صحت و سلامتی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال گیا ہو (یہ سب چیزیں) مومن کو مرنے کے بعد ملتی ہیں یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۲۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ فرماتا ہے جو کوئی بندہ اس کو دین کا فقیہ (عالم) بنا دیتا ہے اور میں تمہارے لئے کسی راستہ میں چلے گا۔ میں اس کے واسطے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہوں جس کی میں انگلیوں سے لیتا ہوں اس سے سنا میں بیان کروں گا۔ علم کی برکت عبادت کی برکت سے بہت بڑھ کر ہے (یعنی علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے) یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۲۳۹) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک فقیہ (عالم) کا شیطان پر ہزار عابد کی عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۴۰) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد نبوی میں دو مجلسوں پر گزر ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں نیکی پر ہیں۔ ہاں ایک دوسرے سے افضل ہے۔ لیکن یہ (عابدوں کا) گروہ جو اللہ کو پکارتے اور اس کی طلب کرتے ہیں وہ چاہے ان پر احسان کرے اور چاہے نہ کرے ہاں یہ (عالموں کا) گروہ جو فقہ یا علم خود سیکھتے ہیں اور پھر بے علم لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ یہی لوگ افضل ہیں اور میں بھی علم سکھانے کے واسطے

---

[1] یعنی جو پرہیزگار نہیں وہ کیسا ہی عالم ہو دیندار نہیں ہو سکتا ۱۲

بھیجا گیا ہوں (یہ کہہ کے) آپ اُن ہی لوگوں میں بیٹھ گئے۔ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۴۱) ابو درداء فرماتے ہیں کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ علم کی وہ کونسی حد ہے کہ آدمی وہاں تک پہونچے تو فقیہ ہو جاوے آپ نے جواب دیا جسے امور دین کی چالیس حدیثیں یاد ہوں اسے اللہ قیامت کے دن فقیہہ اٹھاویگا اور میں قیامت کے دن اسکا گواہ[1] اور شفاعت کرنیوالا[2] ہونگا

(۲۴۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو سب سے زیادہ سخی کون ہے لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی جانتے ہیں آپ نے فرمایا۔ سب سے زیادہ سخی اللہ برتر ہے۔ پھر میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں میرے بعد بنی آدم میں سب سے زیادہ سخی وہ مرد ہے جو علم سیکھے پھر اُس کے پھیلانے میں کوشش کرے[3] وہ قیامت کے دن شوکت و دبدبہ والا امیر[4] ہو کے آئے گا۔

(۲۴۳) انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حریص مردوں کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا ایک علم کے لالچی کا علم سے پیٹ نہیں بھرتا دوسرا دنیا کے حریص کا دنیا سے پیٹ نہیں بھرتا یہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔ اور کہا ہے کہ امام احمد نے ابو درداء کی حدیث کو کہا ہے اسکا مضمون مشہور ہے اور یہ صحیح نہیں ہے

(۲۴۴) حضرت عون فرماتے ہیں عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے دو حریصوں کا کبھی پیٹ نہیں بھرتا۔ اول صاحب علم کا دوسرے دنیادار کا۔ اور یہ دونوں مرتبہ میں برابر نہیں ہیں علم والے پر تو اس حرص سے اللہ کی رضامندی بڑھتی ہے۔ اور دنیادار کی سرکشی زیادہ ہوتی ہے پھر عبد اللہ بن مسعود نے استدلالاً یہ آیت کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى[5] پڑھی پھر فرمایا عالم کے حق میں اللہ برتر فرماتا ہے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا[6] حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنے میں خود اُس کی شفاعت کرونگا اور اُس کے بخشوانے کی کوشش کرونگا ۱۲

[2] یعنے علم دین کی اشاعت میں کوشش کرنے والے قیامت کے دن امیری لباس میں ہونگے ۱۲

[3] خبردار! آدمی تو اپنے تئیں مالدار دیکھ کے سرکش ہو جاتا ہے ۱۲

[4] اللہ سے اُس کے عالم بندے ہی خوب ڈرتے ہیں ۱۲

(۲۴۷) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت کے ایسے لوگ عالم ہونگے جو قرآن پڑھتے ہوں گے اور کہیں گے ہم امیروں کے پاس صرف دنیا حاصل کرنیکی غرض سے جاتے ہیں اور اپنے دین کو ہم اُنسے دور بچاتے رہتے ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ جیسے کانٹے دار درخت سے بغیر کانٹا چبھنے کے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ایسے ہی امیروں کے ملنے جلنے سے بجز برائیوں کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۲۴۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر اہل علم علم کی حفاظت کریں اور اُنہی لوگوں کو سکھاویں جو اُسکے لائق ہیں تو اپنے زمانے والوں پر سردار بن جاویں لیکن علماء نے دنیا حاصل کرنے [illegible] کو دیدیا اور اُسے بیقدر کر دیا۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جو کوئی تمام ہمتوں کو آخرت کی ہمت[1] پر صرف کر دے اللہ اُسکے دنیا کے تمام مقصود پورے کر دیگا اور جس کی ہمت دنیا کے کاموں میں پریشان و پراگندہ ہو اُس کی اللہ کو کچھ پروا نہیں چاہے جس نالے میں ہلاک[2] ہو جاوے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں [illegible] رضی اللہ عنہ سے اس قول من جعل الھموم الی آخرہ سے روایت کیا ہے۔

(۲۴۹) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا [illegible] ہونا علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ تم ایسے لوگوں کو سکھاؤ جو اُس کے لائق نہ ہوں [illegible] نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(۲۵۰) [illegible] رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کعب [illegible] رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ارباب علم سے تم لوگ کیا سمجھتے ہو [illegible] جواب دیا وہ لوگ ہیں کہ جو کچھ وہ جانتے ہیں اُسپر عمل بھی کرتے ہیں یہ سن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علماء کے دلوں سے کونسی چیز علم کو نکالدیتی ہے تو بولے دنیا کی طمع (نکالدیتی ہے) یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی جو تن آخرت کے کاموں میں مصروف ہو جاوے اللہ اُسکے دنیاوی کاموں کے [illegible] کہ کیگا سب کا کارساز رہیگا ۱۲

[2] نکلا ہے دنیا کے خیال نہ مراد ہیں لیے چاہے [illegible] دنیا کے خیال میں مرجاوے اللہ کچھ پروا نہیں کرتا ۱۲

[illegible] ہلے اور کیچڑ ہیں ڈوبا [illegible] مبتلا ہونے قول ہے ۱۲

(۲۴۹) احوص ابن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کسی مرد نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا بُرائی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا مجھ سے بُرائی کا سوال نہ کرو بلکہ نیک باتوں کا سوال کیا کرو یہ آپ نے تین بار کہا پھر آپ نے فرمایا بُرائی میں بُرائی سب سے زیادہ علماء کی بُرائی ہے اور سب سے زیادہ بھلائی اور بہتری علماء کی بہتری ہے۔ یہ حدیث دارمی نے روایت کی ہے۔

(۲۵۰) ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے روز سب سے زیادہ بُرا درجہ اس عالم کا ہوگا جس کے علم سے لوگوں کو فیض نہ ہوگا۔ یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۵۱) زیاد بن حُدیر رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کونسی چیز بنائے اسلام کو گرا دیتی ہے میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عالم کا پھسلنا اور منافقوں کا کتاب اللہ سے جھگڑا کرنا اور جاہل سرداروں کا فتوے دینا بنائے اسلام کو گرا دیتا ہے۔ یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۵۲) حسن (بصری) رحمہ اللہ فرماتے ہیں علم کی دو قسمیں ہیں ایک قلبی علم ہے اور یہی علم لوگوں کو نفع پہونچانیوالا ہے اور ایک (صرف) زُبانی علم (یعنے ظاہری) ہے یہ اولاد آدم پر اللہ کی حجت ہے یہ حدیث دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۵۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کا علم یاد کیا ہے ایک تو میں نے تم لوگوں میں پھیلا دیا ہے اور دوسرا علم ۔۔۔ اگر میں اسے ۔۔۔ تو میرا یہ حلقوم یعنی گلا اڑنے کی جگہ لوگ کاٹ ڈالیں۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۲۵۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اے لوگو جو بات تمہیں معلوم ہوا کرے اسے بیان کر دیا کرو اور جو تمہیں معلوم نہ ہوا کرے تو یہ کہدیا کرو اسے اللہ خوب جانتا ہے۔ کیونکہ جس بات کو مرد خود نہ جانتا ہو اسکا یہ کہدینا کہ اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے یہ بھی علم ہی ہے اللہ برتر اپنے نبی سے ارشاد فرماتا ہے قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

ملہ یعنے جو صرف علم سیکھ لیتے ہیں اور عمل نہیں کرتے ہیں قیامت کے دن علماء پر یہ حجت قائم ہوگی کہ باوجودیکہ تم جانتے بوجھتے تھے اور پھر بھی عمل نہ کیا ۱۲ ۔۔۔ تم کہدو کہ میں اس پر تمسے کچھ مزدوری طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنیوالوں سے ہوں ۱۲

ملہ اس سے وہ فتنہ و فساد مراد ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنی امیہ وغیرہ سے ظہور میں آئے ۱۲

(۲۵۵) (محمد) ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ کتاب اللہ و احادیث کا علم دینی ہے تم جن لوگوں سے علم سیکھا کرو انہیں (ثقہ عادل) دیکھ لیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۵۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے اے قرآن پڑھنے والو! سیدھے چلے جاؤ کیونکہ تمنے اسلام کا ابتدائی زمانہ پایا ہے اور اگر تم دائیں بائیں[1] ہو جاؤ گے تو حد سے زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے[2]۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۲۵۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جُبِّ حُزن سے اللہ کی پناہ مانگو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ جُبِّ حُزن کیا چیز ہے آپنے فرمایا جہنم میں ایک نالہ ہے جس سے جہنم ہی ہر روز چار سو دفعہ پناہ مانگتی ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس میں کون لوگ جائیں گے آپنے فرمایا وہ قرآن پڑھنے والے (عالم) جو اپنے عملوں پر اتراتے ہونگے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسیطرح نقل کیا ہے (مگر) یہ زیادہ بیان کیا ہے سب سے زیادہ جس پر اللہ کا غصہ ہے وہ قاری (عالم) ہیں جو امیروں سے ملتے جلتے ہیں محاربی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (امیروں سے) ظالم امیر مراد ہیں۔

(۲۵۸) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اسلام کا فقط نام ہی نام رہجاویگا اور قرآن کا بھی فقط رسم ہی رسم رہجاوے گی اُن کی مسجدیں (باطل) ویران ہونگی اور عالم تمام آسمان کے نیچے رہنے والوں سے بُرے ہونگے۔ اُن ہی سے فتنہ و فساد نکلے گا اور انہی میں رجوع کرے گا۔ یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۲۵۹) زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ[3] ذکر کرکے فرمایا یہ بات جب ہوگی جب علم اٹھ جائیگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علم کیونکر اٹھ سکتا ہے حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بچے بھی اپنے بچوں کو قرآن پڑھاتے رہیں گے (اور یہ سلسلہ) قیامت

[1] یعنے اگر سیدھے راستے سے بہک جاؤ گے اور گمراہ ہو جاؤ گے تو راہ مستقیم پر نہ آسکو گے ۱۲

[2] یعنے تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے ۱۲

[3] یعنے فتنہ و فساد کا ذکر کرکے فرمایا فتنہ فساد جب واقع ہوگا کہ علم ناپید ہو جاویگا ۱۲

تک (جاری رہیگا) آپ نے فرمایا اے زیاد تجھے تیری ماں روئے میں تو جانتا تھا تو سارے مدینہ والوں سے زیادہ سمجھ دار ہے (مگر تو بالکل نادان ہی نکلا) کیا یہ یہود و نصاریٰ توریت و انجیل نہیں پڑھتے۔ (سب پڑھتے ہیں) مگر جو کچھ اُس میں احکام ہیں اُن پر عمل بالکل نہیں کرتے یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی کے مانند بیان کیا اور اسیطرح دارمی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے

(۲۶۰) حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ علم سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اور فرائض[1] خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اور قرآن خود بھی پڑھو اور لوگوں کو بھی پڑھاؤ کیونکہ میری وفات ہونیوالی ہے اور (میرے بعد) علم بھی اٹھ جاویگا اور فتنے اسقدر ظاہر ہوں گے کہ دو مرد ایک فرض میں اسقدر اختلاف کرینگے کہ انہیں کوئی فیصلا کرنے والا نہ ملیگا۔ یہ حدیث دارمی اور دارقطنی نے نقل کی ہے۔

(۲۶۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس علم سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے اُس کی مثال اُس خزانہ کی سی ہے جس میں سے راہ خدا میں نہ خرچ کیا جاوے۔ یہ حدیث احمد اور دارمی نے روایت کی ہے۔

کتاب طہارت یعنے پاکی کا بیان

پہلی فصل

(۲۶۲) ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک رہنا[2] آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ (کا ثواب) ترازو کو بھر دیگا اور سبحان اللہ اور الحمد للہ جسقدر آسمانوں اور زمین کے درمیان (فاصلہ) ہے اُسکو بھر دیتے ہیں اور نماز پڑھنا[3] (قبر کا) اُجالا

---

[1] یعنے تعجب ہے کہ تو میرا مقصود نہ سمجھا کیا صرف قرآن پڑھ لینا ہی کافی ہو سکتا ہے چاہے عمل کرے یا نہ کرے کیا یہود و نصاریٰ توریت اور انجیل کو نہیں پڑھتے صرف یہی بات اُن کی گمراہی کی ہے کہ اُس کے موافق عمل نہیں کرتے ۱۲

[2] فرائض سے یا علم فرائض مراد ہے جس میں ترکہ میت کے تقسیم کا بیان ہے یہ علم بھی ان کاموں کا سیکھنا مقصود ہے جو بندوں پر فرض ہیں ۱۲

[3] کیونکہ اس سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور ایمان نے اور توبہ کرنے سے کبیرہ بشرطیکہ حقوق العباد نہ ہوں ۱۲

[4] یعنے نمازی کی قبر میں اندھیرا نہ ہوگا ۱۲

ہے اور صدقہ (ایمان کی) دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے واسطے حجت ہے (بشرطیکہ تو اسپر عمل کرتا ہو اور اگر عمل نہیں کرتا تو وہ) تجھپر حجت ہے تمام آدمی صبح کو اپنی جان بیچتے ہیں بعض تو اُسے آزاد کرتے اور بعض ہلاک کرتے ہیں یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر آسمان اور زمین کے مابین کو بھر دیتے ہیں یہ روایت نہ میں نے صحیح بخاری صحیح مسلم میں پائی اور نہ حمیدی کی کتاب میں اور نہ جامع میں پائی۔ لیکن دارمی نے بجائے سبحان اللہ والحمد للہ کے یہ لفظ (لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر) نقل کئے ہیں

(۲۶۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتادوں جس سے اللہ تمہارے گناہ مٹادے اور اُسکے سبب سے درجے بلند کرے لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (ضرور بتایئے) آپنے فرمایا (وہ یہ ہیں) اچھی طرح وضو کرنا جب کہ پانی برا معلوم ہوتا ہو اور مسجد کی طرف زیادہ قدم اٹھانے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی (بڑا) جہاد ہے یہ حدیث میں دو بار ہے کہ یہی جہاد ہے یہی جہاد ہے اسے مسلم نے نقل کیا ہے اور ترمذی کی روایت میں تین بار ہے۔

(۲۶۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے اُسکے تمام بدن کے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہانتک کہ اُسکے ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۲۶۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مسلمان

---

۱ یعنے تیرے خلاف میں بھی پروہ حجت ہو جاویگا ۱۲

۲ یعنے جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں اُسکے بدلے اپنی جانیں بیچتے ہیں جو اچھے کام کرتا ہے وہ اپنی جان کو عذاب جہنم سے آزاد کرنے کی کوشش کرتا ہے اور جو بُرے کام کرتا ہے وہ اپنے تئیں ہلاک کرتا ہے ۱۲

۳ اس سے مراد یہ ہے کہ مصابیح نے پہلی فصل میں جو اس حدیث کو ذکر کر دیا ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ پہلی فصل میں صحیح بخاری صحیح مسلم کی حدیثیں بیان کرنیکا اُس نے التزام کر رکھا ہے ۱۲

۴ یعنے سردی اور جاڑے میں اچھی طرح وضو کرنا ۱۲

۵ یہ لفظ رباط کا ترجمہ ہے رباط سرحد اسلام پر کفار کے روکنے کے واسطے بیٹھ جانے کو کہتے ہیں ۱۲

یا مؤمن (راوی کا شک ہے) وضو کرتا ہے تو جسوقت وہ اپنا منہ دھوتا ہے اُسکے چہرے کے گناہ جو جو اُسنے آنکھ سے نظر کرنے سے کئے تھے پانی ڈالنے[1] یا اخیر قطرے سے سارے معاف ہوتے ہیں اور جب بندہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے سارے گناہ جو ہاتھ سے چھو کے کئے تھے پانی یا پانی کے اخیر قطرہ (ڈالنے) سے مٹ جاتے ہیں اور جب بندہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے اخیر قطرہ (ڈالنے) کے ساتھ ہی پیروں کے تمام گناہ جو اُسنے چل پھر کے کئے تھے نکل جاتے ہیں اور بندہ گناہوں سے (بالکل) پاک صاف ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۲۶۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرد مسلمان نماز فرض کے وقت موجود ہو اور اُسکا وضو اور خشوع و رکوع اچھی طرح ادا کرے تو یہ نماز اُسکے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاوے گی بشرطیکہ کبیرہ گناہ[2] نہ کیا ہو اور تمام زمانہ بھر[3] یہی حال ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۶۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے کہ انہوں نے (اسطرح) وضو کیا (اول تو) اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا پھر تین بار منہ دھویا۔ پھر تین بار دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھویا پھر (اسیطرح) بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر سیدھا پاؤں تین بار دھویا پھر اُلٹا پاؤں تین بار دھویا پھر کہا میں نے اپنے اسی وضو کی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تھا پھر فرمایا جو کوئی وضو کی طرح وضو کرکے دو رکعتیں پڑھے اور ان میں اپنے دل[4] سے کچھ باتیں نہ کرے تو اُسکے تمام پہلے گناہ معاف ہو جاویں گے یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اس کے لفظ بخاری کے ہیں۔

(۲۶۸) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرد مسلمان وضو کرتا اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر ظاہر و باطن سے متوجہ[5] ہو کے کھڑے ہو کے دو

---

[1] یعنے پانی ڈالتے ہی یا اخیر قطرہ کے ڈالنے سے اُس عضو کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲

[2] یعنے نماز پڑھنے سے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور بڑے گناہ بغیر توبہ کئے نہیں معاف ہوتے ۱۲

[3] یعنی یہ بات کسی زمانہ میں موقوف نہیں یہ حکم ہمیشہ کیواسطے ہے ۱۲ [4] یعنی دل میں کچھ دنیاوی خیالات نہ لاوے ۱۲

[5] یعنے ہاتھ پاؤں اور دل سب کو متوجہ کرکے جو دو رکعتیں پڑھیگا وہ اللہ کے فضل سے ضرور بخشی ہو گا ۱۲

رکعتیں پڑھتا ہے اُسے اللہ اپنے فضل سے ضرور جنت میں لیجاویگا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے

(۲۶۹) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تم میں سے وضو کرتا اور پانی اچھی طرح پہنچاتا ہے یا اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر یہ کہتا ہے اشہد[1] ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ اور ایک روایت میں یہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہٗ اُسکے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ چاہے جونسے دروازے سے چلا جاوے اسی طرح مسلم نے اپنی صحیح (مسلم) میں روایت کی ہے اور حمیدی نے بھی اسے اُن حدیثوں میں لکھا ہے جو تنہا مسلم سے نقل کی ہیں اور ایسے ہی ابن اثیر نے جامع اصول میں نقل کیا ہے اور ہماری روایت کے موافق شیخ محی الدین نووی نے حدیث مسلم کے اخیر میں بیان کیا ہے۔ اور ترمذی نے یہ زیادہ بیان کیا ہے اللّٰھم اجعلنی[2] من التوابین واجعلنی من المتطہرین اور جو حدیث من توضأ فاحسن الوضوء اخیر تک محی السنۃ نے صحاح میں نقل کی ہے اُسے بعینہٖ ترمذی نے اپنی جامع (ترمذی) میں روایت کیا ہے مگر ان محمداً سے پہلے لفظ اشہد نہیں نقل کیا۔

(۲۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے امتی قیامت کے دن (جب) بلائے جاوینگے تو وضو کے نشانوں سے روشن پیشانی پنڈلیاں[3] ہونگے جو کوئی تم میں سے طاقت رکھے کہ اپنی پیشانی سفید زیادہ کرنے کے واسطے زیادہ دھوئے تو وہ زیادہ دھوئے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۲۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک مسلمان کے وضو کا پانی پہنچا ہوگا وہاں تک اُسے زیور پہنایا جاویگا یہ حدیث مسلم نے روایت کی

---

[1] میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور وہ اکیلا خدا ہے کوئی اُسکا ساجھی نہیں ہے ۱۲ [2] اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے کر دے ۱۲

[3] پنڈلیاں اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جسکے چاروں ہاتھ پاؤں سفید ہوں مراد یہ ہے کہ نمازی لوگوں کے بھی ہاتھ پاؤں چہرہ قیامت کے دن روشن و سفید ہوگا ۱۲ مرقاۃ

دوسری فصل (۲۷۲) ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سیدھے رستہ پر رہنا (مگر) تم نہ[1] رہ سکو گے اور خوب جان لو کہ سب سے اچھا عمل تمہارا نماز ہی اور وضو کی حفاظت بجز[2] مومن کے کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ یہ حدیث امام مالک اور احمد و ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۷۳) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی باوجود باوضو ہونے کے دوبارہ وضو کرے اس کی دس نیکیاں اعمال نامہ میں لکھ لیجاتی ہیں۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

تیسری فصل (۲۷۴) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۲۷۵) شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible] مر پڑی اور آپ سورت بھول گئے یعنے مشتبہ لگ گیا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ [illegible] نماز پڑھتے ہیں اور وضو اچھی طرح نہیں کرتے یہی لوگ ہمیں قرأت بھلا دیتے ہیں۔ اس حدیث کو نسائی نے نقل کیا ہے۔

(۲۷۶) قبیلہ بنی سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ [illegible] (اس میں راوی کو شک ہے) کہ فرمایا کہ سبحان اللہ کہنا آدھی ترازو (کو بھر دیتا ہے) اور الحمد للہ کہنا [illegible] آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کو بھر دیتا ہے اور نماز[3] روشنی ہے اور صبر[4] ثواب اور باوضو رہنا نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے یہ حدیث حسن[5] ہے۔

---

[1] یعنے تم سیدھے رستہ پر رہنے کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲ لمعات

[2] یعنے جو وضو کی محافظت بخوبی کرے وہ گویا مومن ہی ہے ۱۲

[3] چونکہ صبر میں طاعت میں مصروف رہنا اور گناہ سے رکے رہنا دونوں ہوتے ہیں اور روزے میں بھی گناہوں سے رکا رہنا لازم ہے اسواسطے روزے کو آدھا صبر فرمایا ۱۲ [4] حسن اصطلاح محدثین میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں صحیح کی شرطیں پوری پوری نہ پائی جاویں اور نہ بہت سی سندوں کیساتھ منقول ہو جیسے اس کی کمی کا ازالہ ہوا ہو ۱۲

(۴۰۷) عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایماندار بندہ وضو کرتا ہے تو کلی کرتے وقت اُسکے مونہ کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی دیتا ہے تو اُسکی ناک کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور جب مونہ دھوتا ہے تو اُسکے مونہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اُسکی آنکھوں کے پلکوں کے نیچے سے بھی گناہ دور ہو جاتے ہیں اور جب بندہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اُسکے ہاتھوں کے [illegible] کرتا ہے تو اُسکے سر کے گناہ [illegible] تو اُسکے پیروں کے گناہ ناخونوں کے نیچے سے دور ہو جاتے ہیں پھر [illegible] اُس کے حق میں نافلہ[1] (یعنے صرف سے زیادہ) ہو جاتا ہے۔ حدیث امام مالک اور نسائی نے نقل کی ہے

(۴۰۸) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کہا السلام علیکم[2] دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون (پھر فرمایا) کو دیکھیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ اصحاب ہو اور ہمارے بھائی تو وہ ہیں جو ابتک [illegible] یا رسول اللہ جو ابھی اُمتی ابتک (دنیا میں) نہیں آئے آپ [illegible] نے جواب دیا بتاؤ تو سہی اگر کسی مرد کے پچلیان سفید پیشانی [illegible] وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا [illegible] آپ نے فرمایا میرے امتی میرے پاس اس صورت [illegible] سفید ہونگے اور میں حوض کوثر پر اُنکے واسطے پہلے سے پہنچا ہوا [illegible] سلم نے روایت کی

---

[1] یعنے گناہ تو سارے معاف ہو چکتے ہیں [illegible] بندہ کے [illegible] میں ترقی درجات کی زیادتی کے سبب ہو جاتے ہیں ۱۲

[2] اے مومنین کی جماعت! سلام ہو تم پر اور ہم بھی خدا چاہے تو تمسے ملنے والے ہیں ۱۲

[3] یعنے میں اور میرے سب صحابی کاش اُن لوگوں کو زندگی میں دیکھتے جو بعد میں ہونے والے ہیں بعض کہتے ہیں۔ اس سے مرنے کے بعد دیکھنا مقصود ہے ۱۲ لمعات

[4] یہ لفظ فرط کا مقصود ہے فرط اُس شخص کو کہتے ہیں جو لشکر یا قافلہ کے آگے آگے جاتا ہے اور دو منزل تو میل کے واسطے ڈیرہ خیمہ وغیرہ وغیرہ آرام کے سامان درست کر رکھتا ہے ۱۲

(۲۷۹) ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جسے سجدہ (کرنے) کی اجازت ہوگی وہ میں ہی ہوں اور جسے (سب سے پہلے) سر اٹھانیکا حکم ہوگا وہ میں ہی ہوں میں اپنے سامنے نظر کرونگا تو اور امتوں میں سے اپنی امت کو الگ پہچان لونگا اور اسی طرح اپنے پیچھے سے اور اسی طرح داہنی بائیں طرف سے (پہچان لونگا) صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اپنی امت کو دوسری امتوں میں سے کیونکر تاڑ لیں گے جبکہ وہ نوح علیہ السلام کی امت سے (لیکر) آپکی امت تک کے لوگوں میں ملے جلے ہونگے آپ نے جواب دیا اُنکی پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانوں سے سفید (چمکتے) ہونگے اسطرح اُنکے سوا اور کوئی نہ ہوگا اور میں اُنہیں اسی پہچان لونگا کہ وہ اعمالنامے [illegible] میں پہچان لونگا کیونکہ انکے [illegible]

[illegible] کونسی چیزوں [illegible] سے [illegible] ہے

پہلی فصل

(۲۸۰) [illegible] نے فرمایا [illegible] نماز [illegible]

(۲۸۱) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں [illegible] نماز وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور نہ صدقہ مال حرام کا مقبول ہوتا ہے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۸۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں مجھے مذی[1] بہت آتی تھی چونکہ آپکی بیٹی (حضرت فاطمہ) میرے نکاح میں تھیں اسواسطے مجھے آپ سے پوچھنے سے شرم آتی تھی میں نے مقداد سے بیان کیا انہوں نے آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا اعضا تناسل کو دھولینا چاہیئے اور وضو کرلے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے

(۲۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آگ کی چھوئی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا چاہیئے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے شیخ امام الاجل محی السنۃ (اللہ اُن پر رحم کرے) فرماتے ہیں یہ حدیث ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہے

[1] مذی اُسے کہتے ہیں جو نرمی سے رقیق ہوتی ہے اور بوسہ وغیرہ لینے سے بوقت شہوت نکلتی ہے اُس سے غسل کرنا لازم نہیں صرف وضو کافی ہے۔ ۱۲

کہا ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھا کے (تازہ) وضو کئے بغیر نماز پڑھ لی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۲۸۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا ہم بکری کے گوشت (کھانے) سے وضو کیا کریں آپ نے فرمایا تو چاہے وضو کر اور چاہے نہ کر پھر اُسنے پوچھا کیا ہم اُونٹ کے گوشت کھانے سے وضو کیا کریں آپ نے جواب دیا ہاں اونٹ کا گوشت کھا کے وضو کرنا چاہیئے پھر اُسنے پوچھا میں بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا ہاں (پڑھ لیا کر) پھر اُسنے پوچھا کیا میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا نہیں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے پیٹ میں کچھ (قراقر وغیرہ) پاوے [illegible] نکلتا ہے یا نہیں تو جبتک اُسے آواز یا بو کا علم [illegible] نہ نکلے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۸۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی [illegible] پیکے کلی کی پھر فرمایا اس میں چکنائی ہوتی [illegible]

(۲۸۷) بُریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں [illegible] سے کئی نمازیں پڑھیں اور آپ نے موزوں پر مسح کیا آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپنے ایسا فعل کیا ہے جو آپ کبھی نہ کرتے تھے آپنے فرمایا اے عمر میں نے جان کے یہ کیا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۲۸۸) سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ وضو سے کلی کرنا مراد ہے لغت میں کلی کو بھی وضو لکھا ہے ۱۲

۲؎ یہاں اسواسطے منع فرمایا کہ اونٹوں کی جگہ پر یہ ڈر رہتا ہے کہ کہیں اونٹ لات نہ مارے نماز میں خیال بہک جاتا ہے اور اگر ایسے مقام پر نجاست ہو تو نہ بکریوں کی جگہ اور نہ اونٹوں کی جگہ کہیں بھی جائز نہیں ۱۲

۳؎ اس سے مراد یقین ہو جانا ہے چاہے آواز اور بو پائی جاوے یا نہیں ۱۲ ۴؎ تاکہ لوگ معلوم کرلیں کہ یہ جائز ہے ۱۲

کے ہمراہ روانہ ہوئے جبکہ مقام صہبا میں جو خیبر کے نزدیک ہے پہنچے تو آپ نے نماز عصر پڑھی پھر توشے[1] منگوائے سب کے سب بجز ستوؤں کے اور کچھ نہ لائے آپ نے انہیں گھولنے کا ارشاد فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے ستو پیئے اور مغرب کی نماز کے واسطے کھڑے ہوئے تو (فقط) کلی کرلی اور ہم نے بھی کلی کی پھر (دوسرا) وضو کئے بغیر نماز پڑھ لی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل (۲۸۹) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو (قرا قر سے) کرنا لازم نہیں ہوتا جبتک آواز یا بو نہ معلوم ہو۔ یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے

(۲۹۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (بذریعہ مقداد) مذی نکلنے کا سوال کیا آپ نے فرمایا مذی سے وضو کرنا لازم ہے اور منی سے نہانا واجب ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے

(۲۹۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی وضو ہے اور نماز کے منافی امور کو حرام کردینے والی تکبیر (تحریمہ) ہے اور حلال کردینے والا سلام پھیرنا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے حضرت علی اور ابوسعید (خدری) سے نقل کی ہے۔

(۲۹۲) علی بن طلق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ریاح نکل جاوے تو وضو کرنا چاہیئے اور عورتوں سے پاخانہ کی جانب بدفعلی نہ کرنی چاہیئے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۹۳) معاویہ ابوسفیان کے بیٹے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دونوں آنکھیں بیشک مقعد کے لئے بندھن[2] ہیں پس جسوقت آنکھ لگجاتی ہے تو بندھن کھل جاتا ہے یہ روایت دارمی نے نقل کی ہے

(۲۹۴) حضرت علی مرتضیٰ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مقعد کا بندھن جاگنا ہے اسلئے جو سو جائے اُسے وضو کرلینا چاہیئے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور شیخ امام محی السنۃ رح (مصنف مصابیح) کہتے ہیں یہ حکم مبنی ہے (سو جانے) کے سوا ہے کیونکہ حضرت انس سے صحیح طور پر مروی ہے

---

[1] توشہ اُس کھانے کا نام ہے جو مسافر اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں ۱۲

[2] چونکہ آدمی کے جاگنے سے اعضا میں قوت اور سختی رہتی ہے اور بے اختیاری سے ہوا نہیں نکلتی اور بعد سو جانے کے اعضا میں نرمی اگر یہ بات نہیں رہتی لہٰذا نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اسلئے آنحضور نے جاگنے کو بندھن کی مثل فرمایا ہے ۱۲

کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کا انتظار اسقدر کرتے تھے کہ (نیند کے غلبہ سے) انکے سر جھک جایا کرتے تھے پھر وہ نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور (دوسری مرتبہ) وضو نہ کرتے تھے۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی مگر انہوں نے انتظار عشاء کے عوض صرف یہ ذکر کیا ہے کہ صحابہ سو جایا کرتے تھے۔

(۲۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وضو کرنا اُسی شخص پر لازم ہے جو لیٹ کر سووے کیونکہ جسوقت کوئی لیٹ جائے تو اُسکے تمام (بدن کے) جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں (اور خروج ریح کی خبر نہیں ہوتی) یہ روایۃ ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۲۹۶) بسرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی اپنے عضو تناسل کو چھولے تو اُسے وضو کر لینا چاہیئے۔ یہ روایۃ (امام مالک اور امام) احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۲۹۷) طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر کسی شخص نے وضو کر لینے کے بعد اپنے عضو تناسل کو چھو لیا اُسے وضو دوسری مرتبہ کرنا چاہیئے یا نہیں) آنحضور نے فرمایا (نہیں) کیونکہ وہ بھی اُسیکے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔ اور ابن ماجہ نے (بھی) اسیطرح نقل کیا ہے اور شیخ امام محی السنۃ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ[1] ہے کیونکہ ابوہریرہ طلق کے آنیکے بعد مسلمان ہوئے ہیں اور ابوہریرہ روایۃ کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اپنے عضو تناسل کو ہاتھ لگائے اور کوئی شی (کپڑا وغیرہ) بیچ میں نہ ہو تو اُسے وضو کر لینا چاہیئے[2]۔ یہ روایۃ (امام) شافعی اور دارقطنی نے نقل کی ہے اور نسائی نے (بھی) بسرہ سے یہی نقل کیا ہے مگر بیچ میں کسی شی کے ہونے نہ ہونے کا کچھ ذکر نہیں کیا۔

---

[1] ابن ہمام لکھتے ہیں حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث طلق کی اوپر کی پہلی حدیث بسرہ کی دونوں حدیث حسن کے درجہ میں ہیں اور مرد بہ نسبت عورتوں کے چونکہ زیادہ یاد رکھتے ہیں اور اسلیئے ایکمرد کی گواہی دو عورتوں کی گواہی کے برابر ہوتی ہے لہذا طلق کی حدیث کو ترجیح ہونی چاہیئے اور شیخ محی السنۃ رح کا یہ فرمانا کہ چونکہ حضرت ابوہریرہ طلق کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے ہیں لہذا ابوہریرہ کی حدیث طلق کی حدیث کے لئے ناسخ ہوگی مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ طلق نے ابوہریرہ کی حدیث سے ایک عرصہ بعد یہ سنا ہو اس صورت میں معاملہ خلاف ہو جائے گا کیونکہ یہ کہیں سے ثابت نہیں ہوتا کہ ابوہریرہ کے اسلام سے پہلے طلق اپنے ملک کو چلے گئے یا انتقال کر گئے ۱۲

[2] بہت سے صحابہ اور محدثین اور بعض ائمہ کا مسلک یہی ہے کہ اگر بلا حجاب مس ذکر ہو تو وضو کرنا لازم ہے ۱۲

(۲۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وضو کرنیکے بعد) اپنی کسی بی بی کا بوسہ لیتے تھے پھر نماز پڑھ لیتے تھے اور (دوسری دفعہ) وضو نہ کرتے تھے یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے کہ عروہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں اور نیز ابراہیم تیمی حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں (دونوں حدیثیں) محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہیں اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل[۱] ہے اور ابراہیم تیمی کا حضرت عائشہ سے سماع ثابت نہیں۔

(۲۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کا گوشت کھایا اور اپنے ہاتھ ایک کپڑے سے پونچھکر جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا نماز پڑھنے[۲] کھڑے ہو گئے۔ یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۰۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیلی کا گوشت بھنا ہوا لائی آپ نے انھیں سے کھایا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور (دوسری مرتبہ) وضو نہیں کیا۔ یہ روایت (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۳۰۱) ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قسم ہے کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے بکریکے پیٹ کا گوشت بھونتا تھا اور آپ (کھاکر) نماز پڑھ لیتے تھے اور (دوسری دفعہ) وضو نہ کرتے تھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۰۲) ابورافع رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ میرے پاس تحفۃً کسیںنے ایک بکری بھیجی تھی میںنے ذبح کرکے پکنے کیلئے اُسے ہنڈیہ میں چڑھا دیا پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا اے ابورافع یہ کیا ہے میںنے عرض کیا یا رسولِ خدا ہمارے پاس ایک بکری تحفہ میں آئی تھی میںنے ہنڈیہ میں اُسے پکا لیا ہے آپ نے فرمایا اے ابورافع ایک دست میرے لئے لیا دو میںنے ایک دست لاکر آپکو دیدیا آپ نے اُسے کہا کر فرمایا کہ دوسرا دست لیا دو میںنے دوسرا بھی لاکر دیدیا آپ نے فرمایا اور دست لیا دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک بکری کی تو دو ہی دست ہوتی ہیں (اور کہاں سے لاؤں) آپ نے فرمایا یاد رکھو اگر تم چپکے ہو کر مجھے ایک ایک دست دیتے رہتے تو جبتک خاموش رہتے (دیتے ہی رہتے اور یہ

---

[۱] کسی حدیث میں اگر آخر سند سے صحابی راوی ساقط ہو تو اس حدیث کو حدیث مرسل کہتے ہیں۔ ۱۲

[۲] اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کہانیمیں ہاتھ منھ کو چکنائی نہ لگے تو ہاتھ منھ کا دھونا ضروری نہیں کپڑے سے پونچھنا کافی ہے ۱۲

[۳] اس سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانیسے دوسری مرتبہ وضو کرنا لازم نہیں کیونکہ اس سے پہلا وضو نہیں ٹوٹتا ۱۲

معجزہ ہو جاتا) پھر آپ نے پانی منگوا کر کلی کی اور انگلیوں کو خوب دھو کے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور لوٹ کر اصحاب کیطرف تشریف لائے اُنکے پاس ٹھنڈا گوشت دیکھکر (اُسمیں سے) کھایا پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ یہ روایۃ احمد نے نقل کی ہے اور دارمی نے (بھی) ابو عبید سے نقل کی ہے۔ مگر آپ کے پانی منگوانے کا قصہ ذکر نہیں کیا۔

(۳۰۳) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور اُبَی اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے گوشت اور روٹی کھا رہے تھے۔ (یہ کھا کر) وضو کیلئے پانی منگوایا اون دونوں نے کہا کہ وضو کسلئے کرتے ہو (تم تو وضو کر چکے تھے) مینے کہا کہ اس کھانیکی وجہ سے جواب ہمنے کھایا تھا اُنہوں نے کہا کیا پاک چیزونکے کھانیسے بھی دوسری مرتبہ وضو کرتے ہو اور جو تمسے بھی بہتر تھے (یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اُنہوں نے تو ایسی چیزونکے کھانے سے وضو کیا ہی نہیں۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۳۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مرد کو اپنی بی بی کا بوسہ لینا اور ہاتھ سے اُسے چھونا ملامستہ[۱] میں داخل ہے اور جسنے اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا اُسے ہاتھ سے چھوا اسپر وضو لازم ہے اِسکو (امام) مالک اور (امام) شافعی نے نقل کیا ہے۔

(۳۰۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مرد کو اپنی بی بی کا بوسہ لینے سے وضو لازم ہے۔ یہ روایۃ (امام) مالک نے نقل کی ہے۔

(۳۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے بوسہ لینا لمس میں داخل ہے (جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) لہذا اس سے تمہیں وضو کر لینا چاہیئے۔

(۳۰۷) عمر بن عبد العزیز تمیم داری سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو خون (بدن کا) کسی جگہ سے نکل کر بہنے لگے اُس سے وضو کرنا لازم ہے (پہلی روایۃ اور اس روایۃ) دونو کو دار قطنی نے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ (اس روایۃ میں قدرے ضعف ہے کیونکہ عمر بن[۲] عبد العزیز نے نہ تمیم داری کو دیکھا اور نہ کچھ سُنا اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد (جو دونوں اس حدیث کے راوی ہیں) اُنکا حال معلوم نہیں (کہ ثقہ ہیں یا نہیں)۔

---

[۱] ملامستہ سے یہ آیۃ مراد ہے او لامستم النساء الآیۃ ۱۲

[۲] یہ عمر بن عبد العزیز مروان کے پوتے تھے ہیں جو نہایت عابد و زاہد شخص تھے ۱۲

(باب پائخانہ میں جانے کے آداب کا بیان)

پہلی فصل (۳۰۸) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم پائخانہ جایا کرو تو نہ قبلہ کیطرف منہ کرکے بیٹھو اور نہ پشت ہاں شرق[1] و غرب کیطرف پشت کرکے بیٹھا جایا کرو۔ (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے اور شیخ امام محی السنۃ رحمہ کہتے ہیں (یہ حکم) اس حدیث میں جنگلوں کی بابت ہے اور مکانوں کے پائخانوں میں (قبلہ کیطرف منہ یا پشت کرکے بیٹھنے میں) کچھ حرج نہیں کیونکہ عبداللہ بن عمر سے نقل کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں (اپنی ہمشیرہ) حفصہ کے مکان کی اوپر اپنی کسی ضرورت کیوجہ سے چڑھا اور یہ دیکھا[2] کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف کو منہ اور ملک شام کیطرف کو پشت کئے ہوئے قضاء حاجت کر رہے ہیں (یہ روایۃ متفق علیہ ہے)

(۳۰۹) سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان چند باتوں) یعنے پائخانہ یا پیشاب کرنے کیلئے قبلہ کیطرف منہ کرکے بیٹھنے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا کرنے اور لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی پائخانہ جائے (تو پہلے یہ دعا) پڑھ لیا کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی شئی کی وجہ سے عذاب نہیں ہوا (بلکہ چھوٹی بات تھی جس سے بچنا آسان تھا) ایک تو پیشاب کرنے کے لئے پردہ نہ کرتا تھا اور مسلم کی روایۃ میں یہ ہے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گیلی ٹہنی لیکر بیچ میں سے چیری اور دونوں قبروں پر گاڑ دی صحابہ نے پوچھا یا رسول خدا یہ آپ نے کسلئے کیا ہے آپ نے فرمایا شاید ان

---

[1] یہ حکم صرف اہل مدینہ کے واسطے ہے کیونکہ وہاں سے قبلہ اور بیت المقدس شمال و جنوب کی طرف تھا۔ ہم ہندوستانیوں کے واسطے یہ حکم نہیں ہے بلکہ ہمیں شمال و جنوب کی طرف منہ کرنا چاہئے ۱۲

[2] صحیح کہتے ہیں چونکہ ایسی حالت میں کسی شخص کو دیکھنا مقام تامل اور غور کا نہیں ہوتا بلکہ حتی الوسع چشم نظر کرلی جاتی ہے اس لئے احتمال ہے کہ شاید آنحضور کچھ بدن پہیر کر بیٹھے ہوں اور ابن عمر نے بوجہ جلدی کے تمیز نہ کی ہو یا یہ قصہ آنحضرت کے منع فرمانے سے پہلے کا ہو ۱۲

[3] ترجمہ اے اللہ میں خبیث مذکر اور خبیثوں سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲

دونوں کے گیلا رہنے تک ان دونوں کے عذاب میں کچھ تخفیف[۱] کر دیجاوے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اُن دو چیزوں سے جو موجب لعنت ہیں بچتے رہا کرو صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ موجب لعنت کونسی دو چیزیں ہیں آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے راستہ میں یا سایہ میں اونکی بیٹھنے کی جگہ پائخانہ پھرنا۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۱۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لینا چاہیئے اور جب پائخانہ میں جائے تو داہنے ہاتھ سے عضو تناسل کو چھونا نہ چاہیئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا چاہیئے۔ (یہ روایۃ) متفق ہے۔

(۳۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص وضو کرے اُسے چاہیئے کہ ناک صاف کرے اور جو استنجا کرے وہ طاق[۲] ڈھیلے لیوے۔ (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ میں جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا لوٹا اور نیزہ اُٹھا لیتے تھے اور پانی سے آنحضور استنجا کر لیتے تھے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۳۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ میں جاتے تھے تو اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے[۳] یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے اسے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب[۴] ہے اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور ایک روایۃ میں انگوٹھی اتارنے کے عوض یہ ہے کہ آپ رکھدیا کرتے تھے۔

(۳۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (جنگل میں) پائخانہ جانیکا قصد کرتے تھے (اسقدر دور جاتے تھے کہ) لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جاتے تھے۔ (یہ روایۃ) ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۱۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے پیشاب کرنیکا ارادہ کیا اور ایک دیوار کے نیچے جاکر نرم جگہ[۵] میں پیشاب کیا اور یہ فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنیکا

---

[۱] اسی حدیث سے بعض لوگ قبر میں پھول رکھنے کا جواز نکالتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ تخفیف کا تعلق صرف ان دو قبروں کے ساتھ تھا اور قرون سابقہ میں ایسا پایا نہیں گیا ۱۲

[۲] یعنی تین یا پانچ اسطرح لے اور دو یا چار نہ لے اور نہ ایک لے جیسا کہ ابھی حدیث سلمان رضی اللہ عنہ میں گزر چکا ہے ۱۲

[۳] وجہ انگوٹھی کے اتارنے کی یہ تھی کہ اسپر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا لہٰذا ادبی کی وجہ سے اتار دیتے تھے ۱۲

[۴] ترمذی کا ایک ہی حدیث کے حسن غریب کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بعض طرق سے حسن اور بعض سے [illegible]

ارادہ کرے تو (ایسی ہی نرم جگہ) تلاش کر لیا کرے (یہ روایت) ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کا ارادہ کرتے تو جب تک زمین سے قریب نہ ہو جاتے اپنا کپڑا اوپر نہ اٹھاتے تھے (یہ روایت) ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں تمہارے حق میں ایسا ہوں جیسا باپ بیٹے کے حق میں (اسلئے تمہیں سکھاتا ہوں کہ جب تم پائخانہ میں جایا کرو تو قبلہ کیطرف کو منہ یا پشت نہ کیا کرو اور (ابوہریرہ کہتے ہیں کہ استنجے کیلئے) تین ڈھیلوں کے لینے کا آنحضور نے ارشاد فرمایا اور لید اور ہڈی اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا یہ روایت ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ سے وضو کرتے اور کھانا کھاتے تھے اور بائیں ہاتھ سے استنجا وغیرہ کرتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی پائخانہ میں جایا کرے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لیجایا کرے تاکہ انکے ساتھ استنجا کرے اور استنجے کیواسطے یہی کافی ہیں۔ یہ روایت (امام) احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لید اور ہڈی سے استنجا نہ کیا کرو کیونکہ ہڈی تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ یہ روایت ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے مگر نسائی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔

(۳۲۴) رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے رویفع شاید میرے انتقال کے بعد تیری زندگی زیادہ ہو تو لوگوں کو یہ بتا دینا کہ جس نے داڑھی چڑھائی یا تانت کا ہار بنا کر پہنا یا کسی جانور کی لید (وغیرہ) یا ہڈی کیساتھ استنجا کیا تو اس سے محمد بری الذمہ ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

۱؎ تاکہ بے پردگی نہ ہو جائے ۱۲ ۲؎ لید چونکہ خود ناپاک ہے اسلئے استنجا جائز نہیں اور ہڈی جنوں کی غذا ہے اسلئے اُسے اس لئے کہ کمی نہ چاہیئے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ جنوں کی جانوروں کی غذا ہے ۱۲

۳؎ اہل عرب کی عادت تھی نظر وغیرہ کیوجہ سے تانت کے گنڈے بنا کر بچوں کو پہنا دیا کرتے تھے چنانچہ رسم کل بھی اسکا رواج ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ فعل ناجائز ہے ۱۲

۴؎ یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار اور ناراض ہیں ۱۲

(۳۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص سُرمہ لگائے اُسے چاہیئے کہ طاق (سلائیاں) لگائے جسنے ایسا کیا بہتر کیا اور جسنے نہ کیا اُسپر کوئی گناہ نہیں اور جو استنجا کرے وہ (بھی) طاق (ڈھیلے) لیوے جسنے ایسا کیا بہتر کیا اور جسنے نہ کیا اُسپر کوئی گناہ نہیں اور جسنے کہانیکے بعد خلال سے کچھ ریشہ وغیرہ نکالا تو چاہیئے کہ اُسے پھینک دے اور جو زبان سے کرید کر نکالے اُسے نگل جائے جسنے ایسا کیا بہتر کیا اور جسنے نہ کیا اُسپر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص پائخانہ میں جاوے اُسے چاہیئے کہ پردہ کرکے بیٹھے اگر (پردہ کیواسطے) اور کچھ نہ ملے تو ریت کو اکٹھا کرکے ڈھیر بنا کے (اور اُسکی طرف) پشت پھیر کر بیٹھ جائے اور بیاس لیئے کہ اولادِ آدم کی مقعدوں سے شیطان کھیلتا[۱] ہے جسنے ایسا کیا بہتر کیا اور جسنے نہ کیا اُسپر کوئی گناہ نہیں۔ یہ روایتہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۶) عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی تم میں سے غسل خانہ میں پیشاب نکرے کہ پھر وہیں نہانے لگے یا وضو کرنے لگے کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا[۲] ہوتے ہیں۔ یہ روایتہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے مگر ترمذی اور نسائی نے نہانا اور وضو کرنیکو ذکر نہیں کیا۔

(۳۲۷) عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی تم میں سے کسی سوراخ میں پیشاب نکیا کرے[۳]۔ یہ روایتہ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۳۲۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین چیزوں سے جو موجبِ لعنت ہیں بچتے رہا کرو (اور وہ یہ ہیں) گھاٹ[۴] پر پائخانہ پھرنا یا راستہ[۵] میں یا سایہ[۶] میں (بیٹھنے کی جگہ) یہ روایتہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۲۹) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو آدمی اکٹھے ہو کر پائخانہ نہ جایا کریں کہ وہ[۷] دونو شرمگاہیں کھولکر وہاں باتیں کرنے لگیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے افعال پر غصہ[۸] ہوتا ہے۔ یہ روایتہ (امام) احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[۱] یعنے اور لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے تاکہ وہ اس کی مقعد کی طرف دیکھیں ۱۲

[۲] کیونکہ نہانے کی جگہ ناپاک ہو کر دل میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید کوئی چھینٹ مجھ پر گری ہو یا نہ گری ہو ۱۲

[۳] تاکہ کوئی سانپ وغیرہ نکل کر نہ کاٹ لیوے ۱۲ [۴] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پائخانوں میں جا کر باتیں نہ کرنی چاہئیں آجکل اس زمانہ میں عورتیں کثرت سے ایسا کرتی ہیں لہذا خوفِ خدا سے ڈر کر ہرگز نہ چاہیئے ۱۲

(۳۲۹) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ان ناپاک گھونسیں شیاطین حاضر رہا کرتے ہیں اسلئے جب کوئی تم میں سے پائخانہ میں جائے تو (یہ دعا) پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ترجمہ میں اللہ کے ساتھ خبیثوں اور خبیثیوں سے پناہ چاہتا ہوں) یہ روایۃ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۳۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پائخانہ جایا کرے تو یہ کہلے بسم اللہ لیونکہ یہ کہنا جنوں کی آنکھوں اور اولادِ آدم کی شرمگاہوں کے بیچ میں پردہ ہوجاتا ہے یہ حدیث ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد (بھی) اسکی قوی نہیں ہے۔

(۳۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پائخانہ میں سے آتے (تو یہ لفظ کہتے) غُفْرَانَکَ (ترجمہ) الٰہی میں تجھسے بخشش چاہتا ہوں یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۳۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پائخانہ میں جاتے تو میں آپ کے واسطے ایک پیالہ یا چھاگل میں پانی لاتا تھا آپ استنجا کرکے اپنا ہاتھ زمین پر مل لیتے پھر میں اور پانی لاتا آپ (اُس سے) وضو کر لیتے تھے یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی اور نسائی نے (بھی) اسی کے معنی جیسی نقل کی ہے (اور بعینہٖ یہ لفظ نہیں ہیں)

(۳۳۴) حکم بن سُفیان کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پیشاب کرتے تھے تو وضو کرتے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا دیلیتے یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے (۳۳۵) شفاء بنت عبداللہ کی بی بی امیمہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت کے نیچے ایک پیالہ لکڑی کا رکھا رہتا تھا آپ اُسمیں رات کو پیشاب کر لیا کرتے تھے یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے

(۳۳۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھکر آواز دی کہ اے عمر کھڑے ہوکر پیشاب نکیا کرو پھر میںنے اسکے بعد کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا یہ روایۃ ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور شیخ امام محی السنہ رح کہتے ہیں کہ حذیفہ سے صحیح طور پر مروی ہے وہ کہتے ہیں (کہ ایکمرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی کوڑی کے پاس آئے اور کھڑے ہوکر پیشاب کیا بعضوں نے کہا ہے کہ آنحضرت کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا کسی عذر کی وجہ سے تھا (بے عذر جائز نہیں ہے)

تیسری فصل

(۳۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص تجھسے یہ بیان کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تھے تم ہرگز تصدیق نکرنا کیونکہ آپ ہمیشہ بیٹھکر ہی پیشاب کرتے تھے۔ یہ

(۱) یعنی جو مکان وہاں تالاب کی وجہ سے بیٹھنے کا نہ تھا اس لئے آنحضور نے کھڑے ہوکر پیشاب کر لیا ۱۲

روایۃ (امام) احمد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۳۳۸) حضرت زید بن حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ جبرئیل (علیہ السلام) اول مرتبہ جو آپ کے پاس وحی لیکر آئے تو آپکو وضو اور نماز سکھلائی اور جب کر چکے تو ایک چلو پانی لیکر اپنی شرمگاہ[1] پر چھڑک لیا۔ یہ روایت (امام) احمد اور دارقطنی نے نقل کی ہے۔

(۳۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل آئے اور یہ کہا اے محمد جب تم وضو کر چکو تو (اپنی شرمگاہ پر قدرے سے پانی چھڑک لیا کرو یہ روایۃ ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور میں نے محمد یعنے (امام) بخاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی ہاشمی (اس حدیث کا) راوی منکر الحدیث[2] ہے۔

(۳۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے اور آپکے پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک گلاس میں پانی لئے کھڑے تھے آنحضور نے فرمایا اے عمر یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا کہ پانی ہے آپ وضو کیجئے آنحضور نے فرمایا مجھے یہ تو حکم نہیں کیا گیا کہ جب میں پیشاب کروں تب ہی وضو کر لیا کروں اگر میں کرتا تو بیشک سنت ہو جاتی یہ روایۃ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۴۱) ابوایوب اور جابر اور انس سے مروی ہے کہ جسوقت یہ آیۃ نازل ہوئی فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ[3] تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی کہ اے انصار کے گروہ اللہ تعالیٰ پاکیزگی میں تمہاری تعریف کرتا ہے پس وہ پاکیزگی تم میں کونسی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم نماز کیواسطے وضو کر لیتے ہیں اور جنابت کیوجہ سے غسل اور پانی سے استنجا کر لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے تم اسکا التزام رکھنا یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۴۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مشرکوں میں ایک شخص (مسلمانوں سے) مذاق کے طور پر کہا کرتا تھا میں تمہارے آنحضرت کو ایسا دیکھتا ہوں کہ پائخانہ کے آداب بھی سکھاتے ہیں میں نے (اُس سے کہا) ہاں ہمیں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (ہم پائخانہ کیلئے بیٹھکر) قبلہ کیطرف منہ نکیا کریں اور داہنے ہاتھوں سے استنجا

---

[1] یعنے شرمگاہ کے مقابلہ میں کپڑے پر قدرے پانی ڈال لیا کیونکہ چھینٹے پانی سے پیشاب کا قطرہ آنا بند ہو جاتا ہے ۱۲

[2] منکر الحدیث وہ شخص ہے جو باوجود غیر ثقہ اور معتبر نہ ہونیکے کسی حدیث کو اکیلا روایۃ کرے اور کوئی راوی اس حدیث میں اسکا موافق نہ ہو

[3] ترجمہ ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ بھی پاک ہی لوگوں کو دوست بناتا ہے ۱۲

نہ کیا کریں اور تین ڈھیلوں سے کم پر (استنجے کیلئے) بس نہ کریں اور ان میں ہڈی کوئی پلیدی اور مینگنی نہ ہو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے اور ان لفظوں سے (بعینہٖ امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۳۴۳) حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اُسے سامنے رکھکر اور ہم سے پیٹھ کرکے پیشاب کیا۔ ہم نے کہا ان کو تو دیکھو عورتوں کی طرح (یہ پیشاب کرتے) پیشاب سے بنی اسرائیل کے ایک شخص کو تکلیف پہنچی تھی بنی اسرائیل اپنے مذہب کیوجہ سے (یہ کرتے تھے کہ جب انہیں پیشاب لگ جاتا تھا تو بدن کو قینچیوں سے کاٹ دیتے تھے) اس شخص نے ان لوگوں کو (اس مذہبی بات سے) منع کیا مگر (اس منع کرنے کی وجہ سے) اس شخص کو قبر میں عذاب دیا گیا۔ یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور بیہقی کو دارمی نے ابوموسیٰ سے نقل کیا ہے۔

(۳۴۴) مروان اصفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ اونٹ بیٹھا ہوا ہے قبلہ کی جانب اپنی اونٹنی بٹھائی اور خود وہیں بیٹھکر اونٹنی کیطرف منہ کرکے پیشاب کرلیا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن[1] یہ شریعت میں قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ (انہوں نے کہا (ہاں) مگر کہ راستے جنگلوں میں منع کیا گیا ہے اور جب تیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی شئی پردہ بنجائے تو پھر کوئی گناہ نہیں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت پائخانہ میں سے باہر آتے تو یہ دعا (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ (ترجمہ) سب تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ناپاکی دور کی اور عافیت عطا کی) پڑھتے تھے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۴۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جنوں کی جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنی امت کو ہڈی یا لید سے استنجا کرنے سے منع فرمادیجئے کیونکہ اللہ نے ہمارے واسطے انہیں غذا کردی ہے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

باب مسواک کرنیکا (بیان)[2]

---

[1] ابوعبدالرحمٰن ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے ۱۲

[2] امام نووی لکھتے ہیں مجھ سے کہ درست حال یہ ہے کہ مسواک کرنا اور وہ بھی سنت ہے کہ اصل سنت میں دہنی طرف سے کرنی شروع کرے ۱۲

پہلی فصل (۳۴۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خوف نہ ہوتا تو انہیں عشاء کی نماز کو دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنیکا حکم کر دیتا تاکہ وہ ضروری کیا کریں یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۳۴۸) شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں اگر پہلے کیا کام کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا مسواک کیا کرتے تھے یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے

(۳۴۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تہجد کیواسطے رات کو اٹھتے تو اپنے دہن میں مسواک کیا کرتے تھے۔ (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دس باتیں امور دین کی ہیں مونچھ کا کتروانا اور داڑھی بڑھانا اور مسواک کرنا اور ناک میں پانی دینا اور ناخن کٹوانا اور انگلیوں کی بیچ دھونا اور بغل کے بال دور کرنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور کم پانی سے استنجا کرنا راوی کہتے ہیں دسویں بات بھول گیا لیکن شاید کلی کرنا ہو یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے اور ایک روایۃ میں داڑھی بڑھانیکے عوض ختنہ کرانا ہے (مصنف کہتے ہیں) میں نے اس روایۃ کو صحیحین میں نہیں دیکھا اور نہ حمیدی کی کتابین میں ہاں مصنف جامع نے اسے نقل کیا ہے اور ایسا ہی خطابی نے معالم سنن میں ابوداؤد سے بواسطہ عمار بن یاسر کے نقل کیا ہے۔

دوسری فصل (۳۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسواک سے منہ صاف ہوتا ہے اور اللہ راضی ہوتا ہے۔ یہ روایۃ امام شافعی اور امام احمد اور دارمی اور نسائی نے نقل کی ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں بغیر اسناد کے روایۃ کی ہے۔

(۳۵۲) ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں حیا کرنا اور خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا اور ختنہ کرانا بھی نقل کیا گیا ہے۔ یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے

(۳۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی رات یا دن کو سو کر

لہ کیونکہ کلی وغیرہ میں یہ خشکی رہ جاتی ہے اور وضو نہیں ہوتا لہذا انہیں خیال کرکے دھونی چاہئیں ۱۲

سہ یعنی منہ الوسخ پانی میں اسراف نکرے ۱۲ سہ یعنی ختنہ کے بغیر نہیں ہو یہ سنت نہیں ہیں ۱۲

اُٹھتے تھے تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے تھے یہ روایت (امام) احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تو دھونے کیواسطے مجھے مسواک دیدیتے تھے پھر میں خود کرکے اُسے دھوکر آپکو دیدیتی تھی یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۳۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں پھر دو آدمی میرے پاس آئے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے انمیں سے چھوٹے کو مسواک دیدی مجھے کہنے لگا کہ بڑے کی تعظیم چاہیئے پھر میں نے اُن میں سے بڑے کو دیدی یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۳۵۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کبھی جبرئیل میرے پاس آتے ہیں تو مسواک کرنے کے لئے ضرور ہی امر کرتے ہیں اور مجھے اندیشہ ہوا[۵۲] کہ میرے پہل جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ روایت (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۳۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تم پر مسواک کی بہت تاکید کرتا ہوں (کہ ضرور کرتے رہا کرو) یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۳۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص کھڑے ہوئے تھے ایک انمیں دوسرے سے بڑا تھا آپ پر مسواک کی فضیلت میں یہ وحی کی گئی کہ مسواک بڑے کو دو۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نماز کے واسطے مسواک کیجائے وہ اُس نماز پر جس کیواسطے مسواک نہ کیجائے ستر درجہ فضیلت میں بڑھ جاتی ہے یہ روایت بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۳۶۰) ابوسلمہ زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا اندیشہ نہوتا تو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے اور عشاء کی

---

[۵۱] اس سے معلوم ہوا کہ مسواک کرتے ہوئے اُسے چھیل ہی دھولینی چاہیئے اور یہ کہ بزرگوں کے لعاب سے برکت کی امید رکھنی درست ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اول خود آپ کی مسواک اسی لئے کرتی تھیں ۱۲

[۵۲] کیونکہ حضور حضرت جبرئیل کے کہنے کی وجہ سے اور اپنی عادت کیوجہ سے ہمیشہ مسواک کیا کرتے تھے ۱۲

نماز کو تہائی رات تک تاخیر کرکے پڑھنے کا حکم کردیتا راوی کہتے ہیں (کہ اسی حدیث کیوجہ سے) زید بن خالد کا یہ حال تہا کہ ہر نماز کیواسطے مسجد میں آتے تہے اور مسواک منشیوں کے قلم کی جگہ کان میں رکہی رہتی تہی جب نماز کے واسطے کہڑے ہوتے مسواک ضرور کرلیتے اور پھر وہیں کان میں رکہہ لیتے۔ یہ روایۃ ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے مگر ابوداؤد نے تاخیر عشا کو تہائی رات تک ذکر نہیں کیا اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب وضو کی سنتوں کا (بیان)

پہلی فصل (۳۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب کوئی تم میں سے سوکر اٹہے تو چاہیئے کہ بغیر تین مرتبہ ہاتہہ دہوئے کسی برتن میں نہ ڈالے[1] کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ ہاتہہ رات بہر کہاں رہا۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۳۶۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب کوئی تم میں سے سوکر اٹہے تو اُسے چاہیئے کہ وضو کرے اور تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ ناک کے نتہنوں میں شیطان[2] سویا کرتا ہے یہ روایۃ متفق علیہ ہے اور کسی نے عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کرتے تہے انہوں نے (سُنکر) پانی منگوایا اور دونوں ہاتہوں پر ڈالکر دونوں کو دو دو مرتبہ دہویا پھر تین تین مرتبہ کلی اور ناک صفائی پھر تین ہی مرتبہ منہ دہویا پہر دونوں ہاتہوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دہویا پھر دونوں ہاتہوں سے سر کا مسح کیا اسطرح پر کہ دونوں کو ابتدا سر سے لیجاکر گدی تک لیگئے پہر دونوں کو لوٹاکر جس جگہ سے مسح شروع کیا تہا وہاں تک لائے پھر دونوں پانوں دہوئے یہ روایۃ امام مالک اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابوداؤد نے بہی اسیطرح (نقل کی ہے) اور جامع الاصول والے نے (بہی) اسے ذکر کیا ہے۔ اور بخاری و مسلم میں (اسطرح ہے کہ عبداللہ بن زید بن عاصم سے کسی نے کہا کہ ہمیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح وضو کرکے دکہلاؤ انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اُس میں سے

---

[1] تورپشتی کہتے ہیں کہ یہ حکم اُس شخص کے حق میں ہے جو نقطۂ دہیلوں سے استنجا کرکے بہر بدن سو جائے اور جو پانی سے استنجا کرے یا پہر پہنکر سووے اُسے ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے کہ اگر دھوئے تو بہتر ہے ۱۲

[2] یہ ارشاد آنحضور کا یا تو حقیقۃً ہے کہ واقعی شیطان وہاں سوتا ہو اور یا استعارہ کے طور پر آنحضور نے یہ فرمایا ہو کہ یہ ناک کی رطوبت خبیثہ جمع ہوکر پلیدی بنجاتی ہے اور یہ شیاطین کے موافق ہے ۱۲ مرقاۃ

دونوں ہاتھوں پر ڈالکر دونوں کو تین تین دفعہ دھویا پھر برتن میں داہنا ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور اسیطرح تین دفعہ کیا پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور تین دفعہ منہ دھویا پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور دو دو دفعہ کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور سر کا مسح کیا اسطرح پر کہ دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے سے پیچھے تک لیگئے اور پیچھے سے آگے تک لائے پھر دونوں پاؤں دھوئے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسطرح تھا اور ایک روایت میں (اسطرح ہے کہ) دونوں ہاتھوں کو (سر کے) آگے پیچھے لیگئے اسطرح کہ ابتدا سر سے شروع کر کے گدی تک لیگئے اور پھر جس جگہ سے شروع کیا تھا وہیں لوٹا کر دونوں ہاتھ لائے پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے تین مرتبہ تین چلو پانی سے کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا اور ناک صاف کی۔ اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور اسیطرح تین دفعہ کیا۔ اور بخاری کی ایک روایت میں یہ ہے کہ سر کا مسح کیا اور دونوں ہاتھوں کو ایکدفعہ (سر کے) آگے پیچھے لیگئے پھر ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے اور بخاری کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ کلی کی اور ایک چلو پانی سے تین دفعہ ناک صاف کی

(۳۶۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک ایک مرتبہ (سب اعضاء) دھوئے اور اسپر زیادتی نہیں کی۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۳۶۴) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دو دو مرتبہ (اعضاء) دھوئے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۳۶۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ موضع مقاعد[1] میں یہ وضو کیا اسطے بیٹھے اور (لوگوں سے) یہ فرمایا اگر تم چاہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کیطرح کر کے دکھلادوں پھر وضو کیا اور تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے لوٹکر مدینہ آتے تھے جب ہم راستہ میں ایک پانی کے قریب آئے تو چند آدمیوں نے جلدی سے (پہنچکر) اور وقت عصر کا دیکھ کر (ہم سے پہلے ہی) وضو کر لیا اور وہ بہت جلد باز تھے جب ہم انکے پاس پہنچے تو انکی ایڑیاں جنہیں پانی نہیں لگا تھا (خشک) چمک رہی تھیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیکھکر) فرمایا کہ ان ایڑیوں کو (دوزخ کی) آگ کا عذاب[2] ہوگا

[1] ابن ہمر کہتے ہیں کہ مقاعد مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا نام ہے ۱۲

[2] کیونکہ ایڑیوں کے خشک رہجانے سے وضو نہیں ہوا اور بے وضو نماز ہی نہیں ہوتی ہے لہذا یہی موجب عذاب ہوئیں ۱۲

اور تم پورا وضو[1] کیا کرو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۶۷) مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے ماتھے کے اوپر اور عمامہ پر[2] اور جرابوں پر مسح کیا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۳۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی الوسع اپنے ہر کام میں پاکیزگی اور ستھرائی کرنے اور جوتہ پہننے میں داہنی جانب سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے۔ (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۳۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم کھانے پینے کی چیز سے ہاتھ دھو لیا کرو تو وضو کیا کرو۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۳۷۰) سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے (وضو شروع کرتے ہوئے) بسم اللہ نہیں کہی اس کا وضو نہیں ہوگا۔ یہ روایت ترمذی و ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور یہی حدیث امام احمد، ابوداؤد نے ابوہریرہ سے نقل کی ہے اور دارمی نے ابوسعید خدری سے اور یہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور ان سب محدثین نے اس حدیث کے ذیل میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ جس کا وضو (پورا) نہیں ہوا اس کی نماز (بھی) نہیں ہوگی۔

(۳۷۱) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول خدا مجھے وضو کرنا بتا دیجئے آپ نے فرمایا وضو پورا کیا کرو اور انگلیوں میں خلال کیا کرو (تاکہ بشرہ خشک نہ رہ جاویں) اور ناک میں اندر[3] تک پانی دیا کرو ہاں اگر روزہ ہو (تو خیر کہ پانی کے اندر جانے کا اندیشہ ہے) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ اور دارمی نے (یہی حدیث) انگلیوں کے ذکر تک نقل کی ہے۔

(۳۷۲) عاصم بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم وضو کرو تو پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر لیا کرو یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] سنن بیہقی، وضو کے فرائض اور واجبات اور سنن کو پورے طور پر ادا کیا کرو ۱۲ منہ

[2] صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ شاید آنحضور نے سر کا مسح کر کے عمامہ کو سنورا ہو جس سے راوی یہ سمجھ گئے کہ عمامہ پر بھی مسح کرتے ہیں یا درحقیقت عمامہ پر مسح کرنا ثابت ہو ۱۲ منہ

[3] تاکہ عمدہ طریقہ سے ناک کی صفائی ہو جائے اور روزہ میں اس طرح اندر تک پانی نہ دینا چاہئے کیونکہ روزہ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے ۱۲

(۳۷۳) مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ وضو کر چکے تو اپنے دونوں پیروں کی انگلیوں کو چھنگلی سے ملتے تھے۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وضو کرتے تھے تو ایک چلو میں پانی لیکر ٹھوڑی کے نیچے (داڑھی میں) ڈالکر خلال کرتے تھے اور یہ فرماتے کہ مجھے میرے پروردگار نے اسی طرح حکم کیا ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۳۷۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی میں (انگلیوں سے) خلال کرتے تھے۔ اس روایت کو ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۷۶) ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا (کہ اول) انہوں نے دونوں ہاتھوں کو دھوکر خوب صاف کیا پھر تین دفعہ کلی کی اور تین ہی دفعہ ناک میں پانی دیا اور تین ہی دفعہ منہ اور کہنیاں دھوئیں اور ایک دفعہ سر کا مسح کرکے ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی لیکر کھڑے ہی کھڑے پی لیا اور فرمانے لگے میرا دل چاہا کہ تمہیں یہ دکھلاؤں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کس طرح ہوتا تھا۔ یہ روایت ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۳۷۷) حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) جس وقت حضرت علی نے وضو کیا ہم بیٹھے دیکھ رہے تھے (اول) انہوں نے (برتن میں) ہاتھ ڈال کر منہ میں پانی لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور بائیں ہاتھ سے ناک صفائی اور اسیطرح تین مرتبہ کیا اور پھر فرمایا جس کی یہ خوشی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے تو آپکا وضو اسیطرح ہوتا تھا۔ یہ روایت دارمی نے نقل کی ہے۔

(۳۷۸) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (وضو کرتے ہوئے) دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ ایسے ہی کیا اس روایت کو ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۳۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا اور دونوں کانوں کے اندر شہادت کی انگلیوں سے اور باہر دونوں انگوٹھوں سے مسح کیا۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

ف۱ کیونکہ اس پانی کے ساتھ ایک عبادت یعنے وضو ادا ہوا ہے اس لئے اس پانی میں برکت ہے آنحضور نے اپنی امت کے سکھلانے کے لئے کھڑے ہو کر پیا کہ اس پانی کا کھڑے ہو کر پینا جائز ہے ۱۲

(۳۸۰) ربیع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے وہ کہتی ہیں کہ آپ نے اپنے سر کی اگلی پچھلی جانب اور کن پٹیوں اور دونوں کانوں پر ایک بار مسح کیا اور ایک روایت میں (اسطرح ہے) کہ آنحضور نے وضو کرتے ہوئے دونوں انگلیاں کانوں کے سوراخوں میں دیکر مسح کیا) یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے پہلی روایت نقل کی ہے اور امام احمد اور ابن ماجہ دوسری روایت نقل کی ہے۔

(۳۸۱) عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور دوسرا پانی لیکر اپنے سر کا مسح کیا۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور مسلم نے کچھ زیادتی کیساتھ نقل کیا ہے۔

(۳۸۲) حضرت ابوامامہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کرتے ہیں کہ آپ (وضو میں) دونوں آنکھوں کے کونوں کو ملتے تھے اور کہتے تھے کہ دونوں کان سر ہی میں سے ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابوداؤد اور ترمذی نے اسے نقل کرکے یہ ذکر کیا ہے کہ حماد کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ قول الاذنان من الرأس (ترجمہ) دونوں کان سر میں سے ہیں) ابوامامہ کا ہے یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

(۳۸۳) عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک دیہاتی آیا وہ آپ سے وضو کو پوچھتا تھا آپ نے تین تین بار (اعضاء کو) دھوکر اسے دکھایا اور فرمایا کہ وضو اسی طرح ہے جس نے اس پر زیادتی کی اس نے برا کیا اور ظلم و تعدی کی۔ یہ روایت نسائی و ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابوداؤد نے اسی کے معنے جیسی نقل کی ہے۔

(۳۸۴) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ میں تجھ سے جنت (کی دائمی نعمت) کا ایک سفید محل کا سوال کرتا ہوں انہوں نے (سنکر) کہا اے میرے بچے اللہ سے جنت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایسے لوگ ہونگے جو پاکیزگی میں اور دعا کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔ یہ روایت احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

۱؎ یعنے جو مسنون باتیں پر جو ہیں بیان کیا بلکہ ملحدہ پانی لیکر مسح کیا ۱۲

۲؎ لہذا کانوں کا بھی مسح ضروری ہے اور جو پانی سر کے مسح کے واسطے لیا ہے وہی کافی ہو جاوے گا ۱۲

۳؎ یعنے بوجہ مخالفت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زیادتی کے کرنے والے نے اپنے اوپر ظلم و تعدی کی ۱۲

(۳۸۵) اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے تھے کہ وضو میں (وسوسے ڈالنے کیلئے) ایک شیطان ہے جسکو ولہان[1] کہتے ہیں لہٰذا تم پانی کے وسوسوں سے بچتے رہا کرو یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سناد میرے نزدیک قوی نہیں کیونکہ سوائے راوی خارجہ کے ہمیں معلوم نہیں کہ کسینے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہو اور یہ خارجہ بھی ہم لوگوں کے نزدیک قوی نہیں۔

(۳۸۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ وضو کرکے اپنے کپڑے کے پلّہ سے مُنہ مبارک پونچھ لیا کرتے تھے اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۳۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا (صلی) اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رومال تھا آپ وضو کرنیکے بعد اُس سے اپنے اعضا پونچھ لیا کرتے تھے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں کیونکہ ابو معاذ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تیسری فصل (۳۸۸) حضرت ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے ابو جعفر سے جنکا نام محمد باقر ہے یہ پوچھا کہ تم سے جابر نے یہ بیان کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اپنے اعضا کو ایک ایک دفعہ اور دو دو دفعہ اور تین تین دفعہ دھویا ہے انہوں نے کہا ہاں[2]۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۸۹) حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں دو دو دفعہ اپنے اعضاء کو دھویا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ نور پر نور ہے۔

(۳۹۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو میں تین تین دفعہ (اعضا کو دھویا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا اور مجھ سے پہلے نبیوں کا اور حضرت ابراہیم کا یہی وضو ہے (سب اسیطرح وضو کرتے تھے ان دونوں روایتوں کو رزین نے نقل کیا ہے اور امام نووی نے مسلم کی شرح میں دوسری روایت کو ضعیف کہا ہے۔

---

[1] ولہان کے معنے حیرانی پریشانی کے ہیں اور چونکہ یہ شیطان وسوسے ڈالنے کے شوقمیں اور حرص میں نہایت سرگرداں رہتا ہے اس لئے اسکو بھی ولہان کہتے ہیں ۱۲ [2] کبھی ایک ایک دفعہ اور کبھی دو دو دفعہ اور کبھی تین تین دفعہ اور فقہا کا قاعدہ یہ ہے کہ ایک ایک دفعہ اعضا کو وضو میں دھونا فرض ہے اور دو دو دفعہ دھونا کافی ہے اور تین تین دفعہ دھونا سُنّت ہے ۱۲

(۳۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیواسطے وضو کرتے تھے اور ہم میں سے کسیکا جبتک وضو نہ ٹوٹتا تھا تو پہلا ہی وضو (نماز کیواسطے) کافی ہوتا تھا یہ روایۃ دارقطنی نے نقل کی ہے

(۳۹۲) محمد بن یحییٰ بن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبید اللہ سے کہا مجھے یہ بتاؤ کہ (تمہارے باپ) عبداللہ بن عمر جو ہر نماز کیواسطے خواہ وضو سے ہوں یا نہ ہوں وضو کرتے تھے یہ مسئلہ اُنہوں نے کس سے لیا تھا عبید اللہ کہنے لگے کہ مجھسے اسماء زید بن خطاب کی بیٹی نے بیان کیا ہے اور اُن سے حنظلہ بن ابو عامر غسیل کے بیٹے عبداللہ نے بیان کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کیواسطے وضو کرنیکا حکم کیا گیا تھا خواہ وضو سے ہوں یا نہ ہوں اور جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسمیں تکلیف ہوئی تو ہر نماز کیوقت مسواک ہی کرنیکا حکم کر دیا گیا اور وضو کرنا بغیر ٹوٹنے کے معاف کر دیا گیا کہتے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن میں قوت دیکھی (کہ مجھے ہر نماز کیوقت وضو کرنے میں کچھ تکلیف نہیں) لہذا وہ برابر کرتے رہے حتی کہ انتقال کر گئے۔ یہ روایۃ امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۳۹۳) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سعد کے پاس تشریف لیگئے اور وہ وضو کر رہے تھے آنحضور نے فرمایا ای سعد یہ کیسا اسراف ہے اُنہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) کیا وضو کرنیمیں بھی اسراف ثمار ہوتا ہے فرمایا ہاں اگرچہ تم چلتی نہر پر بھی ہو۔ یہ روایۃ امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۳۹۴) حضرت ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایۃ کرتے ہیں آپ فرماتے تھے کہ جسنے وضو کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھلی اُسنے اپنے تمام بدن کو پاک کر لیا (بسم اللہ کی برکت سے تمام بدن پاک ہو جاویگا) اور جسنے وضو کرتے ہوئے بسم اللہ نہ پڑھی تو (اُسکے بدنمیں سے فقط وضو کی جگہ ہی پاک ہوگی اور ابو رافع سے نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے واسطے وضو کرتے تھے تو اپنی انگلی میں سے انگوٹھی کو پھیر دیا کرتے تھے (تاکہ وہ جگہ بھی تر ہو جائے) یہ دونوں روایتیں دارقطنی نے نقل کی ہیں اور دوسری روایۃ ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لہ اس حدیث سے مسلم ہوتا ہے کہ ہر نماز کے واسطے آپ پر وضو واجب تھا اور دوسری حدیث میں آتا ہے کہ یہ حکم بعد میں آپ سے منسوخ کر دیا گیا ۱۲

لہ کیونکہ اسمیں اول تو تضییع وقت ہی جو عمر میں اسراف ہے اور دوسرے حد شرعی سے تجاوز ہے یا آنحضور کی اسراف سے مراد گناہ ہے ۱۲

باب نہانے کے بیان مین

فصل پہلی (۳۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے عورت کے چاروں ہاتھوں پاؤں کے درمیان بیٹھ کر صحبت کرے تو اُسپر نہانا واجب ہے اگرچہ انزال نہ ہو (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۳۹۶) حضرت ابوسعید خُدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہانا انزال ہی سے لازم آتا ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور شیخ امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ حکم احتلام کی بابت ہے (کہ اگر سونے کے بعد کچھ کپڑا گیلا دیکھے تو نہالے ورنہ نہیں) یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے اور مجھے بخاری و مسلم میں یہ روایۃ نہیں ملی۔

(۳۹۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُمّ سلیم نے عرض کیا یارسول خدا اللہ تعالےٰ حق باتوں کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا لہذا یہ بتایئے کہ اگر عورت کو احتلام ہوجائے تو کیا اُسپر غسل واجب ہے فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھے[۵۱] حضرت ام سلمہ نے (یہ سنکر شرم کی وجہ سے) اپنا مُنہ ڈھک لیا اور یہ عرض کیا یارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے فرمایا ہاں تَرِبَتْ[۵۲] یَمِیْنُكِ (اگر نہوتا) تو بچہ اپنی ماں کی صورت کیوں ہوجاتا ہے یہ روایۃ متفق علیہ ہے اور مسلم نے ام سلیم کی روایۃ میں یہ زیادہ نقل کیا ہے کہ مرد کی منی غلیظ اور سپید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے اور دونوں میں سے جس کی منی بڑھ جاوے یا پہلے نکل جاوے بچہ اُسی کی صورت ہوجاتا ہے۔

(۳۹۸) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صحبت کے بعد نہاتے تو اول دونوں ہاتھ دھو کر[۵۳] نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنے ہاتھ میں پانی لیکر بالوں کی جڑوں میں انگلیوں سے خلال کرکے پہنچاتے اور دونوں ہاتھوں میں پانی لیکر تین دفعہ سر پر ڈالکر ملتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے یہ روایۃ متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایۃ میں (اسطرح) ہے کہ آنحضور اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے

---

[۵۱] یعنے سوکر اٹھنے کے بعد اپنے کپڑے پر منی کی تراوٹ دیکھے تو غسل واجب ہے ۱۲

[۵۲] ترجمہ تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ اہل عرب اس کلمہ کو تعجب کے وقت بولتے ہیں اور اسکے معنی مراد نہیں لیتے ۱۲ طیبی

[۵۳] یہ ہاتھ دھونا پاکی برتنوں کے لئے احتیاطاً تھا ۱۲

دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں میں پانی لیکر اپنی شرمگاہ دھوتے پھر وضو کر لیتے۔

(۳۹۹) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ کہتی تھیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہانے کے واسطے پانی رکھا اور پردہ کیلئے کپڑا ڈالدیا آنحضور نے (اول) دو دفعہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ میں پانی لیکر اپنی شرمگاہ دھوئی پھر ہاتھوں کو مٹی ملکر دھویا اور کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور منہ دھوکر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالکر سارے بدن پر بہالیا پھر (نہانیکی جگہ سے) علیحدہ ہوکر دونوں پاؤں[۵۱] دھوئے (اور بدن پوچھنے کے لئے) میں ایک کپڑا دینے لگی آپ نے نہ لیا (بلکہ) دونوں ہاتھوں سے پانی پونچھتے ہوئے (میرے پاس سے) تشریف لیگئے (یہ روایت متفق علیہ ہے اور ان الفاظ سے بعینہٖ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۴۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایام سے نہانیکی بابت پوچھا آپ نے بسطرح عورتیں نہایا کرتی ہیں اُس سے فرمادیا اور پھر یہ فرمایا کہ ایک پیتہر مُشک میں (رنگا ہوا) لیکر اُس سے صفائی کر لینا اُسنے پوچھا کہ اُس سے کسطرح صفائی کروں آنحضور نے فرمایا کہ (ہاں) اس سے صفائی کر لینا پھر اُسنے پوچھا کہ اُس سے کس طرح صفائی کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ[۵۲] اس سے صفائی کر لینا میں نے (یہ سنکر) اُسے اپنی طرف کھینچ لیا اور یہ بتادیا کہ اسے خون کی جگہ رکھدینا (تاکہ خون کی بدبو جاتی رہے یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۴۰۱) حضرت ام سلمہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنے سر کی مینڈھیاں بہت مضبوط گوندھتی ہوں کیا جنابت کے بعد نہانے کیواسطے انہیں کھولا کروں آپ نے فرمایا نہیں تمہیں یہی کافی ہے کہ تین لپیں پانی لیکر اپنے سر پر ڈال لیا کرو اور پھر سارے بدن پر بہالیا کرو پاک ہوجاؤ گی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۰۲) حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُدّ[۵۳] پانی سے وضو کر لیتے تھے اور ایک صاع

---

۵۱ یہ حکم ایسی جگہ ضروری ہے جہاں پانی اکٹھا ہوتا ہو ورنہ ضروری نہیں ۱۲

۵۲ سبحان اللہ آنحضور کا کہنا تعجب سے تھا کہ ایسی ظاہر باہر بات بھی تو نہیں سمجھتی اور بوجہ شرم کے اسکی تصریح نہ فرماتے تھے ۱۲

۵۳ مُدّ ایک پیمانہ کا نام ہے جو تقریباً ایک سیر کا ہوتا ہے کیونکہ مُدّ دو رطل کو کہتے ہیں اور رطل کا وزن قریب آدھ سیر کے ہے اور ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے لہٰذا وہ تقریباً چار سیر کا ہوا آنحضور نہانے میں کم پانی خرچ کرتے تو پانچ مُدّ یعنی پانچ سیر پانی سے غسل فرمالیتے ۱۲

سے یا پانچ مُدّ سے نہا لیتے تھے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۴۰۴) حضرت معاذہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جو دونوں کے بیچ میں رکھا رہتا تھا غسل کر لیتے تھے اور آپ مجھ سے جلدی کرتے تھے تو میں یہ کہدیا کرتی تھی کہ میرے واسطے بھی چھوڑ دو میرے واسطے بھی تو چھوڑو معاذہ کہتی ہیں کہ یہ دونوں جُنبی ہوتے تھے (یہ روایت) متفق علیہ ہے

دوسری فصل (۴۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کی بابت پوچھا گیا جسکے کپڑے پر سونے اُٹھنے کے بعد) تری معلوم ہوتی ہے اور احتلام یاد نہیں آپ نے فرمایا کہ اسے نہا لینا چاہیئے اور اس شخص کی بابت بھی (پوچھا گیا) جسے احتلام یاد ہے اور تری معلوم نہیں ہوتی آپ نے فرمایا اسپر غسل واجب نہیں ام سلیم کہنے لگیں کہ اگر عورت ایسی بات دیکھے تو کیا اُسپر بھی غسل لازم ہے آپ نے فرمایا ہاں عورتیں بھی مردوں ہی کی مثل ہیں یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور دارمی اور ابن ماجہ نے "اسپر غسل واجب نہیں" تک نقل کی ہے۔

(۴۰۵) حضرت عائشہ ہی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کی ختنہ کی جگہ سے تجاوز کر جائے (یعنے حشفہ غائب ہو جائے) تو (دونو پر) غسل واجب ہے (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم دونوں نہائے یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۰۶) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر بال کی جڑ میں جنابت ہوتی ہے لہذا سب بالوں کو خوب[۱] دھو یا کرو اور بدن کو خوب پاک کیا کرو۔ یہ روایت ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ حارث بن وجیہ راوی ایک بوڑھا شخص ہے وہ معتبر نہیں

(۴۰۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جسنے جنابت سے نہاتے میں ایک بال برابر بھی جگہ (خشک) چھوڑ دی تو اُسکا پورا غسل نہیں ہوگا اور (قیامت کے روز) اس[۲] اسطرح اُسے آگ کا عذاب دیا جائیگا حضرت علی فرماتے ہیں اسی[۳] وجہ سے میں نے سر سے دشمنی کی اسی وجہ سے میں نے سر

---

[۱] اگر ایک بال کے نیچے بھی جگہ خشک رہ جائیگی تو غسل ادا نہ ہوگا ۱۲ [۲] یعنی کئی قسم کے عذاب دیئے جائینگے ۱۲

[۳] یعنی اسی خیال سے کہ اگر بال رہے تو شاید ان کی جڑیں خشک رہ جائیں اسلئے میں نے دشمنی کا سا معاملہ کر کے سب سر منڈا دیا۔ اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ ہمیشہ سر منڈا دینا چاہیے چنانچہ حضرت علی کرتے تھے مگر اولیٰ بالوں کا رکھنا ہے ۱۲

دشمنی کی اسی وجہ سے بیٹے سر سے (فصلی کی (کہ منڈاؤالا) تین مرتبہ یہی کہا یہ روایۃ ابو داؤد اور احمد اور دارمی نے نقل کی ہے مگر ابوداؤد اور دارمی نے اُسے مکرر نہیں بیان کیا کہ میں نے اسی لئے اپنے سر سے دشمنی کی۔

(۴۰۸) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہانیکے بعد وضو نہ کرتے تھے کیونکہ پہلا ہی وضو کافی ہوتا تھا یہ روایۃ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۰۹) حضرت یعلیٰ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ہوئے دیکھا (اور وعظ کیلئے) ممبر پر چڑھکر اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ فرمایا (کہ اے لوگو) اللہ خود حیادار اور پردہ دار ہے اور حیا اور پردہ ہی کو وہ پسند بھی کرتا ہے لہذا تم میں سے جب کوئی نہاوے پردہ کر لیا کرے یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور نسائی کی ایک روایۃ میں (اسطرح ہے) آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ پردہ پوش ہے اسلئے جب تم میں سے کوئی نہانیکا قصد کرے تو کسی شے کا پردہ کر لیا کرے۔

تیسری فصل (۴۱۰) حضرت اُبی بن کعب کہتے ہیں یہ حکم کہ نہانا انزال کے بعد ہی میں لازم ہے شروع اسلام میں آسانی کی وجہ سے تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا یہ روایۃ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۴۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ عرض کیا کہ میں نے جنابۃ سے نہاکر صبح کی نماز پڑھی پھر میں نے دیکھا کہ ناخن کے برابر بدن پر جگہ (خشک) رہگئی اُسے پانی نہیں پہنچا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم (بھیگا) ہاتھ بھی اُسپر پھیر لیتے تو کافی ہو جاتا۔ یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۱۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اول[1]) پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں۔ اور جنابۃ سے نہانا اور کپڑے پر سے پیشاب دھونا سات سات مرتبہ پھر ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بابت سوال کرتے رہے یہانتک کہ پانچ نمازیں کر دی گئیں اور جنابۃ سے نہانا اور پیشاب کا کپڑے پر سے دھو دینا ایک ایک مرتبہ رہ گیا۔ یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنے شب معراج میں پچاس نمازیں اول فرض ہوئی تھیں پھر تخفیف کر دیگئی ۱۲

باب جنبی شخص سے ملنے[1] جلنے اور جو چیز اُسکے لئے جائز ہے اُسکے بیان میں

پہلی فصل (۴۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجھسے ملاقات ہوئی اور میں جنبی تھا آنحضور نے میرا ہاتھ[2] پکڑ لیا میں بھی آپکے ہمراہ ہو لیا جب آنحضور بیٹھ گئے میں چپکے سے نکلکر اپنے مکان پر آیا اور نہاکر آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ تم کہاں تھے میں نے آپ سے (قصہ) بیان کیا کہ میں ناپاک تھا اسلئے چلا گیا تھا آپ نے (سنکر) فرمایا سبحان اللہ مومن تو ناپاک نہیں ہوتا ان لفظوں سے (بعینہ) بخاری کی روایت میں ہے اور مسلم نے اسی کے معنی جیسی نقل کی ہے اور ابوہریرہ کے قصہ بیان کرنے کے بعد یہ زیادتی بیان کی ہے (کہ ابوہریرہ نے کہا) چونکہ میں جنبی تھا اسلئے آپ کے پاس بیٹھنا مجھے مناسب نہ معلوم ہوا یہانتک کہ میں نہالیا اسطرح (یہ زیادتی) بخاری کی بھی دوسری روایت میں ہے۔

(۴۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا کہ مجھے رات کو جنابت ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا (کہ اسیوقت) وضو کرکے اپنے عضو تناسل کو دھوکر سو جایا کرو (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۴۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی جنبی ہوکر کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے (یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۴۱۶) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرکے دوبارہ کرنیکا ارادہ کرے تو بیچ میں[3] وضو کر لیا کرے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک غسل کے ساتھ چند مرتبہ اپنی بی بیوں سے صحبت کر لیا کرتے تھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی کیا کرتے تھے۔ یہ

---

[1] بیٹھنے اُسکے ساتھ بیٹھنا اور کلام کرنا اور معاملات کرنے جائز ہیں یا نہیں ۱۲

[2] اس سے جنبی کے ساتھ مصافحہ کرنا ثابت ہوتا ہے کیونکہ بعد معلوم ہونے آنحضرت کے کہ ابوہریرہ [illegible] انکار نہیں فرمایا ۱۲

[3] کیونکہ اسمیں اول تو پاکیزگی ہے دوسرے لذات بھی زیادہ ہو جاتی ہے ۱۲

روایۃ مسلم نے نقل کی ہے اور ابن عباس کی حدیث (جو مصابیح میں اسی موقعہ پر ہے) ہم انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاطعمہ میں ذکر کرینگے۔

دوسری فصل (۴۱۹) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بی بی تسلے[۱] میں نہائی تھیں آنحضور نے اسی پانی سے وضو کرنیکا قصد کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنبی تھی (اور اس پانی میں نہائی تھی) آنحضور نے فرمایا کہ پانی تو جنبی نہیں ہوتا۔ یہ روایۃ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور دارمی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے اور شرح السنت میں ابن عباس سے اور انہوں نے حضرت میمونہ سے مصابیح کے الفاظ جیسی (نقل کی ہے)۔

(۴۲۰) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کیوجہ سے نہاکر گرم ہونے کیواسطے میرے نہانے سے پہلے میرے ساتھ لیٹ[۲] جایا کرتے تھے۔ یہ روایۃ ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے (بھی) اسی طرح نقل کی ہے۔ شرح السنۃ میں مصابیح کے الفاظ کے مثل (نقل کی ہے)۔

(۴۲۱) حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ سے نکلکر ہمیں کلام مجید پڑھا دیا کرتے تھے۔ اور ہمارے ساتھ (اوسیوقت) کوئی شے کھایا کرتے تھے آپ کو کلام مجید کے پڑھنے سے سوائے جنابۃ کے کوئی شے نہیں روکتی تھی یعنے فقط اس حالت میں قرآن نہیں پڑھتے تھے یہ روایۃ ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح (نقل کی ہے)۔

(۴۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایام والی عورت کو اور جنبی کو قرآن بالکل نہیں پڑھنا چاہیئے۔ یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۴۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ان مکانوں کے دروازے مسجد کی طرف سے پھیر کر (دوسری طرف) بنادو کیونکہ ایام والی عورت اور جنبی کو مسجد میں جانا میں جائز نہیں جانتا۔ یہ روایۃ ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس مکان میں تصویر

---

[۱] یعنے تسلے میں سے پانی لیکر نہائی تھیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو احادیث میں عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو نہانا آنحضور نے منع فرمایا ہے تو وہ بھی تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے ۱۲

[۲] اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کے ساتھ ملکر لیٹ جانے میں کچھ حرج نہیں بلکہ جایز ہے ۱۲

پاکتا یا جنبی ہو اُسمیں (رحمت کا) فرشتہ نہیں آتا۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۴۲۵) حضرت عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمی ہیں کہ فرشتے اُنکے قریب بھی نہیں آتے مردار کافر اور خلوق[۵۱] ملنے والا اور جنبی جبتک وضو نہ کرے یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۲۶) عبداللہ[۵۲] بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایۃ ہے کہ جو خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے پاس لکھا تھا اسمیں یہ (بھی حکم) تھا کہ قرآن کو پاک ہی لوگ ہاتھ لگایا کریں یہ روایۃ امام مالک اور دارقطنی نے نقل کی ہے۔

(۴۲۷) نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر استنجے کیلئے جا رہے تھے میں بھی اُنکے ہمراہ ہولیا (اول اُنہوں نے استنجا کیا اور اس کو بیان کیا کہ ایک شخص کسی کوچہ میں جا رہا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب یا پائخانہ سے فراغت پاکر تشریف لائے تھے اس شخص نے ملاقات کی اور سلام عرض کیا آنحضور نے جواب نہ دیا جب یہ شخص (دوسرے) کوچہ میں مڑنے کو ہوا تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کیا (دونوں ہاتھ دیوار پر مار کر منہ پر پھیرے اور دوسری دفعہ مار کر کہنیوں تک پھیرے پھر اُس شخص کے سلام کا جواب دیا اور یہ فرمایا کہ میں تیرے سلام کا جواب نہیں دیتا تھا اور کسی نے نہیں روکا تھا فقط یہ بات تھی کہ میں پاک نہ تھا (اسلئے جواب میں دیر ہوئی) یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۲۸) مہاجر بن قنفذ[۵۳] سے روایۃ ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے سلام کیا آنحضور نے جواب نہ دیا یہانتک کہ وضو کیا پھر یہ عذر بیان فرمایا کہ میں ناپاکی کی حالت میں اللہ کے ذکر کرنیکو مکروہ سمجھتا ہوں یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہیں تک نقل کی ہے کہ آپنے وضو کیا اور وضو کرکے سلام کا جواب دیا۔

تیسری فصل

(۴۲۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنابۃ کی حالت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے اور پھر جاگتے پھر سو جاتے۔ یہ روایۃ (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۴۳۰) شعبہ کہتے ہیں کہ ابن عباس جنابۃ سے نہاتے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں میں پانی ایکسو سات دفعہ اپنی شرمگاہ پر ڈالتے تھے ایکمرتبہ یہ بھولگئے کہ کتنی دفعہ ڈالی ہے تو مجھسے پوچھا میں نے کہا مجھے بھی یاد نہیں فرمانے لگے تری ماں مرے تجھے یاد رکھنے سے کس نے روکا ہے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرکے اپنے سارے بدن پر پانی

---

[۵۱] خلوق ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور چونکہ رنگ دار ہوتی ہے اسلئے بوجہ مشابہت عورتوں کے مردوں کو اسکا لگانا درست نہیں ۱۲

[۵۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نواح یمن میں کسی شہر کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور ایک کاغذ لکھکر انہیں دیدیا تھا جس میں فرائض وسنن وصدقات کی تفصیل تھی اور اُسی میں یہ بھی مضمون تھا جسے یہ بیان کر رہے ہیں ۱۲

[۵۳] یہ حرام نہیں ہے مگر بہتر یہ ہے کہ باوضو اللہ کا نام لیا جائے ۱۲

بہالیا اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسیطرح پاک ہوا کرتے تھے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۳۱) ابورافع کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی سب بیبیوں کے پاس ہوآئے اور ہر ایک کے پاس علیحدہ علیحدہ غسل کیا ابورافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول خدا آپ نے اخیر میں ایک ہی غسل کیوں نہ کر لیا۔ (تاکہ وہی کافی ہو جاتا) آپنے فرمایا کہ ہر دفعہ علیحدہ غسل کرنا نہایت پاک صاف ستھرا ہونا ہے یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۴۳۲) حکم بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنے سے منع[۵۱] فرمایا ہے یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ یا شاید آپ نے عورت کے جھوٹے پانی کو فرمایا تھا اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۴۳۳) حمید حمیری کہتے ہیں میں ایک شخص سے جو ابوہریرہؓ کی طرح چار برس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا وہ کہنے لگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ عورت مرد کے بچے ہوئے یا مرد عورت کے بچے ہوئے (پانی) سے غسل کرے مسدد (راوی) یہ زیادہ کرتے ہیں کہ دونوں اکٹھے ہو کر (علیحدہ علیحدہ) چلو لے کر نہالیں[۵۲] یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور (امام) احمد نے اس حدیث کے اول میں یہ زیادہ نقل کیا ہے کہ آپ نے اس سے (بھی) منع فرمایا تھا کہ ہر روز[۵۳] کوئی کنگھا کرے اور نہانے کی جگہ پیشاب کرے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس سے نقل کی ہے۔

باب پانی کے احکام کا بیان

پہلی فصل (۴۳۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی ٹھیرے ہوئے پانی میں جو چلتا نہ ہو پیشاب نکرے کہ پھر اسی میں غسل کرنے لگے یہ روایت متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت (اسطرح ہے) آنحضور فرماتے ہیں کہ کوئی تم میں سے جنبی ہو کر ٹھیرے ہوئے پانی میں غسل نکرے (تاکہ پانی ناپاک ہو جائے) لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ اور کسطرح نہاوے ابوہریرہ نے کہا تھوڑا تھوڑا پانی لیکر نہالیوے

(۴۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] یہ نہی تنزیہی ہے چنانچہ اسکا ذکر حدیث ۴۲۹ میں گذر چکا ہے ۱۲ [۵۲] تو جائز ہے کچھ حرج نہیں ۱۲

[۵۳] بلکہ مسنون یہ ہے کہ تمبرے روز کنگھا کیا کرے اور نہانیکی جگہ پیشاب کرنا اسلئے منع ہے کہ اس سے دل میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں ۱۲

(۴۳۶) حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں میری خالہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیگئیں اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا (یہ) بھانجا بیمار ہے آنحضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر دعاء برکت کی اور آپ وضو کرنے لگے میں نے آپکے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو کر مہر نبوت کو دیکھنے لگا کہ درمیان دونوں مونڈھوں کے دلہن کے پلنگ کی گھنڈی جیسی تھی (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۴۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگل کی زمین کے پانی کی بابت پوچھا گیا کہ اس پانی پر درندے چوپائے اکثر آتے جاتے رہتے ہیں (یعنے پیشاب وغیرہ کرتے رہتے ہیں آیا اب وہ پانی پاک ہے یا ناپاک) آنحضور نے فرمایا کہ جب یہ دو قلہ[1] کی مقدار موتو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا۔ یہ روایۃ (امام) احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابوداؤد کی دوسری روایۃ میں یہ ہے کہ وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۴۳۸) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ کسی نے یہ عرض کیا تھا یا رسول اللہ کیا ہمیں بضاعہ کے کنوئیں[2] سے وضو کرنا جایز ہے اور اس کنوئے میں حیض کے خون کے بھرے ہوئے چیتھڑے اور کتوں کے گوشت اور بدبو ڈالی جاتی ہے آنحضور نے فرمایا کہ اسکا پانی تو پاک ہی ہے اسے کوئی شے ناپاک نہیں کرتی یہ روایۃ (امام) احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۴۳۹) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور پانی اپنے ساتھ تھوڑا لیجاتے ہیں اگر وضو کرلیں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم دریا کے پانی سے وضو کرلیا کریں آپ نے فرمایا وہ (دریا ہے) اسکا پانی پاک ہے اور اسمیں کا مرا ہوا جانور[3] حلال ہے۔ یہ روایۃ (امام) مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۴۴۰) ابوزید حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایۃ کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ[4] الجن میں ان سے

---

[1] قلہ مٹکے کو بھی کہتے ہیں اور مشک کو بھی اور پہاڑ کی چوٹی کو بھی اور چونکہ حدیث میں کوئی معنی معین نہیں اسلئے بعض محدثین نے اسپر عمل کرنا جایز نہیں سمجھا علاوہ ازیں اس حدیث کی صحت میں بھی اختلاف ہے چنانچہ علی بن مدینی جو امام بخاری کے استاد ہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوئی اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ علماء کی ایک جماعت کا یہی قول ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ۱۲ [2] بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ کنواں چشمہ دار تھا اسلئے جو ناپاکی اسمیں گرتی بھی بہکر نکلجاتی تھی ۱۲ [3] مرے ہوئے جانور سے یہاں مچھلی مراد ہے اسمیں کسی کا اختلاف نہیں جانوروں کے مراد لینے میں اختلاف ہے ۱۲ [4] لیلۃ الجن سے یہ رات مراد ہے کہ جن اکٹھے ہو کر نبی صلعم کی خدمت میں آئے تھے اور آپ نے ان کو قرآن [illegible]

یہ پوچھا تھا کہ تمہارے برتنوں میں کیا ہے عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے کہا (کہ کھجور و نکا) شربت ہے آنحضور نے فرمایا کھجوریں (بھی) پاک ہیں اور پانی (بھی) پاک ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور (امام) احمد اور ترمذی نے یہ زیادہ (بیان کیا ہے کہ ہمنے اُس سے وضو کیا اور ترمذی[۵۱] کہتے ہیں ابوزید کا پتہ نہیں کون ہیں (علاوہ اسکے) حضرت عبداللہ بن مسعود سے طلقہ صحیح طور پر روایت کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ بھی نہ تھا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۴۱) کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے جو ابو قتادہ کے بیٹے کی بی بی تھیں روایت ہے کہ ابو قتادہ میرے پاس آئے میں نے اُنکے وضو کرنیکے واسطے پانی رکھدیا۔ ایک بلی آکر اسمیں سے پینے لگی ابو قتادہ نے برتن کو اسکی طرف اور جھکا دیا کبشہ کہتی ہیں میں ابو قتادہ کیطرف دیکھ رہی تھی اُنہوں نے مجھے دیکھکر کہا اے بھتیجی کیا تم اس سے تعجب کرتی ہو میں نے کہا ہاں وہ کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ بلیاں ناپاک نہیں ہیں کیونکہ یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہیں یا فرمایا کہ آنے جانے والیوں میں سے ہیں یہ روایت (امام) مالک اور (امام) احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۴۴۲) داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہیں اُنکے آقا نے قدرے ہرّیسہ[۵۲] دیکر حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کہتی ہیں میں نے (وہاں پہنچکر) حضرت عائشہ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور حضرت عائشہ نے اشارہ سے مجھے کہا کہ برتن زمین پر رکھدو میں نے رکھدیا اتنے میں ایک بلی آکر اُسمیں سے کھانے لگی اور جبتک حضرت عائشہ نے نماز پڑھی اس بلی نے کھایا کھالیا اور حضرت عائشہ فرمانے لگیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بلیاں ناپاک نہیں کیونکہ یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہیں اور میں نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بلی کے جھوٹے (پانی) سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اس روایت کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۴۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے اور سب درندوں کے جھوٹے پانی[۵۳] کی بابت پوچھا گیا کہ ہمیں وضو کرنا جایز ہے (یا نہیں) آنحضور نے فرمایا ہاں (جایز ہے) یہ روایت شرح سنہ میں نقل کی ہے۔

(۴۴۴) اُمّ ہانی فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت میمونہ نے ایک تسلے میں کہ جسمیں

---

[۵۱] مطلب امام ترمذی کا یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے ۱۲ [۵۲] ہرّیسہ حریرہ کو کہتے ہیں ۱۲

[۵۳] اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پانی سے وہ پانی مراد ہے جو جنگل میں بڑے بڑے تالابوں میں جمع ہو جاتا ہے اور گھر میں تھوڑا پانی ہو تو وہ ناپاک ہے کیونکہ اسمیں لعاب گریگا اور لعاب گوشت سے پیدا ہوتا ہے اور گوشت نجس ہے لہذا اس لعاب سے پانی بھی نجس ہو جائیگا ۱۲

کچھ آٹا لگا ہوا تھا غسل کیا یہ روایت نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے

فصل تیسری (۴۴۵) یحییٰ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک لشکر کے ساتھ چلے اور انہیں میں عمرو بن عاص بھی تھے جب (جنگل میں) ایک حوض پر پہنچے تو عمرو نے پوچھا کہ اے حوض والے کیا تمہارے اس حوض پر درندے (بھی پانی پینے) آتے ہیں حضرت عمر بن خطاب نے کہا اے حوض والے ہمیں یہ نہ بتانا کیونکہ درندے ہمارے (پانی) پر آتے ہیں اور ہم اُنکے (پانی) پر آتے ہیں (بتانے سے فائدہ کیا ہے) یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے اور رزین کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ اور زیادہ کیا ہے کہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ درندے جو پانی پیٹ میں لیجائیں وہ اُنکا ہے اور جو رہجائے وہ ہمارے پینے کے واسطے پاک ہے۔

(۴۴۶) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن حوضوں کی بابت جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں پوچھا گیا کہ اُنسے پانی سے کوئی شے پاک کر سکتے ہیں (یا نہیں) حالانکہ ان پر (پانی پینے کیواسطے) درندے اور کُتے اور گدھے بھی آتے ہیں آنحضور نے فرمایا کہ جو اُنکے پیٹوں میں آجائے اُنکا ہے اور جو رہجائے وہ ہمارے واسطے پاک ہے یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۴۷) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دھوپ کے چھپے ہوئے پانی سے غسل نہ کیا کرو کیونکہ یہ برص (کی بیماری) پیدا کر دیتا ہے۔ یہ روایت دار قطنی نے نقل کی ہے۔

باب ناپاکی سے پاک کرنیکا بیان

پہلی فصل (۴۴۸) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی کے برتن میں سے کُتا پانی (وغیرہ) پی جائے تو اُسے سات مرتبہ دھو لینا چاہیے (یہ روایت) متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں (اسطرح ہے) جب کسی کے برتن کو کُتا چاٹ جائے تو اسکا پاک کرنا اسطرح ہے کہ سات مرتبہ دھوئے اول مرتبہ مٹی مل لیوے

(۴۴۹) حضرت ابو ہریرہ ہی کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کر دیا اور لوگ اُسکے پیچھے پڑنے لگے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور پیشاب پر ایک ڈول پانی کا بہا دو (راوی کو شک ہے کہ لفظ) سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ فرمایا تھا یا ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ (معنے دونوں کے ڈول کے ہیں اور فرمایا) کہ تم آسانی کرنیکے واسطے بھیجے گئے ہو اور مشکل کرنیکے واسطے نہیں بھیجے گئے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۴۵۰) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا مہ[1] مہ (یہ سُنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے دیہاتی مت بلکہ چھوڑ دو جانے دو تاکہ یہ پیشاب[2] پیشاب کرلے پھر آنحضور نے اُسے بلا کر نصیحت کی کہ یہ مسجدیں پیشاب پائخانہ وغیرہ کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ تو ذکر الٰہی اور نماز اور قرآن شریف پڑھنے کیواسطے بنائی گئی ہیں یا اور جو کچھ اُس سے فرمایا ہو انس کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایک شخص کو آنحضور نے حکم کیا اُسنے ایک ڈول پانی کا لاکر اسپر بہادیا (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴۵۱) حضرت اسماء ابوبکر صدیق کی بیٹی فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ یہ بتایئے کہ اگر ہم میں سے کسی کی نایاکی کا خون کپڑے پر لگا ہوا پائے تو کیا کرے آنحضور نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے کپڑے پر نایاکی کا خون لگجائے تو اول چٹکیوں سے لے پھر پانی سے دھولے اور پھر اسی کپڑے سے نماز پڑھ سکتا ہے (یہ روایۃ) متفق علیہ ہے۔

(۴۵۲) سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے کپڑے پر منی لگجانے کی بابت حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی اور نشان دھونے کا [illegible] دھلے کپڑے کو کھڑے کپڑے کیواسطے لیجایا کرتے تھے یہ روایۃ متفق علیہ ہے

(۴۵۳) ہمام عبداللہ سے نقل کرتے ہیں آپ فرماتی تھیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت کو کھرچدیا کرتی تھی اس روایۃ کو مسلم نے اور حفص بن غیاث نے اسود کی روایۃ کو جو حضرت عائشہ سے اسی جیسی نقل کرتے ہیں مسلم نے نقل کیا ہے اسی روایۃ میں (یہ ہے) کہ آپ اسی کپڑے سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۴۵۴) قتیلہ بنت حارث کی روایۃ ہے کہ یہ اپنے چھوٹے بچہ کو لیکر جو ابھی کھاتا نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں آنحضور نے اُس بچہ کو اپنی گود میں بٹھالیا اُسنے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آنحضور نے پانی منگوا کر اُسپر بہادیا اور (بہت فکر نہیں دھویا یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

---

[1] یہ دونوں لفظ عرب میں کسی کام سے روکنے کیلئے کہا کرتے ہیں یہاں مقصود یہ ہے کہ پیشاب کرنے سے رک جا [2] چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر نہایت شفیق و مہربان تھے لہذا اسے یہ کو فرمایا کہ پیشاب کرنے دو ورنہ پیشاب رُک کر تکلیف ہو جائیگی علاوہ ازیں اس سے کو تعلیم ہے کہ کسی پر تکلیف اور مشقت نہ ڈالنی چاہیئے [1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منی ناپاک ہے ورنہ دھونیکی ضرورت نہ تھی [2] کیونکہ لڑکوں کا پیشاب بہ نسبت لڑکیوں کے کم ناپاک ہوتا ہے اسلئے اُسے چھڑا ہی دینا کافی سمجھا اور [illegible] سے معلوم ہوا کہ بچہ لڑکوں کو واسطے برکت کے بزرگوں کے پاس لیجانا مستحب ہے

(۴۵۵) حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب کھال رنگ لی جائے تو پاک ہوجاتی ہے یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۵۶) حضرت ابن عباس ہی کہتے ہیں کہ میمونہ کی لونڈی کے پاس کسی نے صدقہ میں ایک بکری بھیجی (اتفاقاً) وہ بکری مرگئی آنحضور کا اُسپر گذر ہوا آپ نے فرمایا کہ اسکی کھال نکالکر تمنے کیوں نہ رنگ لی کہ (وہ تمہارے کام آتی) اور تمہیں فائدہ پہنچتا لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو مردار ہے آپنے فرمایا کہ اسکا تو کھانا ہی حرام ہے نہ کہ کھال بھی یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۴۵۷) حضرت سودہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرگئی تھی ہمنے اُسکی کھال (نکالکر) رنگ لی اور ہمیشہ اسی میں نبیذ بناتے رہے یہانتک کہ وہ پُرانی مشک ہوگئی۔ یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے

تیسری فصل

(۴۵۸) لُبابہ بنت حارث کہتی ہیں کہ حُسین بن علی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھکر آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا میں نے عرض کیا کہ آپ دوسرا کپڑا پہنکر یہ تہ بند مجھے دیدیجئے تاکہ میں دھوؤں آنحضور نے فرمایا کہ لڑکیوں کا پیشاب (زیادہ) دھویا جاتا ہے اور لڑکوں کے پیشاب پر پانی بہادینا کافی ہے۔ یہ روایۃ امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایۃ میں ابوسمح سے اسطرح نقل ہے آنحضور فرماتے ہیں کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادیا[۵۱] جائے۔

(۴۵۹) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کے جوتے کو پلیدی لگجائے تو زمین (پر ملدینے سے) پاک ہوجاتا ہے یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بالمعنی نقل کی ہے۔

(۴۶۰) حضرت ام سلمہ سے ایک عورت نے کہا کہ میرے پلّے لمبے ہوتے ہیں اور میں ناپاک جگہ میں چلتی ہوں (یہ خیال ہے کہ ناپاکی[۵۲] لگجاتی ہوگی) ام سلمہ بولیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بعد اسکے (خشک زمین پر چلنا) اُن پلّوں کو پاک کر دیتا ہے یہ روایۃ امام احمد و امام مالک و ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے نقل کی ہے اور ابوداؤد اور دارمی کہتے ہیں کہ یہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی لونڈی تھی جس سے اُنکے اولاد بھی تھی۔

(۴۶۱) مقداد بن معدیکرب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کے پہننے اور اُنپر سوار[۵۳] ہونے سے منع فرمایا ہے۔ یہ روایۃ ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] یعنی زیادہ مجڑنے اور ملنے کی ضرورت نہیں ۱۲ [۵۲] طیبی فرماتے ہیں کہ اس ناپاکی سے سخت اذیت ملحوظ ہے کیونکہ پیشاب جیسی ناپاکی اگر کپڑے کو لگ جائے تو وہ کپڑا بغیر دھوئے پاک نہیں ہوتا چنانچہ تمام علماء نے یہی معنی بیان فرمائے ہیں [۵۳] کیونکہ یہ لباس متکبروں کا ہے لہذا نیک لوگوں کو اسکا پہننا مناسب نہیں سوار نہ ہونے سے یہ مراد ہے کہ درندوں کی کھال کو زین وغیرہ پر بچھا کر نہ بیٹھے ۱۲

(۴۶۲) ابو الملیح بن اُسامہ اپنے باپ سے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے یہ روایۃ امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی اور ترمذی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ (کھالوں کے) فرش بنانے سے (آنحضور نے منع فرمایا)۔

(۴۶۳) ابو الملیح سے روایۃ ہے کہ یہ درندوں کی کھالوں کی نجاست[۱] کو (بھی) مکروہ سمجھتے تھے یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۴۶۴) عبداللہ بن عُکَیم کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس خط آیا (جس میں یہ لکھا تھا) کہ درندوں کی کچی کھال اور پٹھے کو کام میں نہ لایا کرو یہ روایۃ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۴۶۵) حضرت عائشہ صدیقہ سے روایۃ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت مردار کی کھالیں رنگ لی جائیں اُن سے فائدہ اُٹھانا جائز ہے یہ روایۃ امام مالک اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۶۶) حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ چند آدمی قریشی ایک بکری کو گدھے کی طرح کھینچتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرے آپ نے اُنسے فرمایا کہ تم نے اسکی کھال کیوں نہ نکال لی اُنہوں نے عرض کیا کہ یہ تو مردار ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کیکر کے پتے اور پانی پاک کر دیتا[۲] ہے (یعنے ان سے رنگائی ہو جاتی ہے) یہ روایۃ احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۶۷) سلمہ بن مُحَبَّق کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی لڑائی میں ایک گھر کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مشک لٹکی ہوئی ہے آنحضور نے پانی مانگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول خدا یہ تو مُردار (کی کھال) ہے آپ نے فرمایا اسکا رنگنا اسے پاک کر دیتا ہے اس روایۃ کو امام احمد اور ابو داؤد نے نقل کیا ہے

تیسری فصل

(۴۶۸) بنی عبدالاشہل کی ایک عورت کہتی ہیں میں نے عرض کیا تھا یا رسول خدا ہمارا راستہ مسجد میں ہے نکاناپاک اور خراب ہے جب بارش ہو جائے تو ہم کس طرح کریں کہتی ہیں آنحضور نے فرمایا کیا اس راستہ کے آگے کچھ پاک اور عمدہ راستہ نہیں آتا میں نے عرض کیا ہاں فرمایا بس یہ راستہ اُسکے بدلہ[۳] میں ہو جاتا ہے یہ روایۃ ابو داؤد نے نقل کی ہے

(۴۶۹) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم (مکان سے وضو کر کے آکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور راستہ کے چلنے کیوجہ سے (دوسری دفعہ) وضو نہ کرتے تھے یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۴۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

---

[۱] یعنی انکی خرید و فروخت بھی نہ چاہیئے ۱۲ [۲] یعنے مستحب یہ ہے ورنہ دھوپ میں خشک ہونے سے بھی پاک ہو جاتی ہے ۱۲ [۳] یعنی جو غلیظ ناپاکی اُس راستہ میں لگی وہ آگے جاکر اچھے راستہ میں صاف ہو جاتی ہے اُسکے دھونے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲

مسجدوں میں[1] کتے آتے جاتے تھے اور صحابہ اِنکے آنیکی وجہ سے کبھی بھی نہ دھوتے تھے یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۴۷۱) حضرت براء کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے پیشاب میں کچھ حرج نہیں اور جابر کی روایت میں یہ ہے کہ جسکا گوشت کھایا جائے اُسکے پیشاب میں کچھ حرج نہیں یہ روایت امام احمد اور دار قطنی نے نقل کی ہے۔

باب جُرّابوں پر مسح کرنے کا بیان

پہلی فصل (۴۷۲) شریح بن ہانی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضؓ بن ابی طالب سے جُرّابوں پر مسح کرنیکی بابت پوچھا اُنہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات تک مسح کرنا تو مسافر کے واسطے جائز کیا ہے اور ایک دن اور ایک رات تک مقیم کے واسطے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے

(۴۷۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ تبوک میں شریک تھا اور کہتے ہیں (کہ ایک روز) فجر سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ کیلئے باہر تشریف لیگئے میں بھی پانی کا لوٹا اُٹھا کر ہمراہ ہولیا جب آنحضور واپس تشریف لائے تو میں نے آپکے دونوں ہاتھوں پر لوٹے سے پانی ڈالا اور آپنے دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے آپ ایک اُونی جبہ پہنے ہوئے تھے اُسکی آستینیں چڑھانی چاہیں لیکن آستینیں چونکہ تنگ تھیں (نہ چڑھ سکیں) آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالکر جبہ کو مونڈھوں پر ڈال لیا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوکر چوتھائی سر کا اور پگڑی کا مسح کیا پھر میں آپکی جُرّابیں نکالنے کے واسطے جھکا (تاکہ پاؤں دھوئیں) فرمایا انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے وضو کرکے انہیں پہنا تھا اور آپ نے اُنپر مسح کرلیا پھر آپ اور میں دونوں سوار ہوکر لوگوں کے پاس آئے تو جماعت کھڑی ہوگئی تھی اور عبدالرحمن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت بھی لوگوں کو پڑھا چکے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اُنہیں معلوم ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے آنحضور نے اشارہ سے اُنہیں فرمایا (کہ تمہیں پڑھائے جاؤ چنانچہ) ایک رکعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ساتھ[2] پڑھی اور جب اُنہوں نے سلام پھیر لیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور میں بھی آپکے

---

[1] شروع زمانۂ اسلام میں مسجدوں کے دروازے نہ تھے اسلئے کتوں کی آمدورفت تھی اور چونکہ اُنکے پاؤں خشک ہوتے تھے اسلئے دھونیکی ضرورت نہ ہوئی ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ افضل شخص کی نماز اُس سے کم درجہ کے پیچھے بھی ہوجاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کے واسطے امام کا معصوم ہونا ضرور نہیں ہے ۱۲

ساتھ کہا ہو گیا اور دونوں نے جو رکعت ہمسے پہلے ہو چکی تھی وہ پڑھ لی اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

فصل دوسری (۴۷۴) حضرت ابوبکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جرابوں پر مسح کرنیکی اجازت مسافر کو تین دن اور تین رات تک اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک دی ہے جبکہ انہوں نے جرابوں کو وضو کی حالت میں پہنا ہو یہ روایت اثرم نے اپنی سنن میں نقل کی ہے اور ابن خزیمہ اور دار قطنی نے بھی نقل کی ہے) اور خطابی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسناد کی رو سے صحیح ہے اور اسی طرح منتقی میں ہے۔

(۴۷۵) حضرت صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن اور تین رات تک (وضو کرنیکے وقت دھونیکی غرض سے) جرابیں نہ نکالا کریں نہ پائخانہ کی وجہ سے نہ پیشاب کی وجہ سے اور نہ سونے کی وجہ سے مگر جنابت سے (نہانے کے واسطے ضرور) نکال لیا کریں۔ یہ روایت ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۴۷۶) معیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ تبوک کی لڑائی میں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تھا اور آنحضور نے اپنی جرابوں کے نیچے اور اوپر مسح کر لیا تھا۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث معلول[۱] ہے اور میں نے ابوزرعہ اور محمد یعنے بخاری سے اس حدیث کی بابت پوچھا دونوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤد نے (بھی) اسے ضعف کہا ہے

(۴۷۷) مغیرہ ہی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جرابوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۴۷۸) حضرت مغیرہ ہی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنی دونوں جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۴۷۹) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ (پاؤں دھونے) بھول گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نہیں بھولا بلکہ تم ہی بھول گئے ہو کیونکہ مجھے تو اللہ عزوجل نے اسی طرح حکم کیا ہے اس روایت کو امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۴۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین (صرف) رائے (اور عقل ہی) پر ہوتا تو واقعی جرابوں کے اوپر مسح کرنے سے نیچے مسح کرنا بہتر[۲] ہوتا اور میں نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جرابوں کے اوپر

---

[۱] معلول وہ حدیث ہے جسمیں کسی ثقہ راوی کو شک ہو گیا ہو خواہ کسی قسم کا وہم ہو ۱۲ [۲] کیونکہ ناپاکی نیچے ہی لگتی ہے لہٰذا عقل یہی۔ بقیہ صفحہ ۱۲۹

مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے یہ حدیث بالمعنی نقل کی ہے۔

باب تیمم کے بیان میں

فصل پہلی (۴۸۱) حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہم لوگ (پہلی امتوں کے لوگوں پر تین چیزوں سے فضیلت دیئے گئے ہیں (ایک تو انہیں وہ نہیں تھیں) دوسرے ہم میں ہماری یہ صف باعتبار فرشتوں کی جماعت جیسی (شمار) کی گئی ہے (دوسری یہ کہ) ہمارے واسطے تمام زمین مسجد بنائی گئی ہے کہ جہاں چاہیں نماز پڑھ لیں تیسری یہ کہ ہمارے واسطے پانی سے تمام زمین کی مٹی ہمارے لئے پاک کر دینے والی ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۸۲) حضرت عمران کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ سفر میں تھے آپ نے (ہم لوگوں کو) نماز پڑھائی جب آنحضور نماز سے فارغ ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی علیحدہ بیٹھا ہے اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی آنحضور نے فرمایا اے فلانے تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے روک دیا وہ بولا اے رسول اللہ مجھے نہانے کی ضرورت ہوگئی ہے اور پانی نہیں ملا آنحضور نے فرمایا (اس صورت میں مٹی سے تیمم کر لینا) لازم تھا اور تجھے وہی کافی تھا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۴۸۳) عمار کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے نہانے کی ضرورت ہوگئی ہے اور پانی نہیں ملا عمار حضرت عمر سے بولے کیا تمہیں یاد نہیں رہا کہ میں اور تم سفر میں تھے (اور دونوں کو نہانے کی ضرورت ہوگئی تھی) اور تم نے نماز نہیں پڑھی تھی لیکن میں نے زمین پر لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قصہ ذکر کیا تھا آنحضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا کر لینا کافی تھا اور آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونک مارکر دونوں ہاتھوں کو ملا اور منہ مسح کر لیا یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور مسلم نے بھی اسی طرح اور مسلم ہی کی روایت میں یہ ہے آنحضور نے فرمایا تمہیں بھی کافی تھا کہ دونوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۸) تقاضا کرتی ہے کہ جس طرف منہ نجاست کا ہو اسی طرف مسح بھی کرنا چاہیئے مگر چونکہ شرح میں صراحتہً یہ آگیا ہے کہ مسح اوپر کی جانب کرنا چاہیئے اسلئے اب عقل کو ہرگز دخل نہیں دے سکتے ۱۲ فوائد صفحہ ہذا

۱؎ اور پہلی امتوں کی نماز سوا خاص مکان گرجہ وغیرہ کے اور جگہ پڑھنی مقبول نہ ہوتی تھی ۱۲ ۲؎ یعنی ہماری آسانی کیواسطے تیمم جائز کر دیا گیا ۱۲ ۳؎ کیونکہ حضرت عمر کو یہ خیال نہ آکر شاید جنابت کا تیمم اور کسی طرح ہو یا کہیں پانی کے ملجانیکی امید تھی کہ نماز کے قضا ہونے سے پہلی پانی ملجائیگا اسلئے

ہاتھوں کو زمین پر مار کر اور پھونک کر جو کچھ ہاتھوں کو لگ جائے۔

(۴۸۴) حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے سلام عرض کیا آپ نے مجھے جواب نہ دیا اور پیشاب سے فارغ ہو کر ایک دیوار کے پاس گئے منہ اور ایک لاٹھی سے جانے پائی زمین پر رگڑ کر دونوں ہاتھ اس پر مارے پھر دونوں منہ اور کہنیوں پر پھیر کر میرے سلام کا جواب دیا۔ (مصنف کہتے ہیں) میں نے یہ روایت نہ صحیحین میں دیکھی ہے اور نہ حمیدی کی کتاب میں ہاں شرح سنت میں اسے ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

دوسری فصل (۴۸۵) حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پاک مٹی (بجائے وضو) کے مسلمان کے لئے ہے اگرچہ دس برس تک پانی نہ ملے اور جس وقت پانی ملجائے تو بدن دھو لینا چاہیے کیونکہ یہ بہتر ہے یہ روایت امام احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ نسائی نے اسی طرح یہاں تک نقل کی ہے کہ اگرچہ دس برس تک پانی نہ ملے۔

(۴۸۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں جا رہے تھے کہ ہم میں سے ایک شخص کے پتھر لگ کر سر میں زخم ہو گیا اور (اتفاقاً) اسے بیماری بھی سر پر ہو گئی اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ مجھے تیمم کی اجازت ہے یا نہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں تو تمہارے لئے تیمم کی اجازت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ تم پانی کی طاقت رکھتے ہو القصہ انہوں نے غسل کر لیا اور اسکی تکلیف سے انتقال کر گئے جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے آپ سے یہ واقعہ بیان کیا آپ نے جو ان کی جہالت پر ناراض ہوئے اسے مار ڈالا خدا انکا ناس کرے جنہیں علم نہیں تھا انہوں نے پوچھ کیوں نہیں لیا کہ اس مسئلہ میں کیا حکم ہے جاہل کی نجات پوچھ لینا ہی دوا ہوتی ہے اور اسے تو یہی کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر ایک پٹی باندھ کر باقی بدن کو دھو کر پٹی پر مسح کر لیتا۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ عطاء بن ابی رباح سے اور وہ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں

(۴۸۷) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں دو آدمی سفر میں جا رہے تھے اور نماز کا جب وقت ہوا تو انکے پاس پانی نہ تھا دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی (جس وقت آگے چلے) تو نماز کا وقت ابھی باقی

مارنا دیوار سے ... نہ ارشاد جلنے کیونکہ ایسی چیز پر تیمم کرنا فضول ہے ۱۲ سے یعنی بعد پانی ملجانے کے وضو کرنا چاہئے اب تیمم جائز نہیں ہوگا ۱۲

اگرچہ اسے صحابہ نے یہی مارنا ملا چونکہ انہیں کے مسئلہ بتانے کے سبب اسے اسقدر تکلیف پہنچی کہ انتقال ہو گیا۔ اسلئے دھمکانے کے لئے آنحضور .... دوسرے نے انہیں کو مارنے والا فرمایا ۱۲

تھا کہ پانی بھی مل گیا انہیں سے ایک نے وضو کر کے نماز پڑھ لی دوسرے نے تیمم کر کے نماز پڑھی پھر وقت کے اندر پانی پایا دونوں نے اپنا اپنا حال عرض کیا جس نے نماز نہیں لوٹائی اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کی موافقت کی تمہارا نماز کافی ہے اور جس نے وضو کر کے دوسری دفعہ نماز پڑھی اس سے فرمایا تمہارے لئے دوہرا اجر ہے یہ حدیث ابوداؤد و دارمی نے نقل کی ہے ابن ماجہ نے بھی اسی طرح نقل کی ہے اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں اسی طرح نقل کی ہے۔

[illegible] ابوجہیم بن حارث بن صمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمل کی طرف سے تشریف لائے ہیں ایک شخص نے ملکر سلام عرض کیا حضور نے جواب سلام کا نہ دیا یہاں تک کہ دیوار پر جا کر منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا یہ حدیث متفق علیہ ہے

[illegible]

باب سنت کے موافق غسل کرنیکا بیان

پہلی فصل [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے جمعہ کی [illegible] اس کو چاہیئے کہ غسل کرے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

[illegible] ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر بالغ پر جمعہ کے روز نہانا واجب [illegible] متفق علیہ ہے

(۴۹۲) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر مسلمان کو لائق ہے کہ ساتویں روز نہائے اور اپنا سر اور بدن دھوئے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۴۹۳) حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

لہ کیونکہ حکم شریعت اسی طرح ہے کہ اگر باقی نہ ملے تو تیمم کر لینا چاہیے ۱۲ ۵۲ کیونکہ اسے دو دفعہ نماز پڑھنی پڑی ۱۲

۵۳ یہاں سے تیمم مراد ہے ارواس سے معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی کے واسطے بھی تیمم کرلینا افضل وارجح ہے ۱۲

تھے جس نے جمعہ کے روز وضو ہی کر لیا اچھا کیا اور جس نے غسل کر لیا اُسنے بہت ہی اچھا کیا یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۴۹۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسے مُردہ کو نہلایا اُسے خود بھی نہا لینا چاہئے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور احمد اور بیہقی اور ابوداؤد نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ جو کوئی جنازہ اٹھائے اُسے وضو کر لینا چاہئے۔

(۴۹۵) حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کے واسطے اور بچنے کپڑوں کے سوا دوسرے کپڑے سے اور میت کو نہلانے سے بھی نہایا کرتے تھے حناء سے اور بیری کے پتوں سے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۴۹۶) عبداللہ بن عاصم روایت کرتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیری کے پتوں کے پانی سے مجھے نہانے کیلئے ارشاد فرمایا یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۴۹۷) مصعب تابعی کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن کے بارے میں جسنے والے ابن عباس سے ابوسعید کے [illegible] کہا ہیں مگر جو بہانے والے معائی اور سہرائی ہے اور جو نہاوے اسمیں [illegible] سے بیان کیا ہوں (اصل بات یہ تھی کہ اسلام کے [illegible] لوگ [illegible] اون پہنتے تھے اور اپنی پیٹھوں (اور سروں) پر بوجھ اٹھاتے تھے اور مسجد [illegible] تنگ نیچی چھت کی بلکہ چھپر تھا ایکروز سخت گرمی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] لوگوں کو بوجھ اونی کپڑوں کے پسینے آ گئے یہاں تک کہ پسینے کی بدبو سے [illegible] تکلیف ہو رہی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بدبو کا واقعہ دیکھا تو فرمایا اے لوگو تم اس (یعنے جمعہ کے) روز نہا کر آیا کرو بلکہ گر کسی کو تیل اور خوشبو ملا کرے تو وہ ضرور لگایا کرے ابن عباس کہتے ہیں اللہ نے مال (دولت) دیدی ہے اور لوگوں نے اونی کپڑے پہننے چھوڑ دئے اور مزدوری کرنا بھی چھٹ گیا اور مسجد بھی بڑا دی گئی اور پسینہ کیوجہ سے جو بو کو نکلنا

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ ابوسعید کی حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ جمعہ کے دن نہانا واجب ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ اگر نہانے لگے تو ہر ہے ورنہ واجب نہیں رہتا۔ (۲) نہانا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ اسلئے کہ جو جھینیں اور مردہ کے نہلانے سے لگ جائیں وہ دھل جائینگی (۳) [illegible] (۴) اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے روز چھپلی وغیرہ کا تیل یا کسی قسم کا عطر لگانا مسنون ہے

آسمین تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی (اسلئے اب غسل کرنا جمعہ کے [illegible] ابوداؤد نے نقل کی ہے

[illegible] کے بیان میں

فصل پہلی [illegible] امام سے [illegible]

کہیں تو آپ سایہ کو [illegible]

وسلم نے (بھی) کی بات [illegible]

اور یہ لوگ [illegible]

ساتھ سوائے [illegible]

باتوں کی اجا[illegible] سلئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہی گمان ہوا کہ شاید آپ انہیں دونوں پر غصہ ہوئے ہیں جو [illegible] کی تلاش میں آئے [illegible] ہی آنحضرت کے پاس [illegible] سے دودھ آگیا آپ نے ان دونوں کے لیے [illegible] بھیجا جب وہ آئے [illegible] دونوں کو (دودھ [illegible] موں نے بھی جانا کہ [illegible] غصہ نہیں ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۴۹۹) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں میں اور نبی صلی [illegible] دونوں جنابت کی حالت میں ایک برتن سے نہالیا کرتے تھے (و بعض اوقات میں ایام سے [illegible] مدد مانگنے کو اسلئے ارشاد فرماتے جب میں تہ بند باندھ لیتی تو آپ مجھے اپنا بدن لگا کر لیٹ جاتے [illegible] آپ سلف ہو کر اپنا سر مبارک (مسجد سے) باہر نکالدیتے تو میں اپنے ایام کی حالت میں آپکا سر مبارک دھو دیتی تھی یہ روایت متفق علیہ ہے

(۵۰۰) حضرت عائشہ ہی فرماتی ہیں کہ میں حالت ایام میں (پانی وغیرہ) پیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا

لہ خلاصہ حضرت ابن عباس کے کلام کا یہ ہوا کہ شروع زمانہ اسلام میں لوگ پسینے اور تکلیف لوگوں کے جمعہ کو [illegible] تھا اور اب بعد میں چونکہ یہ کیفیت نہ رہی اسلئے نہانا بھی ضروری نہ رہا بلکہ سنت ہے اگر نہالے بہتر ہے ورنہ گنہگار [illegible]

کرتی تھی آپ مجھ سے مونہ کی جگہ مونہ رکھکر لے لیا کرتے تھے اور کبھی میں حالت ایام میں گوشت لگی ہوئی ہڈی چوسکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ میرے مونہ کی جگہ مونہ رکھکر اُسے چوس لیتے) یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۰۱) حضرت عائشہ ہی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر رکھکر قرآن مجید پڑھ لیا کرتے تھے اور میں ایام سے ہوتی تھی یہ متفق علیہ ہے۔

(۵۰۲) حضرت عائشہ ہی فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں مسجد میں سے چھوٹا بوریہ اُٹھا لاؤں میں نے عرض کیا میں حیض سے ہوں فرمایا حیض تو تیرے ہاتھ میں نہیں ہے[۹۱] یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کیا ہے

(۵۰۳) حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بکہ ایسی چادر میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ تہبندی میں سے ساری تھی اور بعض عورتیں ایام سے ہوتی تھی یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۰۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے ایام والی عورت سے صحبت کی یا اوسکے پاخانہ کی جگہ مدخلی کی یا کسی کاہن[۹۳] کے پاس (غیب کی باتیں پوچھنے کیلئے) گیا تو اُسنے (گویا) دین محمدی کا انکار کردیا یہ روایۃ ترمذی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایۃ میں یہ زیادہ ہے کہ کاہن کے کہنے پر اُسنے یقین بھی کرلیا تو کافر ہوگیا اور ترمذی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث معلوم نہیں سوائے اس سند کے کہ حکیم اثرم ابوتمیمہ سے نقل کرتے ہیں اور یہ ابوہریرہ سے۔

(۵۰۵) حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری بی بی کے حالت ایام میں میرے لئے کیا جائز ہے آپ نے فرمایا ناف سے اوپر اور پنڈلی[۹۴] جائز ہے اور اس سے بھی بچنا بہت ہی بہتر ہے یہ روایۃ رزین نے نقل کی ہے اور محی السنۃ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

(۵۰۶) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی شخص اپنی بی بی

---

[۹۱] اس سے معلوم ہوا کہ ایام والی عورت کے ساتھ کپڑا وغیرہ جو اُسکے اعضا ناپاک نہیں ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم و ازواج مطہرات صدیقہ سے دیگر تاویلیں کرنا جاہلانہ تعصب ہے کہ جسمیں کریہہ سے بھی جہل معلوم ہوا کرتی ہے علاوہ اسکے بعض سلف بھی ہوتا تھا کیونکہ وہ عورتوں کی اسی حالت میں اُنکے پاس بیٹھنا بھی چھوڑ دیتے تھے ۱۲

[۹۲] یعنی مسجد سے باہر کھڑے ہوکر ہاتھ سے اور یہ اُٹھا لینا کیونکہ مسجد میں ایام والی عورت کو صرف اندر جانا منع ہے نہ کہ اندر سے کچھ بھی کرنا ۱۲

[۹۳] کاہن وہ ہوا آئندہ کی باتیں بتلاتا ہے اور جو شخص کسی کی باتوں پر یقین کرے وہ کافر ہے اور یہی حکم ہے نجومی کا جو ستاروں کے آثار سے خبر دے ۱۲

[۹۴] یعنی ناف سے نیچے گھٹنے تک جائز ہے ۱۲

(دوسری فصل) (۵۱۱) ... عروہ بنت ابوحبیش سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کا خون آتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ... فرمایا کہ جب حیض کا خون آئے جسکی پہچان یہ ہے کہ سیاہی مائل ہوتا ہے ... تو نماز چھوڑ دے اور جب اور خون آنے لگے تو وضو کر کے نماز پڑھ لیا کر ... (ابوداؤد نے کہا) ... (اس لئے) عورتوں کو نماز پڑھنی چاہیئے۔

یہ روایت ابوداؤد اور ...

(۵۱۲) حضرت ام سلمہ ... صلی اللہ علیہ وسلم سے ... میں ایک عورت کے خون جاری رہتا تھا اس ... سے ... پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس خون ... حیض کا خون آتا تھا (جب یہ معلوم ہو جائے تو) ... نماز کو چھوڑ دے پھر اگر جاری رہے تو نہالے اور (پاجامہ کے اندر) ... دینے اور ... کے معنی نقل کی ہے ... یہ حدیث ... سے بروایت کی ہے ... کا ... رہا ہے ... صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ... سے ... عورت کی بابت فرمایا کہ جس عورت میں پہلے حیض آتا تھا اتنے دنوں میں نماز چھوڑ کر پھر ہر نماز کے واسطے غسل اور وضو ... اور ... رہے یہ روایت ترمذی و ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۵۱۳) ... حبش بنت جحش کو بہت کثرت سے استحاضہ آتا تھا اسلئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ... گئی اور اپنی بہن زینب دختر جحش کے مکان میں آپ سے ... کا ... اپنا یہ حال بیان کیا اور ... کہ ... اللہ مجھے بہت ہی کثرت سے استحاضہ آتا ہے ... نماز روزہ سے بھی مجھے روک رکھا ہے ... فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تو ... روئی رکھنے کے لئے کہتا ہوں کیونکہ اس سے خون رک جاتا ہے (راوی کہتے ہیں) فاطمہ نے کہا ... وہ بہت ... ہے اس سے نہیں رکیگا آپ نے فرمایا کہ ... تمام (کپڑے لنگوٹی) باندھ لینا وہ بولی اس سے

ف ... حیض کا رنگ باضابطہ اکثر عورتوں کے خون کا رنگ سرخ وغیرہ بھی ہوتا ہے ... ف ... ہر ایک رگ ہے اور ... کا خون اسی میں سے آتا ہے اور خون حیض جیسی چونکہ اس میں ناپاکی نہیں ہوتی لہذا یہ نماز سے ... نہیں ... آتا اس نماز ہی معاف ہو جانی چاہیئے ف ... یہ حدیث معمول بہ نہیں ہے کیونکہ اسکی سند میں ضعف ہے جیسا کہ دوسری روایت

کتاب نماز کے بیان میں

پہلی فصل (۵۱۶) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے تو پانچوں وقت کی نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے دوسرے رمضان تک تمام گناہوں سے کفارہ ہو جاتے ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۱۷) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم بتاؤ کہ تمہارے دروازے کے آگے پانی کی نہر چلتی ہو اور وہ روزمرہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہیگا صحابہ نے عرض کیا نہیں میل بالکل باقی نہیں رہیگا آپ نے فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو ان نمازوں کے سبب سے اسی طرح مٹا دیتا ہے (جس طرح پانی میل کو مٹا دیتا ہے یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۵۱۸) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) ایک آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لیا پھر اس نے آنحضور کی خدمت میں آکر اس کا ذکر کیا (اور اس کے کفارہ کے بارے میں) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ نماز قائم کر دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں) اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم میرے لئے ہے (کہ میرا گناہ معاف ہو جائے) آپ نے فرمایا (نہیں یہ حکم) میری تمام امت کیواسطے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ فرماتے ہیں میری امت میں سے جو شخص اس آیت پر عمل کرے اسی کے واسطے (یہ حکم ہے۔ یہ روایت) متفق علیہ ہے۔

(۵۱۹) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے ایک حد (گناہ) کا فعل ہو گیا ہے آپ مجھ پر حد جاری کیجئے آنحضور نے اس کی بابت اس سے کچھ نہیں پوچھا اور نماز کا وقت ہو گیا تھا اس نے بھی آنحضور کے ساتھ نماز پڑھی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو وہ شخص آپ کے پاس پھر کھڑا ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے قابل حد فعل ہو گیا ہے لہذا میری بابت جو کچھ حکم خدا ہو سو کیجئے آپ نے فرمایا کہ تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی اس نے عرض کیا ہاں پڑھی ہے آپ نے

ملے یعنی جن گناہوں کے کرنے سے نماز کے بعد گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہ صغیرہ گناہ ہیں نماز پنجگانہ کے اول و آخر اور رات کی چند ساعت میں پڑھنے سے نماز پنجگانہ کے اول نماز فجر اور ظہر کو شامل ہے اور آخر عصر اور مغرب کو اور رات کی چند ساعت سے نماز عشاء مراد ہے ۱۲ مرقاۃ ۔ منکر کہتے ہیں جو کبیرہ گناہ زنا وغیرہ پر شریعت کی جانب سے اس کی ایک سزا مقرر ہے ۱۲

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ جتلا دیا ہے یا فرمایا کہ تیری حد بخشدی ہے (یہ راوی کا شک ہے) اور یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۲۰) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا کام زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا نماز وقت پر [illegible] پھر کونسا آپ نے فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا میں نے کہا پھر کونسا [illegible] اللہ کے راستہ میں جنگ کرنا ابن مسعود فرماتے ہیں مجھ آنحضور نے یہی باتیں بیان [illegible] آپ بھی زیادہ بیان فرما دیتے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۲۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز کا چھوڑنا موس بندے اور کفر کے درمیان (کے پردے) کو دور کر دیتا ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۲۲) [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس شخص نے اچھی طرح وضو کر کے ان پر ہمیشہ پڑھا اور ان کے رکوع اور خشوع کو پورا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بخشنے کا وعدہ فرما چکا ہے اور جس نے ایسا نہ کیا اس کو اللہ تعالیٰ ذمہ دار نہیں اگر چاہے بخشدے اور اگر چاہے اسے عذاب دے یہ روایت امام احمد ابو داؤد نے نقل کی ہے اور امام مالک اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۵۲۳) ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے تھے تم پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے رہنا اور رمضان کے روزے رکھتے رہنا اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے رہنا اور حاکم کی فرمانبرداری کرتے رہنا اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو اپنے رب کی جنت میں چلے جاؤ گے یہ روایت امام احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۵۲۴) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انکے باپ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جاویں تو انہیں نماز کی تنبیہ کیا کرو۔ اور جب دس برس کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھوایا کرو اور انکے بستر علیحدہ کر دیا کرو یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اسی طرح شرح السنہ میں (بھی عمرو ہی سے نقل کی ہے اور مصابیح میں سبرۃ بن معبد سے نقل کی ہے۔

---

۵۲۰ یعنے نماز کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے تیرا یہ گناہ بخشدیا ہے ۱۲ ۵۲۱ یعنی نماز پڑھنا آدمی کو کفر سے روک دیتا ہے بلکہ ایمان اور کفر کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے اور جب نماز ترک ہو جاتی ہے تو یہ پردہ گر جاتا ہے اور آدمی کفر کے قریب ہو جاتا ہے ۱۲ ۵۲۲ یعنے ان فضائل کا ادا کرنا تمہارے واسطے جنت میں جانیکا وسیلہ ہو جائیگا لہذا انکی پابندی رکھنا ۱۲ ۵۲۴ اس عمر میں چونکہ لڑکے بالغ ہونے کے قریب ہو جاتے ہیں لہذا انکے بستر علیحدہ کر دینے چاہئیں اور انکی بہنوں یا غیر عورتوں کے پاس اس عمر میں نہ سلانا چاہئے ۱۲

(۵۲۵) بُریدہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اور منافقوں کے درمیان نماز کا عہد[۱] یہ ہے جس نے نماز چھوڑ دی وہی کافر ہے۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ

تیسری فصل

(۵۲۶) [illegible] کہتے ہیں کہ ایک [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ [illegible] کو بلا کر [illegible] سب کچھ کر لیا ہے [illegible] گزشتہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کرنے شروع ہو گئے [illegible] مسلمان بندہ اگر خالصتاً للہ تعالیٰ نماز پڑھے تو اس کے [illegible] یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۵۲۸) حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پانچ نمازیں (دن رات میں) اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں جس نے ان کو اچھی طرح ادا کیا اور وقت پر پڑھا اور ان کے رکوع اور خشوع کو پورا کیا تو اللہ تعالیٰ کا اس پر وعدہ ہے کہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا اس پر کوئی وعدہ نہیں ہے اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔ رواہ مالک وابوداؤد والنسائی

(۵۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تو اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور (ایمان) برہان (کمال ایمان کی) اور نجات (سبب) بن جائیگی اور جو نماز نہ پڑھے تو اس کے لئے نور (ایمان) برہان (کمال ایمان کی) اور نجات (سبب) نہ ہوگی اور قیامت کے دن وہ قارون

---

[۱] کہ ہمارے اور جو نماز چھوڑ دی تو گویا اس نے ظاہر کر دیا کہ ہمارے اور مسلمانوں کو نماز نہ چھوڑنی چاہیئے تاکہ وہ ان کے ساتھ شمار نہ ہو جائیں ۱۲ [۲] یعنی جو صغیرہ گناہ کر کے نماز پڑھ لے تو اس کے گناہ معاف ہو جائینگے ۱۲

[۳] یعنی سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲

دلیل اور نہ نجات کا سبب ہوگی بلکہ یہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان[1] اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا یہ روایت امام احمد اور دارمی نے نقل کی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۵۳۰) عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سوائے نماز کے اور افعال کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے (فقط نماز ہی کا چھوڑ دینا کفر سمجھتے تھے) یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۵۳۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے (مکرم) دوست یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ تو کسی کو اللہ کا شریک نہ بنائیو اگرچہ تجھے کوئی مار کر جلا دے یا جلا دے اور فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑیو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی تو اللہ و رسول اس کے ذمہ دار نہیں رہتے اور کبھی شراب نہ پیجیو کیونکہ یہ ہر برائی کی جڑ ہے یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

باب نماز کے وقتوں کا بیان

پہلی فصل (۵۳۲) حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت کے وقت کے بارے میں سوال کرنے آیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے ساتھ رہو پھر آپ نے فجر کی نماز کے وقت بلال سے فرمایا کہ اقامت کہو پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا تو بلال سے فرمایا کہ اقامت کہو پھر عصر کی نماز پڑھی جب سورج سفید اور صاف تھا تو بلال سے فرمایا کہ اقامت کہو پھر مغرب کی نماز پڑھی جب سورج غروب ہو گیا تو بلال سے فرمایا کہ اقامت کہو پھر عشاء کی نماز پڑھی جب شفق غائب ہو گئی تو بلال سے فرمایا کہ اقامت کہو پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز پڑھی جب صبح صادق ہو گئی تو

نماز پڑھ لی اور جس وقت سورج چھپ گیا تو مغرب کی نماز پڑھ لی اور جس وقت شفق[۵۱] غائب ہو گئی تو آنحضور نے حضرت بلال سے تکبیر کہلوا کر عشا کی نماز پڑھ لی اور جس وقت صبح صادق طلوع ہو گئی تو حضرت بلال سے تکبیر کہلوا کر صبح کی نماز پڑھ لی اور جب دوسرا روز ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] کا وقت ہے لہٰذا ظہر کو ٹھنڈ کے وقت پڑھنی چاہیئے چنانچہ خوب وقت ٹھنڈا کر کے ظہر کی نماز پڑھی [illegible] سے تاخیر کر کے عصر کی نماز پڑھی لیکن سورج اونچا ہی تھا اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز پڑھی [illegible] رات جانے کے بعد عشا کی نماز پڑھی اور خوب چاند ہو کر صبح کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ شخص نماز کے وقت کے بارے میں پوچھتا تھا وہ کہاں ہے اسی شخص کو پوچھنے والے نے عرض کیا میں [illegible] رسول اللہ آپ نے فرمایا تمہارے جو وقت نماز کے [illegible] ان دونوں روز میں) دیکھے ہیں نماز کا وقت انکے [illegible] مسلم نے نقل کی ہے۔

[illegible] (۵۳۴) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبرئیل نے [illegible] نماز پڑھائی [illegible] سورج ڈھل کر سایہ جوتے کے تسمہ[۵۲] کے برابر ہو گیا تو ظہر کی نماز پڑھائی [illegible] سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہو گیا تو عصر کی نماز پڑھائی اور جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اس وقت مغرب کی نماز پڑھائی اور شفق غائب ہونے کے وقت عشا کی نماز پڑھائی اور جس وقت روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے یعنی بعد طلوع فجر صبح کی نماز پڑھائی اور جب اگلا روز ہوا تو ایک مثل[۵۳] پر ظہر کی نماز پڑھائی اور دو مثل پر عصر کی نماز پڑھائی [illegible] روزہ دار کے افطار کے وقت مغرب کی نماز پڑھائی اور تہائی رات کے بعد عشا کی [illegible] اور خوب چاند ہو کر صبح کی نماز پڑھائی اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر یہ کہا اے محمدؐ تم سے پہلے نبیوں کی نماز کا وقت بھی انہیں دونوں وقتوں کے بیچ بیچ میں ہے یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے

تیسری فصل (۵۳۵) ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے (ایک روز) عصر کی نماز کچھ دیر کر کے پڑھی تو عروہ اُن سے کہنے لگے کہ آگاہ رہو حضرت جبرئیل نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر (اول وقت) نماز پڑھائی تھی عمر بن عبدالعزیز کہنے لگے اے عروہ ذرا سوچ سمجھ کر کہو کیا کہتے ہو

---

۵۱ شام کو جو سورج چھپ کر جو سرخی کے بعد سفیدی ہوتی ہے جسکے بعد سیاہی اگر ستارے معلوم ہونے لگتے ہیں اُسے شفق کہتے ہیں ۱۲

۵۲ عرب کے جوتے میں تسمہ ہوتا ہے جسکی مقدار قریب دو گرہ کی ہوتی ہے ۱۲ ۵۳ ایک مثل سایہ اُسکو کہتے ہیں کہ ہر شے کا سایہ سوائے سایہ وقت زوال کے اُسکی برابر ہو جائے ایسی ہی دو مثل کہ اُس چیز سے سایہ دُگنا ہو جائے یعنے ایک گز کا سایہ دو گز ہو جائے ۱۲

۵۴ عمر بن [illegible] حدیث کو [illegible] سے بیان کی ۱۲

پھر عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جبرئیل آکر میرے امام بنے اور میں نے اُنکے ساتھ نماز پڑھی پھر پڑھی پھر پڑھی پھر پڑھی پھر پڑھی پانچ نمازیں انگلیوں پر گن کر بتائیں یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۳۶) حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے انہوں نے اپنے عاملوں کے پاس یہ لکھکر بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے مہتم بالشان میرے نزدیک نماز کا پڑھنا ہے لہذا جسنے اسکی محافظت اور نگہبانی کی گویا اُسنے دین کی نگہبانی کی اور جسنے اُسے ضایع کر دیا وہ اور امور کو اس سے بھی زیادہ ضایع[1] کریگا پھر یہ لکھا کہ ظہر کی نماز ایک ہاتھ سایہ ہونیسے لیکر ایک مثل سایہ ہونے تک پڑھلیا کرو اور عصر (کی نماز) ایسے وقت پڑھا کرو کہ سورج اونچا اور صاف سپید رہے (بلکہ وقت) اسقدر رہے کہ کوئی سوار (عصر کی نماز پڑھکر) چھ یا نو میل (یہ راوی کا شک ہے) سورج کے چھپنے سے پہلے سفر طے کرلے اور سورج کے غروب ہونیکے بعد مغرب کی نماز پڑھلیا کرو اور شفق غائب ہونے سے لیکر تہائی رات تک عشاء کی نماز پڑھلیا کرو اور جو (بغیر نماز پڑھے) سوجائے خدا اُسے سونا نصیب نہ کرے جو (بغیر عشاء کی نماز پڑھے) سوجائے خدا اُسے سونا نصیب نہ کرے جو (عشاء کی نماز پڑھے بغیر) سوجائے خدا اُسے سونا نصیب نہ کرے۔ (تین مرتبہ یہ بددعا کرکے پھر لکھا کہ صبح کی نماز ایسے وقت پڑھنا کہ ستارے گنجان چمکتے ہوئے ہوں۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۵۳۷) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (زمانہ میں) ظہر کی نماز کے وقت گرمی کی موسم میں تین قدم سے لیکر پانچ قدم تک سایہ ڈھلجاتا تھا اور جاڑہ میں پانچ قدم سے لیکر سات[2] قدم تک سایہ ڈھلجاتا تھا یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

باب جلدی (یعنی اول وقت) نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل (۵۳۸) سیار بن سلامہ کہتے ہیں میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کے پاس گئے

میرے والد اُنسے پوچھنے لگے کہ فرض نمازیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کس کس وقت پڑھتے تھے وہ بولے کہ ظہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو آنحضور سورج ڈھلنے کیوقت پڑھتے تھے اور عصر کی نماز (ایسے وقت) پڑھتے تھے کہ

---

[1] کیونکہ جب سب سے بڑے امر کا اہتمام نہ کیا تو چھوٹے امر کے اہتمام کی اس سے کیا امید ہے ۱۲ [2] وجہ اسکی یہ ہے کہ جاڑہ میں اصلی سایہ یعنے عین زوال کے وقت کا سایہ بہت کم ہوتا ہے گرمی کے موسم میں ظہر و عصر کے وقت ظہر جاڑوں کے موسم میں ایک ہی ہوتا ہے کیونکہ حرمین میں یہ دونوں وقت جدا جدا ہی ہوتے ہیں ۱۲

کوئی ہم میں سے نماز پڑھکر مدینہ سے پرے اپنے مکان پر جاکر سورج کے غروب ہونے سے پہلے واپس آجاتا تھا اور سورج خوب روشن ہی رہتا تھا سیار کہتے ہیں کہ مغرب کی بابت جو کچھ ابو برزہ نے بیان کیا تھا وہ میں بھول گیا (۱) ابو برزہ کہتے ہیں کہ عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو رسول خدا صلعم اسے دیر سے پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے اور نماز سے پہلے سونے اور بعد نماز کے باتیں کرنیکو مکروہ جانتے تھے اور جب کی نماز سے وقت فارغ ہوتے ہر شخص اپنے پاس کے بیٹھنے والے کو پہچان لیتا تھا اور ساٹھ سے آیتوں تک پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں (مطلب) کہ آنحضرت صلعم نماز سے پہلے سونے اور بعد میں باتیں کرنیکو پسند نہیں کرتے تھے۔

(۵۳۹) محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے روایت ہے کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم ظہر کی نماز پڑھتے تھے کہ سورج سفید ہی ہوتا تھا اور عصر کی نماز پڑھتے تھے کہ سورج زندہ ہوتا تھا اور مغرب کی نماز میں جب کبھی لوگ جمع ہو جاتے تو جلدی پڑھتے تھے اور جب کبھی لوگ دیر کرتے تو دیر پڑھتے تھے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

(۵۴۰) [illegible] پڑھتے کیونکہ اپنے [illegible] پڑھتے ہیں [illegible]

(۵۴۱) [illegible] جب سخت گرمی ہو تو نماز ظہر ٹھنڈا ہونے پر پڑھو کیونکہ سخت گرمی دوزخ کی بھاپ سے ہے [illegible] لیا تو اس نے رب سے بعض حصے بعض کو کھائے جانے کی شکایت کی [illegible] ایک سانس جاڑے میں لیتی ہے اور ایک سانس گرمی میں [illegible] (دونوں سیکھا رہا ہے) یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری کی ایک روایت میں [illegible] اس آگ کی لو کا حصہ ہے اور مسلم میں ہے زیادہ معلوم ہوتی ہے تو وہ اسی کی ٹھنڈک سے سبب ہے۔

---

(۱) ابو برزہ کیونکر بھی نہ بھولتے ہوں گے [illegible] کے صحابی کا کسی امر دین کے متعلق برگشتہ نماز عشاء کو عتمہ کہنے کو [illegible] ہوجانا بتاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء [illegible] سے منع فرمایا ہے [illegible] جیسے بعد عشا کے وقت کی نام کو عتمہ کہتے ہیں ذبائی تھے اور مقصود [illegible] کہ عمل کرنا [illegible] نماز کے باتیں کرنیکو ۱۲

(۵۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ سورج اونچا اور سپید[1] ہوتا تھا اور کوئی جانیوالا عوالی[2] تک جاکر واپس آجاتا تھا اور سورج اونچا ہی رہتا تھا اور بعض عوالی مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ہیں یا قریب چار میل کے یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ کیفیت منافق کی نماز کی ہوتی ہے کہ وہ بیٹھا ہوا سورج کو دیکھتا رہتا ہے جب سورج زرد ہو کر شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان (یعنے قریب چھپنے کے) ہو جاتا ہے تو جلدی سے اٹھکر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اللہ کا ذکر بھی اس نماز میں قدرے قلیل ہی کرتا ہے۔ اس روایۃ کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۵۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو گئی تو گویا اسکا مال و جان سب کسینے چھین لیا یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۳) بُریدہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے عصر کی نماز چھوڑ دی اُسکے (گویا) سب نیک عمل برباد[3] ہو گئے۔ یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

(۵۲۴) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھکر فارغ ہوتے تھے تو ایسا چاند نا رہتا تھا کہ اگر ہم میں سے کوئی تیر چلاتا تھا) تو تیر کے گرنیکی جگہ دیکھ لیتا تھا۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) لوگ عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے اور اول تہائی رات کے درمیان پڑھ لیتے تھے۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو عورتیں[4] جاتی ہوئی اور اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جایا کرتی تھیں۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

---

[1] یعنے زردی دھوپ کی نہیں ہوتی تھی بلکہ دھوپ سپید ہی رہتی تھی ۱۲

[2] مدینہ منورہ کے ایکطرف زمین اونچی ہے اور ایکطرف نیچی اور بلندی کیطرف جو بستیاں ہیں انہیں کو عوالی کہتے ہیں مسجد قبا قریب بھی اسی طرف ہے ۱۲ [3] یعنے نقصان ثواب بلا حد ہو جاتا ہے لہذا اسکا اہتمام ضروری کرنا چاہیئے ۱۲

[4] یعنی جن عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی تھی ۱۲

(۵۲۷) قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سحری کھایا کرتے تھے اور جب دونوں سحری سے فارغ ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو کر نماز پڑھا دیتے (قتادہ کہتے ہیں) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان دونوں کی سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے کے درمیان کتنے وقت کا فاصلہ ہوتا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتنا وقت کا فاصلہ اسقدر ہوتا کہ ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے (یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۵۲۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا اے ابوذر اس زمانہ میں تم کیا کرو گے کہ تم پر ایسے حاکم مقرر ہونگے جو نماز کے پڑھنے میں تاخیر کرینگے یا فرمایا کہ نماز کے وقت میں تاخیر کرینگے (یہ راوی کا شک ہے) میں نے عرض کیا جو کچھ آپ فرمائینگے (میں کروں گا) آنحضور نے فرمایا کہ نماز کو ہمیشہ وقت پر پڑھ لیا کرنا اگر تمہارے ساتھ بھی (کبھی) یہ معاملہ ہو جائے تو پھر پڑھ لینا کیونکہ یہ نماز تمہاری نفل ہو جائیگی (یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے [illegible] فرمایا [illegible] جس نے ایک رکعت نماز عصر کی سورج کے چھپنے سے پہلے پڑھ لی تو اسے چاہئے کہ عصر کی نماز پوری کرے اور جس نے ایک رکعت صبح کی سورج کے نکلنے سے پہلے پڑھ لی تو اسے چاہئے کہ نماز صبح کی پوری کرے (یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۵۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص نماز (کبھی) بھول جائے یا نماز کے وقت سو جائے (اور نماز رہ جائے) تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے۔

---

(۵۲۷) اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام نماز پڑھانے میں تاخیر وقت کرے تو مقتدی وقت مستحب پر نماز پڑھ لیا کریں اور پھر امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہو جائیں تاکہ اول وقت اور جماعت کی فضیلت دونوں سے محروم نہ رہیں ۱۲

(۵۲۸) دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ طلوع اور غروب اور زوال کے وقت نماز نہ پڑھے (بعض علماء اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے ان اوقات میں نماز پڑھنے کو ناجائز کہتے ہیں)

اور ایک روایت میں ہے کہ اُس نماز کے پڑھ لینے کے سوا اور کوئی اُسکا کفارہ نہیں ہے[۱]۔ یہ روایت بخاری و مسلم نے نقل کی ہے

(۵۳۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سونے میں نماز کا رہ جانا قصور میں شمار نہیں بلکہ قصور جاگنے میں (شمار) ہوتا ہے (کہ جاگ کر بھی نہ پڑھے) لہٰذا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنی بھول جائے یا نماز کے وقت سو جائے تو جسوقت یاد آئے نماز پڑھ لیا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (ترجمہ) مجھے[۲] یاد کرنیکے وقت ہی نماز پڑھا کرو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے

دوسری فصل (۵۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تین باتوں کے کرنے میں دیر نہ کیا کرنا (اول) نماز کہ اُسکا وقت ہو جائے (دوم) جنازہ جسوقت تیار ہو جائے (فوراً دفن کر دیا جائے تیسرے) بے خاوند کی عورت کہ جسوقت کوئی مرد اُس جیسا مل جائے تو فوراً نکاح[۳] کر دیا جائے۔ اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۵۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوّل وقت نماز پڑھنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہو جاتی ہے اور آخر وقت میں پڑھنی معاف[۴] کرانیکا سبب ہو جاتی ہے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۵۳۵) فروہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ سب عملوں سے بہتر کونسا عمل ہے آنحضور نے فرمایا اوّل وقت نماز پڑھنا یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث سوائے (ایک راوی) عبداللہ بن عمر العمری کے اور کسینے نقل نہیں کی اور یہ راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

---

[۱] یعنی نماز کے قضا ہو جانے میں صدقہ وغیرہ خیرات کرنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ نماز ہی پڑھنی چاہیئے ۱۲

[۲] چونکہ نماز کا پڑھنا بسبب خدا کے یاد کرنیکے ہے اسواسطے نماز یاد دینیکو صلاۃ الذکر فرمایا یاد کرنا تو اور دیکھ فرمایا جب مجھکو یاد کیا کرو (یعنی نماز جب تمہیں یاد آوے) پڑھ لیا کرو بعض کہتے ہیں لِذِکْرِیْ کے معنے یہ ہیں جب تمہیں نماز یاد دلا دوں اسوقت پڑھ لیا کرو تمہارا کچھ قصور نہیں ۱۲

[۳] اس سے معلوم ہوا کہ بیوہ عورت کا نکاح کر دینا اسلام کے امور میں سے ہے اسلئے آنحضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسکا ارشاد فرمایا ۱۲

[۴] یعنی اوّل وقت مستحب میں نماز پڑھنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے اور آخر وقت میں صرف فرضیت ادا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے گناہ ترک نماز سے بچ جاتا ہے ۱۲

(۵۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ بھی آخر وقت[۵۱] میں نماز نہیں پڑھی (بلکہ ہمیشہ اول ہی وقت پڑھتے تھے) یہاں تک کہ اللہ نے آپکو وفات دیدی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے

(۵۳۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کے لوگ اگر مغرب کی نماز کو (استحباب) دیر کر کے نہ پڑھیں کہ ستارے جگمگانے لگیں[۵۲] تو ہمیشہ بھلائی اور دین پر رہینگے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(۵۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر مجھے اپنے امت کے لوگوں کی تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو انہیں یہ حکم دیتا کہ عشا کی نماز کو تہائی یا نصف رات تک دیر کر کے پڑھا کریں یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۵۳۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اس نماز (عشا) کو دیر کر کے پڑھا کرو کیونکہ تمہیں اور امتوں پر اسی نماز کی وجہ سے فضیلت ہے جسے پہلے اور کسی امت کو یہ نماز نصیب نہیں ہوئی۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۵۴۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس دوسری[۵۳] نماز عشا کے وقت کو سب سے زیادہ جانتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو تیسری رات کے چاند چھپنے[۵۴] کیوقت پڑھا کرتے تھے یہ روایت ابوداؤد اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۵۴۱) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے فجر کی نماز کو اجالے میں پڑھا کرو کیونکہ اسوقت پڑھنے میں ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور نسائی نے نقل کی ہے اور نسائی کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے کہ اسوقت ثواب زیادہ ہوتا ہے"

---

۵۱ یعنے سب نمازوں کو مختار اوقات میں پڑھا کرتے تھے اور مکروہ اوقات میں نہیں پڑھتے تھے صرف ایکبار لوگوں کو اخیر وقت تعلیم کرنے کیواسطے اخیر وقت پڑھی تھی ۱۲

۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ مغرب کیوقت میں فقط ستارے نظر آجانیسے کراہت نہیں آتی بلکہ جسوقت ستارے گنجان ہوکر جگمگانے لگیں اسوقت وقت مکروہ ہوجاتا ہے ۱۲

۵۳ عرب میں مغرب کو عشا اول کہتے تھے اور عشا کو عشا ثانی ۱۲

۵۴ تیسری رات کا چاند قریب پانچویں حصے رات کے غروب ہوتا ہے ۱۲

تیسری فصل (۵۴۲) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کر اونٹوں کو ذبح کیا کرتے تھے اور پھر دس حصے کر کے انہیں پکا کھا کر سورج کے چھپنے سے پہلے فارغ ہو جاتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر و عمر عشاء کی نماز کیواسطے بہت دیر تک بیٹھے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار دیکھتے رہے آنحضور تہائی یا اس سے بھی زیادہ رات جانیکے بعد تشریف لائے اور ہمیں معلوم ہوا کہ آپ گھر کے کام میں مشغول رہے تھے یا اور کسی کام میں اور آنحضور نے آکر یہ فرمایا کہ نماز کا انتظار تم ہی لوگ کرتے ہو تمہارے سوا کسی اور دین والوں نے نماز کا انتظار نہیں کیا اور اگر مجھے اپنی امت پر بوجھ ہو جانیکا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو ہمیشہ اسی وقت[1] پڑھا کرتا پھر آنحضور نے مؤذن سے تکبیر کہنے کا حکم دیا اور نماز پڑھا دی یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۴۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ (صحابہ سے) فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نمازوں کے قریب قریب (اوقات میں) نماز پڑھا کرتے تھے مگر عشاء کی نماز تمہاری نماز سے کچھ دیر کر کے پڑھتے تھے اور تم سب نماز پڑھتے تھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۴۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھنے کے واسطے گئے (اتفاق سے اس روز) آدھی رات کے قریب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مکان سے) باہر تشریف نہ لائے (بعد اذاں آکر ہمسے یہ) ارشاد فرمایا کہ تم اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا چنانچہ ہم ویسے ہی بیٹھے رہے آپ نے فرمایا کہ اور لوگوں نے نماز پڑھ کر اپنی اپنی بستر سنبھال لیے ہیں اور تم جب سے نماز کی انتظار میں بیٹھے ہو گویا نماز ہی پڑھ رہے ہو (یعنے جب سے اب تک تمہیں نماز پڑھنے کا ثواب برابر ملتا رہا) اور اگر مجھے کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہمیشہ یہ نماز نصف رات تک دیر کر کے پڑھا کرتا۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۵۴۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (صحابہ سے) فرماتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تمسے زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم عصر کی[2] نماز پڑھنے میں آپ سے زیادہ جلدی کرتے ہو۔ یہ روایت امام احمد

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ نماز عشاء میں تاخیر کرنی افضل ہے ۱۲

[2] اس سے معلوم ہوا کہ عصر کی نماز میں بھی کچھ تاخیر فضل ہے اور مقصود حضرت ام سلمہ کا یہ بتانا کہ ہر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اتباع چاہئے ۱۲

اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۵۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز ٹھنڈا وقت کر کے پڑھا کرتے تھے اور جاڑہ کے موسم میں جلدی پڑھ لیتے تھے۔ یہ روایۃ نسائی نے نقل کی ہے

(۵۴۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بعد میرے عنقریب تمپر ایسے حاکم ہونگے کہ انھیں وقت پر نماز پڑھنے سے (دنیا کی چیزیں) روک دینگی یہانتک کہ وقت نماز کا نکل جائیگا لہذا تم اپنی نمازیں وقت پر پڑھتے رہنا کسی شخص نے عرض کیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا پھر (دوبارہ) اُنکے ساتھ بھی نماز پڑھا کریں آپ نے فرمایا ہاں (اُنکے ساتھ[1] بھی پڑھلیا کرنا) یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۵۴۹) حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے بعد تمپر ایسے حاکم ہونگے جو نمازوں کے پڑھنے میں تاخیر کرینگے اور وہ نماز تمہارے واسطے (باعث رحمت الٰہی ہوگی) اور اُنپر (باعث غضب الٰہی لہذا) جبتک وہ تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتے رہیں[2] تو تم بھی اُنکے ساتھ پڑھتے رہنا یہ روایۃ ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۵۵۰) عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور وہ گھیرے میں گھرے ہوئے تھے میں نے کہا کہ آپ سب کے امام (اور بادشاہ) ہیں اور آپکی جو (حالت) ہو رہی ہے آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور ہمارا (یہ حال ہے کہ) ایک فسادی امام نماز پڑھاتا ہے (جسکے پیچھے نماز پڑھنا) ہم گناہ سمجھتے ہیں حضرت عثمان[3] رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کا پڑھنا لوگوں کے سب عملوں سے بہتر (عمل) ہے لہذا جب لوگ بھلائی اور نیکی کریں تو اُن کے شامل رہو اور اگر وہ بُرائی کریں تو تو اُنکی بُرائی سے بچ کر (خود نیک عمل کر) یہ روایۃ بخاری نے نقل کی ہے۔

---

[1] کیونکہ یہ دوسری نماز نفل ہو جاتی ہے اور ثواب اوّلی وقت پڑھنے اور جماعت کے ساتھ پڑھنے دونوں کا ملجاتا ہے ۱۲

[2] یعنے جب تک وہ مسلمان رہیں کیونکہ قبلہ کا رُخ کر کے مسلمان ہی نماز پڑھتے ہیں ۱۲

[3] مقصود حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ لوگوں کی نیکی میں شریک ہو اور بدی میں شریک نہ ہو اور نماز کا پڑھنا نیک ہی عمل ہے لہذا ہر ایک کے پیچھے پڑھلینی چاہیئے ۱۲

باب نماز کے فضائل کے بیان میں

(۵۵۱) حضرت عمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جنہوں سورج کے نکلنے اور چھپنے کے پہلے (دو نمازیں) یعنے صبح اور عصر کی پڑھیں تو وہ دوزخ میں ہرگز نہیں جائیگا۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۵۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو ٹھنڈی وقت کی دو نمازیں[۱] (یعنے صبح اور عشاء) پڑھا وہ جنت میں داخل ہوجائیگا یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے پاس (آسمان سے) رات دن فرشتے آتے رہتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں سب جمع ہوجاتے ہیں اور جو فرشتے رات بھر تمہارے پاس رہے تھے وہ (جب صبح کی نماز پڑھ کر) آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود جاننے بوجھنے کے اُن سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نماز پڑھتے ہوئے انہیں پایا تھا اور اب نماز ہی پڑھتے ہوئے انہیں چھوڑ آئے ہیں۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۵۴) حضرت جُندب قسری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جنہوں صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے عہد وامان میں ہے لہذا ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے اس عہد میں کچھ مواخذہ کرے کیونکہ جس سے اُسنے عہد وامان میں مواخذہ کیا تو پھر اُسے پکڑ کر دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ ڈالدیگا یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے اور مصابیح کے بعض نسخوں میں قُسری کے بدلے قُشیری ہے۔

(۵۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر لوگوں کو اذان کہنے اور اوّل صف میں کھڑے ہونیکا ثواب معلوم ہوجائے اور بے قرعہ ڈالے انہیں یہ حاصل نہ ہوسکے

---

[۱] کیونکہ یہ دونوں نمازیں سردی کیوجہ سے پڑھنی بہت مشکل ہوتی ہیں اس لئے جو انکو پڑھیگا وہ اور دنوں کو ضرور ہی پڑھیگا اور جنت اس کے لئے ہوگی ۱۲

[۲] یعنے صبح کی نماز پڑھنے سے اللہ نے دنیا و آخرت میں امن دینے کا وعدہ کرلیا ہے لہذا تم صبح کی نماز ہرگز قضا نہ کرنا ورنہ تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ ہوکر اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ کریگا اور اُسکے مواخذہ سے کوئی بچا نہیں سکتا ۱۲

تو ضرور قرعہ ہی ڈالیں اور اگر ظہر کے وقت جلدی آنیکا ثواب جان لیویں تو اس نماز میں دوڑے ہوئے آیا کریں اور اگر عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب بھی جان لیں تو چوتڑیوں گھسٹتے ہوئے آئیں (اور ان دونوں نمازوں میں شریک ہوا کریں)

(۵۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے منافقوں پر سوائے نماز عشاء اور صبح کے اور کوئی نماز پڑھنی بھاری نہیں اگر ان دونوں کے ثواب وہ جان لیں تو چوتڑیوں گھسٹتے ہوئے آیا کریں یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

(۵۵۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑھلی تو گویا اُسنے نصف رات کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور جسنے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھلی تو اُسنے تمام رات کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دیہاتی لوگ تمہارے مغرب کے نام لینے میں تم پر غالب[1] نہ آجائیں راوی کہتے ہیں کہ دیہاتی (مغرب کو) عشاء کہتے تھے پھر آنحضور نے فرمایا کہ نماز عشاء کے نام لینے میں بھی تم پر دیہاتی غالب آئیں کیونکہ وہ لوگ اس نماز میں اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کیوجہ سے دیر کر دیتے تھے اور اُسے عتمہ[2] کہتے تھے یہ روایۃ مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایۃ ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خندق[3] کی لڑائی میں فرماتے تھے جن لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز (یعنی) نماز عصر کے پڑھنے سے روکا ہے خدا تعالیٰ اُنکے گھروں اور قبروں میں آگ بھرے۔ یہ روایۃ متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۵۶۰) حضرت ابن مسعود اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے درمیانی[4] نماز

---

[1] یعنے ایسا نہ ہو کہ تم بھی انہیں کیطرح مغرب کو عشاء کہنے لگو بلکہ تم انکو بھی ہدایت کرنا ۱۲

[2] عتمہ اندھیرے کو کہتے ہیں ۱۲

[3] خندق کی لڑائی اسلئے کہتے ہیں کہ اسمیں سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی گئی تھی اور یہ لڑائی سنہ ۴ یا سنہ ۵ میں ہوئی تھی اور اسی میں بسبب تردد اور تیر بازی کے چار نمازیں قضا ہو گئی تھیں کہ انہیں میں عصر کی نماز بھی تھی آنحضور نے اسکی فضیلت ظاہر کرنے کیواسطے یہ بددعا فرمائی تھی ۱۲

[4] یعنے قرآن میں جو والصلوٰۃ الوسطیٰ آیا ہے وہ عصر ہے ۱۲

عصر کی نماز ہے۔ اس روایت کو ترمذی نے نقل کیا ہے۔

(۵۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں [illegible] اس قول اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا کی تفسیر میں فرماتے تھے کہ فجر کی نماز میں فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۵۶۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ [illegible] ہیں کہ درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے۔ یہ روایت امام مالک [illegible] حذف اسناد کی ساتھ نقل کی ہے۔ (یعنے بلا اسناد کے)

(۵۶۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول [illegible] تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر [illegible] حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ میں مالک کہتے ہیں [illegible] ظہر کی نماز سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور بعد [illegible] روایت امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۵۶۴) حضرت امام مالک فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے [illegible] ابن عباس رضی دونوں کہا کرتے تھے کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔ [illegible] موطا میں نقل کی ہے اور ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن جریر [illegible] اسی کی ہے

(۵۶۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول [illegible] فرماتے تھے جو شخص صبح کی نماز کیواسطے سویرے جاتا ہے گویا وہ [illegible] اور جو شخص بازار کیطرف جاتا ہے تو گویا ابلیس کا جھنڈا لیکر چلتا ہے۔ یہ روایت [illegible]

باب اذان کے بیان میں

پہلی فصل (۵۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے شروع ہونے سے پہلے نماز یوں کی

لہ رجمہ تحقیق فجر کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔

لہ ترجمہ محافظت کرو تم سب نمازوں کی اور درمیانی نماز کی۔

اذان کے لیے) لوگ آگ (روشن کرنے) کا اور ناقوس[1] (بجانے) کا مشورہ کرتے تھے بعض لوگوں نے یہود اور نصاریٰ کا ذکر کیا (کہ انکی مشابہت ہوگی) پھر حضرت بلال کو یہ امر ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ (اذان میں) پڑھا کریں اور تکبیر میں ایک ایک دفعہ اسمٰعیل (راوی) کہتے ہیں میں نے اس حدیث انس کا ذکر ایوب سے کیا تھا انھوں نے فرمایا کہ قد قامت الصلوٰۃ دو ہی دفعہ کہنی چاہیئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۶۷) ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان سکھلائی اور فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ پھر کہا نوٹا کر کہو اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اس روایۃ کو مسلم نے نقل کیا ہے

دوسری فصل (۵۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان (کے کلمات) دو دو دفعہ ہوتے تھے اور تکبیر کے ایک ایک دفعہ مگر ہاں قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ دو دفعہ کہتے تھے۔ یہ روایۃ ابو داؤد اور نسائی و دارمی نے نقل کی ہے۔

(۵۶۹) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس ۱۹ کلمے اذان کے سکھلائے اور دس ۱۰ کلمے تکبیر کے۔ یہ روایۃ امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۵۷۰) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ مجھے اذان مسنون سکھلا دیجئے آنحضور نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر انکی ساتھ آواز بلند کرو اور پھر یہ کہو اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ انہیں آہستہ سے کہکر پھر پکار کے آواز سے شہادت کے کلمو کو کہو اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کی نماز کے واسطے اذان کہتے ہو تو یہ اور کہلیا الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ یہ روایۃ ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

---

[1] ناقوس ایک بڑی لکڑی ہوتی ہے کہ چھوٹی لکڑی اوسپر مارنیسے آواز نکلتی ہے اور یہ شیوہ نصاریٰ کا ہے صحابہ اس لئے مشورہ کرتے تھے تاکہ ناقوس بجا کر یا اونچی جگہ آگ روشن کر کے نمازیوں کو خبر کر دیا کرینگے تاکہ وہ نماز کے واسطے آجاویں ۱۲

(۵۷۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرمائے تھے اذان کے کلمات کے سوا کسی نماز کیواسطے اور اعلان نہ کرنا چاہیئے مگر ہاں صبح کی نماز کے واسطے یہ برابر فرمایا کرتے الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ ابو اسرائیل (اس حدیث کا) راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

(۵۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہا کرو اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہا کرو اور اذان اور تکبیر کے درمیان اسقدر وقفہ کیا کرو کہ کھانیوالا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور پاخانہ والا اپنے اس ضرورت سے فارغ ہو جایا کرے اور نہ تک مجھے نماز پڑھانے کے لیئے آتے ہوئے نہ دیکھلو تو اتنے تم کھڑے نہ ہوا کرو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ ہم اس حدیث کو سوائے عبدالمنعم کے اور کسی سے نہیں جانتے اور اسکے راوی مجہول ہیں۔[۱]

(۵۷۳) حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی اذان کہنے کیلئے ارشاد فرمایا چنانچہ میں نے اذان کہی پھر حضرت بلال نے تکبیر کہنی چاہی آنحضور نے اُنسے فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے تکبیر بھی وہی کہے[۲] یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۵۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان جسوقت مدینہ میں آکر جمع ہو گئے تو نماز کے لیئے وقت اور اندازہ معین کرنے لگے (کیونکہ) کوئی آدمی (نماز کیواسطے) آواز دیبیوالا نہ تھا ایکروز جو اسکی بابت گفتگو ہوئی تو بعضوں نے کہا کہ ناقوسِ نصاریٰ کیطرح بنالیا جائے اور بعضوں نے کہا کہ قرن[۳] یہود جیسا بنایا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ ایک آدمی کو کیوں نہ بھیجدیا کریں تاکہ وہی

---

[۱] اسناد کا مجہول ہونا راوی کی جہالت سے ہوتا ہے اور راوی مجہول وہ ہے جسکے نام اور ذات کا پتہ نہ لگے کیونکہ جسکی ذات اور نام معلوم ہو اُسکا حال بھی نہیں معلوم ہو سکتا خواہ وہ ثقہ ہو یا غیر ثقہ ۱۲

[۲] اس سے معلوم ہوا کہ اگر تکبیر کوئی دوسرا شخص کہے تو اذان کہنے والے سے اجازت لے بغیر اجازت نہ کہے ۱۲

[۳] قرن سینگ کو کہتے ہیں اور سینگ بجانا یہود کا شیوہ ہے ۱۲

نماز کیواسطے بلالایا کرے (چنانچہ) پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (بھی یہی) ارشاد فرمایا کہ اے بلال تم اٹھ کے ہو کر نماز کے واسطے آواز دے لیا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۶۶) عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کرانا مقرر فرمایا تاکہ نماز کیواسطے لوگونکے جمع کرنیکو کوئی بجادیا کرے تو میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ ایک آدمی ناقوس ہاتھ میں لئے ہوئے جارہا ہے میں نے پوچھا اے اللہ کے بندے یہ ناقوس بیچتے ہو اُسنے پوچھا تم کیا کروگے میں نے کہا ہم اسے بجاکر نماز کیواسطے لوگونکو بلایا کرینگے اُسنے کہا اگر تم کہو تو میں اس سے بھی بہتر ایک چیز بتائے دیتا ہوں میں نے کہا ہاں بتائیے اُسنے کہا کہو اللہ اکبر آخر تک اذان بتاکر اسیطرح تکبیر بتائی یہ جب میں نے صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر جو کچھ (خواب میں) دیکھا تھا بیان کیا تو آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالےٰ یہ خواب سچا ہے اور تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر جو کچھ دیکھا ہے اُنہیں سکھلاتے جاؤ اور وہ اذان کہیں کیونکہ تمسے انکی آواز بلند ہے[1] چنانچہ میں بلال کے ساتھ کھڑا ہو کر انہیں سکھلاتا گیا اور وہ اذان[2] کہتے رہے پھر حضرت عمر بن خطاب اپنے مکان میں اذان کی آواز سُنکر اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے آئے یا رسول اللہ قسم ہے اُس ذات کی جسنے آپکو سچا نبی بناکے بھیجا ہے میں نے بھی خواب میں ایسا ہی دیکھا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شکریہ یہ) فرمایا للہ الحمد (ترجمہ) سب تعریفیں اللہ ہی کیواسطے ہیں (کہ ہمارے صحابہ کو اسکی توفیق عطا کی) یہ روایت ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے مگر ابن ماجہ نے تکبیر کا ذکر نہیں کیا اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن انہوں نے ناقوس کے قصہ کی تصریح نہیں کی۔

(۵۶۷) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے کیلئے جاتا تھا آنحضور جس شخص کے پاس سے گذرتے تھے یا تو نماز کے لیے آواز دیدیتے یا پاؤں پکڑکر ہلا دیتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۵۶۸) حضرت امام مالک فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ مؤذن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر صبح کی نماز کے واسطے اُنہیں خبردار کردیتا تھا ایکروز اُنہیں سوتے ہوئے پاکر کہا

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ مؤذن کا بلند آواز ہونا بہتر اور مستحب ہے ۱۲

[2] اذان کی مشروعیت ہجرت کے اوّل یا دوسرے سال میں ہوئی ہے ۱۲

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کلمہ صبح کی اذان[1] ہی میں داخل کرنا چاہیئے یہ روایت امام مالک رح نے مؤطا میں نقل کی ہے

(۵۷۸) حضرت عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد[2] رضی اللہ عنہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کہتے ہیں مجھسے میرے والد نے بیان فرمایا اور انہوں نے میرے دادا سے سنا تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اذان کہنے کیوقت اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دیلیا کرو کیونکہ اس سے آواز[3] زیادہ بلند ہو جاتی ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

باب اذان کی فضیلت اور مؤذن کے ساتھ جواب دینے کے بیان میں

پہلی فصل

(۵۷۹) حضرت معاویہ رض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے روز سب لوگوں سے زیادہ اونچی گردن والا[4] (یعنے بلند مرتبہ) مؤذن ہونگا اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے

(۵۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز کیواسطے آذان دیجاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ریاح مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے اور اذان کو نہیں سنتا جب اذان تمام ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے اور جسوقت تکبیر ہوتی ہے پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور تکبیر ختم ہونے کے بعد اگر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالنے کیلئے یہ کہتا ہے کہ فلانی بات یاد کر فلانی بات یاد کر یہانتک کہ آدمی کو ایسا کر دیتا ہے کہ یہ بھی یاد نہیں رہتا کتنی نماز پڑھی ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۸۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جہانتک مؤذن کی آواز کو جن اور انسان یا جو چیز سنتے ہیں ہم تمام قیامت کے روز اسکی گواہی[5] دینگے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے

(۵۸۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے ہیں

---

[1] یعنے یہ کلمہ فقط اذان ہی میں ہونا چاہیئے اذان کے سوا سوتے ہوئے کو جگانیکیلئے استعمال نکرنا چاہیئے کیونکہ یہ بدعت ہے ۱۲

[2] یہ سعد حضرت کی مسجد قبا کے مؤذن تھے اور جبتک حضرت زندہ رہے یہ وہیں مؤذن رہے بعد وفات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابوبکر نے انہیں مسجد نبوی میں مؤذن کر دیا تھا کیونکہ حضرت بلال بعد وفات حضرت کے ملک شام چلیگئے تھے پس سعد تاحیات خود مسجد نبوی میں مؤذن رہے ۱۲

[3] اسمیں شاید یہ حکمت ہے کہ کانوں میں انگلیاں رکھ لینے سے بلندی آواز کانوں میں آئیگی اسلیے حتی الوسع یہ آواز خوب ہی بلند کریگا ۱۲

[4] اسمیں مؤذنوں کو بلند آواز کرنیکی رغبت دلانی مقصود ہے ۱۲

جب تم مؤذن کی آواز سنو تو اسکی طرح تم بھی کہا کرو پھر مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس درود کے بدلے دس رحمتیں اس پر بھیجتا ہے پھر میرے واسطے وسیلہ کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ کا نام ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندہ کے سوا اور کوئی اسکے لائق نہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہو جاؤں اور جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا میری شفاعت اسکے واسطے ضرور ہوگی۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے (سننے والا بھی یہ) کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اور جب مؤذن لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اور جب وہ واشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے اور جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو یہ بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور جب وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے جس نے یہ کلمے صدق دل سے کہے وہ جنت میں جائیگا۔ اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۵۸۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے اذان سنکر یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ قیامت کے روز میری شفاعت اس کے واسطے ضرور ہوگی اس روایت کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۵۸۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت کفار پر دھاوہ کرنیکو جاتے تھے اور پہلے بستیوں کے قریب جاکر) اذان سننے کیواسطے کان لگاتے تھے

لہ یہ فرمانا آنحضور کا بوجہ عاجزی اور انکساری کے ہے ورنہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور بہتر ہیں تو یہ درجہ بھی ضرور آپ ہی کیواسطے ہے اور کوئی اسکے لائق کب ہو سکتا ہے ۱۲

لہ بتانے کے لیے آنحضور نے دو دو کلمے یا ایک ایک کلمہ فرمادیا اور مقصود یہ ہے کہ مؤذن کے ساتھ ساتھ تمام اذان پوری کہے ۱۲

لہ ترجمہ (گناہوں سے بچنے کی) قوت اور (نیک کام کی) بجز مدد خدا نہیں ہے ۱۲

اگر اذان وہاں سُن لیتے[۵۱] تو ترک جایا کرتے ورنہ لٹوا دیا کرتے تھے (ایکروز) آنحضور نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سُنا اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ اسلام پر ہے پھر اُسنے کہا اشہدان لاالہ الا اللہ آپنے (جواب میں) فرمایا تو آگ سے اب بری ہوگیا پھر صحابیوں نے اُسے جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص بکریوں کا چرواہا ہے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۸۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے اذان سُنکر (یہ دُعا) پڑھی اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربّاً وبمحمد رسولاً وبالاسلام دیناً) تو اسکے گناہ بخشے جائینگے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے

(۵۸۷) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے درمیان ہر دو اذان (یعنے اذان اور تکبیر) کے ایک نماز ہے درمیان ہر دو اذان (یعنے اذان اور تکبیر) کے ایک نماز[۵۳] ہے پھر تیسری دفعہ میں یہ فرمایا (کہ نماز اُس کے لیئے ہے) جو پڑھنی چاہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۵۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے امام (نماز کا) ضامن[۵۴] ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار (یعنے امین پھر آنحضور نے یہ دعا کی) اے اللہ امامونکو ہدایت دے اور مؤذنونکی بخشش کر۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ دوسری روایت مصابیح کے الفاظ کے مطابق نقل کی ہے

(۵۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے

---

[۵۱] اس سے معلوم ہوا کہ اذان کی ہونے نہ ہونیکو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایمان اور کفر کی علامت سمجھتے تھے لہذا جو لوگ اذان کو بالکل ترک کرینگے وہ مستحق قتال ہیں اگرچہ یہ فعل مسنون ہے ۱۲

[۵۲] ترجمہ میں اللہ کے رب ہونے اور محمدؐ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں ۱۲

[۵۳] یعنے درمیان اذان اور تکبیر کے نماز پڑھنی سنت ہے اور بُریدہ اسلمی روایت کرتے ہیں کہ یہ حکم سوائے مغرب کی اذان و تکبیر کے ہے لیکن صحیح احادیث سے اسوقت بھی پڑھنا ثابت ہوتا ہے ۱۲

[۵۴] یعنے اور رونکی نمازونکا ذمہ دار ہے اس لئے اسکیواسطے ہدایت کی دعا کی ۱۲

سات سال ثواب سمجھکر آذان کہی اُسکا دوزخ کی آگ سے بری ہونا لکھدیا جاتا ہے یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۵۹۱) حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریوں کا چرانیوالا نماز کے لیے اذان کہتا ہے نماز پڑھتا ہے تو اُس سے اللہ بزرگ برتر بہت خوش ہوتا ہے اور (فرشتوں سے) فرماتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو کہ میرے خوف سے اذان کہکر نماز پڑھتا ہے میں نے بھی اپنے بندے کے گناہ بخشدئے اور بہشت میں اُسے داخل کرونگا۔ یہ روایت ابوداود اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۵۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمی قیامت کے روز مشک کے ٹیلوں پر ہونگے ایک وہ غلام جسنے حق خدا وندی ادا کرکے اپنے آقا کا بھی حق ادا کیا اور دوسرا وہ شخص جو ایک جماعت کو نماز پڑھاتا ہے اور وہ لوگ اس سے خوش ہیں اور تیسرے وہ شخص جو رات دن پانچوں وقت کی اذان کہتا ہے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۵۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مؤذن کی آواز جسقدر دور جاتی ہے اُسقدر[۱] اُسکے گناہ بخشدئے جاتے ہیں اور ہر چیز گیلی اور خشک اور نماز میں آنیوالے آدمی اسکے گواہ ہوجاتے ہیں اور پچیس[۲] نمازوں کا ثواب (اُسکے نامہ اعمال میں) لکھدیا جاتا ہے۔ اور جو درمیان دو نمازوں کے گناہ کئے ہیں وہ معاف ہوجاتے ہیں۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہانتک نقل کی ہے کہ ہر چیز گیلی اور خشک گواہی دیتی ہے اور یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ اسے نماز پڑھنے والیکی برابر اجر ملیگا۔

(۵۹۴) حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ مجھے میری قوم کا امام معین کردیجئے آپ نے فرمایا (اچھا) تم اُنکے امام رہو اور (نماز پڑھانے میں) کمزور مقتدیوں کا ضرور خیال رکھنا[۳]

---

[۱] جسے بہت ہی گناہ بخشے جاتے ہیں ۱۲

[۲] کمزور مقتدیوں کا خیال کرکے قراءۃ مختصر پڑھنا اور ارکان نماز میں بھی تخفیف کرنا تاکہ جماعت کو چھوڑ کر نہ چلے جائیں ۱۲

(کہ لمبی قراءت ہو کر اُسے تکلیف نہ ہو جائے) اور مؤذن ایسا رکھنا جو اذان کہنے پر مزدوری نہ لیتا ہو یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۶۱۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی تھی کہ میں بعد اذان مغرب پڑھا کروں اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۶۱۷) ابوامامہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے اور صحابی کہتے ہیں کہ حضرت بلال نے تکبیر کہنی شروع کی تھی جب قد قامت الصلوٰۃ کہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا اور پھر باقی تکبیر میں ویسے ہی فرماتے رہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اذان والے کے جواب میں حدیث منقول ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اذان اور تکبیر کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے (بلکہ مقبول ہو جاتی ہے) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۶۱۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا فرمایا کم رد کیجاتی ہیں ایک اذان کے وقت دعا اور دوسرے گھمسان کی لڑائی کے وقت دعا کرنی جب آپس میں مٹھ بھیڑ ہو جائے اور ایک دوسرے پر جم جائے اور لڑائی کے وقت لڑائی کے وقت یہ دعا کہ بارش میں کھڑے ہو کر دعا کرنی مقبول ہوتی ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور دارمی نے بھی نقل کی ہے مگر بارش میں دعا کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

(۶۲۰) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان دینے والے بزرگی میں ہم سے بڑھے جاتے ہیں آنحضور نے فرمایا جیسے تم وہ کہتے

۱؎ علماء لکھتے ہیں کہ اذان پر مزدوری جو ممنوع ہے اس سے اہل حلقہ کو یا ہے کہ وہ خود امام مؤذنوں سے تنخواہ لیتا رہیں ۱۲

۲؎ ترجمہ اے اللہ یہ وقت ہے رات آنے اور دن جانے اور تجھے پکارنے والوں کی آواز کا لہٰذا تو مغفرت میرے لئے بخشش کر ۱۲

۳؎ یعنی جیسے مؤذن تکبیر کہتا ہے ویسے ہی آپ بھی کہتے رہے اور جب اُس نے قد قامت الصلوٰۃ کہا تو آپ نے اقامہا اللہ وادامہا کہا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کی عوض لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا جاتا

(ساتھ ساتھ) تم بھی کہتے رہا کرو اور جب اذان ختم ہو جائے تو جو چاہو دعا مانگو مقبول ہوگی۔ اس روایت کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

تیسری فصل

(۶۲۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت نماز کیواسطے اذان دیجاتی ہے تو شیطان ہوا کھاتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ مقام روحا پہنچ جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ مقام روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۶۲۲) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور میری قوم کے درمیان شیطان حائل ہو گیا ہے اور میری نماز میں شک ڈالتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شیطان خنزب ہے اے ابن ابی العاص جب تجھ کو اس کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگا کر اور اپنی بائیں طرف تین بار تھتکار دیا کر۔ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دور کر دیا۔ اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۶۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کیواسطے اذان دی اور جب یہ اذان سے فارغ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقیناً (دل سے) کہا وہ بہشت میں جائیگا۔ اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۶۲۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوتے وقت مؤذنوں کی اذان سنتے تھے تو آپ اذان سنتے وقت میں بھی کلمے وغیرہ پڑھتے ہوں یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب مؤذن اذان دے تو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ بھی اذان کے الفاظ کہے یعنی مؤذن کے ساتھ ساتھ کہتا جائے۔ ہر تکبیر کے عوض تکبیر کہے اور ہر کلمہ کے عوض کلمہ کہے۔ اس کے واسطے لکھی جاتی ہیں۔ اس روایت کو ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۶۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی اذان کیوقت دعا کرنے کیواسطے ارشاد فرماتے تھے یہ روایت بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

لہ یعنی مؤذن ہی کی طرح اذان سننے کے جواب میں مؤذن کی موافق بتلا جائے لیکن ہر صورت خاموش رہنا ضروری ہے۔

لہ حاید یہ اسلئے ہے کہ اذان میں تکبیر کے خاتمہ پر وہ ہوتی ہے یا اسلئے کہ اذان میں مؤذن کی مدد کرنا ہوتا ہے اس کا ثواب بھی زیادہ ہے۔

باب احکام اذان۔ کے بیان میں اور اس میں فصلیں ہیں

پہلی فصل

(۶۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اذان کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ آدمی جاتا تھا بقیع میں اور اذان سنتا تھا پھر واپس آتا تھا اپنے گھر کو اور کہتا تھا کہ کاش کہ اس نے نہ سنی ہوتی اذان یہاں تک کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی تو وہ اذان سنتا تھا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۲۸) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کا حکم دیا جو بنایا جاتا تھا لوگوں کی اذان کے لئے کہ جمع کئے جائیں نماز کے لئے یہاں تک کہ ایک آدمی جو سنا نے ناقوس کو بنواتا تھا پھر کہا اس نے کہ کیا تو بیچتا ہے ناقوس کو؟ کہا اس نے کہ ہم کریں گے اس سے کہ بلائیں گے ساتھ اس کے نماز کی طرف۔ کہا اس نے کہ کیا میں تجھ کو نہ بتاؤں اس سے بہتر اس سے؟ کہا اس نے کہ کیوں نہیں۔ پس کہا اس نے کہ کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ۔ حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ پھر پیچھے ہٹا وہ آدمی تھوڑی دیر پھر کہا اس نے کہ اور جب کھڑا ہو نماز کے لئے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ پس جب صبح ہوئی تو میں آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دی میں نے آپ کو اس خواب کی جو میں نے دیکھا تھا۔ پس کہا آپ نے کہ یہ خواب سچا ہے انشاء اللہ۔ پس اٹھ تو ساتھ بلال کے پس القا کرتا میں اس کو اس پر جو کہتا تھا وہ اور بلند آواز کہتا تھا ساتھ اس کے۔ پس سنا بلال نے آواز اس کی پس پکارا ساتھ اس کے اچھی آواز سے زیادہ بلند آواز سے۔ پس کہا میں نے کہ قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپ کو ساتھ حق کے یا رسول اللہ البتہ میں نے دیکھا ہے مثل اس کے جو بلال نے پکارا۔ پس کہا آپ نے کہ پس اللہ کا ہے حمد۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۲۹) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سکھایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے کلمات۔ پس کہا راوی نے کہ کہے تو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو بار۔ پھر کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ دو بار۔ پھر کہے حی علی الصلوٰۃ دو بار۔ پھر کہے حی علی الفلاح دو بار۔ پھر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر دو بار۔ پھر کہے لا الٰہ الا اللہ ایک بار۔ پھر کہا اس نے کہ اگر تو اقامت کہے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۶۳۰) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم حضور کرو نماز کا پس چاہیے کہ اذان دے تم میں سے ایک اور چاہیے کہ امامت کرے تم میں سے بڑا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۶۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیک نیزہ سے واپس ہوئے تو آئے ساتھ مدینہ کے جب فید پہنچے تو اترے آرام کے لئے ٹھہر گئے اور حضرت بلال سے فرمایا کہ [illegible] پھر اذان کہی بلال نے پھر بیٹھے رہے یہاں تک کہ نکلے سورج سے اوپر بلند ہوئے اور بقدر نماز کے چل رہے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سب موئے جب نیند سے بیدار ہوئے تو پس بجلدی چلے یہاں تک کہ صدق کی طرف موضع کے پہنچے وقت سے ہو فوت جاتا ہے [illegible] وقت سے [illegible] نیند آگئی راوی نے کہا کہ نہیں سوئے صحابہ صدق کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۲ یعنی حضرت بلال کو فرمایا [illegible] نماز کا وقت ہو جائے اور نماز کا وقت ہونے سے پہلے نہ اٹھے حسب اتفاق ۲۰

۵۳ یعنی جو فضیلت ہے جماعت میں بڑے کی تو ہم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے یہ نہیں کہ جو بڑا ہو وہ اذان نہ دے اور جو چھوٹا ہو وہ اذان دے

اور نہ بلال اور نہ کوئی صحابیوں میں سے یہانتک کہ (سورج نکلکر) اچھی دھوپ آگئی اسوقت سب سے پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور گھبرا کر آنحضور نے فرمایا اے بلال (انہیں کیا ہوا) بلال نے عرض کیا کہ جسنے بھی آپ ہی کیطرح نیند آگئی تھی آنحضور نے فرمایا (نیز یہاں سے) روانہ ہو جاؤ چنانچہ سب اپنی اپنی سواریوں پر روانہ ہوگئے اور کچھ دور جاکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال سے ارشاد فرمایا کہ نماز کیواسطے تکبیر کہو انہوں نے تکبیر نماز کہی اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھا دی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جو شخص نماز پڑھنی بھول جائے تو جب اُسے یاد آئے پڑھ لیا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ برتر فرماتا ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۳۲) حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز کیلئے تکبیر [illegible] ہوئے نہ کھلو تو اتنے نہ ٹہرے ہو اکرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۳۳) [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز (جماعت) کھڑی [illegible] اپنی اپنی سواریوں کو [illegible] کرو جو جماعت کی رکعات تمہیں ملیں پڑھ لیا کرو جو پہلی فوت ہوئی ہے اُسے (بعد سلام کے) پورا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ تم بھاگ کر مت آیا کرو کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز کا قصد کرتا ہے تو گویا کہ وہ نماز ہی میں ہے۔ اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

تیسری فصل

(۶۳۴) حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے راستہ میں رات کو لیٹے ہوئے آرام لینے کے لیئے ٹہرے اور حضرت بلال کو اثبات کیلئے مقرر کیا کہ نماز کیوقت سبکو جگا دے اور جب سب سو گئے تو اتفاق سے حضرت بلال بھی سو گئے اور سب سوتے رہے نہ نکلا نیر اور دھوپ آگئی تب سب کی آنکھیں کھلیں اور (نماز کے قضا ہو جانے سے بہت) گھبرائے۔

لہ یعنی سو جانے والوں نے جنمیں نماز بھی مکروہ ہے ۱۲

۵۲ یہ بھی یاد کرنیکے لیئے نماز پڑھلیا کرو ۵۳ فقہاء نے لکھا ہے کہ تکبیر کہنے والا جماعت کے تب قیام کو کھڑا ہونا چاہیئے جب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسوقت تشریف لاتے ہوں جسلئے یہ ارشاد ہے جبتک مجھے آتے ہوئے نہ دیکھلو تم نہ کھڑے ہو کرو ۱۲ ۵۴ اس سے معلوم ہوا کہ تمام کے کھڑی ہو جانے کیوقت ہمارا کھڑا ہونا جائز نہیں اور اگر سبکو تکبیر والے کے فوت ہونے کا خیال ہے تو وہ پہلے ہی سے جلدی کیا کرے ۱۲

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار ہو کر اس ٹیلہ سے باہر چلو چنانچہ سب سوار ہو کر اس ٹیلہ سے باہر گئے پھر آنحضور نے ارشاد فرمایا کہ (یہاں سے) سوار ہو اور بلال سے فرمایا کہ نماز کے لئے اذان دو پھر فرمایا کہ تم میں کسی کو اونگھ آتی ہو یا کوئی نماز پڑھا کر فارغ ہوا ہو تو لوگوں پر کچھ پریشانی کی حالت دیکھی تو فرمایا ہے لوگو سونے کے وقت اللہ تعالیٰ ہماری روحیں قبض کر لیتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے انہیں اپنی طرف واپس کر دیتا ہے (اسلئے) جو تم میں سے لگ گئی تو کچھ اندیشہ کی بات نہیں بلکہ عیب تم میں سے ہے جو بھی سو جائے یا نماز پڑھنی بھول جائے اور پھر اسکا فکر ہو تو جس وقت یہ یاد آئے وقت پر پڑھ لے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہو کر یہ فرمایا کہ بلال کھڑے ہوئے اذان دیتے تھے شیطان نے انہیں لٹا دیا اور بطرز بچوں کو تھپکی دیتے ہیں اسطرح تھپکی دیکر سلا دیا تھا کہ بلال سو گئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلایا انہوں نے آپ سے ویسا ہی بیان کیا جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر سے بیان فرماتے تھے حضرت ابوبکر نے (یہ سن کر) کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یہ روایت امام مالک نے مرسلاً نقل کی ہے۔

(۶۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمانوں کے دو پہر میں مؤذن کی گردن تک موقوف ہیں اور روزہ دو وجہ سے نماز یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے

باب مسجد کی فضیلت اور نماز پڑھنے کی جگہوں کے بیان میں[۵۲]

پہلی فصل

(۶۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اسکے چاروں کونوں میں نماز پڑھی اور بغیر نماز پڑھے باہر تشریف لے آئے اور باہر قبلہ کے سامنے کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھیں اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور مسلم نے ابن عباس سے نقل کی ہے اور یہ اسامہ بن زید سے نقل کرتے ہیں۔

---

[۵۱] یعنی موذن ان دو وجہ کا ذمہ دار ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ نماز اور روزہ کو خوب نباہے کہ ثواب کا دارومدار انہی دونوں پر ہے ۱۲

[۵۲] یعنی ان جگہوں کا بیان جنہیں نماز پڑھنا مکروہ یا ممنوع ہے ۱۲

[۵۳] یعنی یہ قبلہ معین اور مقرر ہو چکا ہے اب منسوخ نہیں ہوگا ۱۲

(۶۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بند کر لیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر جب باہر آئے تو میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا تو وہ بولے آنحضور نے اس طرح کھڑے ہو کر نماز پڑھی تھی کہ ایک ستون آپکی بائیں طرف تھا اور دو داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اور بیت اللہ کے اسوقت چھ ستون تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اور مسجد حرام کی بہ نسبت ہزار درجہ بہتر[۱] ہے سوائے مسجد حرام (یعنی بیت اللہ) کے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ (تین مسجدوں) کے سوا تین جگہ کی طرف سواریوں کا اہتمام کر کے سفر نہ کرنا چاہئے (ایک) مسجد حرام (دوسری) مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تیسری (یہ) میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ[۲] ہے اور میرا منبر میرے حوض (یعنی حوض کوثر) پر ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو پیدل یا سوار ہو کر قبا کی مسجد میں تشریف لاتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسجدوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ بازار ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۵۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ کیلئے مسجد بنائے گا خواہ مرغی کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر کوئی مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیواسطے بہشت میں مکان بنا دیتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[۱] یعنے اور مسجدوں میں نماز پڑھنے سے مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے ۱۲

[۲] یعنے تقرب الی اللہ اور عبادت سمجھ کر ان جگہوں کے سوا اور کسی جگہ کا سفر نہ کرنا چاہئے ۱۲

[۳] حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنے پر ہے یعنے آنحضور کے گھر اور حجرہ کے درمیان کی جگہ بہشت سے اٹھا کر بعینہٖ بہشت ہی ہو کر بہشت میں چلی جائیگی اور بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ وہاں جو کوئی نماز پڑھے تو اسکو بہشت کے باغیچہ میں نماز پڑھنے کا ثواب ملیگا ۱۲

(۶۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص صبح یا شام کو جنت میں جانا ہو تو اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کے واسطے صبح یا شام کی مہمان نوازی تیار کر دیتا ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز میں سب لوگوں سے زیادہ ثواب والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے آنے والا ہو اور وہ شخص ہے جو انتظار کرتا رہا ہو امام کے ساتھ امام (جماعت سے) نماز پڑھے تو اسکا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو نماز اکیلا پڑھ کر سو جائے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے پاس کے مکانات خالی ہو گئے [illegible] یہ آیت نازل ہوئی [illegible] رسول اللہ [illegible] فرمایا [illegible] ثواب [illegible] یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دیگا کہ اس روز سوائے اسکی رحمت کے اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا اور وہ آدمی یہ ہیں ایک) منصف بادشاہ دوسرے وہ جوان جو شروع ہی سے اللہ کی عبادت میں مصروف رہا ہے (تیسرے) وہ آدمی کہ جسکا دل مسجد سے اٹکا ہے یہاں تک دوبارہ نہ بلایا جائے اسکا دل مسجد ہی میں بڑا رہتا ہے (چوتھے) وہ دو آدمی جو اللہ ہی کے واسطے آپس میں دوستی کرتے ہیں اور اللہ ہی کے واسطے دشمنی کرتے ہیں (پانچویں) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور (خوف الٰہی سے) اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں (چھٹے) وہ آدمی جسے خوبصورت

لہ یہ سلسلہ انصار کا ایک خاندان [illegible] مدینہ منورہ سے دو میل تھے ۱۲

سے یہ مسجد میں آنیکے فضائل مذکورہ بالا حدیث میں لکھے جا چکے اور جسقدر فاصلہ سے آنے والا ہوگا اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ہوگا لہذا مسجد سے دور ہی رہنا اچھا ہے ۱۲ سے یعنے نماز اور روزہ کا برابر ثواب ملتا رہتا ہے ۱۲

خوبصورت حسین (خواہش کرکے) بلاوے اور وہ جواب دیدے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (کہ وہ اس فعل پر مجھے عذاب مدید سے سانوین) وہ آدمی جو اسقدر چھپا کر صدقہ کرے کہ اسکے بائیں[۵۱] ہاتھ کو بھی یہ نہ معلوم ہو کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر آدمی کی نماز جماعت سے پڑھنی اسکے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس[۲۵] گونہ (ثواب میں) بڑھ جاتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب اسنے اچھی طرح وضو کیا اور پھر نماز ہی کیواسطے مسجد میں آیا (اور کوئی دنیوی غرض نہیں) تو اسکے ہر قدم کے عوض ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ کم ہو جاتا ہے اور جبتک نماز پڑھکر اپنی اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کیواسطے یہ دعا کرتے رہتے ہیں اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ (ترجمہ) اے اللہ اسکی بخشش کر اور اسپر رحم کر اور جبتک کوئی نماز کے انتظار میں وہیں[۵۲] بیٹھا رہتا ہے تو گویا وہ نماز ہی میں ہے اور ایک روایت میں ہے آنحضرت فرماتے ہیں جب کوئی تم میں کبھی بے وضو ہو جاوے (نماز ہی کیوجہ سے وہاں رکا گیا ہو تو) وہ گویا نماز ہی میں ہے) اور فرشتوں کی دعا میں یہ زیادہ ہے اللھم اغفرلہ اللھم تب علیہ (ترجمہ) اے اللہ اس بندے کی بخشش کر اور اس کی توبہ قبول کر (اور فرشتے یہ دعا جب تک کرتے رہتے ہیں جبتک کہ) انہیں تکلیف نہ دی (یعنی) بے وضو نہ ہو جائے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۴۹) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی مسجد میں جائے تو یہ کہلیا کرے اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (ترجمہ) اے اللہ میرے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے اور جب مسجد سے نکلے تو یہ کہلیا کرے اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ[۵۳] (ترجمہ) اے اللہ میں تیرا ہی فضل چاہتا ہوں یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۵۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کرے[۵۴]۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے ہمیشہ دن میں

---

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ جسجگہ نماز پڑھی ہو اگر وہیں بیٹھا رہے تو یہ ثواب ہے اور اگر وہاں سے اٹھکر دوسری جگہ جا بیٹھا تو ثواب نہیں ہوگا ۱۲

۵۲ فضل سے مراد حلال روزی ہے ۵۳ یہ نماز نفل سنتوں سے جسے تحیۃ المسجد بھی کہتے ہیں ۱۲

۵۴ یعنی بائیں طرف اگر کوئی بیٹھا ہو تو بالکل خبر نہ ہو تاکہ میرا اور دکھاوا ہو جائے کیونکہ ایسوقت ریا ثواب نہیں ہوتا۔

چاشت کیوقت تشریف لاتے تھے اور اوّل مسجد میں اگر دو رکعت نماز وہاں پڑھ لیتے (بیٹھے رہتے رہو۔ پھر مکان شریف لے جاتے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کو تلاش کرتے ہوئے سنے تو اُسے چاہیئے کہ یہ کہدے خدا کرے تیری چیز تجھے نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس (شور و چیخ پکار) کے لئے نہیں بنائی جاتیں یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۶۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ایسی چیز میں (پیاز وغیرہ) بدبودار کھائے تو ہماری مسجدوں کے قریب بھی نہ آئے کیونکہ بدبو سے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اسی سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ ہے کہ اس تھوک کو دبا دے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کے لوگوں کے تمام اعمال اچھے اور برے میرے روبرو پیش کئے گئے تو میں نے ان اچھے اعمال میں ایسی چیز دور کرنے کو پائی جو مسجد میں پڑی ہو اور اس کو نہ دبایا گیا ہو اور میرے سامنے ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوک وغیرہ پڑا رہنا اور اس کو نہ دبانا پایا گیا۔

(۶۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اسے نہ تھوکنا چاہیئے نہ اپنے آگے نہ پیچھے کیونکہ جبتک وہ نماز میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کر رہا ہے اور نہ اپنے داہنی طرف تھوکنا چاہیئے کیونکہ داہنی طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے ہاں بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے اور پھر اُسے رگڑ دے اور ابوسعید کی روایت میں (یہ ہے) کہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو سفر سے آکر گھر جانے سے پہلے اوّل مسجد میں آکر نماز پڑھنا اور تھوڑی دیر بیٹھنا مستحب ہے۔

۲؎ پیاز وغیرہ بدبودار چیز جن کچی کھا کر مسجد میں جانا منع ہے ان اگر پکا لیے وہ بدبو جاتی رہے تو پکی ہوئی کھا کر جانا جائز ہے ۱۲

۳؎ فرشتہ سے مراد یا تو کرام کاتبین ہے اور چونکہ نیکیوں کا لکھنے والا بائیں طرف کے لکھنے والے سے افضل ہے اسلئے آنحضور نے داہنی طرف کے تھوکنے سے منع فرمایا اور یا اگر کرام کاتبین کے سوا اور فرشتہ ہے جو خاص نماز کیلئے آتا ہے لہذا اسکی تعظیم کا خیال کر کے اسکی طرف نہ تھوکو ۱۲

مرض وفات میں فرمائے تھے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں یہ روایت متفق علیہ ہے (یعنے بخاری مسلم دونوں نے نقل کی ہے)

(۶۵۸) حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا آگاہ رہو تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا لہذا خبردار تم قبروں کو ہرگز سجدہ گاہ نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۶۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کچھ نمازیں اپنے مکانوں میں بھی پڑھا کرو اور انہیں قبروں کی طرح بے ذکر الٰہی نہ چھوڑ دیا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۶۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مشرق و مغرب کے درمیان سب قبلہ (ہی کا رخ) ہے یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۶۶۱) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری ایک جماعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ہم سب نے آپ سے بیعت کر کے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور پھر یہ بھی عرض کر دیا کہ ہمارے ملک میں ہمارا ایک گرجا بنا ہوا ہے (اسے کیا کریں) بعد اسکے ہمنے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا آنحضور نے پانی منگوا کر وضو (شروع) کیا (یعنے کلی وغیرہ کی پھر وہ پانی ایک برتن میں ڈالکر ہمسے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور جب تم اپنے ملک میں پہنچو تو اس گرجا کو توڑ کر اسکی جگہ یہ پانی چھڑک دینا اور وہاں مسجد بنا لینا ہمنے عرض کیا کہ ہمارا شہر تو بہت دور ہے اور گرمی سخت ہے لہذا یہ پانی خشک ہو جائیگا آنحضور نے فرمایا اس میں اور پانی ملا لینا وہ پانی بھی اسکی پاکی ہی بڑھائیگا۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

(۶۶۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد کے بنانیکا ارشاد فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ (انہیں جھاڑو وغیرہ دیکر) پاک صاف رکھا کرو اور کچھ خوشبو (بھی) رکھدیا کرو۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

۱۵۱ اسلئے علماء نے لکھا ہے کہ سوا نماز فرض کے اور سنت و نوافل کا پڑھنا گھر میں افضل ہی ہے بہ نسبت مسجد کے ۱۲

۱۵۲ اس حدیث میں خاص مدینہ منورہ والوں کیلئے حکم ہے کیونکہ مدینہ سے قبلہ جانب جنوب میں ہے اور انکا قبلہ مدینہ کے موافق جانب جنوب میں واقع ہے ۱۲

۱۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ آب زمزم اور بزرگوں کے بچے ہوئے پانی کو دوسری جگہ لیجانا اور اس سے برکت حاصل کرنا درست ہے ۱۲

(۶۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مجھے مسجدوں کی مضبوط اور اونچی بنا بنانے کا حکم نہیں ہے ابن عباس (راوی کی تفسیر ہے) فرماتے ہیں یعنے جس طرح یہود اور نصاریٰ اپنے گرجاؤں وغیرہ کو سجاتے ہیں اس طرح سجانے کا حکم نہیں ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کی بابت فخر کیا کرینگے۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی و ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے

(۶۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے یہانتک کہ اس کوڑے کا جی جسکو کسی آدمی نے مسجد سے (جھاڑو دیکر) نکالا ہو ہمیرے سامنے لائے گناہ پیش کئے گئے پس میں نے اس گناہ سے بڑا کسی آدمی نے کوئی سورہ یا ایہ کلام مجید کی بھلا دی ہو کوئی گناہ نہیں دیکھا۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۶۶۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسجدیں (نماز کیواسطے) اندھیرے میں جانیوالوں کو خوشخبری ہو کہ قیامت کے روز انہیں پورا نور ملیگا یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے سہل بن سعد اور انس سے نقل کی ہے۔

(۶۶۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم کسی آدمی کو مسجد کا خبر گیران دیکھو تو اسے مومن ہونیکے گواہ سمجھو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (ترجمہ) مسجد کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور قیامت کے ہونے پر ایمان لائے یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۶۶۸) حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (میں نے عرض کیا تھا کہ) یارسول اللہ ہمیں خصی

---

۱ یعنے سونے وغیرہ سے مسجد پر نقش و نگار کرنے نہ چاہئیں بلکہ جہانتک ہو سادگی بہتر ہے ۱۲

۲ یعنے لوگوں کے دکھلاوے کیلئے اونچی اونچی مسجدیں بنا کر اپنا فخر ظاہر کرینگے ۱۲

۳ یعنے قرآن کی آیۃ یا سورۃ کا یاد ہو جانا بڑی نعمت خدا ہے اور جسنے یاد کرکے بھلا دی گویا اسکی بے قدری اور ناشکری کی اور سخت گناہگار ہوا ۱۲

۴ یعنے مسجد کی صفائی وغیرہ کا ہر وقت خیال و فکر رکھنا ہے اور انمیں نماز و کلام مجید وغیرہ پڑھتا ہے تو اسکے مومن ہونیکی گواہی دینا اور یقین رکھنا کہ وہ مومن ہے ۱۲

۵ ترجمہ مسجد وہی شخص آباد رکھتا ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو ۱۲

ہو تو میں اجازت دیدیجئے آنحضور نے فرمایا جو شخص خصی ہو یا دوسرے کو خصی کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں بلکہ میری امت کا خصی ہونا یہ ہے کہ وہ روزے رکھا کریں عثمان کہتے ہیں پھر میں نے عرض کیا کہ ہمیں سیاحی کی اجازت دیدیجئے آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحی یہی ہے کہ وہ اللہ کے راستہ میں جنگ کریں پھر انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں راہب[1] بننے کی اجازت دیدیجئے آنحضور نے فرمایا میری امت کا راہب بننا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں نمازوں کی انتظار میں بیٹھے رہا کریں (بروایت شرح سنہ) یہ حدیث صحیح ہے۔

(۶۶۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نے اپنے رب بزرگ و برتر کو بہت ہی اچھی صورت میں دیکھا اور مجھ سے اللہ نے فرمایا مقربین فرشتے کس امر میں بحث کر رہے ہیں میں نے کہا کہ تو ہی خوب جانتا ہے آنحضور فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے مونڈھوں کے درمیان اپنا ہاتھ[2] رکھا جسکی ٹھنڈک مجھے اپنے سینہ پر معلوم ہوئی اور اسکی وجہ سے میں نے تمام چیزیں آسمانوں اور زمین کی معلوم کرلیں اور (اسوقت) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (ترجمہ) اور ہم نے اسیطرح ابراہیم کو (بھی) آسمانوں اور زمین کی سلطنت دکھائی تھی تاکہ وہ پورا یقین کرنیوالا ہو جائے۔ یہ روایت رزین نے مرسلاً نقل کی ہے اور ترمذی نے (بھی) اسیطرح عبدالرحمٰن اور ابن عباس اور معاذ بن جبل سے نقل کی ہے اور انہیں کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد تجھے خبر ہے کہ مقربین فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں (آنحضور فرماتے ہیں) میں نے کہا ہاں گناہوں کو کھو دینے والی چیزوں میں بحث کر رہے ہیں اور گناہوں کو کھو دینے والی چیزیں یہ ہیں) نماز پڑھنے کے بعد (دعا یا وظیفہ وغیرہ کیلئے) مسجدوں میں بیٹھے رہنا اور جماعت کی نماز پڑھنے کے واسطے چلنا اور سختی کیوقت میں اچھی طرح وضو کرنا جسطرح کیا وہ زندگی میں بھی اچھا رہیگا اور موت بھی اچھی ہوگی اور گناہوں سے (ایسا پاک ہوگا جیسا اُسدن تھا کہ) جسدن اسکی ماں نے جنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد جب تم نماز پڑھ چکو یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرٰتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ

---

[1] راہب اُس شخص کو کہتے ہیں جو خواہش دنیا کو بالکل ترک کرکے گوشہ نشینی اختیار کرے اور آدمیوں اور عورتوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھے یہ طریقہ پہلی امتوں میں نیک سمجھا جاتا تھا اور اب امت محمدیہ میں جائز نہیں ۱۲

[2] یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم مجھ پر زیادہ کیا جسکی وجہ سے مجھے اسوقت سب چیزیں روشن ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ جسمانی صورت اور جسم اور ہاتھ کے ہونے سے منزہ ہے وہ بغیر جسمانیت کے تمام قوتیں رکھتا اور سب کچھ کرسکتا ہے ۱۲

وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھسے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنیکا سوال کرتا ہوں اور جب تو بندوں میں گمراہی ڈالنی چاہے تو مجھے بغیر گمراہی کے اپنی طرف اٹھا لینا اور آنحضور فرماتے ہیں (کہ اللہ کے یہاں) مرتبے (بڑھانیوالی چیزیں) یہ ہیں کہ ہر ایک سے سلام علیک کرنی اور (للہ) کھانا کھلانا اور نماز (ایسے وقت) پڑھنا کہ لوگ سوتے ہوں (یعنے تہجد کی نماز پڑھنی۔ صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ) یہ حدیث ان لفظوں سے جیسی مصابیح میں منقول ہے میں نے عبدالرحمٰن سے منقول ہوئی وی سوائے شرح سنہ کے اور کسی کتاب میں نہیں دیکھی۔

(۷۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمیونکا اللہ تعالےٰ ضامن ہے ایک وہ آدمی جو راہ خدا میں جنگ کیلئے جائے اللہ تعالیٰ اُسکا ضامن ہے کہ یا تو اسے موت دیکر بہشت میں پہنچادے یا مال و ثواب دیکر اسے گھر پہنچادے (دوسرے) اُس آدمی کا اللہ تعالےٰ ضامن ہے جو مسجد میں (نماز کے واسطے) جائے (تیسرے) اُسکا ضامن ہے جو اپنے مکان میں جاکر (گھر والونکو) سلام کرے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۱) حضرت ابوامامہ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے گھر وضو کرکے فرض نماز پڑھنے جائے تو اُسے اُس حاجی جیسا ثواب ملتا ہے جو احرام باندھکر حج کیواسطے جائے اور جو شخص نماز چاشت ہی کیواسطے تکلیف اُٹھاکر جائے تو اُسے ثواب مثل عمرہ کرنیوالیکے ہوگا (اور وہ نماز جو متصل ہی کسی نماز کے پڑھی ہو۔ اور لغو و بیہودہ باتیں اُنکے درمیان نہ کی ہوں (تو اُس کا ثواب علیین میں لکھا جاتا ہے یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

۱ ان باتونکے بیان کرنیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصود ہے کہ آدمی سے جہانتک ہو سکے اپنے اندر عاجزی اور تواضع اور سخاوت اور نرمی کی عادت پیدا کرے تکبر کرنا مناسب نہیں ہے ۱۲

۲ یعنے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اسے اور اسکے گھر والونکو ضرور ہی خیر و برکت دیگا ۱۲

۳ یعنے جیسے حاجی جو مکان ہی سے احرام باندھکر جائے تو اُسیوقت سے اُسے ثواب ملنے لگتا ہے ایسی ہی اُس نمازیکو بھی جو گھر سے وضو کرکے جائے ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے اور یہ مطلب نہیں کہ ثواب میں دونوں برابر ہیں بلکہ حاجی ثواب میں زیادہ ہے ۱۲ ۴ یعنے گھر سے چلنے کی کوئی اور غرض دنیوی اور ریاکاری نہ ہو ۱۲

۵ جو فرشتے نیکیاں لکھتے ہیں اُنکے دفتر کا نام علیین ہے کہ تمام نیک اعمال وہاں لکھے جاتے ہیں ۱۲

(۶۷۲) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم بہشت کے باغیچوں پر جایا کرو تو وہاں سے میوے لوٹا کرو کہا یا رسول اللہ (دنیا میں بہشت کے) باغیچے کون ہیں آنحضور نے فرمایا ہی مسجدیں بہشت کے باغیچے ہیں پھر کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میوے کھانا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا یہ سب کہنا میوے ہے یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے

(۶۷۳) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا [illegible] (۱۲) کہ مسجدوں میں [illegible] حلقہ مانا ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۶۷۴) [illegible] فرمائی تھیں کہ جو کوئی صبح کو [illegible] کے پیغمبر پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے [illegible] ابواب فتحیاک (ترجمہ اے پیروردگار میرے گناہ بخش دے [illegible] میرے واسطے رحمت کے دروازے کھولدے) اور جب مسجد سے باہر آنے تو پھر درود و سلام پیغمبر پر پڑھتے ہے رب اغفرلی ذنوبی [illegible] ابواب فضلک (ترجمہ اے پروردگار میرے گناہ بخش دے [illegible] میرے واسطے اپنے فضل کے دروازے کھولدے) [illegible] بسم اللہ و السلام علی رسول اللہ اور ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند [illegible] حضرت فاطمہ زہرا سے نہیں ملیں

(۶۷۵) حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انکے والد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں اشعار[۵۳] کے پڑھنے اور خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے روز نماز پڑھنے سے پہلے لوگوں کا حلقہ باندھ کر بیٹھنے[۵۴] سے منع فرمایا ہے یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

---

۱۲ یعنی ان تسبیح وغیرہ کے پڑھنے سے بہشت میں میوے ملینگے ۱۲ جو اگر عبادت کیلئے جاوے تو ثواب پائیگا اور اگر غرض میوے کھانے کی ہو تو گناہگار ہوگا ۱۲

۵۳ یعنی جن اشعار میں جھوٹ اور فحش ہو انکا مسجد میں پڑھنا جائز نہیں اور مناجات یا نعت کا پڑھنا مسجد میں جائز ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت حسان مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر اس قسم کے اشعار پڑھا کرتے تھے ۱۲

۵۴ یعنی حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے نام کی طرف توجہ کم ہو جاتی ہے نماز درست نہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ خشوع سے پڑھے ۱۲

(۶۷۶) حضرت عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم مسجد میں کسی کو خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو یہ کہدیا کرو خدا کرے تیری تجارت میں نفع نہ ہو اور جب تم مسجد میں کسی کو گم شدہ چیز تلاش کرتے ہوئے دیکھو تو کہدیا کرو خدا کرے تیری چیز نہ ملے[1] - یہ روایت ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۶۷۷) حضرت حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں لین اور اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرماتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور صاحب جامع الاصول نے حکیم سے اپنے جامع الاصول میں اور مصابیح میں جابر سے نقل کی ہے۔

(۶۷۸) حضرت معاویہ بن حکیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں چیزوں (یعنی پیاز اور لہسن کے کھانے) سے منع فرماتے تھے بلکہ یہ فرماتے تھے کہ جو ان دونوں کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آیا کرے اور اگر کھانے کی ضرورت ہی ہو تو انہیں پکا کر ان کی بدبو کھو لیا کرے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۷۹) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قبرستان اور حمام کے سوا کل زمین مسجد ہے (جہاں چاہے نماز پڑھ سکتا ہے) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۶۸۰) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سات جگہ میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے کوڑی پر اور مذبح میں اور قبرستان میں اور درمیان راستہ کے اور حمام میں اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ کے چھت پر۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔[2]

(۶۸۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بکریوں کے کھڑے ہونے کی جگہ نماز پڑھ لیا کرو اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نماز نہ پڑھا کرو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۶۸۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور ان پر جو قبروں پر مسجدیں بنا دیں اور چراغ جلائیں لعنت فرماتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی کوئی کہہ بیٹھے کہ مسجد میں شور مچانا درست نہیں بلکہ مسجد میں اور جگہ بھی شور مچانا جائز نہیں ہے تو جائز ہے ۱۲

[2] یعنی اگر ایسی جگہ ہو جو ناپاک نہ ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں کیونکہ بکریوں سے تکلیف کے پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے اور اونٹوں کے پاس نماز پڑھنے میں اندیشہ ہے کہ کہیں لات وغیرہ مار کر تکلیف نہ پہنچا دیں ۱۲

(۶۸۳) حضرت [illegible] سے کہ ایک یہودی عالم نے آکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب قدم زمین میں کونسی جگہ ہے آنحضور نے کچھ جواب نہ دیا اور شکر خاموش ہو رہے اور یہ فرمایا کہ میں جبریل کے آنے تک خاموش ہی رہونگا چنانچہ پھر جبریل علیہ السلام آئے آنحضور نے اُنسے پوچھا وہ بولے کہ جس سے یہ سوال پوچھا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہاں میں اپنے پروردگار بزرگ برکت والے سے پوچھتا ہوں (چنانچہ) پھر جبریل (آکر) کہنے لگے اے محمد آج میں اللہ سے اسقدر قریب ہو گیا تھا کہ کبھی بھی اتنا قریب نہیں ہوا آنحضور نے فرمایا اے جبریل کتنا فاصلہ دونوں کے درمیان رہگیا تھا حضرت جبریل بولے کہ [illegible] اور اللہ کے درمیان اب بھی ستر ہزار نور کے پردوں کا فاصلہ رہگیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے (اُس سوال کے جواب میں) فرمایا کہ سب زمینوں میں مجھی جگہ بازار ہیں اور سب زمینوں میں بہتر مسجدیں ہیں [illegible] نے اپنی صحیح میں چشمہ ابن عمر سے نقل کی ہے۔

تقسیری فصل (۶۸۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے [illegible] سنا آپ فرماتے تھے جو شخص میری اس مسجد میں محض نیکی اور بھلائی کیلئے علم سیکھنے یا سکھلانے تو وہ راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی مثل ہے اور جو کسی اور کام کے لئے آئے تو وہ اُس شخص جیسا ہے جو غیر کے اسباب کو تاکتا ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں [illegible] کی ہے۔

(۶۸۵) حضرت حسن البصری مرسلاً کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگو ضرور ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ وہ اپنی دنیا داری کی باتیں مسجدوں میں کیا کرینگے پس تم اُنکے پاس [illegible] کہ اللہ تعالیٰ کو اُنکی بالکل ضرورت نہیں۔ یہ روایت بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۶۸۶) حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں میں مسجد میں پڑا سو رہا تھا کہ میرے کنکری ماری میں جو گھبرا اُٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطاب ہیں مجھ سے فرمایا تم جاکر ان دونوں شخصوں کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ میں دونوں کو اُنکے پاس لایا حضرت عمر نے اُن سے پوچھا کہ تم کون ہو فرمایا تم کن لوگوں میں سے ہو وہ دونوں بولے کہ ہم تو طائف کے رہنے والے ہیں حضرت عمر نے فرمایا

لہ یہ دونوں نسبت بندوں کے ہیں کہ انہیں نورانیت کی چمک کیوجہ سے ذات کے دیکھنے کی طاقت نہیں جیسے کہ آفتاب کو باوجود [illegible] ہونے کے بہ نسبت باریتعالیٰ کے اسے بھی نہیں دیکھ سکتے ورنہ اللہ تعالیٰ کو [illegible] بالکل ضرورت نہیں [illegible] بات کا فیصلہ نہیں ہوا ورنہ دیکھنا [illegible]

اس روایت کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۷۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہمیں حکم فرمایا جاتا تھا کہ جو شخص [illegible] اس چبوترہ پر آجایا کرے (کیونکہ مسجد میں غل مچانا جائز نہیں)۔

(۷۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مسجد میں) [illegible] کو اسقدر غصہ آیا کہ آپکے چہرہ مبارک سے ظاہر ہوتا تھا [illegible] اور یہ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوا کرتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے [illegible] درمیان پروردگار[1] کو چاہیئے کہ قبلہ کی طرف ہرگز نہ تھوکا کرے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لیا کرے پھر انحضور [illegible] اسمیں کچھ تھوکا اور پھر کپڑے کو اسمیں مچھ تھوکا اور پھر کپڑے کو اسمیں مچھ کر یہ فرمایا اس طرح کرلیا کرو اس روایت کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۷۸۹) حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ جو صحابیوں میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ایک جماعت کو ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھا رہا تھا اور [illegible] قبلہ کی جانب تھوکا (اتفاق سے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسکی طرف دیکھ رہے تھے جب وہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو انحضور نے ان لوگوں سے فرمایا کہ آئندہ یہ تمہارا امام نہ بنے (یعنے اسکے پیچھے نماز نہ پڑھنا چنانچہ) پھر جب اس نے نماز پڑھانی چاہی تو ان لوگوں نے (دامن سے) اسے روک کر انحضور کا ارشاد اس سے بیان کردیا اس نے (یہ قصہ سنکر) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ذکر کیا آپنے فرمایا ہاں (میں نے ہی کہا تمہارا راوی کہتے ہیں) میرے خیال میں انحضور نے یہ بھی اس سے فرمایا تھا کہ تو نے اللہ تعالیٰ اور اسکے پیغمبر کو تکلیف دی ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۹۰) حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز کے وقت بہت دیر تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) تشریف نہ لائے قریب تھا کہ سورج کی کرن نکل آئے اتنے میں انحضور صلے اللہ علیہ وسلم بہت

[1] کیونکہ مدینہ منورہ کے رہنے والے ایسے مسائل سے واقف تھے اگر ان سے ایسی حرکت سرزد ہوتی تو گویا انہوں جان بوجھکر ایسا کیا لہذا وہ قابل سزا ہوتے ۱۲ [2] یعنے نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے نہایت ہی قریب ہوتا ہے لہذا سامنے نہ تھوکنا چاہیئے ۱۲۔

چھپے ہوئے تشریف لائے اور نماز کیلئے تکبیر کہلا کر نماز پڑھا دی اور نماز میں بہت چھوٹی قراءۃ پڑھی اور سلام پھیرنے کے بعد باواز بلند فرمایا کہ جس طرح تم بیٹھے ہو سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا (چنانچہ سب اسی طرح بیٹھے رہے) اتحضرت نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں آج اپنے دیکھے ہوئے ایک خواب بیان کرتا ہوں کہ میں سو رہا تھا (اسی حالت میں) اٹھکر وضو کیا اور جو کچھ میرے مقدر میں نماز تھی (یعنی) نماز پڑھی میں مجھے اونگھ آکر نیند غالب آگئی اسوقت میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پروردگار میرے پاس ہیں اور وہ بزرگ برکت والا بہت اچھی صورت میں ہے اور فرماتا ہے اے محمد میں نے پوچھا میں حاضر ہوں اے پروردگار فرمایا (تمہیں خبر ہے کہ) ملاء اعلیٰ فرشتے کس بحث کر رہے ہیں آنحضرت نے تین مرتبہ اسی طرح پوچھا آنحضرت فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہاں (مجھے معلوم ہے) فرشتے کفارات کے بارے میں بحث کر رہے ہیں آنحضرت نے ظاہر فرمایا کہ کفارات کیا ہیں میں نے کہا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے چل کر جانا اور نماز پنجگانہ ادا کرنے کے بعد بیٹھے رہنا اور نماز کیلئے مسجد میں بیٹھے رہنا اور تکلیف کے وقت اچھی طرح وضو کرنا پھر اللہ نے فرمایا اور کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں میں نے کہا (باقی باتوں کے بارے میں بحث کر رہے ہیں) اور کسطرح میں میں نے کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سو رہے ہوں (ان سب کے درجے بلند ہوتے ہیں) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنے کچھ سوال کرو میں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں کے چھوڑنے اور مسکینوں کی محبت اور اپنی بخشش اور اپنی رحمت کا سوال کرتا ہوں جب تو کسی قوم میں گمراہی کا ارادہ کرے تو مجھے (پہلے) بے گمراہی کے وفات دے کر میں تیری محبت اور اس

معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا ہے اور اسوقت یہ سوال و جواب ہوئے ہیں اکثر غیر صورت کی چیزیں صورت دار دکھائی دیتی ہیں لہذا خواب میں آنحضور کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا کچھ بعید نہیں ۱۲ منہ یعنی فیض الٰہی کا اثر مجھے دل میں آتا ہوا معلوم ہوا ۱۲ منہ یعنی جو وقت سردی کے اعضاء پر پانی ڈالنا مکروہ معلوم ہو تو اسوقت خلاف مرضی کرکے وضو کرنا نہایت ہی ثواب ہے ۱۲ منہ

شخص کی جو جھوٹ [illegible] کی ثابت کا [illegible]

پھر آنحضور نے فرمایا کہ یہ قصہ سچا ہے لہٰذا تم اسے یاد کرلو [illegible]

نقل کی ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح [illegible]

بابت پوچھا انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۶۹۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] دعا پڑھا کرتے اعوذ باللہ العظیم بوجہہ الکریم وسلطانہ [illegible] بزرگ ذات والے اور ہمیشہ کی سلطنت والے کے ساتھ [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب [illegible]

(۶۹۲) حضرت [illegible] کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنا کہ لوگ اسکی عبادت کریں (کیونکہ) جن لوگوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا اللہ تعالیٰ کا سخت غصہ ہوا۔ یہ روایت امام مالک نے مرسلاً نقل کی ہے۔

(۶۹۳) حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حیطان میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے بعض راوی کہتے ہیں کہ حیطان سے بساتین (یعنی باغ) مراد ہیں یہ روایت ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے (کیونکہ) ہم اس حدیث کو حسن بن ابی جعفر کے اور کسی سند سے منقول نہیں اور انہیں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

(۶۹۴) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمی کے گھر میں نماز پڑھنے سے ایک نماز کا ثواب ہوتا ہے) اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے پچیس نمازوں کا (ثواب ہوتا ہے) اور جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے پانسو نمازوں کا (ثواب ہوتا ہے) اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد میں نماز پڑھنے سے پچاس ہزار نمازوں کا (ثواب ہوتا ہے) اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نمازوں کا (ثواب ہوتا ہے) یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۶۹۵) حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی ہے آپ نے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا پھر کونسی آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے عرض کیا

ملہ یعنی جس طرح کافر لوگ بتوں کو پوجتے ہیں اور تعظیم وغیرہ کرتے ہیں اسطرح میری قبر کو کبھی نہ بنانا ۱۲

کہ ان دونوں کے بننے کے درمیان کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال کا اور آپ تیرے لئے کل زمین مسجد ہے، حکم میں ہے جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھنی چاہئے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

باب (شرمگاہ کے) ڈھانکنے کا (بیان)۔

پہلی فصل

(۶۹۶) حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام سلمہ کے مکان میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں [illegible] ہوئے دیکھا اور آپ نے اسکے دونوں کنارے اپنے مونڈھوں پر ڈال رکھے تھے [illegible] روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۹۷) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اسکے مونڈھوں پر کچھ بھی کپڑا نہ ہو یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۶۹۸) حضرت ابو ہریرہؓ ہی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھنی چاہے اسے چاہئے کہ کپڑے کی دونوں طرفیں پہیر لیا کرے۔ اس روایت کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

(۶۹۹) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک چادر دھاری دار اوڑھکر نماز پڑھ رہے تھے آپ نے (نماز میں) کچھ اسکی دھاریوں کی طرف دیکھا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو ابو جہیم کے پاس لیجاکر (اسکے عوض میں) ایک انجانیہ چادر اس سے لے آؤ کیونکہ اس نے مجھے اب نماز ہی سے روک دیا تھا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری کی روایت میں (یہ ہے)

لہ مشہور یہ ہے کہ کعبہ اول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ہے اور بیت المقدس حضرت سلیمان علیہ السلام نے مگر ان دونوں کے درمیان ہزار برس سے زیادہ فاصلہ ہے لہذا ان دونوں کی بنا یہاں اس حدیث میں مراد نہیں اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں سب سے پہلی بنا مراد ہے اول حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا اور جو وقت اسے بناکر فارغ ہوئے تو اللہ کا حکم ہوا کہ اب بیت المقدس کی سیر کرکے اسے بناؤ لہذا شاید ان دونوں بناؤں میں چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ سلہ یعنی اسطرح پر لیٹے ہوئے تھے کہ کپڑا مونڈھوں پر ڈالکر داہنی طرف کا پایہ بائیں بغل کے نیچے نکالا تھا اور بائیں طرف کا پایہ داہنی بغل کے نیچے اور پھر سینے پر لاکر دونوں پلوؤں کی گرہ لگا دی ہے اسکو اشتمال کہتے ہیں سلہ انجانیا ایک گاؤں کا نام ہے وہاں سادی کملی بنی جاتی ہے اسی کو انجانیہ کہتے ہیں سلہ آنحضور کو اسکے فرمانیسے اپنی امت کی تعلیم مقصود ہے کیونکہ جب انکے قلب صافی میں اس نقش ظاہری کا اسقدر اثر ہوا کہ نماز میں خلل آنے کا خوف کیا تو عوام کا کیا حال ہوگا لہذا ایسے کپڑوں سے نماز نہ پڑھنی چاہئے

آنحضور (ﷺ) کی نماز میں میری نظر اس چادر ہی پر تھی اسلئے مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ میری نماز میں خلل ڈالدے۔

(۷۰۰) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جسے اُنہوں نے اپنے مکان کے ایک کونہ میں ٹنگا رکھا تھا (ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اس پردہ کو میرے سامنے سے علیحدہ کر دو کیونکہ اسکی تصویریں ہمیشہ میرے نماز پڑھنے میں سامنے رہتی ہیں۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۷۰۱) عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی قبا جو آپکے پاس سے بھیجی ہوئی تھی تحفۃً بھیجی آپنے اُسے پہنکے نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو اُسے اسطرح اُتار پھینکا جیسے کوئی بُرا جانتا ہو۔ پھر فرمایا یہ (ریشمی کپڑے) پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہیں یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۷۰۲) سلمہ بن اکوع کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں شکاری[1] آدمی ہوں کیا میں ایک ہی قمیص میں نماز پڑھ لیا کروں آپنے فرمایا ہاں (پڑھ لیا کر مگر) اُسے باندھ لیا کر اگرچہ ایک کانٹے ہی سے اٹکالے یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اسی طرح نسائی نے روایت کی ہے۔

(۷۰۳) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ایک مرد ٹخنے سے نیچے تہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اُس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاکے وضو کر آ وہ جاکے وضو کر آیا ایک (اور) مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے اُسے وضو کرنیکو کیوں ارشاد فرمایا (حالانکہ وہ باوضو تھا) آپنے فرمایا وہ اپنے تہ بند کو ٹخنوں کے نیچے لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ اُس مرد کی نماز جو ازار لٹکا کے نماز پڑھے قبول نہیں کرتا یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۰۴) حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بالغہ عورت کی جسے حیض آتا ہو) بے دوپٹہ اوڑھے ہوئے نماز مقبول نہیں ہوتی۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۷۰۵) حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر عورت کے پاس پاجامہ نہ ہو اور وہ صرف اوڑھنی اور کرتہ پہنکے نماز پڑھے (تو نماز ہو جاویگی یا نہیں) آپنے فرمایا (ہاں ہو جاویگی) بشرطیکہ کرتہ اتنا لمبا ہو کہ اُس سے اُسکے پاؤں کی پشت چھپ جاتی ہو۔

---

[1] چونکہ شکاری کو کم کپڑے پہننے لازم ہیں کیونکہ زیادہ کپڑوں سے شکار کرنے میں خلل آتا ہے۔ اسواسطے اُنہوں نے پوچھا اگر میں ایسے موقع پر صرف قمیص پہنے ہوئے نماز پڑھ لوں تو وہ نماز جائز ہوگی یا نہیں آپنے فرمایا ہو جاویگی مگر اسے باندھ لیا کر۔ لمعات

یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اور ذکر کیا ہے کہ ایک جماعت نے اسے اسی جملہ ہی پر موقوف[1] کر دیا ہے

(۶۰۶) ابوہریرہؓ یہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل[2] کرنے اور مرد کو اپنا مونہ ڈھکنے سے منع فرمایا ہے یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۶۰۷) شدادؓ بن اوس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہودیوں کی مخالفت کیا کرو کیونکہ وہ لوگ جوتیاں اور موزے پہنکے نماز نہیں پڑھتے ہیں (تم پڑھ لیا کرو) یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۶۰۸) ابوسعید خدری فرماتے ہیں ایکدفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے کہ یکایک اپنے اپنی جوتیاں اتار کے اپنی بائیں طرف رکھ لیں جب اور لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی جوتیاں اتار ڈالیں[3] جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہیں جوتیاں اتار دینے پر کس چیز نے ابھارا وہ بولے ہمنے دیکھا کہ آپنے اپنی جوتیاں اتار ڈالیں اسواسطے ہمنے بھی اپنی اپنی جوتیاں اتار ڈالیں آپنے فرمایا مجھے تو جبرئیل نے آکے بتایا تھا کہ انمیں نجاست لگی ہوئی ہے اسواسطے میں نے اتار دی تمین اب تم میں سے جو کوئی مسجد میں آیا کرے تو اپنی جوتی کو دیکھ لیا کرے اگر انمیں نجاست لگی معلوم ہو تو انہیں پونچھ[4] کے پہنے ہی پہنے نماز پڑھ لے یہ حدیث ابوداؤد اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۶۰۹) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا کرے تو جوتی اپنی دائیں طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف (رکھے) کیونکہ اور دوسرے آدمی کا دایاں رخ ہوگا ہاں اگر کوئی بائیں طرف نہ ہو تو اور کہیں رکھ لے (ورنہ) انہیں اپنے دونوں پیروں کے بیچ میں رکھ لے ایک روایت میں یہ (بھی) ہے یا انہیں پہنے ہی پہنے نماز پڑھ لے یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی یہ حدیث بالمعنی نقل کی ہے۔

---

[1] حدیث موقوف اصطلاح اہل حدیث میں اسے کہتے ہیں جسکی سند صحابی تک پہنچکے ختم ہو جاوے اور رسول اللہ تک نہ پہنچے ۱۲ [2] سدل کے معنے یہ ہیں کہ کپڑے کو اپنے سر اور مونڈھے پر ڈال کے دونوں طرف سے لٹکا دے اور بعض کہتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی مرد کپڑا اوڑھ کے اپنے ہاتھ اسکے اندر کر لے اور اسی طرح رکوع اور سجدہ کرتا ہے اسطرح یہود کرتے تھے اسواسطے آپنے منع کر دیا ۱۲ نہایہ [3] ابن ملک کہتے ہیں جوتیاں پہنکے نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ انمیں نجاست نہ لگی ہو ۱۲ مرقاۃ [4] اور اگر نجاست ایسی لگی ہوئی ہو کہ پونچھنے سے صاف نہ ہوتی ہو تو دھو لینا چاہیئے ۱۲ مرقات

تیسری فصل (۷۱۰) ابو سعید خدری فرماتے ہیں میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو دیکھا آپ ایک بوریے پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کر رہے ہیں حضرت ابو سعید فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے جس کے دونوں سرے مونڈھوں پر پڑے ہوئے تھے نماز پڑھ رہے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۱۱) عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جوتیاں اتار کے اور (کبھی) پہنے نماز پڑھتے تھے یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۱۲) محمد بن منکدر فرماتے ہیں جابر نے صرف تہ بند باندھ کر جسے اپنی گدی کی طرف باندھ رکھا تھا نماز پڑھی حالانکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے تھے ان سے کسی کہنے والے نے کہا تم صرف ایک تہ بند ہی میں نماز (کیوں) پڑھ رہے ہو انہوں نے جواب دیا میں نے یہ اسی واسطے کیا تھا کہ تجھ جیسا احمق مجھے دیکھے بھلا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو دو کپڑے ہم میں سے کسی کے ہوتے تھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۱۳) ابی بن کعب فرماتے ہیں ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے اور کوئی ہمیں برا نہیں کہتا تھا ابو داؤد فرماتے ہیں یہ جب ہے جو وقت کپڑوں میں کمی ہو اور جبکہ اللہ نے فراخی کر دی تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنی بہت بہتر ہے یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

باب سترہ کھڑا کرنے کا بیان

پہلی فصل (۷۱۴) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں آنحضرت بوقت صبح عید گاہ تشریف لیجاتے تھے

لہ اگر کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو دو کپڑے پہنکے نماز پڑھنی افضل ہے اور ایک کپڑے میں بھی جائز ہے جابر نے کہا یہ صرف اسی غرض سے کیا تھا تاکہ لوگ جان لیں کہ ایک کپڑے سے بھی نماز ہو جاتی ہے ۱۲ منہ ۲ سترہ گز سے گز بھر لکڑی ہوتی ہے نمازی اسکو اپنے سامنے اس غرض سے کھڑا کر لیتا ہے کہ اسکے پرلی طرف سے جو کوئی نکلجاوے وہ گناہ سے بچ جاوے۔ اور اسکی نماز میں خلل نہ آوے

۱۲ منہ

اور نیزہ آپ کے آگے آگے لوگ لیجاتے تھے اور عید گاہ میں آپ کے آگے کھڑا کر دیا جاتا تھا آپ اسکی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھ لیتے تھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۷) ابو جحیفہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ میں دیکھا جبکہ آپ سرخ چمڑے کے خیمہ میں تھے جو کہ مقام ابطح[۵۲] میں نصب تھا اور میں نے دیکھا کہ بلال نے رسول اللہ کے وضو کا بچا ہوا پانی لیلیا پھر اور لوگوں نے دیکھا کہ وہ اس پانی کے لینے پر جلدی کر رہے تھے جسے کچھ پانی مجاتا وہ اسے (تبرک سمجھ کے) مل لیتا اور جسے کچھ نہ ملتا تو اپنے ساتھ والے کے ہاتھ کی تری لیکے مل لیتا تھا پھر میں نے بلال کو دیکھا کہ نیزہ لیکے انہوں نے گاڑ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سرخ (دھاری دار) جوڑا پہنے ہوئے جلدی جلدی باہر تشریف لائے اور نیزہ کی طرف مکھ کئے ہوئے لوگوں کو نماز پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ آدمی اور چوپائے نیزہ کے پرلی طرف پھر چل رہے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۶) نافع حضرت ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی سواری کو سامنے بٹھا کے اسطرف نماز پڑھ لیتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔ بخاری نے یہ زیادہ بیان کیا ہے (کہ نافع کہتے ہیں) میں نے ابن عمر سے پوچھا بتائیے تو سہی جب سواریاں پانی پینے یا چرنے چلی جاتی ہونگی تو آپ کیا کرتے ہونگے انہوں نے جواب دیا اسکی کاٹھی لیکے کھڑی کر لیتے تھے اور اسکی پچھلی لکڑی کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

(۱۵۷) طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے سامنے کاٹھی کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ کے نماز پڑھ لے اور اسکے پیچھے سے کوئی نکل جاوے تو کچھ پروا نہ کرے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۸) ابو جہیم کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے نکلنے والوں کو معلوم ہو جاوے کہ ہمپر آگے نکلنے کی کیا سزا ہے تو وہ آگے کے نکلنے سے چالیس (برس) تک کھڑے رہنے کو بہتر خیال کرے ابو النضر فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ چالیس دن کہے یا مہینے یا برس فرمائے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[۵۱] چونکہ عید گاہ میں دیوار وغیرہ نہیں تھی میدان ہی میدان تھا اس واسطے آپ نیزہ ساتھ ساتھ لیجاتے تھے اور وہاں جاکے اپنے سامنے گڑوا لیتے تھے ۱۲۔

[۵۲] ابطح ایک نالہ کا نام ہے چونکہ اور منا کے درمیان واقع ہے اور وہاں کنکر بکثرت ہوتے ہیں ۱۲ لمعات۔

(۷۱۹) ابو سعید فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ چیز آگے رکھ کے نماز پڑھے تاکہ لوگوں سے اوٹ ہو جاوے اور پھر کوئی مرد اسکے آگے سے نکلنا چاہے تو اسے روکدے اگر وہ نہ مانے تو اسے مارے[۱] کیونکہ وہ شیطان ہوگا یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم نے اسے بالمعنے روایت کیا ہے۔

(۷۲۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت اور گدھا اور کتا (اگر نماز کے آگے گزر جاوے تو) نماز ٹوٹ[۲] جاتی ہے اور (اونٹنی کی) کاٹھی کی پچھلی لکڑی کے برابر اگر کچھ رکھ لیا جاوے تو نہیں ٹوٹتی یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۲۱) حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان[۳] ایسی لیٹی رہتی تھی جیسے جنازہ رکھا ہوتا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۲۲) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں گدھی پر بیٹھا ہوا آیا جسوقت کہ میں قریب البلوغ تھا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آگے کچھ دیوار وغیرہ نہ تھی میں صف کے سامنے سے نکل گیا پھر اتر کے گدھی کو چرنے کے واسطے چھوڑ کے صف میں مل گیا اور کسی نے اس بات میں مجھے برا نہیں کہا[۴] یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۷۲۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنی چاہے تو اپنے مونہ کے سامنے کچھ رکھ لیا کرے اگر کچھ نہ ملے تو اپنا عصا ہی کھڑا کر لیا کرے اور اگر اسکے پاس عصا بھی نہ ہو تو ایک لکیر کھینچ لیا کرے پھر اسکے آگے کوئی گزر جائے تو کچھ ضرر نہ ہوگا یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[۱] اس سے حقیقۃً قتل مراد نہیں ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ وہ روکے سے نہ رکے تو زبردستی روکدے اگر اسی روکنے میں وہ مر جاوے تو اسکا بدلہ لازم نہیں ہے بشرطیکہ اس نے خود مارنے کا ارادہ نہ کیا ہو ۱۲ منہ

[۲] یہ ابتداء اسلام میں حکم تھا اب ان سے نماز نہیں ٹوٹتی ہاں آگے گزرنیوالا گنہگار رہتا ہے ۱۲

[۳] اس سے ثابت ہوا کہ عورت اگر نمازی کے سامنے ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲۔

[۴] اس سے معلوم ہوا کہ گدھی وغیرہ کے آگے قتل جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی ۱۲۔

(۷۲۴) سہل بن ابی حثمہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سترہ آگے رکھ کے نماز پڑھا کرو تو اُسکے قریب کھڑے ہوا کرو۔ شیطان اُسکی نماز نہیں توڑ سکے گا یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۷۲۵) مقداد بن اسود فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہوں اور وہ سیدھی آپکے سامنے کھڑی ہو بلکہ اُسے اپنے دائیں یا بائیں بھوں کے مقابل رکھتے تھے یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۷۲۶) فضل بن عباس فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے جنگل[۱] میں اُترے ہوئے تھے اور (میرے والد) عباس بھی آپکے ساتھ ساتھ تھے آپ نے جنگل میں ہی نماز پڑھ لی حالانکہ آپکے آگے کچھ اوٹ نہ تھی اور ہمارے گدھے اور کتیا آپکے آگے کھیل رہے تھے آپنے اُنکی کچھ پرواہ نہ کی یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور نسائی کی روایت بھی اسطرح ہے۔

(۷۲۷) ابوسعید کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جتنی تم میں طاقت ہو آگے سے گزرنیوالے کو روکا کرو کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے

تیسری فصل

(۷۲۸) حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے سوتی رہتی اور میرے دونوں پاؤں آپکے قبلہ کی طرف ہوتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اشارہ کر دیتے تھے میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی تھی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پھیلا دیتی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں اُسوقت گھروں میں چراغ نہیں تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۲۹) ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا اگر تم جان لو کہ نماز میں اپنے بھائی مسلمان کے آگے نکلنے میں کتنا گناہ ہے تو تمہیں سو برس تک کھڑا رہنا ایک قدم بھر چلنے سے بہتر معلوم ہو یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[۱] اہل عرب اکثر جنگلوں میں رہا کرتے تھے جسوقت حضرت عباس جنگل میں خیمہ ڈالے ہوئے تھے رسول اللہ بھی تشریف لے گئے پھر نماز پڑھانے لگے اور آپکے سامنے گدھی اور کتیا کھیلتی رہی اور آپکے آگے کوئی اوٹ نہ تھی آپنے بے کھٹکے نماز پڑھ لی اس سے معلوم ہوا کہ کتے اور گدھے وغیرہ کے آگے گزر جانے سے نماز نہیں جاتی۔ حضرت عائشہ نے جو فرمایا کہ میں چراغ نہ ہونیکے سبب بار بار پاؤں آپکے آگے پھیلا دیتی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہوتا تھا

(۷۳۰) کعب احبار فرماتے ہیں اگر نمازی کے آگے سے نکلنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اُس پر کتنا گناہ ہے تو اُسے زمین میں دھنس جانا نمازی کے آگے نکلنے سے بہتر معلوم ہو اور ایک روایت میں ہے آسان معلوم ہو یہ حدیث (امام) مالک نے روایت کی ہے۔

(۷۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اس طرح نماز پڑھو کہ آگے کچھ اوٹ نہ ہو تو اُسکی نماز گدھے اور سور اور یہودی اور مجوسی اور عورت کے آگے گزرنے سے ٹوٹ جاتی ہے[1] اور اگر ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ سے گزریں تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

باب نماز کی ترکیب کا بیان

پہلی فصل (۷۳۲) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں ایک مرد مسجد میں آیا اور اُسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کے گوشے میں بیٹھے ہوئے تھے (اول) اُس نے نماز پڑھی پھر آکے سلام کیا آپ نے جواب دیا وعلیک السلام جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز (اچھی طرح) نہیں ادا کی اُس نے واپس جا کے نماز پڑھی پھر آکے سلام کیا آپ نے جواب دیا وعلیک السلام جا اور پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے اچھی طرح نماز نہیں پڑھی۔ اُس نے تیسری یا چوتھی مرتبہ پوچھا یا رسول اللہ مجھے بتائیے (میں کیونکہ نماز پڑھوں) آپ نے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہہ پھر جو (سورت وغیرہ) قرآن کی تجھے آسان معلوم ہو اُسے پڑھ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر اُٹھ کے اطمینان سے بیٹھ جا پھر مطمئن ہو کے (دوسرا) سجدہ کر پھر اُٹھ کے اطمینان سے بیٹھ جا ایک روایت میں یہ ہے کہ پھر اُٹھ کے سیدھا کھڑا ہو جا پھر اپنی تمام نماز اسی طرح ادا کر تا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۳۳) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر سے نماز شروع کرتے تھے اور قرأۃ الحمد للہ رب العلمین سے (شروع کرتے تھے) اور جب رکوع میں جاتے تھے تو نہ سر اونچا رکھتے اور نہ نیچا رکھتے تھے بلکہ درمیان رکھتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر

---

[1] یعنے ٹوٹنے کے قریب ہو جاتی ہے کیونکہ اکثر ان چیزوں سے نمازی کا خیال بہک جاتا ہے ۱۲

اُٹھاتے تھے تو سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو سیدھے بیٹھے بغیر (دوسرے) سجدے میں نہ جاتے تھے اور دو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد التحیات پڑھتے تھے اور اپنے الٹے پیر کو بچھاتے اور سیدھے پیر کو کھڑا رکھتے تھے اور شیطان کی بیٹھک[1] سے منع فرماتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو درندوں کی طرح پھیلانے سے بھی منع فرماتے تھے اور سلام پر نماز ختم کرتے تھے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۳۴) ابو حمید ساعدی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کی ایک جماعت میں فرمایا میں سب سے زیادہ رسول اللہ کی نماز کی ترکیب مجھے یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا ہے جب آپ تکبیر کہتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے تھے اور جب اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے تھے یہانتک کہ سارے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آجاتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تو دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھدیتے تھے نہ پھیلاتے اور نہ سکیڑے رکھتے تھے۔ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ اور جب دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھتے تھے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے اور سیدھا پاؤں کھڑا رکھتے تھے اور جب اخیر رکعت پڑھ کے بیٹھتے تھے تو بائیں پاؤں کو آگے نکالدیتے اور دوسرے کو کھڑا کرکے پھر بیٹھ جاتے تھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۳۵) حضرت ابن عمر نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جانے کے واسطے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے تھے اور سجدے میں (جاتے وقت) یہ نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] شیطان کی بیٹھک یہ ہے کہ دونوں پنڈلیاں اُٹھا کے اور ہاتھ اور کہنیاں زمین پر ٹیک کر بیٹھے ۱۲۔

(۷۳۶) نافع روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تو دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھ کے کھڑے ہوتے تب بھی دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور ابن عمر اس حدیث کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچی ہوئی نقل کرتے تھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۳۷) مالک بن حویرث فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پہلی تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اتنے اُٹھاتے کہ انہیں کانوں کی سیدھ تک لیجاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کے اسی طرح کرتے تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۳۸) مالک بن حویرث ہی سے نقل ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب آپ نماز کی طاق (یعنی پہلی یا تیسری رکعت) پڑھ چکتے تو جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ لیتے اُٹھتے نہ تھے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۷۳۹) وائل بن حجر نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو ہاتھ اُٹھاتے تکبیر کہتے تھے پھر ہاتھ کپڑے کے اندر کر لیتے تھے اور سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو کپڑے میں سے ہاتھوں کو نکال کے اُٹھاتے اور تکبیر کہہ کے رکوع میں چلے جاتے تھے۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی رفع یدین کرتے تھے اور جب سجدہ میں جاتے تو دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۴۰) سہل بن سعد فرماتے ہیں لوگوں کو اس بات کی تاکید کی جاتی تھی کہ نماز میں آدمی کو دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھنا چاہیئے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۷۴۱) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو کھڑے ہونے کے وقت تکبیر کہتے تھے پھر رکوع میں جانے کے وقت اللہ اکبر کہتے تھے اور جب رکوع سے اپنی پشت اُٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے

پھر کہڑے ہی کہڑے ربنا لک الحمد کہتے تھے۔ پھر جھکتے ہوئے اللہ اکبر کہتے تھے پھر (سجدہ سے) سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے پھر سجدے میں جاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے پھر سجدہ سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے پھر نماز پوری کرنے تک ساری نماز میں یہی کرتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھتے کے بعد اُٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے

(۷۴۲) حضرت جابر کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر نماز (وہ ہے جس میں) قیام دراز ہو یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل (۷۴۳) ابو حمید ساعدی سے نقل ہے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں کی جماعت میں فرمایا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی ترکیب تم سب سے زیادہ جانتا ہوں لوگوں نے کہا بیان کیجئے انہوں نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کہڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ یہانتک اٹھاتے کہ وہ مونڈھوں تک پہنچ جاتے تھے پھر اللہ اکبر کہتے پھر پڑھنا شروع کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے پھر رکوع میں جا کے دونوں ہتیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے اور برابر (جھکے) رہتے نہ سر نیچا رکھتے اور نہ اونچا رکھتے تھے پھر سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور دونوں ہاتھ اتنے اٹھاتے کہ مونڈھوں تک پہنچ جاتے اور سیدھے کہڑے رہتے پھر اللہ اکبر کہہ کے زمین پر سجدہ میں چلے جاتے اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے بچائے رکھتے اور پیروں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے پھر سر اٹھاتے اور بایاں پیر بچھا کے اوپر سیدھے بیٹھ جاتے تھے یہانتک کہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ پر آجاتا پھر کہڑے ہو جاتے اور باقی نماز اسی طرح پڑھتے تھے۔ جبکہ وہ سجدہ کر چکتے جسکے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو بائیں پیر کو نیچے نکالدیتے اور چوتڑوں کے بل بائیں کولہے پر بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے تھے وہ سب بولے تم سچے ہو اسطرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور دارمی نے روایت کی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ حدیث بالمعنے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح[1] ہے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں جو ابو حمید سے نقل ہے یہ ہے پھر رکوع میں جا کے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح سے رکھے جیسے کوئی انہیں مضبوط پکڑے ہو اور اپنے ہاتھوں کو کمان کے

---

[1] یعنی ایک وجہ سے حسن صحیح ہے اور دوسری سے صحیح ہے ۱۲۔

چلہ کی طرح پہلوؤں سے الگ رکھا اور کہتے ہیں پھر سجدہ میں گئے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جمائے پہلوؤں سے ہاتھوں کو جدا رکھا اور دونوں ہتیلیوں کو مونڈھوں کی سیدھ میں اور دونوں رانوں کو کشادہ رکھا اور اپنے پیٹ کا ران وغیرہ پر بوجھ نہیں دیا جب سجدہ کر چکے تو بایاں پاؤں بچھا کے بیٹھ گئے اور دائیں پاؤں کی پشت قبلہ کی طرف کی اور سیدھا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور (اشہد ان لا الہ الا اللہ کہنے کے وقت) کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ابو داؤد کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ جب دو رکعتیں پڑھ کے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور جب چوتھی رکعت پڑھ کے بیٹھتے تو بائیں سرین کو زمین سے ملاتے اور دونوں پاؤں کو ایک طرف نکال دیتے تھے۔

(۷۴۴) وائل بن حجر سے نقل ہے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپنے ہاتھ اتنے اٹھائے کہ مونڈھوں کی سیدھ تک پہنچ گئے اور دونوں انگوٹھوں کو کانوں تک لیگئے پھر اللہ اکبر کہا یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک اٹھاتے تھے۔

(۷۴۵) قبیصہ بن ہلب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے (قرأۃ شروع کرتے تھے) یہ حدیث ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی ہے

(۷۴۶) رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں ایک مرد نے مسجد میں آکے نماز پڑھی پھر آکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سلام علیک کی آپنے فرمایا تو اپنی نماز دوبارہ پڑھ کیونکہ تو نے اچھی طرح نماز نہیں پڑھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیے میں نماز کیونکر پڑھوں آپنے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف متوجہ کرے تو اللہ اکبر کہہ پھر سورۂ ام القرآن[1] یعنی الحمد اللہ پڑھ پھر اسکے بعد اور کچھ پڑھ جب تو رکوع میں جاوے تو اپنی دونوں ہتیلیاں گھٹنوں پر رکھ اور اطمینان سے رکوع کر اور پشت کو سیدھا رکھ اور جب تو کھڑا ہووے تو اپنی پشت کو سیدھا کر اور سر اٹھا یہانتک کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں میں لوٹ جاویں اور جب تو سجدہ میں جاوے تو اچھی طرح سجدہ کر اور جب تو سجدہ سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ جا پھر اسی طرح اطمینان کے ساتھ سب رکوع اور سجدے کر۔ یہ مصابیح کے لفظ ہیں اور ابو داؤد نے اسے کچھ تغیر و تبدل سے نقل کیا ہے

[1] ام القرآن الخ کو اسلیئے کہتے ہیں کہ تمام نکات و اسرار قرآنی اسمیں بھرے ہوئے ہیں ۱۲۔

اور ترمذی اور نسائی نے یہ روایت بالمعنی نقل کی ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ ہے کہ جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو بموجب ارشاد اللہ برتر وضو کر پھر کلمہ شہادت پڑھ کے کہ اگر ہو سکا تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ ورنہ اللہ کی حمد اور بڑائی بیان کر اور لا الہ الا اللہ پڑھ پھر رکوع میں جا۔

(۷۴۷) فضل بن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفلی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعتیں افضل ہیں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد تشہد (یعنی التحیات) پڑھنی چاہیئے اور خشوع و زاری اور عاجزی کرنی چاہیئے پھر اپنے مالک کی طرف دونوں ہاتھ اس طرح اٹھا کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے منہ کی طرف ہوں اور یہ کہے اے میرے رب! اے میرے رب! اور جو کوئی اس طرح (دعا) نہ کرے اسکی نماز ایسی ہے اور ویسی ہے اور ایک روایت میں ہے (اسکی نماز) ناقص رہتی ہے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۷۴۸) سعید بن حارث بن معلی فرماتے ہیں ابو سعید خدری نے ہمیں نماز پڑھائی اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت اور (دوسرا) سجدہ کرتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت تکبیر پکار کے کہی پھر فرمایا اسی طرح میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو (کہتے) دیکھا تھا یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۴۹) عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بوڑھے[1] کے پیچھے میں نے نماز پڑھی تو اس نے بائیس دفعہ تکبیر کہی میں نے ابن عباس سے کہا یہ احمق ہے وہ بولے تیری ماں تجھے روئے یہ تو ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۷۵۰) علی بن حسین[2] مرسلاً فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں چلتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے تھے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہ حدیث امام مالک نے روایت کی ہے۔

(۷۵۱) علقمہ کہتے ہیں ہم سے ابن مسعود نے فرمایا کیا میں تمہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سی نماز نہ پڑھاؤں پھر نماز پڑھی اور ہاتھ بجز ایک تکبیر یعنے پہلی تکبیر کہنے کے نہیں اٹھائے یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابو داؤد نے کہا ہے یہ حدیث اسطرح صحیح نہیں ہے۔

---

[1] وہ بوڑھے ابو ہریرہ تھے۔ ۱۲

[2] حضرت امام زین العابدین کا نام ہے چونکہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا ہو اسطے یہ حدیث مرسل ہوئی اگر آپ کسی صحابی کا نام لیکے بیان کرتے تو مسلسل ہو جاتی ۱۲

(۷۵۲) ابو حمید ساعدی فرماتے ہیں جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے تھے یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۷۵۳) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور اخیر کی صف میں ایک مرد کھڑا تھا اس نے اچھی طرح نماز نہ پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو اسے آواز دے کے فرمایا اے فلانے کیا تو اللہ برتر سے نہیں ڈرتا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ تو نے کس طرح نماز پڑھی ہے تم شاید جانتے ہوگے کہ جو کچھ تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں ہوتا بخدا جیسے میں سامنے کی چیزیں دیکھتا ہوں ایسے ہی اپنے پیچھے کی بھی دیکھ لیتا ہوں یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

باب تکبیر کے بعد کیا پڑھنا چاہئے ❖ پہلی فصل

(۷۵۴) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہنے اور قرأۃ پڑھنے کے درمیان کسی قدر سکتہ کیا کرتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تکبیر اور قرأۃ کے درمیانی سکتہ میں کیا پڑھا کرتے ہیں آپ نے جواب دیا میں یہ (دعا) پڑھتا ہوں اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۷۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے اور ایک روایت میں ہے جب نماز شروع کرتے تھے۔ تو تکبیر کہتے تھے پھر یہ آیت پڑھتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

---

۱۲ اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق و مغرب میں فاصلہ کر رکھا ہے اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑے سے میل دور ہو جاتا ہے ۱۲ اللہ میری خطائیں پانی اور برف اور اولے سے دھو ڈال ۱۲ میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمان و زمین پیدا کیا جو کچھ ہے اور میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا میری نماز اور میرا جینا مرنا اللہ رب العالمین ہی کے حکم سے ہے جس کا کوئی ساجھی نہیں ہے اور یہی مجھے ارشاد کیا گیا ہے اور میں فرمانبردار ہوں ۱۲ اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تو میرے سارے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا اور مجھے بھلی عادتوں کی ہدایت کر کیونکہ بجز تیرے اور کوئی بھلی عادتوں کی ہدایت نہیں کر سکتا اور مجھ سے گناہ دور کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں سے نہیں بچا سکتا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور تمام بھلائیاں تیرے اختیار میں ہیں اور برائی تیری طرف سے نہیں ہوتی میں تیرے ہی سبب سے ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں تو برکت اور برتر ہے میں تیری ہی سامنے توبہ کرتا ہوں ۱۲۔

اللھم انت الملک لا الٰہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا لا یصرف عنی سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک۔ اور جب رکوع میں جاتے تو یہ پڑھتے اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ کہتے اللھم ربنا لک الحمد ملء السموٰت ..... والارض وما بینہما وملا ما شئت من شئی بعد اور جب سجدہ میں جاتے تو یہ کہتے اللھم لک سجدت وبک اٰمنت ولک اسلمت سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین۔ پھر التحیات اور سلام پھیرنے کے درمیان سب سے پیچھے یہ پڑھتے تھے اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے اور امام شافعی کی روایت میں یہ ہے والشر لیس الیک والمہدی من ہدیت انا بک وفیک لا منجا منک ولا ملجا الا الیک تبارکت۔

(۷۵۶) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں ایک مرد آکے صف میں ملگیا اور اُسکا سانس چڑھا ہوا تھا اُس نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا یہ کلمے تم میں سے کس نے کہے تھے سب کے سب خاموش رہے پھر آپ نے پوچھا یہ کلمے تم میں سے کس نے کہے تھے پھر کسی نے جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا یہ کلمے کس نے کہے تھے (ڈرو نہیں) جس نے کہے کچھ بڑے کلمے نہیں کہے ایک مرد بولا یارسول اللہ میں آیا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا میں نے یہ کلمے پڑھے تھے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا بارہ فرشتے جلدی کر رہے تھے کہ ان کلموں کو پروردگار پاس پہلے کون لیجاوے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

لہ ترجمہ اے اللہ تیرے ہی واسطے میں رکوع کرتا ہوں اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرا فرمانبردار ہوں۔ تیرے ہی واسطے میرے کان اور آنکھ اور گودا اور ہڈیاں اور پٹھے جھکے ہوئے ہیں۔

۱۲ — ۱۲ —

دوسری فصل

(۷۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے تھے سبحانک[1] اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کی ہے اور یہ حدیث ابن ماجہ نے ابو سعید سے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ہم سوائے واسطہ حارثہ راوی کے نہیں جانتے اور اس حارثہ حافظہ نہ ہونیکی وجہ سے کلام کیا گیا ہے۔

(۷۵۸) یہ [illegible]

[illegible]

سوقت کرتے تھے ابی بن کعب نے (بھی) سمرہ کی تصدیق کی یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے اور اسی طرح ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۷۶۰) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت [illegible]

---

[1] اے پروردگار تو پاک ہے اور تو لائق حمد کے ہے اور برا نام بزرگ ہے اور تیری شان برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۱۲

[2] ترجمہ اللہ بڑا اور برتر ہے اور اللہ بڑا اور برتر ہے اللہ بڑا اور برتر ہے اور اللہ کے واسطے تعریف کثیر ہے اور اللہ کے واسطے حمد کثیر ہے اور اللہ کے واسطے حمد کثیر ہے اور اللہ کے واسطے صبح اور شام کی تسبیح ہے ۱۲ [3] میں شیطان مردود کے جادو اور برے شعروں اور وسوسوں سے اللہ برتر کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲

ہوتے تو قرۃ الحمد رب العالمین سے شروع کرتے تھے اور (اس سے پہلے) سکتہ نہیں کرتے تھے اسی طرح صحیح مسلم میں منقول ہے اور حمیدی نے بھی اسے اپنی افراد میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح جامع والے نے صرف مسلم سے نقل کیا ہے۔

تیسری فصل

(۷۶۱) حضرت جابر فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر (یہ) پڑھتے اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۷۶۲) محمد بن مسلمہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو (یہ) پڑھتے اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بعد ازاں حدیث مالک کی مثل بیان کیا مگر اس میں وانا من المسلمین ہے پھر کہتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ بعد ازاں قرۃ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

باب نماز میں قرۃ پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

(۷۶۳) عبادہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اور مسلم کی روایت میں یہ ہے جو ام القرآن اور کچھ زیادہ نہ پڑھے (اسکی نماز نہیں ہوتی)۔

(۷۶۴) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نماز پڑھے اور اسمیں ام القرآن نہ پڑھے اسکی نماز کامل نہیں ہوتی ناقص رہتی ہے (یہ) تین بار (کہا) کسی نے ابو ہریرہؓ سے کہا جب ہم امام کے پیچھے ہوں (تو کیا کریں) ابو ہریرہ بولے اسوقت اپنے جی میں پڑھ لیا کو کیونکہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ برتر فرماتا ہے نماز (یعنے سورہ فاتحہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی گئی ہے اور بندہ جو کچھ مانگے گا دیا جاویگا۔ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

سلہ یعنے ان حدیثوں میں درج کیا ہے جو صرف مسلم سے نقل کی ہیں متفق علیہ نہیں ہیں ۱۲

میرے بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب الرحمٰن الرحیم
بندہ نے میری ثنا بیان کی۔ اور جب مالک یوم الدین کہتا ہے تو
میری بزرگی بیان کی۔ اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو فرماتا ہے یہ میرے اور
کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اُسے ملیگا اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے یہ بندہ کے واسطے ہے
اور بندہ جو مانگے گا وہ اُسے ملیگا یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۶۵) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نماز
الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۶۶) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جسکا
آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے سے ملجاوے اُسکے سارے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہ روایت متفق علیہ ہے ایک
روایت میں یہ ہے جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جسکا (آمین) کہنا فرشتوں کے
(آمین) کہنے کے مطابق ہو جاوے اُسکے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہ لفظ (ہو بہو) بخاری کے ہیں اور مسلم
کے الفاظ بھی اسکے مثل ہیں بخاری کی دوسری روایت میں یہ ہے جب قاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ
فرشتے بھی آمین کہتے ہیں جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ملجاوے اُسکے پہلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

(۷۶۷) ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں
سیدھی کر لو پھر کوئی تم میں سے امامت کرادے جب امام تکبیر کہے ..... تو تم بھی تکبیر کہو اور جب
امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول کریگا جب
وہ تکبیر کہے یا رکوع میں جاوے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع میں جاؤ اور امام تم سے پہلے
اور پہلے ہی رکوع سے سر اُٹھاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات ہو جاویگا
(یعنے یہ امام کا رکوع سے پہلے سر اُٹھانا پہلے جھکنے کے برابر ہو جاوے گا) اور فرمایا جب
امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللھم ربنا ..... تو اللہ تعالیٰ تمہاری شنوائی کریگا یہ
حدیث مسلم نے نقل کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابوہریرہ اور قتیبہ سے منقول ہے
یہ ہے جب امام قرأۃ پڑھے تم خاموش رہو۔

(۷۶۸) ابو قتادہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں میں ام الکتاب اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور اخیر کی دونوں رکعتوں میں صرف اُمّ الکتاب پڑھتے تھے اور کبھی کبھی ہمیں ہی کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت اتنی دراز پڑھتے تھے کہ دوسری رکعت اسقدر دراز نہ کرتے تھے اور اسی طرح عصر اور فجر میں۔ (پہلی رکعت دوسری رکعت سے زیادہ دراز کرکے پڑھتے تھے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۶۹) حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قیام کے وقت کا اندازہ کرتے تھے ہمنے ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں کے قیام کا آلم تنزیل السجدہ پڑھنے کے برابر اندازہ کیا اور ایک روایت میں یہ ہے ہر ایک رکعت کا قیام بقدر تیس آیت پڑھنے کے اندازہ کیا اور اخیر کی دونوں رکعتوں کا قیام کا اس سے آدھا ہمنے اندازہ کیا اور عصر کی دونوں پہلی رکعتوں کا قیام بقدر ظہر کی پچھلی رکعتوں کے اور عصر کی پچھلی رکعتوں کا اس سے آدھا اندازہ کیا یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۷۰) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشٰی پڑھتے تھے ایک روایت میں یہ ہے سبح اسم ربک الاعلیٰ (پڑھتے تھے) اور اسی قدر نماز عصر میں پڑھتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے زیادہ پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۷۱) جبیر بن مطعم فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۷۲) ام فضل دختر حارث کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ مغرب میں والمرسلات عرفاً پڑھتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

حضرت جابر فرماتے ہیں معاذ بن جبل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے پھر اپنے [illegible] امامت کرتے تھے ایک دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عشا پڑھی پھر آکے اپنی [illegible] اور سورۂ بقر پڑھنی شروع کردی ایک مرد پھر گیا اور [illegible] اس [illegible] ہوا وہ منفرد اسکے پیچھے فرض پڑھے تو جائز ہے مگر ممکن ہے کہ معاذ آنحضرت کے پیچھے نفل پڑھتے ہوں اور اپنی قوم کے ساتھ فرض پڑھتے ہوں بعض کہتے ہیں نہیں معاذ فرض ہی پڑھتے تھے۔

سلام پھیر کے اپنی تنہا نماز پڑھ کے چلدیا۔ لوگوں نے اُس سے کہا اے شخص کیا تو منافق ہوگیا وہ بولا خدا میں منافق نہیں ہوا اور میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آکے عرض کرونگا بعد ازاں اُسنے آکے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹوں والے ہیں (جن سے پانی کھینچکر کھیتوں وغیرہ میں دیتے ہیں) دن بھر کام کرتے رہتے ہیں۔ اور (آج) معاذ نے آپکے ساتھ نماز پڑھی تھی پھر (جب) اپنی قوم میں آئے (اور نماز شروع کی) تو سورۂ بقر پڑھنی شروع کردی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ کی طرف متوجہ کرکے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنہ باز ہے تو والشمس وضحٰھا۔ والضحیٰ۔ واللیل اذا یغشٰی۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھ لیا کر یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۷۴) حضرت براء فرماتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عشا کی نماز میں والتین والزیتون پڑھتے تھے اور آپ سے زیادہ کسی کو خوش آواز میں نے نہیں سنا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۷۵) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ق والقرآن المجید یا اُسکے برابر اور کچھ پڑھتے تھے اور بعد ازاں آپکی نماز ہلکی ہونے لگی تھی یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۷۶) عمرو بن حریث نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز فجر میں واللیل اذا عسعس پڑھتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۷۷) عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سورۂ مومنون شروع کردی جبکہ حضرت موسیٰ اور ہارون کا یا حضرت عیسےٰ کا ذکر آیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آنے لگی آپ رکوع میں چلے گئے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۷۷۸) ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں الٓمٓ تنزیل اور دوسری میں ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۷۷۹) عبیداللہ بن ابی رافع فرماتے ہیں مروان نے ابوہریرہ کو مدینہ میں خلیفہ مقرر کردیا تھا اور خود مکہ چلا گیا ہمیں ابوہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں اذا جاءک المنافقون پڑھی پھر کہا میں نے جمعہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی دونوں سورتیں پڑھتے سنا تھا یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

---

۱۲ یعنی جب سے آپ ضعیف اور بیمار ہوگئے تھے اسوقت سے نماز ہلکی پڑھنے لگے تھے ۱۲ ۵۲ یعنی سورۂ اذا الشمس کورت ساری پڑھتے تھے ۱۲

(۷۸۰) نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عید و بقرعید اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھتے تھے نعمان فرماتے ہیں جب عید اور جمعہ ایکدن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں یہی دونوں سورتیں پڑھتے تھے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۸۱) عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقرعید اور عید کی نماز میں کیا پڑھتے تھے انہوں نے جواب دیا عید اور بقرعید کی نماز میں قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۸۲) ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں (سنت) رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۷۸۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا الخ اور وہ آیت جو آل عمران میں ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ الخ پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۷۸۴) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرتے تھے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے اسکی سند قوی نہیں ہے۔

(۷۸۵) وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کے آمین کہتے اور آواز دراز کرتے تھے (یعنی پکار کے آمین کہتے تھے) یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۷۸۶) ابی زمیر نمیری فرماتے ہیں ایک دن رات کو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے اور ایک مرد کے پاس گئے جو کہ دعا کرنے میں از حد زاری کر رہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دعا ختم کردے تو اسکے واسطے جنت لازمی ہو گئی ایک مرد بولا (یا رسول اللہ) کس چیز پر ختم کردے آپ نے فرمایا آمین پر (ختم کرے) یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۷۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں

سورہ اعراف پڑھی اور دونوں رکعتوں میں اُسے بانٹ دیا یہ [illegible] نقل کی ہے۔

(۷۸۸) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں میں سفر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی [illegible] تھا کہ مجھ سے فرمایا اے عقبہ کیا میں سب سے بہتر دو سورتیں جو مجھ پر نازل ہوئی ہیں [illegible] نہ بتاؤں وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں عقبہ کہتے ہیں مجھے [illegible] زیادہ [illegible] دیکھا پھر جب صبح کی نماز پڑھنے کے واسطے اُترے تو نماز صبح میں انہی دونوں سورتوں [illegible] نماز پڑھ چکے تو میری طرف منہ کرکے کہا اے عقبہ تو نے انکی فضیلت دیکھی یہ حدیث [illegible] اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۷۸۹) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم شب جمعہ کی نماز مغرب میں [illegible] سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے یہ حدیث شرح السنۃ میں منقول ہے اور ابن ماجہ نے یہ حدیث ابن عمر سے نقل کی ہے مگر اسمیں شب جمعہ کا ذکر نہیں ہے۔

(۷۹۰) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں شمار نہیں کرسکتا جسقدر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی پہلی دونوں رکعتوں اور فجر کی پہلی رکعتوں میں قل ہا اکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے سنا ہے یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے مگر اسمیں مغرب کے بعد کا ذکر نہیں ہے۔

(۷۹۱) سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ فرماتے تھے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے برابر فلاں شخص سے زیادہ کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی سلیمان کہتے ہیں میں نے اُسکے پیچھے نماز پڑھی [illegible] ظہر کی پہلی دونوں رکعتوں میں زیادہ قرأۃ پڑھتے تھے اور اخیر کی رکعتیں خفیف [illegible] عصر کی نماز بھی خفیف پڑھتے تھے اور نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھتے اور نماز عشاء میں وسط مفصل اور صبح میں طوال مفصل پڑھتے تھے یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ

[illegible] پہلی رکعت میں اور کچھ دوسری رکعت میں پڑھی ۱۲ سے ۵۲ یعنے تو نے دیکھا کہ ان سورتوں [illegible] مرتبہ سے ۱۱ سے ۵۳ یعنے میں نے جتنے آدمیوں کے پیچھے نماز پڑھی فلاں شخص سے زیادہ کسی کی نماز [illegible] کے برابر نہیں [illegible]

[illegible] قصار مفصل سورہ [illegible] سورہ [illegible]

[illegible] سورۂ [illegible]

(اس مضمون تک کہ) عصر کی نماز خفیف پڑھتے تھے نقل کیا ہے۔

(۷۹۲) عبادہ بن صامت فرماتے ہیں ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز فجر پڑھ رہے تھے کہ آپ نے قرأۃ پڑھنی شروع کی آپ کو قرأۃ پڑھنی دشوار ہوگئی جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا شاید تم اپنے امام کے پیچھے قرأۃ پڑھا کرتے ہو ہمنے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا یہ نہ کیا کرو ہاں سورۂ فاتحہ الکتاب ضرور پڑھ لیا کرو) کیونکہ جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور نسائی نے بالمعنے روایت کی ہے ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ ہے آپنے فرمایا جب ہی تو میں کہتا تھا کہ کیا ہوگیا جو میں قرآن پڑھنے میں الجھتا ہوں جب میں پکار کے قرأۃ پڑھوں تو تم بجز سورۂ فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو۔

(۷۹۳) حضرت ابوہریرہ نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم (جہری) نماز سے جسمیں قرأۃ پکار کے پڑھی تھی فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی کچھ پڑھا ہے ایک مرد بولا ہاں یا رسول اللہ (میں نے پڑھا ہے) آپنے فرمایا (جبھی تو میں کہتا تھا کیا ہوگیا جو میں قرآن پڑھنے میں الجھتا ہوں ابوہریرہ کہتے ہیں لوگوں نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تو اُن نمازوں میں جنمیں آپ قرأۃ پکار کے پڑھتے تھے پڑھنے سے رک گئے یہ حدیث امام مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی و نسائی نے نقل کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۷۹۴) حضرت ابن عمر اور ریاضی فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے اُسے چاہیئے کہ غور کرے کس بات کی میں اللہ سے مناجات کرتا ہوں اور قرآن پڑھنے میں ایک دوسرے پر آواز اونچی نہ کرے یہ حدیث احمد نے نقل کی ہے۔

(۷۹۵) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام صرف اسواسطے مقرر کیا گیا ہے کہ لوگ اسکی اقتدا کریں جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأۃ پڑھے تم خاموش رہو یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۷۹۶) عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں ایک مرد نے آکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں قرآن کچھ نہیں یاد کر سکتا آپ مجھے کچھ ایسی چیز بتا دیجئے جو میری نماز کی قرأۃ کے قائم مقام ہو جایا کرے آپ نے فرمایا تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا

[illegible]

حلق تک

[illegible]

(۷۹۹) حضرت [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]

اور سورہ رحمٰن [illegible] سورہ [illegible]

لیلۃ الجن میں یہ سورہ [illegible]

فبای الآء ربکما تکذبان پر پہونچا [illegible]

حدیث ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

(۸۰۰) معاذ بن عبداللہ جہنی فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے ایک [illegible] مجھ سے [illegible] اس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے صبح کی دونوں [illegible]

لہ لیلۃ الجن اس شب کا نام ہے جس میں جنات آکے جمع ہوئے تھے اور آنحضرت [illegible]

باقی ۱۲ آیت ۵۲ ترجمہ اے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے سب تعریف تیرے [illegible]

اذا زلزلت [illegible] ہے باجان بوجھ کے یہ کیا تھا یہ حدیث
بو داؤد نے [illegible]

۸۰۱) حضرت [illegible] یتو نے نماز صبح پڑھائی اور دونوں
[illegible]

۸۰۲) [illegible] حضرت عثمان ہی سے یاد کی ہے کیونکہ
حضرت عثمان [illegible] حدیث (امام مالک نے نقل کی ہے

۸۰۳) عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں ہم [illegible] نے صبح کی نماز پڑھی انہوں نے اسکی
[illegible] نے عامر سے پوچھا
[illegible]
[illegible] نہیں نماز
[illegible] حدیث [illegible] ابر سہ نماز مغرب

باب رکوع کا بیان۔ پہلی فصل

(۸۰۶) حضرت انس کہتے ہیں رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدے اچھی طرح کیا کرو خدا کی قسم میں اپنے پیچھے سے بھی دیکھ لیتا ہوں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۰۷) حضرت براء عازب فرماتے ہیں قیام اور قعود کے علاوہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال کا نماز کا رکوع اور سجدہ اور [illegible] سجدہ اور رکوع سے اٹھتے وقت قومہ (یہ سب) برابر برابر ہوتے

لہ ورمنہ سے [illegible] عوذ برب الناس تک جنہیں سورتیں میں انہیں مفصل کہتے ہیں اسکی تین قسمیں ہیں طوال مفصل سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک اوساط مفصل والسماء ذات البروج سے لم یکن تک اور قصار مفصل اذا زلزلت سے سورہ ناس تک ۱۲ سے ۵ یعنے ہم یہ جانتے تھے کہ آپ کچھ وہم ہو گیا جو کہہ رہے ہی رہ گئے ۱۲۔

تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۰۸) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہکے اسقدر کھڑے رہتے تھے کہ ہم کہتے تھے شاید آپ کو وہم ہو گیا پھر سجدہ کرکے دونوں سجدوں کے بیچ میں اس قدر بیٹھتے تھے کہ ہم کہتے تھے شاید آپ کو وہم ہو گیا یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۸۰۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع اور سجود میں یہ پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اور آپ (قرآن) قرآن پر عمل کرتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

(۸۱۰) حضرت عائشہؓ ہی نقل کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کبھی) رکوع و سجود میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۱۱) ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے رکوع میں تم اپنے رب کی تعظیم بیان کیا کرو (یعنے سبحان ربی العظیم کہا کرو) اور سجدے میں خوب دعا کیا کرو (کیونکہ سجدہ میں دعا کرنا) لایق ہے کہ ضرور قبول ہو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۱۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکی دعا فرشتوں کے قول کے مطابق ہو جاوے اُسکے پہلے گناہ سارے معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۱۳) عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی پشت اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ کہتے یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۸۱۴) ابوسعید خدری فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

اے ابو خدا یا ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے حمد ہے آسمان و زمین بھر اور جو کچھ تو چاہے اسقدر تعریف تیرے ہی لیئے ہے جو کچھ بندے کہتے ہیں اُسکے مستحق بزرگی اور ثنا روا ہی ہوتے ہیں اور ہم سب تیرے بندے ہیں اے اللہ جو تو دینا چاہے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اُسے کوئی نہیں دلوا سکتا اور مالدار کی دولت اُسے تجھ سے بے پروا نہیں کر سکتی۔ ۱۲

(۸۱۵) ... بن رافع فرماتے ہیں ... صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے جب آپ رکوع سے ... اٹھتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ... ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا ... جواب دیا (یارسول اللہ) میں بولا تھا آپ نے جواب دیا میں نے کچھ اوپر ... تیس فرشتے تھے کہ پہلے ان کلموں کو کون لکھے یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

دوسری فصل

(۸۱۶) ابومسعود انصاری کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رکوع اور سجود میں اطمینان کے ساتھ کمر سیدھی نہ رکھے اس مرد کی نماز جائز نہیں ہوتی یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۸۱۷) عقبہ بن عامر فرماتے ہیں جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے رکوع میں (پڑھنے کیواسطے) مقرر کردو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اتری تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سجدہ میں مقرر کردو یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے

(۸۱۸) عون بن عبداللہ نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رکوع میں جاکے تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے اسکا رکوع پورا ہوگیا اور تین بار کہنا ادنی مرتبہ ہے اور جب سجدہ میں جاکے تین بار سبحان ربی الاعلی کہے اوسکا سجدہ پورا ہوگیا اور یہ ادنی مرتبہ ہے اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا ہے اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ عون نے ابن مسعود سے ملاقات نہیں کی۔

(۸۱۹) حذیفہؓ نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہتے تھے اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہونچتے تو ٹھہر جاتے اور دعا کرتے اور جب کسی عذاب کی آیت پر پہونچتے تو بھی

سلہ یعنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی پڑھا کرو اس سے پہلے اور اور دعائیں پڑھی جاتی تھیں ۱۲۔

ٹھیر جاتے اور خدا سے پناہ مانگتے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے نقل کی ہے اور نسائی اور ابن ماجہ نے (سبحان ربی) الاعلیٰ تک نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تیسری فصل

(۸۲۰) عوف بن مالک فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (نماز پڑھنے) کھڑا ہوا جب آپ رکوع میں جاتے سورۂ بقر پڑھنے کی مقدار[1] ٹھیرے رہتے اور رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے

(۸۲۱) ابن جبیر (تابعی بزرگ) فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مرد کے پیچھے بجز اس جوان (یعنے عمر بن[2] عبد العزیز) کے نماز ایسی نہیں پڑھی جو رسول اللہ کی نماز سے ملتی جلتی ہو ابن جبیر کہتے ہیں ہمنے اُن کے رکوع کو دس تسبیح کے مقدار اور سجدہ کو (بھی) بقدر دس تسبیح اندازہ کیا یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۸۲۲) شقیق فرماتے ہیں کہ حذیفہ نے ایک مرد کو دیکھا وہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہ نے بلا کے اُس سے کہا تو نے (اچھی طرح) نماز نہیں پڑھی شقیق کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ حذیفہ نے کہا اگر اسی طرح تو مر گیا تو اُس طریق و مذہب پر نہیں مریگا جس پر اللہ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۸۲۳) ابو قتادہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ برا[3] چور وہ مرد ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے لوگوں نے پوچھا یا رسول خدا نماز میں چوری کیونکر ہے آپنے فرمایا جو رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے (وہی) نماز کا چور ہے) یہ حدیث (امام) احمد نے روایت کی ہے

---

[1] شاید پچھلی نماز کسوف کا ذکر ہے ۱۲ [2] یعنے عمر بن عبد العزیز کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت ملتی جلتی ہے ۱۲ [3] سب سے زیادہ برا اسلئے فرمایا کہ جو آدمی مال چراتا ہے تو یا تو اسکے سزا میں ہاتھ کٹ جاتے ہیں اور عذاب اخروی سے بری ہو جاتا ہے ورنہ مالک مال سے ہی بخشوا سکتا ہے۔ بخلاف اُس شخص کے جو نماز میں اپنے ہی نفس کی چوری کرے اور عذاب اخروی اُسکے عوض لے کہ اسنے کچھ دنیا میں فائدہ اور نہ عذاب آخرت سے چھوٹ سکے جبتک نماز عمدہ طور سے نہ پڑھنے لگے ۱۲

(۸۲۴) نعمان بن مرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ شرابی اور زناکار اور چور کی کیا سزا مناسب جانتے ہو یہ (حدود کے حکم نازل ہونے سے پہلے کا ذکر ہے) لوگ بولے اللہ اور اُسکے رسول خوب واقف ہیں آپ نے فرمایا یہ بڑے فحش گناہ ہیں اور ان کی بڑی سزا ہے اور سب سے زیادہ بُرا چور وہ مرد ہے جو نماز میں چوری کرے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ نماز میں کیونکہ چوری کریگا آپ نے فرمایا جو رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے (وہ بڑا چور ہے) یہ حدیث (امام) مالک اور احمد نے نقل کی ہے اور اسی طرح دارمی نے بھی روایت کی ہے

باب سجدہ اور اُسکی بزرگی کا بیان۔ پہلی فصل

(۸۲۵) ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کی انگلیاں اور (نماز میں) کپڑوں کے سمیٹنے اور بالوں کے جمع کرنے سے ہمیں منع کیا گیا ہے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۲۶) حضرت انس کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ اچھی طرح کرو اور کوئی تم میں سے اپنے دونوں ہاتھ کو کُتّے کی طرح نہ پھیلائے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۸۲۷) براء بن عازب کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ میں جاؤ تو ہتھیلیاں زمین پر رکھدیا کرو اور کہنیاں اونچی رکھا کرو یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۲۸) حضرت میمونہ (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی) فرماتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت سجدہ میں جاتے تو اپنے ہاتھوں کو پہلو سے الگ رکھتے یہانتک کہ اگر بکری کا بچہ آپکے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو نکل جاتا یہ ابوداؤد کے لفظ میں اسی طرح شرح السنہ میں اسکی اسناد صراحۃً بیان کی گئی ہے اور یہ حدیث مسلم نے بالمعنے نقل کی ہے (یعنے) حضرت میمونہ نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ (اسطرح) کرتے تھے کہ اگر بکری کا بچہ آپکے ہاتھوں میں سے نکلنا چاہتا تو نکل جاتا۔

(۸۲۹) عبداللہ بن مالک بن بحینہ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ کے وقت دونوں ہاتھ اسقدر کشادہ رکھتے کہ آپکی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

۵۱ یعنے [illegible] جیسا کہ [illegible] ہے

(۸۳۰) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ وآخرہ وعلانیتہ وسرہ پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۳۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہ پایا تو میں ٹٹولنے لگی اتفاقاً میرا ہاتھ آپ کے پیروں کے تلوؤں پر جا پڑا اسوقت آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پیر (حالت سجود میں) کھڑے تھے اور آپ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک و بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک پڑھ رہے تھے حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۳۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے پروردگار سے حالت سجدہ میں بہت ہی نزدیک ہوتا ہے اسواسطے تم (سجدہ میں) بکثرت دعا کیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۳۳) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد آدم جب آیت سجدہ پڑھ کے سجدہ کر لیتی ہے تو شیطان الگ ہٹ کے (بہت) روتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس اولاد آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کر لیا اسے جنت ملیگی اور مجھے سجدہ کرنیکا ارشاد ہوا تو میں نے انکار کر دیا اسواسطے مجھے (عذاب) جہنم ہوگا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۸۳۴) ربیعہ بن کعب فرماتے ہیں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رات کو رہتا تھا (یکدفعہ) میں آپکے پاس وضو کے واسطے پانی اور دیگر ضروری چیزیں (مسواک و مصلے وغیرہ) لیکے آیا آپنے مجھ سے فرمایا کہ کچھ مانگ۔ میں نے عرض کیا میں جنت میں آپکے ساتھ رہنے کا سوال کرتا ہوں آپنے فرمایا (یہ مانگتا ہے) یا اسکے علاوہ اور بھی کچھ مانگتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صرف یہی (مانگتا ہوں) آپنے فرمایا تو کثرت سجود سے اپنے نفس پر میری مخالفت کیا کر یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

لہ آبار خدایا تو میرے سارے چھوٹے بڑے اگلے پچھلے ظاہر و باطن گناہ بخشدے یہ سب امور ربک الاعلیٰ ازل ہونے سے پہلے کا ذکر ہے ۱۲ سے آبار خدایا میں تیرے غصہ سے تیری رضا کے ساتھ اور تیرے عذاب سے معافی کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں میں تیری پوری پوری تعریف نہیں کر سکتا تو ہی اسکے لائق ہے جیسے تو نے اپنی ثنا بیان کی ہے ۱۲ سے یعنے بہت سجدہ کیا کر اور اپنے نفس کو مشقت دیا کر اسکی موافقت نہ کیا کر ۱۲

(۸۳۵) معدان بن طلحہ فرماتے ہیں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان (نام) سے ملا تو اُن سے میں نے کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا یئے جسکے کرنے سے اللہ مجھے جنت میں پہنچادے اُنہوں نے کچھ جواب نہ دیا پھر میں نے یہی اُن سے سوال کیا وہ چپکے ہو رہے پھر تیسری دفعہ میں نے پوچھا تو وہ بولے اسکا میں نے بھی آنحضرت سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا تو اللہ کے واسطے نماز بہت پڑھا کر کیونکہ تو اللہ کے واسطے جو سجدہ کریگا اُسکے عوض اللہ تیرا درجہ بلند کریگا اور تیری ایک خطا مٹا دیگا معدان کہتے ہیں پھر میں نے ابو دارداء سے ملکر دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی مجھ سے وہی کہا جو کچھ ثوبان نے کہا تھا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۸۳۶) وائل بن حجر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ میں جاتے تو گھٹنے ہاتھوں سے پہلے ٹیکتے اور جب سجدہ سے اُٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اُٹھاتے یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کی ہے۔

(۸۳۷) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ میں جاوے تو اسطرح نہ جاوے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے بلکہ دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھدے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے ابو سلیمان خطابی کہتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث اس حدیث سے زیادہ ثابت ہے اور بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے۔

(۸۳۸) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے بیچ میں اللھم[1] اغفرلی وارحمنی واہدنی وعافنی وارزقنی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث ابو داؤد و ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۸۳۹) حضرت حذیفہ (بن یمان) روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے بیچ میں رب اغفرلی پڑھتے تھے۔ یہ حدیث نسائی اور دارمی نے روایت کی ہے۔

تیسری فصل

(۸۴۰) عبدالرحمٰن بن شبل فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کیطرح ٹھونگ[2] مارنے اور درندے

---

[1] اے اللہ مجھے بخشدے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے راہ راست دکھا اور مجھے تندرست رکھ اور رزق دے ۱۲ [2] یعنی سجدے سے سر اچھی جلدی نہ اُٹھائے جیسے کوّا دانہ چگنے کو ٹھونگ مارتا ہے اور نہ درندے کی طرح بیٹھے اور نہ اونٹ کی طرح مسجد میں اپنی جگہ مقرر کرے بلکہ جہاں جگہ ملجاوے وہیں بیٹھ جائے ۱۲

کی طرح ہاتھ پھیلانے سے منع کرتے تھے نیز اس بات سے بھی کہ کوئی مرد مسجد میں جگہ مقرر کرے جیسے اونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے (منع فرماتے تھے) یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۸۴۱) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں جو کچھ اپنے واسطے پسند کرتا ہوں وہی تیرے واسطے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے واسطے بُرا جانتا ہوں تیرے واسطے بھی بُرا جانتا ہوں (اے علی) تم دونوں سجدوں کے درمیان اکڑوں نہ بیٹھنا۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے

(۸۴۲) طلق بن علی حنفی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اپنی نماز کے رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں رکھتا اللہ بزرگ و برتر اُس بندہ کی نماز پر کچھ غور نہیں کرتا۔ یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۸۴۳) نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر فرماتے تھے جو کوئی سجدہ میں اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو چاہئے اُسی جگہ دونوں ہاتھ بھی رکھے جہاں پیشانی رکھی تھی پھر جب سر اُٹھائے تو ہاتھ بھی اُٹھالے کیونکہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب تشہد (یعنے التحیات پڑھنے) کا بیان۔ پہلی فصل

(۸۴۴) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب التحیات پڑھنے بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور ترپین[1] کا عقد باندھ کے کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے ایک روایت میں ہے کہ جب نماز میں بیٹھتے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی دائیں انگلی انگوٹھے کے برابر والی اُٹھا کے اُس سے اشارہ کرتے تھے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر پھیلا ہوا رکھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۴۵) عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب التحیات پڑھنے بیٹھتے اپنا دایاں ہاتھ داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور اپنی کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھتے تھے اور دائیں گھٹنے کو بطور لقمہ ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے[2]۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنے دو انگلیوں کو بند کر لیتے اور بیچ کی انگلی یا انگوٹھا ملا کے حلقہ کرتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے [2] یعنے جس طرح لقمہ کو پانچوں انگلیوں میں پکڑتے ہیں اسی طرح آپ گھٹنے کو پکڑتے تھے ۱۲

(۸۴۶) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں (پہلے) جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبرئیل السلام علی میکائیل السلام علی فلان جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ہم سے فرمایا کہ السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تو خود ہی سلام ہے پس جب نماز میں بیٹھا کرو تو کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ بندہ جب یہ کہتا ہے تو (اس دعا کا ثواب) تمام زمین و آسمان کے نیک بندوں کو پہنچتا ہے (پھر) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں پھر جو چاہے جو دعا مانگے (اس حدیث کو) بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸۴۷) عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں استخارہ سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے (یعنی) اس طرح پڑھتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات لله سلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی مانند (اس حدیث کو) مسلم نے نقل کیا ہے (صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ) میں نے اس حدیث کو صحیحین میں نہیں پایا اور نہ جمع بین الصحیحین میں پایا ہاں رزین نے اپنی کتاب میں اس کو نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

(۸۴۸) وائل بن حجر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ (اول سال ہی سے رسول اللہ کی نماز کا ذکر کیا) بیان کیا پھر آنحضرت بائیں پاؤں پر بیٹھے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھا اور داہنی ران پر داہنی کہنی رکھی اور دو انگلیوں کو بند کر کے حلقہ بنا لیا پھر اپنی انگلی اٹھائی میں نے دیکھا کہ آپ انگلی ہلا کر اشارہ کر رہے تھے یہ حدیث ابوداؤد و دارمی نے نقل کی ہے۔

(۸۴۹) عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور انگلی ہلاتے نہیں تھے یہ حدیث ابوداؤد و نسائی نے نقل کی ہے اور ابوداؤد نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ آپکی نگاہ اشارہ کے ساتھ ساتھ نہیں اٹھتی تھی۔

(۸۵۰) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے اشارہ کر ایک سے کر یہ حدیث ترمذی و نسائی نے نیز بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی

(۱) یعنے جیسے قرآن کا پانچوں انگلیوں میں پکڑتے ہیں اسی طرح آپ گھٹنے کو پکڑتے تھے ۱۲۔

(۹۵۱) [illegible]

(۹۵۲) [illegible] ہو جاتے [illegible]

(۹۵۳) [illegible]

[illegible] اللہ [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] اللہ کے لئے نیکیاں
[illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] اللہ کے نیک
بندوں [illegible] کہ [illegible] کوئی معبود نہیں مگر اکیلے اللہ کے بندے اور
رسول [illegible] (میں گواہی دیتا ہوں) یہ حدیث
[illegible]

(۹۵۴) [illegible] تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے
اور [illegible] ساتھ ہی نگاہ[1] اونچی کرتے تھے پھر عبداللہ بن عمر نے کہا
رسول اللہ [illegible] یہ (یعنے) کلمہ کی انگلی (سے اشارہ کرنا) شیطان کے
[illegible] یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

---

[1] [illegible] پتھروں پر نہ بیٹھ سکتا ہو اور التحیات کے سوا درود یا
دعا وغیرہ وہیں پڑھتے تھے ۱۲۔

[2] پہلے حدیث میں آچکا ہے کہ نگاہ نہیں اٹھانی چاہیئے یہ شاید پہلے حکم ہوگا اور اب منسوخ
ہو گیا ۱۲۔

(۸۵۵) حضرت ابن مسعود فرماتے تھے تشہد کا چھپکے سے پڑھنا سنت ہے یہ حدیث ابوداؤد ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور اسکی بزرگی کا بیان — پہلی فصل

(۸۵۶) عبدالرحمن بن ابی لیلے فرماتے ہیں میں کعب بن عجرہ سے ملا تو وہ کہنے لگے کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا ہاں آپ مجھے (ضرور) دیجئے وہ بولے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور سوال عرض کیا یا رسول اللہ آپ صاحبان اہل بیت پر درود کیونکر بھیجا جائے کیونکہ حق تعالیٰ نے تو بتا دیا ہے کہ اسطرح آپ پر سلام بھیجیں آپ نے جواب دیا تم (یوں) پڑھا کرو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید یہ روایت متفق علیہ ہے [illegible]

(۸۵۷) ابو حمید ساعدی کہتے ہیں [illegible] پر درود کیونکر بھیجیں آپنے فرمایا تم یہ کہو [illegible] وعلی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انک [illegible]

(۸۵۸) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول [illegible] فرمایا جو مجھپر ایک بار درود بھیجے اللہ اسپر دس مرتبہ نزول رحمت کریگا [illegible]

دوسری فصل

(۸۵۹) حضرت انس کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اسپر دس مرتبہ رحمت نازل کریگا اور اسکی دس خطائیں مٹا دی جاویں گی اور اسکے دس درجہ بلند ہونگے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۸۶۰) حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ میرا دوست وہ ہوگا جو مجھپر اکثر درود بھیجتا ہوگا یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

لہ اے اللہ محمد اور اہل محمد پر رحمت نازل کر جیسے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت بھیجی تو بیشک تو بزرگ و برتر ہے اور اے اللہ محمد اور آل محمد پر برکت اتار جیسے ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے برکت بھیجی تو بیشک تو بزرگ اور برتر ہے ۱۲۔

(۸۶۱) حضرت ابن مسعود ہی کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے (بعض) فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں سیر کرتے پھرتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ یہ حدیث نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۸۶۲) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح[۵۱] (جواب دینے کیواسطے) دوبارہ بدن میں لوٹا دیتا ہے پھر میں اسکا جواب دیتا ہوں یہ حدیث ابوداؤد نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۸۶۳) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم اپنے گھروں کو قبریں نہ[۵۲] بنانا اور نہ میری قبر پر عید (کی طرح میلہ) مقرر کر لینا (ہاں) مجھ پر درود پڑھا کرنا کیونکہ تمہارا درود بھیجنا تم جہاں کہیں ہو مجھے پہنچتا ہے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۸۶۴) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کی ناک خاک میں[۵۳] بھرے جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا اور اس مرد کی ناک بھی خاک آلودہ ہو جسنے رمضان کو پایا اور اسنے اپنی بخشش نہ کرائی یہانتک کہ رمضان ختم ہو گیا۔ اور نیز اس مرد کی ناک خاک آلودہ ہو جسنے اپنے بوڑھے ماں باپ کو یا ایک کو پایا اور انکی خدمت کر کے اپنے جنت میں جانیکی سبب نہ کی۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۸۶۵) حضرت ابوطلحہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے تو آپکے چہرہ پر بشاشی پائی جاتی تھی آپنے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل آئے تھے وہ کہتے تھے کہ پروردگار فرماتا ہے اے محمد کیا تو اسبات سے راضی نہیں ہے کہ جو کوئی تمہارا امتی تم پر درود بھیجے گا میں اسپر دس مرتبہ رحمت نازل کرونگا اور جو کوئی آپکا امتی تم پر سلام بھیجے گا میں اسپر دس بار سلام بھیجونگا یہ حدیث نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] اس سے مراد یہ ہے کہ روح آپکی مشاہدہ انوار الٰہی میں جو مصروف ہے اسے ادھر توجہ دلائی جاتی ہے یہ مراد نہیں کہ آپکی روح بدن سے جدا ہے اسوقت بدن میں آجاتی ہے کیونکہ باتفاق اہل اسلام آپ حیوٰۃ النبی ہیں ۱۲ [۵۲] یعنے گھروں میں نفلی نماز پڑھتے رہا کرو اللہ کے ذکر سے گھروں کو قبروں کی طرح خالی نہ رکھو ۱۲ [۵۳] یعنے اوندھے منہ زمین پر گرے جسنے میرا ذکر سنکر درود نہ پڑھا غرض اس سے محض تنبیہ ہے بددعا مقصود نہیں ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس رمضان میں جو بخشش نہ کرائے اور جو اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرے ۱۲

(۸۶۶) ابی بن کعب فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود بہت بھیجا کرتا ہوں۔ (آپ بتائیے) کہ میں کسقدر آپ پر درود بھیجا کروں آپ نے جواب دیا جسقدر تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا کیا چوتھائی وقت مقرر کردوں آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ مقرر کرے تو وہ تیرے واسطے بہتر ہے میں نے عرض کیا آدھا (وقت مقرر کردوں) آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے۔ تو وہ تیرے واسطے بہتر ہے میں نے عرض کیا دو تہائی سہی آپ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ کرے تو وہ تیرے واسطے بہتر ہے میں نے عرض کیا میں اپنے سارے وظیفہ کا وقت آپ پر درود کیواسطے مقرر کردونگا آپ نے جواب دیا اسوقت تو غم و فکر سے چھٹ جاویگا اور تیرے گناہ معاف ہوجاوینگے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۸۶۷) فضالہ بن عبید فرماتے ہیں اتفاقاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک ایک مرد آیا اور اس نے نماز پڑھ کے یہ دعا پڑھی اللھم اغفرلی وارحمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب تو نماز پڑھ کے بیٹھا کرے تو خدا کی حمد جس حمد کے وہ لائق ہے بیان کر پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر۔ فضالہ کہتے ہیں اسکے بعد ایک اور مرد نے نماز پڑھ کے اللہ کی حمد بیان کی پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا آپ نے فرمایا اے نمازی دعا کر (ضرور) قبول ہوگی۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور اسی طرح ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۸۶۸) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف رکھتے تھے حضرت ابوبکر و عمر بھی آپکے ہمراہ (موجود) تھے جب میں بیٹھا تو اللہ برتر کی تعریف کرنے لگا پھر آنحضرت پر درود بھیجنے لگا بعد ازاں میں نے اپنے واسطے دعا کی آنحضرت نے فرمایا (اے عبداللہ) مانگ جو کچھ مانگے گا ملیگا مانگ جو مانگے گا ملیگا یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

تیسری فصل

(۸۶۹) ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے بہرپور اجر لینا منظور ہو وہ ہم اہل بیت پر اسطرح درود بھیجے۔ اللھم صل علی محمد النبی الامی وازواجہ امہات المومنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم

لہ یعنی درود کیواسطے اپنے وظیفہ کا آدھا حصہ مقرر کردوں ۱۲ لہ یعنی تو اول ہی دعا مانگنے لگا اول چاہئے اللہ کی تعریف کرنی لازم تھی پھر مجھ پر درود بھیج کے دعا مانگتا تو بہت اچھا ہوتا ۱۲ سے اے بارخدایا محمد پر درود بھیج جو ان پر نبی ہیں اور انکی بیویوں پر جو سب مومنوں کی مائیں ہیں اور انکی اولاد اور گھر والوں پر (یہی درود بھیج) جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت بھیجی تو بزرگ و برتر ہے ۱۲

انک حمید مجید یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۸۷۰) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بخیل وہ مرد ہے جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور احمد نے حسین بن علی سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۸۷۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کے پاس سے مجھ پر درود بھیجتا ہے میں خود سن لیتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے مجھے فرشتے پہنچا دیتے ہیں یہ حدیث شعب الایمان میں نقل کی گئی ہے۔

(۸۷۲) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جو کوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ برس اور اسکے فرشتہ اُس پر ستر مرتبہ رحمت و استغفار کرتے ہیں یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۸۷۳) حضرت رُویفع روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ[1] اُسے میری شفاعت ضرور نصیب ہوگی یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۸۷۴) عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور ایک باغ میں جاکے دیر تک سجدہ میں پڑے رہے یہانتک کہ مجھے ڈر ہوا کہیں آپکی وفات نہ ہوگئی ہو عبدالرحمن کہتے ہیں میں دیکھنے آیا تو آپنے سر اُٹھا کے پوچھا تجھے کیا ہوا میں نے آپسے یہ بیان کیا آپنے جواب دیا مجھ سے جبرئیلؑ نے کہا کیا میں خوشخبری نہ سناؤں اللہ بزرگ و برتر آپسے فرماتا ہے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اسپر رحمت نازل کرونگا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا اُس پر میں بھی سلام بھیجونگا۔ یہ حدیث (امام) احمد نے نقل کی ہے۔

(۸۷۵) حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو گے (تمہاری) دعا آسمان و زمین کے درمیان لٹکی رہیگی۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

---

[1] اے اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے پاس مقرب جگہ میں ٹھکانا دیجیو ۱۲ ۵۵ یعنے میں نے آپسے عرض کیا مجھے یہ خیال ہوا کہیں آپکی وفات نہ ہوگئی ہو ۱۲

باب التحیات (اور درود) پڑھنے کے بعد دعا پڑھنے کا بیان۔

پہلی فصل

(۸۷۶) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں (یہ) دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم ومن المغرم۔ کسی نے آپ سے عرض کیا کیا بات ہے کہ آپ اکثر قرض سے پناہ مانگا کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مرد جب[۱] قرض لیتے وقت بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۷۷) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد سے فارغ ہو۔ تو چاہیئے ان چار چیزوں عذاب جہنم[۲] اور عذاب قبر[۳] اور فتنہ زندگی[۴] اور موت اور مسیح الدجال[۵] کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں جس طرح قرآن کی سورۃ پڑھاتے تھے اسی طرح یہ دعا بھی سکھاتے تھے۔ (یعنی) فرماتے تھے یہ پڑھا کرو اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۷۹) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا بتا دیجئے جو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کر اللھم[۶] انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

[۱] اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور فتنہ مسیح الدجال سے میں تیری امان مانگتا ہوں اور موت و زندگی کے فتنہ سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں اور گناہوں اور قرض سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲ [۲] یعنی قرض لینے میں جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور اسمیں وعدہ خلافی ہوتی ہے اسواسطے میں قرض سے بہت ڈرتا ہوں ۱۲ [۳] اے اللہ میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں معاف کر سکتا تو اپنے رحمت سے میرے گناہ معاف کر دے اور مجھ پر رحم کر کیونکہ تو بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

(۸۸۰) عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں دیکھتا تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دائیں طرف پھر بائیں طرف (اسطرح) سلام پھیرتے تھے کہ میں آپ کے رخساروں کی سپیدی دیکھ لیتا تھا یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۸۱) سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے ہماری طرف منہ کر کے بیٹھتے تھے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۸۸۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دائیں طرف پھر کے بیٹھتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی

(۸۸۳) عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں تم اپنی نماز کا کچھ حصہ شیطان کو نہ دیا کرو (یعنی) یہ نہ خیال کیا کرو کہ دائیں طرف پھرنا ضرور ہے میں نے آنحضور کو دیکھا آپ اکثر بائیں طرف پھرا کرتے تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۸۴) براء (بن عازب) فرماتے ہیں جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہمیں یہ بہت[1] اچھا معلوم ہوتا تھا کہ ہم آپکی دائیں طرف کھڑے ہوں تاکہ آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں کہتے ہیں میں نے سنا کہ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے رب قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۸۵) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ عورتیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب فرضی نماز پڑھ کے سلام پھیرتی تھیں تو کھڑی ہو جاتی تھیں اور آنحضور اور جو لوگ آپکے ساتھ نماز پڑھتے تھے جتنی دیر تک اللہ کو منظور ہوتا بیٹھے رہتے تھے جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے سب کھڑے ہو جاتے تھے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور حدیث جابر[2] کی ہم ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب باب ضحک میں ذکر کریں گے۔

دوسری فصل

(۸۸۶) معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کے فرمایا اے معاذ میں تجھے دوست رکھتا ہوں میں نے عرض کیا میں بھی یا رسول اللہ آپ سے (بہت) محبت رکھتا ہوں

---

[1] چونکہ آنحضرت اکثر نماز پڑھنے کے بعد دائیں طرف منہ کر کے بیٹھتے تھے اسوجہ سے ہمیں دائیں طرف بیٹھنا بہت پسند تھا ۱۲ [2] اے پروردگار مجھے اسدن کے عذاب سے بچائیو جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیگا یا جمع کریگا ۱۲

آپ نے فرمایا تو ہر نماز کے بعد اس دعا کا پڑھنا نہ چھوڑ یو رب اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک یہ حدیث احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے مگر ابو داؤد نے یہ نہیں بیان کیا کہ معاذ نے کہا میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

(۸۸۷) عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کے (اسطرح) سلام پھیرتے تھے کہ آپکے دائیں رخسارہ کی سفیدی دکھائی دیجاتی تھی اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ (کہکے اسطرح سلام پھیرتے تھے) کہ آپکے بائیں رخسارہ کی سفیدی معلوم ہو جاتی تھی یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی نے روایت کی ہے ترمذی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ آپکے رخسارہ کی سفیدی دکھائی دیجاتی تھی اور ابن ماجہ نے اسے عمار بن یاسرؓ سے نقل کی ہے۔

(۸۸۸) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں اکثر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر اپنے بائیں جانب حجرہ کی طرف پھر کے بیٹھتے تھے۔ یہ حدیث شرح السنۃ میں نقل کی ہے۔

(۸۸۹) عطا خراسانی نقل کرتے ہیں کہ مغیرہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جگہ امام نے نماز پڑھائی ہو اس جگہ (اور) نماز نہ پڑھے جبتک جگہ نہ بدلے یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور کہا ہے عطا خراسانی نے مغیرہ کا زمانہ نہیں پایا۔

(۸۹۰) حضرت انس نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو نماز کی رغبت دلائی اور اسبات سے منع کیا کہ کوئی آپ سے پہلے نماز سے فارغ نہ ہو یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۸۹۱) شداد بن اوس فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اسألک الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک واسألک قلبا سلیما و لسانا صادقا واسألک من خیر ما تعلم واعوذ بک من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم یہ حدیث نسائی نے

سلہ اے پروردگار مجھے اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت کرنیکی توفیق دے ۱۲ سلہ اے اللہ میں تجھ سے ہر کام اور ارادے میں راہ راست پر ثابت و قائم رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت اور اچھی عبادت کے شکر کی درخواست کرتا ہوں اور میں تجھ ہی سے قلب سلیم اور سچی زبان کی بھی درخواست کرتا ہوں اور جو تو بہتر جانتا ہو اسکا سوال کرتا ہوں اور جو تجھے برا معلوم ہو اس سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ تو میری برائی جانتا ہو اسکی معافی مانگتا ہوں ۱۲

نقل کی ہے اور اسی طرح احمد نے روایت کی ہے۔

(۸۹۲) حضرت جابر فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم التحیات (وغیرہ) پڑھنے کے بعد یہ پڑھتے تھے احسن الکلام[۱] کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۸۹۳) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام ایسی صورت سے پھیرتے تھے! اول مونہ کا رخ سیدھا ہی ہوتا پھر کچھ دائیں طرف مونہ پھیر لیتے تھے یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے

(۸۹۴) سمرہ فرماتے ہیں ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ ہم امام کو سلام کا جواب دیں اور ایک دوسری کو سلام کر کے باہمی محبت پیدا کریں یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

باب نماز کے بعد وظیفہ پڑھنے کا بیان — پہلی فصل

(۸۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کو تکبیر کہنے سے جان[۲] لیا کرتا تھا یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۸۹۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیر کے صرف اسقدر بیٹھے رہتے تھے کہ یہ دعا پڑھ لیں اللھم[۳] انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۹۷) ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تین دفعہ استغفار پڑھتے تھے اور اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام پڑھتے تھے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۸۹۸) مغیرہ بن شعبہ نقل کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر فرضی نماز کے بعد[۴] لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد پڑھا کرتے تھے یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

[۱] سب سے اچھا اللہ کا کلام ہے اور سب سے عمدہ محمد کا طریقہ ہے ۱۲ [۲] یعنے جب آپ اللہ اکبر کہتے میں جان لیتا کہ آپ نماز پڑھ چکے ۱۲ [۳] اے اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیری وجہ سے سلامتی ہے اے بزرگی وتعظیم والے تو برتر ہے ۱۲ [۴] بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے واسطے ملک اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

(۸۹۹) عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کے سلام پھیرتے تو پکار کر لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الٰہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون پڑھتے تھے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۰۰) حضرت سعد سے منقول ہے کہ یہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمے پڑھ کے پناہ مانگتے تھے اللھم انی اعوذ بک من الجبن واعوذ بک من البخل واعوذ بک من ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۹۰۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دولتمند لوگ (ہم سے زیادہ) بڑے بڑے مرتبے اور ہمیشگی کی نعمتیں حاصل کر لیں ہیں (جو ہمیں حاصل نہیں) آنحضور نے فرمایا کس وجہ سے انہوں نے عرض کیا کہ امیر لوگ ہماری طرح نماز ہی پڑھتے ہیں اور ہمارے جیسے روزے ہی رکھتے ہیں (علاوہ اسکے) وہ صدقہ بھی کرتے ہیں اور ہم سے صدقہ نہیں ہو سکتا (ہم خود غریب ہیں) اور وہ غلام بھی آزاد کرتے ہیں ہمارے پاس غلام ہی آزاد کرنیکو نہیں (اب ہم کیا کریں) آنحضور نے فرمایا اگر تم کہو تو میں تمہیں ایک عمل بتلائے دیتا ہوں جسکی وجہ سے تم انکی برابر ہو جاؤ گے (بلکہ) اپنے پچھلے لوگوں سے تم بڑھ جاؤ گے اور کوئی تمسے افضل نہ ہوگا ہاں جو کوئی تمہاری طرح کرنے لگے (وہ ہو جاویگا) انہوں نے عرض کیا ہاں فرمائیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھ لیا کرو ابو صالح (راوی) کہتے ہیں کہ فقراء مہاجرین نے پھر دوبارہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ ہمارے بھائی مالدار بھی

---

۱۵ ہم بجز اللہ کے اور کسی کی عبادت نہیں کرتے وہی نعمت اور بزرگی اور اچھی تعریف کے لائق ہے بجز اللہ برتر کے اور کوئی معبود نہیں ہے دین خالص اسی کا ہے اگرچہ کافروں کو برا لگے ۱۲

۱۶ اے اللہ میں نامردی اور بخل اور بڑی عمر اور موت و زندگی کے فتنہ اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲

یہ عمل سنکر وہ ہماری طرح کرنے لگے ہیں آنحضور نے فرمایا (پھر میں کیا کروں) یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل[۱] ہے وہ جسے چاہے دے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور ابو صالح کا سارا قول فقط مسلم ہی نے نقل کیا ہے اور بخاری کی روایت میں تینتیس مرتبہ پڑھنے کی عوض یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

(۹۰۲) حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چند عمل فرض نماز کے بعد پڑھنے کے ہیں کہ اُن کے پڑھنے والے کو یا فرمایا اُن کے کرنے والے کو ناامید نہ ہونا چاہئے (وہ یہ ہیں کہ) فرض نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لینا چاہئے اور تینتیس ہی مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۰۳) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس ہی بار الحمد للہ اور تینتیس ہی بار اللہ اکبر کہلیا اور یہ سب ننانوے بار ہوا پھر ایک بار[۲] لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر کہکر سنو بار پورا کر دیا تو اُسکے سب گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کی برابر کیوں[۳] نہ ہوں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۹۰۴) حضرت ابوامامہ کہتے ہیں آنحضور کی خدمت میں کسی نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ (اللہ کے ہاں) زیادہ شنوائی کون سے وقت کے دعا کرنے کی ہوتی ہے آنحضور نے فرمایا آخر شب اور فرض نمازوں کے بعد کی (زیادہ شنوائی ہوتی ہے) یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۰۵) حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں ہر نماز کے بعد قل اعوذ[۴] برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھا کروں یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

---

[۱] یعنی وہ تقدیر نکو تغیر فضیلت دینا اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے تم صبر کرو اور اُسکی قضا و تقدیر پر شاکر اور راضی رہو اور اس سے یہی معلوم ہوا کہ غنی اللہ کا شکر اور فرمانبرداری کرنیوالا فقیر صبر کرنیوالے سے افضل ہے ۱۲ [۲] اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اُسکی (سب جگہ) بادشاہت ہے لہذا اسکے تعریفیں ایک ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (جسے جسطرح چاہے کر دے) ۱۲ [۳] یعنے گناہ کتنے ہی زیادہ ہوں سب معاف ہو جائینگے ۱۲ [۴] بعض علماء نے کہا ہے کہ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون بھی معوذات میں ہیں انکے نزدیک معوذات چار سورتیں ہوں گی ۱۲

(۹۰۶) حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے نزدیک حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں کے چار غلام آزاد کرنے سے یہ بہتر ہے کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز پڑھکر سورج کے نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہیں (کیونکہ اسمیں ثواب زیادہ ہے بلکہ) ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا جو عصر کی نماز سے (مغرب تک یعنے) جبتک سورج چھپے اللہ کا ذکر کرتے رہیں تو یہ بھی چار غلاموں کے آزاد کرنے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۰۷) حضرت انس ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص صبح کی نماز پڑھکر بیٹھا ہوا سورج کے نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے اور (بعد سورج نکلنے کے دو رکعت پڑھ لے تو اُسے حج اور عمرہ کرنیکے برابر ثواب ملیگا حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضورؐ نے یہ بیان کرکے تین مرتبہ یہ لفظ فرمایا تامۃ تامۃ تامۃ (یعنے حج اور عمرہ کا پورا ہی تو ثواب ملیگا) یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۹۰۸) ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ ہمارے امام نے جنکی کنیت ابو رمثہ تھی ہمیں نماز پڑھا کر یہ کہا کہ میں نے یہی نماز یا اسی جیسی نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی تھی اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اول صف میں آنحضور کے داہنی جانب کھڑے تھے ایک شخص (پیچھے سے آکر) نماز کی تکبیر اولیٰ میں شریک ہوا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا کر اپنی داہنی بائیں جانب سلام پھیر لیا یہانتک کہ ہمنے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی اور آپ ابو رمثہ کی (یعنے میری) طرح پھر کر بیٹھ گئے تو یہ شخص جو تکبیر اولیٰ میں شریک ہوا تھا اپنی نماز پڑھنے لگا حضرت عمر فوراً اٹھے اور اسکے دونوں مونڈھے پکڑ کر ہلائے اور کہا بیٹھ کیونکہ اہل کتاب کا اسیوجہ سے ناس ہوا کہ وہ اپنے نمازوں میں کچھ فاصلہ نہیں کرتے تھے پھر آنحضورؐ نے نظر اٹھا کر حضرت عمر کو دیکھا

۱؎ یعنے اعلےٰ درجہ کے غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا کیونکہ ملک عرب میں حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں کے غلام اول درجہ کے شمار ہوتے تھے ۱۲ ۲؎ یعنے دو نفل اشراق کی پڑھے ۱۲ ۳؎ یعنے سلام پھیرتے ہوئے اسقدر موقہ مبارک کو پھیرا کہ ہمیں آپ کے رخساروں کی سپیدی دکھائی دی گئی ۱۲

اور یہ فرمایا اے ابن خطاب تم (بھلائی کو خوب) پہنچے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۰۹) حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں ہمیں یہ حکم تھا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس ہی بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھا کریں پھر ایک شخص انصاری کے خواب میں فرشتے نے آکر یہ کہا کیا تمہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد اتنی اتنی مرتبہ سبحان اللہ (وغیرہ) پڑھنے کیلئے (ارشاد فرمایا ہے) اُس انصاری نے خواب ہی میں کہا ہاں اُس نے کہا کہ یہ سب تیئیس تیئیس مرتبہ پڑھا کرو اور (اتنی ہی مرتبہ) لا الٰہ الا اللہ بھی پڑھ لیا کرو پھر جب صبح ہوئی تو اس انصاری نے سویرے ہی آکر آنحضور کی خدمت میں یہ قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا (بہتر ہے) اس طرح بھی کیا کرو۔ یہ روایت امام احمد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۹۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس لکڑیوں کے ممبر پر کھڑے ہوئے فرماتے تھے جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اُسے بہشت میں جانے سے سوائے موت[۵۱] کی کوئی چیز نہیں روکتی اور جس نے سوتے وقت اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اُسکے مکان میں اور اُسکے ہمسایہ اور اُسکے گرداگرد محلوں کے مکانوں میں امن دیگا۔ یہ روایت بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کرکے کہا ہے کہ اُسکی سند ضعیف ہے۔

(۹۱۱) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے تھے جس نے مغرب اور صبح کی نماز پڑھکر ویسی[۵۲] ہی بیٹھے ہوئے دس مرتبہ یہ کہا لا الٰہ[۵۳] الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر یحیی ویمیت وہو علی کل شئی قدیر تو ہر ایک دفعہ کہنے کے بدلے دس نیکیاں لکھدی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف کردئے جاتے ہیں اور دس مرتبے بڑھا دئے جاتے ہیں اور ہر مصیبت اور شیطان مردود سے پناہ ملجاتی ہے اور سوائے گناہ شرک کے اور کسی گناہ کی اسے سزا نہیں ملتی اور سب لوگوں سے یہ افضل ہوتا ہے سوائے اُس شخص کے کہ جسنے اس سے افضل عمل کئے ہوں یعنے جو کلمات اُسنے کہے ہیں اُس سے اُن سے بھی افضل کہے ہوں یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی ابوذر سے

---

[۵۱] یعنے موت اسکے جنت میں جانے کے درمیان پردہ ہے جسوقت مریگا فوراً جنت میں چلا جائیگا ۱۲ طیبی

[۵۲] یعنے جسطرح التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھا ہے اسی طرح بیٹھے ہوئے صبح اور مغرب کی نماز کے بعد کہے ۱۲

[۵۳] ترجمہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے نہ اُسکا کوئی شریک ہے اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسیکے واسطے سب تعریفیں ہیں اُسیکے ہاتھ میں بھلائی ہے وہی (جسے چاہے) زندہ رکھتا ہے اور (جسے چاہے) موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

شرک کے بیان تک اسیطرح نقل کی ہے اور مغرب کی نماز اور لفظ بیدہ الخیر (یعنے اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے) کو ذکر نہیں کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۹۱۲) حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا وہ بہت سامان و اسباب لوٹکر جلدی واپس آگئے ہم میں سے ایک آدمی بولا کہ ہم نے اس لشکر سے زیادہ ایسا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اتنا جلدی اور اسقدر مال و اسباب لوٹکر واپس آگیا ہو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا اگر تم کہو تو میں ایسے لوگ بتائے دیتا ہوں جو اس لوٹ سے زیادہ لیکر ان لوگوں سے بھی جلدی واپس آجاتے ہوں (صحابہ نے عرض کیا فرمایئے آپنے فرمایا) جو لوگ صبح کی نماز پڑھکر وہیں بیٹھے ہوئے سورج کے نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتے رہیں تو یہ لوگ مال غنیمت لانے اور جلد واپس آنے میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں[۱] یہ روایت ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابو حمید راوی اس حدیث میں ضعیف ہے۔

باب ان عملوں کا (بیان) جنکا نماز میں کرنا ناجائز ہے یا مباح ہے۔

پہلی فصل

(۹۱۳) حضرت معاویہ بن حکم کہتے ہیں میں ایکدن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (جماعت میں) نماز پڑھ رہا تھا یکایک جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی میں نے کہا یرحمک اللہ اس کہنے پر لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کیا میں نے کہا تمہاری مائیں تمہیں روئیں تمہیں کیا ہوا[۲] مجھے کیوں گھورتے ہو (میری یہ گفتگو سنکر) انہوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ[۳] مارنے شروع کئے جب میں سمجھا کہ یہ مجھے چپکا کرنا چاہتے ہیں خیر میں چپکا ہو رہا اور جب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے (تو کیا کہوں) میرے ماں

---

[۱] یعنے وہ لوگ جو مال و اسباب لائے ہیں تو دنیا ہی ہے جو عنقریب فنا ہونے والا ہے اور یہ لوگ تھوڑی ہی دیر میں ثواب عقبےٰ بہت سا جمع کرلیں گے جو ہمیشہ کو رہنے والا ہے لہذا یہ بڑا ہے ہوئے ہیں ۱۲۔

[۲] چھینکنے والے نے شاید الحمد للہ کہا ہوگا جسکے جواب میں آپنے یرحمک اللہ کہا ایسے کلمات نماز میں کہنا ممنوع ہیں خود حدیث میں اسکی تصریح موجود ہے ۱۲۔

[۳] اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں ایسے تھوڑے فعل کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی ۱۲ لمعات

باب آپ پر قربان ہوں میں نے تو ایسا اچھا سکھلانے والا نہ آپ سے پہلے دیکھا تھا اور نہ اب بعد میں دیکھا (میاں) خدا کی قسم نہ تو آپ نے مجھے جھڑکا اور نہ مارا اور نہ برا کہا (فقط) یہ فرمایا کہ ان نمازوں میں لوگوں کو باتیں کرنی مناسب نہیں بلکہ ان میں سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور کلام مجید پڑھنا چاہیئے یا اور جو کچھ آنحضرت نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو مسلم ہوں اللہ نے ہمیں (ابھی) اسلام عطا کیا ہے اور ہم میں سے بعضے لوگ (غیب کی باتیں پوچھنے کے لیئے) نجومیوں کے پاس جاتے ہیں آپ نے فرمایا ہرگز نہ جایا کرو پھر میں نے عرض کیا کہ بعضے لوگ ہم میں سے بدفالی لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ اُن کے دلوں کی گھڑنت ہے اس کی وجہ سے انہیں اپنے کام سے رُکنا نہیں[1] چاہیئے کہتے ہیں پھر میں نے عرض کیا کہ بعض لوگ ہم میں خط کھینچکر (کچھ غیب کی باتیں) کہتے ہیں آپ نے فرمایا پہلے نبیوں میں ایک نبی خط کھینچکر (کچھ معلوم کیا کرتے تھے) لہذا جسکا خط اُن نبی کے خط کے موافق[2] کھینچا گیا تو کچھ معلوم ہو جائیگا (ورنہ نہیں) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے (صاحب مشکوۃ کہتے ہیں میں نے لفظ لکنّی[3] سکنت (یعنے میں چپکا ہو رہا) کو اسی طرح صحیح مسلم اور حمیدی کی کتاب میں دیکھا ہے اور صاحب جامع اصول نے لفظ لکنّی کے اوپر لفظ کذا لکھکر اسکی صحت کی طرف[4] اشارہ کیا ہے۔

(۹۱۴) حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ پہلے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو ہم اگر آنحضور کی خدمت میں سلام علیک عرض کرتے تھے آپ (نماز ہی کی حالت میں) ہمیں جواب دیدیتے تھے بعد اسکے جب ہم نجاشی[5] کے پاس سے واپس آئے تو ہمنے سلام عرض کیا (آپ نماز میں تھے) ہمیں جواب نہیں دیا پھر (بعد نماز کے) ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (پہلے) جو ہم آپ کو نماز میں سلام علیک کرتے تھے تو آپ جواب دیتے تھے آپ نے فرمایا اب نماز ہی[6] میں مشغول رہنا چاہیئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] یعنے قال لینے میں اگر تشکون اچھا معلوم نہ ہو تو اپنے کام میں اس خیال کی وجہ سے رکنا نہیں چاہیئے ۱۲ — ۱۰

[2] خطابی نے لکھا ہے کہ یہاں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالمحال کی ہے یعنے اُن نبی کے موافق کسی کا خط نہیں کھینچ سکتا لہذا ایسے عملیات رمل وغیرہ نکرنے چاہیں یہ عمل درست نہیں ۱۲ [3] یعنے لکنّی اصول میں ہے اور مصابیح میں نہیں اور بسبب گمان لفظ لکنی کے عدم صحت پر جامع الاصول میں لفظ کذا لکھکر اسکی تصحیح کردی ہے کہ اصول میں یوں ہی ہے ۱۲ [4] یہ نجاشی حبشہ کا بادشاہ ہے اول نصرانی تھا آنحضرت کی نبوۃ کا توریت و انجیل سے حق ہونا معلوم کرکے اسلام لایا تھا اور ۹ھ میں اسکا انتقال ہو گیا تھا آنحضرت نے صحابہ کے ساتھ کھڑے ہو کر غائبانہ اسکی نماز پڑھی تھی [5] یعنے اب نماز میں سلام کا جواب دینا یا گفتگو کرنی حرام ہے ۱۲

(۹۱۵) حضرت معیقیب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کی بابت جو سجدہ کرنے کی جگہ سے (نماز پڑھتے ہوئے) مٹی برابر کرے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر تجھے ضرورت[1] ہی ہے تو ایک مرتبہ کر لیا کر۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۹۱۶) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۱۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر اُدھر منہ پھیرنے کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا (اس سے) بندہ کی نماز شیطان اُچک لیتا ہے (یعنی خلل ڈالدیتا ہے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۱۸) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا تو لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ کرنے سے رُک جائیں ورنہ اُنکی بینائی چھین لی جاوے گی یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۱۹) حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا آپ نے اپنے نواسے پر ابوالعاص[2] کی دختر امامہ کو بٹھا رکھا تھا جس وقت رکوع میں جاتے تو اُسے نیچے بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے اُٹھتے تو پھر نواسے پر بٹھا لیتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۲۰) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اُسے چاہیئے کہ حتی المقدور مونہ بند رکھے کیونکہ شیطان مونہ میں گھس جاتا ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور بخاری کی روایت میں ابوہریرہ سے اس طرح نقل ہے آنحضور فرماتے ہیں جب تم میں سے نماز میں کسی کو جمائی آیا کرے تو چاہیئے کہ حتی الوسع مونہ بند رکھے اور ہا ہا نہ کرے کیونکہ تمہارے اسطرح کرنے سے شیطان ہنستا ہے[3]۔

---

[1] یعنی اگر زمین کی اونچی نیچی ہونیکی وجہ سے سجدہ نہ ہو سکے تو خیر ایک دفعہ برابر کر لینا بار بار کرنا درست نہیں ۱۲۔

[2] ابوالعاص حضرت زینب صاحبزادی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خاوند آنحضور کے داماد تھے ان کی بیٹی امامہ آنحضور کے مونڈھے پر نماز پڑھتے ہوئے محبت کیوجہ سے خود بیٹھ جاتی تھے آپ نہیں بٹھاتے تھے اسلئے مونڈھے سے اُتارنے اور چڑھانے کی نسبت آپ کی طرف مجازی ہے ۱۲ [3] کیونکہ نماز میں یہ بیہودہ حرکت ہوتی ہے لہذا وہ خوش ہوتا ہے ۱۲۔

(۹۲۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آج رات جنوں میں سے ایک بدمعاش[1] جھپٹ کر میرے پاس آیا تاکہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ نے مجھے اُس پر حاوی کر دیا میں نے اُسے پکڑ کر یہ چاہا کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب لوگ اسے دیکھو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا رب ہب[2] لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یاد آگئی اسلئے میں نے اُسے شرمندہ کر کے چھوڑ دیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۲۲) حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس کسی کو نماز میں کوئی (سہو وغیرہ) پیش آئے تو (پچھلے لوگوں کو) چاہیئے کہ سبحان اللہ کہدیا کریں کیونکہ (سہو میں) دستک دینا عورتوں[3] کے لئے ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے اور دستک دینا عورتوں کے لئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۹۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم ملک حبشہ کو جانے سے پہلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے سلام علیک کر لیا کرتے تھے اور آنحضور (نماز ہی میں) جواب بھی دیدیا کرتے تھے جب ہم ملک حبشہ (پہنچکر) وہاں سے واپس آئے تو میں آنحضور کی خدمت میں آیا اور نماز پڑھتے ہوئے پاکر سلام عرض کیا آپ نے مجھے جواب نہیں دیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکام میں جب چاہتا ہے جدید حکم کر دیتا ہے اور اب جدید حکم یہ ہوا ہے کہ نماز میں باتیں نہ کیا کرو پھر آنحضور نے میرے سلام کا جواب[4] دیا اور یہ فرمایا کہ یہ نماز میں قرآن شریف پڑھنے اور اللہ کے ذکر کرنے کے لئے ہیں لہذا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو بس یہی حالت ہونی چاہیئے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی جنوں کو جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنجیروں میں قید کر دیا ہے وہاں سے جھپٹ کر آگیا تھا ۱۲

[2] ترجمہ اے میرے پروردگار مجھے ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد میں اور کسیکو نصیب نہ ہو ۱۲

[3] یعنی دائیں ہتیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنا عورتوں کو چاہیئے اور مرد سبحان اللہ کہدیا کریں واضح ہو کہ ہتیلی پر ہتیلی نہیں مارنی چاہیئے اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ۱۲ [4] اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھتے ہوئے اگر دوسرے نے سلام کر لیا تو بعد نماز پڑھنے کے بھی سلام کا جواب دینا مستحب ہے ۱۲ لمعات

(۹۲۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے بلال سے پوچھا جب آنحضور کو نماز پڑھتے ہوئے (بھی) دیکھکر لوگ سلام علیک کیا کرتے تھے تو آپ جواب کس طرح دیا کرتے تھے وہ بولے کہ آنحضور ہاتھ سے اشارہ[۱] کر دیا کرتے تھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور نسائی کی روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن بلال کی عوض اُس میں صہیب ہیں۔

(۹۲۵) حضرت رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں کہ میں ایک روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (جماعت سے) نماز پڑھ رہا تھا جب جو چینک آئی تو میں نے یہ کہا الحمد للہ[۲] حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ جب آنحضور نماز پڑھا چکے تو (ہماری طرف) پھر کر فرمایا نماز میں گفتگو کون کرتا تھا صحابہ میں سے کوئی نہ بولا پھر دوسری مرتبہ بھی فرمایا تب بھی کوئی نہ بولا پھر تیسری مرتبہ بھی فرمایا رفاعہ کہتے ہیں تب میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تھا آنحضور نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان کلمات کے لینے کے لئے کچھ اوپر تیس فرشتے جھپٹے ہوئے آئے تھے کہ انہیں آسمان پر کون لیکر چڑھے۔ یہ روایت ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۹۲۶) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز میں جمائی آنا شیطانی اثر ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الوسع مونہ بند رکھا کرے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی کی دوسری روایت، میں اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ ہے کہ اپنے مونہ پر ہاتھ رکھ لیا کرے۔

(۹۲۷) حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی نے خوب اچھی طرح وضو کیا اور مسجد ہی کا ارادہ کر کے گھر سے چلا تو اُسے چاہیئے کہ انگلیوں کو آپس میں ملتا ہوا نہ چلے کیونکہ وہ اس وقت سے (گویا) نماز ہی میں ہے[۳]۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

---

[۱] ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ نماز میں سلام کا جواب دینا پہلے تھا اور جو وقت نماز میں باتیں کرنی منسوخ ہوئیں تو یہ بھی منسوخ ہو گیا ۱۲ مرقاۃ [۲] ترجمہ سب عمدہ تعریفیں بابرکت اور جنہیں برکت دیگئی ہے ہمارا پروردگار پسند کرتا ہے اور اُن سے راضی ہوتا ہے سب اللہ ہی کے لئے ہیں ۱۲ [۳] یعنے گھر سے چلتے ہی نماز کا ثواب ہونے لگتا ہے لہذا راستہ میں خلاف نماز کوئی حرکت نہ کرنی چاہیئے بلکہ خشوع خضوع اور آداب کے ساتھ جائے جیسے نماز کی حالت میں ہوتا ہے ۱۲

(۹۲۸) حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندہ کے نماز پڑھتے وقت اُسکی طرف متوجہ رہتا ہے جبتک یہ ادہر اُدہر مونہ نہیں پھیرتا اور جسوقت یہ ادہر اُدہر مونہ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے مونہ پھیر لیتا ہے[۱]۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۹۲۹) حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے انس جسجگہ تم سجدہ کرو اپنی نظر[۲] اُسی جگہ رکھا کرو۔ یہ روایت بیہقی نے سنن کبیر میں حسن طریقہ سے نقل کی ہے اور یہ انس مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

(۹۳۰) حضرت انس ہی کہتے ہیں مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میرے بچہ نماز میں ادہر اُدہر مونہ پھیرنے سے اپنے آپ کو بچا کیونکہ نماز میں ادہر اُدہر مونہ پھیرنا ہلاکی کا سبب ہے اگر تجھے ضرورت ہی ہو تو خیر نفلوں میں (پھیر لینا) اور فرضوں میں (ہرگز) نہیں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۳۱) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں کن انکھیوں سے دیکھتے تھے اور گردن پیچھے کو کھینچتے تھے یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۳۲) عطاء بن یسار اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ (اپنے والد یعنی) عطاء کے دادا سے جنہوں نے حدیث سنی ہے (اور یہ کہا ہے کہ آنحضور فرماتے تھے نماز میں چھینکنا اور اونگھنا اور جمائی آنا[۳] ناقص ہونا اور ہکلے ہو جانا اور نکسیر جاری ہو جانی شیطانی اثر ہیں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۳۳) مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپکے پیٹ کے اندر سے ایک آواز دیگچی کے جوش کی آرہی تھی یعنے آنحضور رو رہے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

---

[۱] نماز کا ثواب اللہ تعالیٰ کم دیتا ہے لہذا نماز میں ادہر اُدہر مونہ پھیرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ نماز کے ثواب میں کمی نہ ہو ۱۲ [۲] نماز میں مستحب یہ ہے کہ قیام میں سجدہ کی جگہ نظر رکھے اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدے میں ناک کی طرف اور التحیات میں اپنی گود میں اور سلام پھیرنے میں کندھوں پر نظر رکھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں آنکھ بند کرنی منع ہے ۱۲ طیبی [۳] یعنے شیطان انکا باعث ہے اور ہنسنے کے آنے سے خوش ہوتا ہے ۱۲۔

نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کے سینہ میں سے چکی کی سی رونے کی آواز آرہی تھی۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور نسائی نے پہلی روایت اور ابوداؤد نے دوسری روایت نقل کی ہے۔

(۹۳۴) حضرت ابوداؤد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو تو (اپنے سامنے سے) کنکریاں نہ ہٹایا کرے کیونکہ رحمت سامنے ہی نازل ہوتی ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۹۳۵) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ہمارے ایک غلام کو جسے افلح کہتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تو (اپنے سامنے) پھونک مار لیتا تھا آنحضور نے فرمایا اے افلح اپنے مونہ کو مٹی[1] لگنے دے یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۹۳۶) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نماز پڑھتے ہوئے کولہے پر ہاتھ رکھنا (درست نہیں کیونکہ یہ شکل) دوزخیوں کے آرام[2] لینے کی ہے۔ روایت شرح السنہ میں نقل کی ہے۔

(۹۳۷) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے نماز پڑھتے ہوئے اسودین کو مار دیا کرو یعنے سانپ اور بچھو کو یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور نے نقل کی ہے اور نسائی نے بالمعنے نقل کی ہے۔

(۹۳۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز نفل ے تھے اور دروازہ آپ نے بند کر رکھا تھا جب میں نے اکر دروازہ کھلوایا تو آپ نے آگے بڑھکر دروازہ کو اور اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پھر کھڑے ہو گئے حضرت عائشہ نے یہ بھی ذکر کیا کہ دروازہ قبلہ ہی کی جانب (اور قریب تھا) یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور نسائی نے بھی اسیطرح نقل کی ہے۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ نماز روئے سے باطل نہیں ہوتی اور علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی جنت و دوزخ کے یاد کر سے نماز میں روئے تو نماز باطل نہیں ہوگی اور اگر کسی درد کی وجہ سے روتا ہے اور آہ کرتا ہے تو نماز باطل ہو جائے ۱۲

[2] یعنے پھونک نہ مار کیونکہ مٹی لگنے میں عجز و انکساری ہوتی ہے اور اس میں ثواب زیادہ ہوگا۔

[3] لہذا دوزخیوں کی مشابہت نہ چاہیئے ۱۲

(۹۳۹) حضرت طلق بن علی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کا نماز پڑھتے ہوئے وضو ٹوٹ جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہاں سے پھر کر وضو کر آوے اور نماز پھر پڑھے یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی کمی زیادتی کے ساتھ نقل کی ہے۔

(۹۴۰) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتے ہوئے بے وضو ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ اپنی ناک[1] پکڑ کر (نماز سے) علیحدہ ہو جائے۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہوا اخیر رکعت میں بیٹھکر سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے تو اُسکی نماز پوری ہو گئی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث ہے لیکن اسکی سند قوی نہیں کیونکہ اسکی سند میں اضطراب[2] ہے

تیسری فصل

(۹۴۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لیئے (حجرہ سے) باہر تشریف لائے اور جب اللہ اکبر کہنا چاہا تو پھر واپس ہو گئے اور صحابہ کو اشارہ سے فرمایا اسی طرح کھڑے رہو پھر آنحضور نہا کر آئے اور آپکے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا پھر نماز پڑھائی جب نماز پڑھا چکے تو فرمایا کہ میں جنبی تھا اور نہانا بھول گیا تھا۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور امام مالک نے عطاء بن یسار سے مرسلاً نقل کی ہے۔

(۹۴۳) حضرت جابر فرماتے ہیں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتا ہوا ایک مٹھی میں کنکریاں لے لیتا تھا جب وہ میری مٹھی میں ٹھنڈی ہو جاتیں تو میں شدۃ گرمی کی وجہ سے انہیں ماتھے کے نیچے رکھ لیتا[3] تھا۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۹۴۴) حضرت ابو درداء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے کہ

---

[1] تاکہ لوگ یہی گمان کریں کہ اسکی ناک سے نکسیر بہوئی ہے اور اسکا عیب چھپا رہے کیونکہ لوگ اسے بیحیائی میں شمار کرتے ہیں لہٰذا اسکا چھپانا افضل ہے ۱۲ [2] مضطرب حدیث وہ ہے کہ چند راوی مختلف طور پر اُسے روایت کریں اور یہ علامت ضعف کی ہے ۱۲ مرقاۃ [3] اس سے معلوم ہوا کہ اسقدر فعل سے نماز باطل نہیں ہوتی اور یہ فعل کثیر نہیں ہے ۱۲

ہمنے آپ سے (یہ کہتے ہوئے سنا اعوذ باللہ منک (ترجمہ) میں اللہ کے ساتھ تجھسے پناہ مانگتا ہوں پھر آپنے تین مرتبہ یہ کہکر العنک بلعنۃ اللہ اسطرح ہاتھ پھیلا یا گویا کسی شئے کو پکڑتے ہیں جب آنحضور نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے آج نماز میں جو آپ سے کہتے ہوئے سنا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا اور آج ہمنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی آپکو دیکھا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن ابلیس (کمبخت) آگ کی ایک چنگاری لیکر آیا تھا تاکہ میرے مونہ میں رکھے اسلئے تین مرتبہ میں نے یہ کہا تھا اعوذ باللہ منک پھر میں نے تین مرتبہ یہ کہا العنک بلعنۃ اللہ التامۃ (ترجمہ) میں لعنت بھیجتا ہوں تجھپر اللہ کی پوری لعنت) پھر بھی وہ نہیں ہٹا اور میں نے اُسے پکڑنا چاہا لیکن قسم ہے خدا کی اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا[۵۱] نہ ہوتی تو میں صبح تک اُسے مابندھے رکھتا تاکہ مدینہ والوں کے بچے اُسکے ساتھ خوب کھیلتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۴۵) حضرت نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو نماز پڑھ رہا تھا اُنہوں نے اُسے سلام کیا اُس نے (نماز میں) بولکر سلام کا جواب دیا پھر جب عبداللہ بن عمر لوٹکر اسکے پاس آئے تو اُس سے کہا کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی نماز پڑھنے میں سلام کرے تو بولنا نہیں چاہئیے بلکہ ہاتھ سے (جواب کا[۵۲] اشارہ کردے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب (نماز میں) بھول جانیکا (بیان) پہلی فصل

(۹۴۶) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اُسکے پاس آکر وسوسے ڈالتا ہے یہانتک کہ یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو یہ صورت[۵۳] پیش آئے تو چاہئیے کہ بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کرلے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

---

[۵۱] یعنے سلیمان علیہ السلام نے جنات کے تابع ہونے اور اُنپر تصرف ہونیکی جناب باری میں دعا کی تھی چنانچہ اُنکی دعا مقبول ہوئی اور جنات اُن کے فرمانبردار ہوئے اسلئے میں نے اپنا تابع کرنا نہ چاہا اور اس سے معلوم ہوا کہ ابلیس یقیناً جنوں میں سے تھا ۱۲

[۵۲] پیچھے انہیں کی روایت میں گزر چکا ہے کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوگیا تھا ۱۲ [۵۳] یہ صورت تک کی ہے کیونکہ شک اسے اوپر کی کیفیتیں میں یہ دونوں جانب یعنے کم اور زیادتی میں تردد ہوا اور شیطانی اثر سے ہوتا ہے اور سہو میں ایک جانب معین ہوتی ہے آنحضور کو نماز میں بعض وقت سہو ہوجاتا تھا بسبب غلبہ استغراق کے اور اس مرتبہ سے ہی تاکہ لوگوں کو اس قسم کے مسائل معلوم ہوجائیں ۱۲

(۹۴۷) حضرت عطاء بن یسار نے ابو سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت تو اسے چاہیئے کہ شک کو چھوڑ کر جس رکعت پر یقین ہو اسپر بنا کرے (یعنے جتنی کم سمجھے پڑھ لے) اور پھر دو سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے کر لے اگر (واقع میں) اس نے پانچ رکعت پڑھی ہیں تو ان سجدوں سے ملکر رکعت نفل ہو جائیں گی اور اگر پوری ہی پڑھی ہیں تو شیطان کی ذلت ہوگی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور امام مالک نے عطاء سے مرسلاً نقل کی ہے اور امام مالک ہی کی روایت میں یہ ہے کہ یہ دونوں سجدے دو نفل کر دینگے۔

(۹۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعت پڑھائیں پھر کوئی صحابی بولے کیا نماز کچھ بڑھ گئی آنحضورؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا صحابی نے عرض کیا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں (یہ سنکر) آپ نے سلام پھیرنے کے بعد ہی دو سجدے کر لیئے اور ایک روایت میں یہ ہے آنحضورؐ نے فرمایا میں بھی تمہیں جیسا آدمی ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں اور جب میں بھول جاؤں تو تم یاد دلایا کرو اور نماز ہی میں جب تم میں سے کسی کو شک ہو تو اچھی طرح سوچکر نماز پوری کر لیا کرے اور سلام پھیر کر دو سجدے کر لیا کرے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۴۹) حضرت ابن سیرین ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر و عصر کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی ابن سیرین کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے تو نماز کا نام لیا تھا لیکن میں بھول گیا (کہ کونسی نماز بتائی تھی خیر) ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضورؐ نے دو رکعت ہمیں پڑھا کر سلام پھیر دیا اور مسجد میں جو لکڑی چوکھٹ کھڑی تھی اسپر سہارا لیکر ایسے کھڑے ہو گئے جیسے غصہ میں ہوتے ہیں اور اپنے داہنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں انگلیاں دیکر اپنا داہنا رخسار مبارک بائیں ہاتھ کی ہتیلی کی پشت پر رکھکر کھڑے تھے کہ جماعت میں جو لوگ جلد باز تھے مسجد کے دروازوں سے نکلکر کہنے لگے کیا نماز کم ہو گئی ہے ان لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر بھی تھے یہ دونوں ڈر کر آپ سے کچھ نہ بول سکے اور ایک شخص نے جس کے دونوں ہاتھ کچھ زیادہ لمبے تھے اور اسے ذوالیدین کہتے تھے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے

سلہ یعنے نماز ادا کرنے کے بعد جو دعا وغیرہ کے لئے نہیں ٹھیرتے تھے وہ کہنے لگے ۱۲۔

آپ نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی پھر آنحضور نے (صحابہ کیطرف اشارہ کرکے) کہا کیا ذوالیدین کا یہ کہنا ٹھیک ہے سب نے عرض کیا ہاں (یہ سنکر) آنحضور آگے بڑھے اور جو نماز رہگئی تھی وہ پڑھا کر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہکر پہلے ہی سجدوں جیسا یا کہ اُن سے بھی لمبا سجدہ کیا اور سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور پھر سجدہ میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہکر پہلے ہی سجدوں جیسا یا اُن سے بھی لمبا سجدہ کیا اور پھر اللہ اکبر کہکر سر اٹھایا لوگ ابن سیرین سے پوچھنے لگے کہ اسکے بعد سلام پھیرا ہوگا انہوں نے کہا مجھے عمران بن حصین سے خبر ملی[1] ہے وہ کہتے تھے کہ پھر آنحضور نے سلام پھیرا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اور ان لفظوں سے بعینہٖ بخاری میں ہے اور بخاری و مسلم دونوں کی دوسری روایت میں آنحضور کا جواب ذوالیدین کو یہ ملا بعوض اسکے کہ نہ میں بھولا اور نہ نماز کم ہوئی آپ نے اس سے فرمایا تو جو کچھ کہہ رہا ہے کچھ بھی نہیں ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ تو ضرور ہوا ہے۔

(۵۰ ۹) حضرت عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعت پڑھا کر بیٹھے نہیں بلکہ کھڑے ہوگئے اور لوگ بھی سب آپکے ساتھ کھڑے ہوگئے اور جب نماز ختم ہونے کو ہوئی تو لوگوں کو سلام پھیرنے کا انتظار تھا آنحضور نے بیٹھے ہی ہوئے اللہ اکبر کہکر سلام[2] پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۵۱ ۹) حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے بھول گئے اور دو سجدے (سہو کے) کرکے پھر التحیات پڑھی اور سلام پھیرا۔ ترمذی نے یہ حدیث نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۵۲ ۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب امام نماز پڑھاتا ہوا دو رکعت[3]

---

[1] یعنے ابوہریرہ کے ذریعہ سے جو مجھے یہ روایت پہونچی ہے انہیں مجھے یاد نہیں کہ پھر سلام پھیرا ہوں عمران بن حصین کی روایت میں یہ ہے کہ پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا ۱۲۔

[2] یعنے اگر چار رکعت کی نیت باندھی اور یاد نہیں رہا ۱۲۔

پڑھ کے کھڑا ہو جائے تو اگر سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے واگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے سہو کے کرے۔ یہ روایت ابو داؤد و ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۹۵۳) حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایکمرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھاتے ہوئے تین ہی رکعت پر سلام پھیر کر اپنے مکان میں تشریف لیگئے ایک آدمی جسے خرباق کہتے تھے اور اُسکے دونوں ہاتھ ہی کچھ زیادہ لمبے تھے وہ کھڑا ہوا اور آواز دیکر کہا یارسول اللہ آپ نے تین رکعت پر سلام پھیر دیا آپ غصہ سے چادر کھینچتے ہوئے مکان سے نکلے اور لوگوں کے پاس آکر فرمایا کیا یہ سچ کہہ رہا ہے سب نے عرض کیا ہاں آپ نے ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر کے دو سجدے سہو کے کر کے پھر سلام پھیر دیا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۵۴) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جسے نماز پڑھتے ہوئے یہ شک ہو کہ میں نے نماز کم پڑھی ہے اُسے چاہیئے اور پڑھے یہانتک کہ زیادہ ہونے کا شک ہو جائے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

باب قرآن کے سجدوں[1] کا بیان

پہلی فصل

(۹۵۵) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپکے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں[2] اور جنوں اور سب آدمیوں نے سجدہ کیا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

---

[1] قرآن شریف کے سجدوں کو بعض ائمہ واجب فرماتے ہیں اور بعض سنت لیکن کرنا چھوڑنے سے سب کے نزدیک افضل ہے اور سوا نیت باندھنے اور تشہد و سلام پھیرنے کے جو شرطیں وضو وغیرہ کی نماز کے لئے ہیں وہ ہی ان میں بھی ضروری ہیں بے وضو سجدہ کرنا جائز نہیں ۱۲ لمعات —

[2] مشرکوں نے سجدہ اسواسطے کیا تھا کہ آپ نے قرأۃ میں اللہ بزرگ کی تعریف پڑھی تھی شیطان نے آپ کی آواز میں اپنی آواز ملا کے نکتہ بندی کر کے بتوں کی تعریف کر دی اسواسطے مشرک بھی بتوں کا نام سنکر سجدہ میں گر پڑے ۱۲۔

(۵۶ ؁) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں سجدہ کیا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۵۷ ؁) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ (کی آیت) پڑھی تھی اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے سجدہ کیا ہمنے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور ہم لوگوں کی کیفیت یہ اسقدر تھی کہ ہمیں کسی کو سجدہ کرنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۸ ؁) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم پڑھی تھی آپ نے اسمیں سجدہ نہیں کیا[۱]۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۵۹ ؁) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سورۂ ص کا سجدہ بہت ضروری نہیں ہے (ہاں) میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسمیں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور ایک روایت میں یہ ہے مجاہد کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا سورۂ ص میں سجدہ کروں انہوں نے (میرے جواب میں یہ آیت) ومن ذریتہ داؤد وسلیمان پڑھی اور جب فبھداہم اقتدہ پر پہونچے تو کہنے لگے کہ تمہارے نبی بھی انہیں لوگوں میں ہیں جنہیں پہلے نبیوں کی اتباع کا حکم تھا[۲]۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۶۰ ؁) حضرت عمرو بن عاص فرماتے ہیں مجھے آنحضورؐ نے میرے کلام مجید میں پندرہ سجدہ بتائے انہیں میں سے تین سجدے مفصل[۳] سورتوں میں اور دو سورۂ حج میں یہ روایت ابوداؤد وابن ماجہ نے نقل کی ہے

(۶۱ ؁) حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ سورۂ حج کو دو اور سورۂ تو نہ دو فضیلت ہے کیونکہ اسمیں دو سجدے ہیں آپ نے فرمایا ہاں بلکہ جس نے وہ دونوں سجدے نہ کئے گویا اس نے انہیں پڑھا ہی نہیں (یعنے پڑھنے کا ثواب نہیں ہوگا) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور مصابیح میں مثل شرح السنہ کے یہ ہے کہ گویا اس نے وہ سورہ ہی نہیں

---

[۱] کیونکہ یا وہ منسوخ تھے یا یہ وقت مکروہ تھا جسمیں سجدہ کرنا جائز نہیں علاوہ اسکے اسوقت سجدہ کرنا ضروری نہیں بلکہ بعد میں بھی ہو سکتا ہے اسلئے تاخیر کردی ۱۲ مرقات [۲] اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکی پیروی کا حکم تھا تو ہمیں بطریق اولیٰ انکی پیروی کرنی چاہیے لہٰذا وہاں سجدہ کرنا ضروری ہے ۱۲ [۳] یعنے سورۂ نجم میں اور انشقت میں اور اقرأ میں ۱۲ مرقات۔

(۹۶۲) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا اور سجدہ سے کھڑے ہو کر پھر رکوع کیا اور لوگوں نے یہ گمان کیا کہ آنحضور نے (سورہ حم) تنزیل السجدہ پڑھی ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۶۳) عبداللہ بن عمرؓ ہی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے سامنے قرآن شریف پڑھتے تھے اور جب آپ آیۃ سجدہ پر پہنچتے تو اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کر لیتے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۶۴) حضرت ابن عمرؓ ہی کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ (والی آیۃ) پڑھی اور سب لوگوں نے سجدہ کیا بعض لوگ سواریوں پر تھے اور بعض سجدہ کرنے والے زمین پر تھے اور سواریوں والے اپنے ہاتھوں ہی پر سجدہ کرتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۶۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ جانے سے پہلے مفصل سورتوں میں سے کسی میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۶۶) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو قرآن شریف کے سجدوں کی (آیتیں پڑھتے ہوئے سجدہ میں جا کر یہ) کہتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۹۶۷) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ایک آدمی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آج رات خواب میں یہ دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں اور جب میں نے سجدہ کیا تو میرے سجدے کی وجہ سے اس درخت نے بھی سجدہ کیا اور اس درخت سے میں نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ (ترجمہ) اے اللہ اس سجدہ کا ثواب میرے واسطے اپنے پاس لکھ اور اسکی وجہ سے میرے گناہ معاف

لہ اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت کا پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر ضروری ہے لہٰذا دونوں کو کرنا چاہیئے ۱۲ سلہ ابن ہمام نے لکھا ہے کہ اگر چلتا یا سوار آیت سجدہ کی پڑھی اور سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو تو اسے سجدہ کا اشارہ کر دینا کافی ہے ۱۲ سلہ ترجمہ میرے مدرسے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے میرے سر کو پیدا کیا اور اپنی قدرت و قوت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں ۱۲

اور اس سجدہ کو میرے واسطے ذخیرہ بنا کر اپنے پاس رکھ اور یہ سجدہ مجھ سے ایسا قبول کر جیسا اپنے بندے داؤد سے قبول کیا ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت ایک آیۃ سجدہ کی پڑھکر سجدہ کیا اور میں نے آپ سے ویسے ہی کہتے ہوئے سنا جیسے اس آدمی نے درخت کی حکایت بیان کی تھی (کہ آپ بھی اسی طرح دعا کرتے تھے) یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے لیکن ابن ماجہ نے یہ لفظ وتقبلها منی کما تقبلتها من عبدک داؤد نہیں ذکر کئے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

(۹۶۸) حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ سورۂ نجم پڑھی اور اسمیں آپنے سجدہ کیا اور جو لوگ آپکے پاس تھے سب نے سجدہ کیا مگر ایک قریشی بوڑھے نے یہ کیا کہ اپنی مٹھی میں کنکریاں یا مٹی لیکر اپنی ماتھے پر لگائی اور بولا کہ مجھے یہی کافی ہے[1] عبداللہ کہتے ہیں میں نے اس قصہ کے بعد اسے دیکھا کہ کافر ہو کر مارا گیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ (مردود بوڑھا) اُمیہ بن خلف تھا۔

(۹۶۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ صٓ میں سجدہ کیا اور یہ فرمایا کہ حضرت داؤد نے توبہ[2] کرنے کے لیئے یہ سجدہ کیا تھا اور ہم اسے انکی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں کرتے ہیں۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

باب جن وقتوں میں (نماز پڑھنا) منع ہے۔ پہلی فصل

(۹۷۰) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی آدمی سورج کے نکلنے اور چھپنے کے وقت نماز پڑھنی کا قصد ہی نکرے اور ایک روایت میں یہ ہے آپ فرماتے ہیں جب وقت سورج کی کرن نکلنی شروع ہو تو تم نماز پڑھنی چھوڑ دیا کرو جبتک کہ وہ نکل نہ آئے اور (ایسے ہی) جب اسکی کرن چھپنے کو ہو تو نماز نہ پڑھا کرو جبتک کہ وہ چھپ نہ جائے اور سورج کے نکلنے اور چھپنے کے وقت تم اپنی نمازوں کے پڑھنے کا وقت نہ کر دیا کرو کیوں کہ

---

[1] یہ حرکت امیہ بن خلف نے تکبر کی وجہ سے کی تھی کہ سر نیچا کرتے ہوئے اسے شرم آتی تھی اور یہ قصہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے ۱۲

[2] یعنے تاکہ اُن کی توبہ قبول ہو جائے ۱۲۔

تاخیر نہ کیا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں[1] کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ یہ روایت مالک، مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۷۰) حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے (اول یہ کہ) جسوقت سورج نکلنے لگے تو جبتک وہ اونچا نہ ہو جائے (نماز نہ پڑھنی چاہیئے دوسرے) جسوقت ٹھیک دوپہر ہو (اسمیں) جبتک سورج ڈھل نہ جائے (نماز نہ پڑھے تیسرے) جسوقت سورج چھپنے کیلئے زرد ہو جائے تو جبتک وہ چھپ نہ جائے (نماز نہ چاہیئے) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۷۱) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد سورج کے نکلنے تک کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے چھپنے تک بھی کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۷۲) حضرت عمرو بن عنبسہ کہتے ہیں (کہ جسوقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے نماز (کے اوقات) بتائیے آنحضورؐ نے فرمایا تو صبح کی نماز پڑھکر نماز پڑھنے سے سورج کے نکلنے تک رک جایا کر یہانتک کہ وہ اونچا ہو جائے کیونکہ جسوقت سورج نکلتا ہے تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اسی وقت اُسے کافر سجدہ کرتے ہیں پھر (اشراق کی) نماز پڑھ کیونکہ اُسوقت فرشتے حاضر ہوکر گواہی[2] دیتے ہیں اور جب ٹھیک دوپہر ہو جائے تو پھر نماز سے رُک جا کیونکہ اُسوقت دوزخ (ہوکائی) جاتی ہے اور جب سایہ ڈھل جائے تو (ظہر کی) نماز پڑھ لینا کیونکہ اسوقت بھی فرشتے حاضر ہوکر گواہی دیتے ہیں بعد اسکے عصر کی نماز پڑھکر اور نماز پڑھنے سے رُک جا جبتک سورج چھپے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان چھپتا ہے اور کافر اسوقت اُسے سجدہ کرتے ہیں عمرو بن عنبسہ کہتے ہیں

---

[1] یعنی اسکے سر کے دونوں جانب سے نکلتا ہے کیونکہ یہ سورج نکلنے کے وقت ایسی طرح لڑا ہو جاتا ہے کہ کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا یہ انکا قبلہ ہے لہذا اسوقت نماز پڑھنے میں کافروں کے ساتھ مشابہت ہوگی اور یہ جائز نہیں ۱۲ مرقات

[2] یعنی جنازہ کی نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ دفن کرنا ہر وقت جایز ہے ۱۲

[3] یعنی فرض نماز پڑھنے والے کیلئے جناب باری کے سامنے حاکر گواہی دیتے ہیں کہ یہ ہماری رضا و خوشنودی کا طالب ہے

میں نے عرض کیا یا نبی اللہ وضو (کی فضیلت) بھی بیان کیجئے آپ نے فرمایا تم میں سے جو آدمی وضو کے لئے پانی لاکر کلی کرے اور ناک میں پانی دیکر ناک صاف کرے تو اسکے ناک اور مُونہ کے سب گناہ گر جاتے ہیں اور جب بموجب حکم خدا تعالیٰ یہ مُونہ دھوتا ہے تو ڈاڑھی کے سب طرف سے پانی کے ساتھ گناہ گر جاتے ہیں اور جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو انگلیوں کے سب گناہ پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں اور جب ٹخنوں تک پانوں دھوتا ہے تو پاؤں کی انگلیوں کے سب گناہ گر جاتے ہیں پھر اگر یہ شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا پڑھکر ایسی بزرگی بیان کرے کہ جسکے وہ لائق ہے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف خالصتاً متوجہ کرے تو جسوقت یہ نماز سے فارغ ہوگا گناہوں سے ایسا صاف ہوگا جیسا اُسدن تھا جس دن اسکی ماں نے جنا تھا یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۷۳) حضرت کریب روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا اور سب نے یہ کہا کہ ہمارا اُنسے سلام عرض کر کے پوچھنا کہ نماز عصر کے بعد دو رکعت پڑھنی (جائز ہیں یا نہیں) کُریب کہتے ہیں میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس لئے مجھے اُنہوں نے بھیجا تھا اُنسے عرض کیا اُنہوں نے فرمایا کہ تو ام سلمہ سے پوچھ میں وہاں سے واپس آکر حضرت ابن عباس (وغیرہ) کے پاس آیا انہوں نے مجھے پھر اُم سلمہ کی خدمت میں بھیجا (کہ اُنسے ہی پوچھ میں گیا اور ام سلمہ سے پوچھا) اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ (عصر کے بعد) دو رکعت پڑھنے سے منع فرماتے تھے پھر میں نے وہی دو رکعت آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھا اور جب آنحضور (مکان میں) آئے تو میں نے ایک لونڈی کو بھیجا کہ تو آنحضور سے یہ کہیو کہ ام سلمہ پوچھتی ہے کہ میں نے ان دو رکعت کے پڑھنے سے آپکو منع فرماتے ہوئے سُنا تھا اور (آج) میں نے ہی آپکو وہی دو رکعت خود پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (لہذا انکا کیا حکم ہے) آنحضور نے (جواب میں) فرمایا اے ام سلمہ ابو امیہ کی بیٹی تمنے جو عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی بابت پوچھا ہے (قصہ اصل میں) یہ ہوا ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے لوگ آگئے تھے اسلئے اُنکی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعت نہیں پڑھ سکا تھا اب یہ وہی (دو رکعت) پڑھی ہیں یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

(۱) اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صغیرہ کبیرہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں مگر اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صغیرے اگر ہوں تو وہی بخشے جاتے ہیں اور کبیرے موقوف رہتے ہیں اگر اللہ چاہتا ہے بخشدیتا ہے ورنہ نہیں ۱۲ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۴۳)

دوسری فصل (۹۷۴) حضرت محمد[۵۱] بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی کو دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھا آنحضور نے اس سے فرمایا نماز صبح کی دو ہی رکعت پڑھا کرو اس شخص نے عرض کیا کہ میری صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعت رہ گئی تھیں وہ میں نے اب پڑھ لی ہیں آنحضور (سنکر) خاموش ہو رہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح نقل کر کے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے نہیں سنا۔ اور سرح سنہ اور مصابیح کے نسخوں میں اسی طرح قیس بن عہد سے نقل ہے۔

(۹۷۵) حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے عبد مناف[۵۱] کی اولاد تم بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے کسی کو منع نہ کیا کرو رات دن میں جس وقت کوئی نماز پڑھنی چاہے (پڑھ لیا کرے) یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۹۷۶) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوائے دن جمعہ کے ٹھیک دوپہر میں نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے جبتک کہ سورج ڈھل نہ جائے یہ روایت امام شافعی نے نقل کی ہے۔

(۹۷۷) ابوخلیل نے ابوقتادہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوائے دن جمعہ کے ٹھیک دوپہر میں نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے جبتک سورج ڈھل نہ جائے اور فرماتے تھے کہ سوائے دن جمعہ کے (اور روز اسوقت) دوزخ کی آگ دہونکائی جاتی ہے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کر کے کہا ہے کہ ابوخلیل کی ملاقات[۵۲] ابوقتادہ سے نہیں ہوئی۔

تیسری فصل (۹۷۸) حضرت عبداللہ صنابحی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

(بقیہ صفحہ ۲۴۲) ۵۲ اس سے معلوم ہوا کہ علم دین اور احکام شریعت کی تعلیم سنت موکدہ کے پڑھنے سے بھی مقدم ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کو احکام شریعت بتانیکے لئے ظہر کی اخیر سنتوں میں تاخیر کی ہے ۱۲

فوائد صفحہ ہذا

۵۱ عبد مناف کی اولاد کو خانہ کعبہ کی ساری خدمت سپرد تھی اسلئے آنحضور نے خانہ کعبہ کے متعلق احکام ان سے بیان فرمائے تھے ۱۲

۵۲ یعنے یہ روایت متصل نہیں لہذا اسمیں ضعف ہے ۱۲

[illegible] بیوقوف [illegible] شیطان کا ساتھ ہوتا ہے اور جب دو آدمی ایک ہو جاتا ہے [illegible] شیطان سے دور ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور جب تین [illegible] شیطان اس کے پاس آتا ہے۔ [illegible] شیطان سے [illegible] کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تینوں [illegible] اس سے [illegible] مالک اور [illegible] نے نقل کی ہے۔

۹۷۹ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] نے [illegible] جس عصر کی [illegible] تو [illegible] اسے سامنے رکھ کر [illegible] سورج [illegible] تک [illegible] چاہیے [illegible] تکبیر [illegible] ہے۔ روایت [illegible] نے نقل کی ہے۔

۹۸۰ [illegible] کہتے تھے [illegible] پڑھتے [illegible] باوجود یکہ [illegible] ساتھ [illegible] میں نے [illegible] پڑھتے کبھی نہیں دیکھا سوائے بعد [illegible] رہی (مسلم بخاری) نے روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۹۸۱) حضرت [illegible] کہ [illegible] ریزہ[۵۳] پکڑ کر کہنے لگے جو لوگ مجھے پہچانتے ہیں وہ تو پہچانتے ہی ہیں اور جو نہ پہچانیں (تو سن لیں کہ) میں جندب ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز سورج کے نکلنے تک نہ پڑھی جائے اور نہ بعد عصر کے سورج کے چھپنے تک (پھر یہ لفظ تین مرتبہ کہا) الا بمکۃ الا بمکۃ الا بمکۃ (یعنی مکہ ہی میں پڑھی جائز ہے)۔ روایت امام احمد اور رزین نے نقل کی ہے۔

باب جماعت سے نماز پڑھنے اور اسکی فضیلت کے بیان میں

پہلی فصل (۹۸۲) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اکیلے نماز سے

---

[۵۲] یعنی [illegible] کا [illegible] سے ہی کا اور دوسرا اسکی محافظت اور دوامیت کا دستار کے ملنے سے یہ مراد ہے کہ سو بیچ یوں [illegible] سو [illegible]

[۵۳] کعبہ کا دروازہ اونچا ہے اسکا زینہ سا ہوا تھا اب بھی ایک زینہ لکڑی کا سا ہوا شکل ممبر کعبہ کے سامنے آب زمزم کے قریب [illegible] وقت [illegible] ضرورت سونی سے لوگ کعبہ کے دروازہ پر لگا دیتے ہیں اور پھر وہیں رکھ دیتے ہیں ۱۲

سے جماعت سے نماز پڑھنی ستائیس ۲۷ درجہ بڑھ جاتی ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۸۳) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ ایندھن جمع کرائیں لوگوں کو نماز کا حکم دوں تاکہ اذان ہی جاوے پھر کسی اور آدمی کو لوگوں کا امام بنا کر (باقی) لوگوں کو بکایک جا پکڑوں اور ایک روایت میں یہ ہے ہو لوگ نماز پر نہیں آتے میں جانتا ہوں کہ ان کے گھر جلا دوں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم یہ جان لو (کہ مسجد میں جاکر) ایک بڑی کی ہڈی یا اچھے سے دو کھر ملجائیں گے تو ضرور عشا میں بھی ضرور آؤ گے یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور مسلم نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۹۸۴) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ (میں آنکھوں سے معذور ہوں) اور میرے پاس کوئی آدمی[۵۱] مجھے مسجد میں لیجانیوالا نہیں ہے اور آپ سے اسلئے پوچھا تھا کہ آنحضرت گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدیں چنانچہ آپ نے اجازت دیدی جب وہ مڑ کر چلا تو بھر بلا کر یہ فرمایا کہ تو اذان کی آواز بھی سن لیتا ہے اس نے عرض کیا ہاں فرمایا تو مسجد میں آیا کر یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۸۵) حضرت ابن عمر نے (ایک شب) رات کو اذان کہی اور سردی اور ہوا تھی پھر بعد اذان کہنے کے یہ پکارا اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ (ترجمہ) خبردار اے لوگو اپنے گھروں میں نمازیں پڑھ لینا پھر بولے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مؤذن کو یہ ارشاد فرمایا کہ جب رات کو سردی اور بارش ہوا کرے تو یہ کہدیا کرکہ لوگ اپنے گھروں میں نمازیں پڑھ لیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۸۶) حضرت ابن عمر ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی کے سامنے رات کا کھانا آکر رکھا جائے اور نماز کیلئے تکبیر ہو جائے تو اسے چاہئے کہ پہلے کھانا کھالے اور جبتک کھانے سے[۵۲] فارغ نہ ہو جائے (تو نماز کیلئے) جلدی نہ کرے ابن عمر کا یہی حال تھا کہ اگر کھانا سامنے آکر

---

[۵۱] یہ شخص عبداللہ بن ام مکتوم تھے اور یہ فضلائے مہاجرین سے ہیں اسلئے آنحضور نے انہیں گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی کیونکہ جماعت میں پڑھنا اولیٰ اور افضل ہے اور فرمایا کیونکہ وہ بڑی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے عتبان بن مالک کو آنکھوں ہی کے معذور کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت دی تھی ۱۲

[۵۲] یعنی اگر وقت میں گنجائش ہو اور جبکہ یہ معلوم ہو کہ نماز میں مشغول ہونے کی طرف دل نہیں جائے گا ورنہ پہلے کھانا کھالینا چاہیے

نماز کیلئے نکلے ہوں تو جبتک کھانے سے فارغ نہ ہو جاتے تو نماز کیلئے نہیں آتے تھے باوجودیکہ امام کی قرأت سنتے رہتے تھے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کھانا سامنے ہو اور نماز کی اقامت نہیں ہو سکتی اور نہ اُس شخص کی جسے پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۸۸) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نماز کے لئے تکبیر ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور نماز نہیں ہونی چاہیے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۸۹) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کسی کی عورت مسجد میں نماز کیلئے جانیکی اجازت مانگے تو اُسے منع نہ کرنا چاہیے[۵۱] یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۹۹۰) زینب حضرت عبداللہ بن مسعود کی بی بی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آئے تو بو شبو لگا کر نہ آیا کرے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۹۹۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو عورت بخور[۵۲] ملے تو وہ ہمارے ساتھ عشا کی نماز میں نہ آیا کرے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل (۹۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم لوگ اپنی عورتوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکا کرو ہاں گھروں میں (نماز پڑھنا) اُنکے لئے مسجد سے بہتر ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۹۳) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عورتوں کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں نماز پڑھنا دالان میں پڑھنے سے بھی بہتر[۵۳] ہے

---

[۵۱] علماء نے لکھا ہے کہ آجکل اس زمانہ میں فتنہ کی وجہ سے عورتوں کو نماز پڑھنے کیلئے مسجدوں میں جانا جائز نہیں علاوہ اسکے بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ بعد وفات آنحضور کے فرماتی تھیں کہ اگر اب عورتوں کی حالت مسجد میں جانیکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو اُنہیں مسجد میں جانے ضرور ہی روک دیتے جیسے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں بھی منع کر دی گئی تھیں ۱۲

[۵۲] بخور خوشبودار چیز کے دھوئیں کو کہتے ہیں مثل اگر وغیرہ کے ۱۲

[۵۳] اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کیلئے نماز پڑھنے میں جسقدر پردہ زیادہ ہو بہتر ہے ۱۲

یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۹۹۴) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے اپنے دوست (مکرم) ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت مسجد میں خوشبو لگا کر آئے اُسکی نماز مقبول نہیں جبتک کہ وہ جنابت کے غسل کیطرح اُسے دھو نہ دیوے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام احمد اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۹۹۵) حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر آنکھ سے زنا ہوتا ہے[۵۲] اور جو عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گذرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنے وہ بھی زانیہ ہے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۹۹۶) حضرت اُبی بن کعب کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر یوچھا کہ فلانا حاضر ہے صحابہ نے عرض کیا نہیں (پھر دوسرے کو) پوچھا فلانا حاضر ہے صحابہ نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا منافقوں پر سب نمازوں سے زیادہ مشکل یہی[۵۳] دو نمازیں ہیں اگر ان دونوں کا ثواب اُنہیں معلوم ہوجائے تو گھٹنوں کے بل بھی گھسٹتے ہوئے آیا کریں اور یاد رکھو کہ اول صف (بزرگی میں) فرشتوں کی صف جیسی ہوتی ہے اور اگر اسکی فضیلت اُنہیں معلوم ہوجائے تو بہت جلدی آیا کریں اور آدمی کے اکیلے نماز پڑھنے سے دوسرے کے ساتھ ملکر پڑھنا بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ ملکر پڑھنا یہ ایک آدمی کے ساتھ پڑھنے سے بہتر اور جسقدر نمازی زیادہ ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ پسند کرتا ہے یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۹۹۷) حضرت ابودرداء کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس بستی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ نماز جماعت سے نہ پڑھیں تو اُنپر شیطان غالب[۵۴] آجاتا ہے لہذا تو جماعت کا التزام رکھیو کیونکہ بھیڑیا بھی اکیلی ہی بکری کو کھایا کرتا ہے[۵۵] یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

---

[۵۲] یعنی بدن پر جس جگہ خوشبو لگائی ہے تمام کو دھوئے اگر عادۃً بدن کو مل لی ہو تو ساری بدن دھوئے اگر کسی خاص جگہ لگائی ہو تو اسے دھوئے ۱۲ مرقات

[۵۳] یعنی جو کسی غیر عورت کو شہوت کی نظر سے دیکھے تو یہ دیکھنا زنا میں شمار ہوتا ہے ۱۲ [۵۳] منافقوں پر یہ دونوں نمازیں اس لئے زیادہ مشکل ہیں کہ ان میں سستی اور کاہلی کا وقت پڑتا ہے اور دوسرے ان میں دکھلاوا کم ہوتا ہے اور منافق اسی لئے کم پڑھتے ہیں ۱۲

[۵۴] یعنے وسوسے زیادہ ڈالکر پریشان کر دیتا ہے ۱۲

[۵۵] اور تنہا نماز پڑھنے والے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بکری اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہوجاتی ہے لہذا جماعت میں شامل رہنا چاہیے ۱۲

۹۹۸ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی اذان سنکر بغیر عذر کے (مثلاً بیماری) نہ آیا صحابہ نے پوچھا عذر کیا ابن عباس نے فرمایا کوئی اندیشہ یا بیماری ہو (اور بھی بہانے بڑی ہے معقول نہیں ہوگی یہ روایت ابوداؤد اور دارقطنی نے نقل کی ہے۔

۹۹۹ حضرت عبداللہ بن ارقم کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم میں سے کسی کو پاخانہ آرہا ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے پائخانہ ہو آئے (اسے ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام مالک ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسیطرح نقل کی ہے۔

۱۰۰۰ حضرت عائشہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین چیزیں ہیں کہ کسی کو کرنی جائز نہیں ہیں اول یہ کہ جو شخص ایک جماعت کو نماز پڑھائے تو اسے اپنے ہی لئے کوئی خاص دعا کرنی چاہیئے اور (اگر کرلیا تو اسے ان لوگوں کی خیانت ہوگی دوسری یہ کہ کوئی آدمی بغیر اجازت کے دوسرے کے گھر میں جھانکے اگر اسنے جھانکا تو اسنے بھی خیانت کی تیسری یہ کہ جو کسی سے پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہو تو اسے نماز نہ پڑھنی چاہیئے بدبخت بلکہ نہ ہو لے (یعنے اس سے فارغ ہو جائے) یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

۱۰۰۱ حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کھانے وغیرہ کی وجہ سے نماز میں دیر نہ کرو یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

فصل دوم حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ہم میں کوئی نماز میں جانے سے نہیں رہتا تھا مگر وہ منافق جو منافق ظاہر ہو یا مریض جو بغیر دو آدمیوں کے سہارا لئے ہوئے مسجد میں جاسکے وہ بھی نماز میں لایا جاتا تھا اور کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے راستے بتائے ہیں چنانچہ جس مسجد میں اذان ہوتی ہو اُسمیں نماز کیلئے جانا بھی اُنہیں راستوں میں سے ہے اور ایک روایت میں ابن مسعود کہتے ہیں جسے یہ بات پسند ہو کہ کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے پورا مسلمان ہوکر ملے تو اُسے چاہیئے کہ جس جگہ اذان ہو پانچوں نمازوں میں حاضر ہوا کرے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے نبی کو ہدایت کے طریقے بتادیئے ہیں اور پانچوں نمازوں کا پڑھنا اُنہیں طریقوں میں سے ہے

---

۵۱ اسی حدیث کی دوسری روایت سے ظاہر ہے کہ ملا عذر کسی کو جماعت کے ترک کی اجازت نہیں ہے ۱۲

۵۲ یعنی وہ راستے جن پر عمل کرنے سے وہ ہدایت کے وسیلے ہاتھ آتے ہیں اور قرب خداوندی کے لئے سبب ٹھہراتے ہیں ۱۲

اگر تم لوگ گھروں میں نماز پڑھو گے جیسے بعضے پیچھے رہنے والے اپنے گھروں میں پڑھ لیتے ہیں تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والے ہو جاؤ گے اور جو نبی کی سنت کو چھوڑتے ہیں وہ گمراہ ہو جاتے ہیں اور جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے مسجد میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور گناہ کم کر دیتا ہے اور آنحضرت کے زمانہ میں ہم میں نماز سے کوئی نہیں رہتا تھا مگر وہ منافق جس کا نفاق ظاہر ہو اور جو بیمار آدمی دو آدمیوں پر سہارا لیکر چل سکے وہ بھی لاکر صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر مکانوں میں عورتوں[1] اور بچوں کے ہونے کا خیال نہ ہوتا جن کے لئے تکبیر بلند کرتا ہوں تو میں حکم کرتا کہ جو اسباب (اور لوگ) مکانوں میں ہیں (اور نماز کو نہیں آتے) اسباب کے آگ لگا کر پھونک دیا جائے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے تھے کہ جب تم مسجد میں آؤ اور اذان ہو جائے تو بغیر نماز پڑھے مسجد سے کوئی نہ نکلا کرے یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۴) ابوالشعثاءؓ کہتے ہیں کہ بعد اذان ہو لینے کے ایک آدمی مسجد سے نکلکر چلا ابوہریرہؓ بولے کہ اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۵) حضرت عثمانؓ بن عفان کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو بغیر ضرورت کے مسجد سے چلا جائے اور لوٹنے کا ارادہ

---

[1] کیونکہ عورتیں اور بچوں پر جماعت کے لئے جانا واجب نہیں اس لئے کہ جانے میں فتنہ کا خیال ضرور ہے کہ یہ بے خطا دوسروں کی نماز میں خلل ڈالنے کا باعث ہوں گے اور بچے کو بھی جانے سے آنحضرتؐ نے جانے کا قصد دلایا ہے۔

[2] یعنی اگر کوئی دوسری جگہ کا امام ہو جاکر وہاں کے لوگوں کو نماز پڑھا دے تو مسجد سے نکلنا منع نہیں ہے۔ منہ

ہو تو وہ منافق ہے - یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۶) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص جو بدبودار چیز کھائے مسجد میں نہ آئے اور نہ اسے کچھ عذر ہو تو اس کی نماز نہ ہوگی - یہ روایت دار قطنی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۷) حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ مدینہ میں موذی جانور اور درندے کثرت سے ہیں اور میں اندھا آدمی ہوں لیا مجھے (گھر میں نماز پڑھ لینے کی) آپ اجازت دیتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا تم حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتے ہو میں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تو (مسجد میں) آیا کرو اور نہ آنے کی اجازت نہیں ہے یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۸) ام درداءؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس ابو درداءؓ غصہ میں بھرے ہوئے آئے میں نے پوچھا کہ تم کس سے ناراض ہوگئے وہ بولے قسم ہے اللہ کی میں تو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی (پہلی جیسی) ایک یہی بات جانتا تھا کہ یہ اکٹھے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور اب یہ بھی چھوٹ گئی (یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۰۰۹) ابوبکرؓ بن سلیمان بن ابوحثمہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) حضرت عمرؓ بن خطاب نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابوحثمہ کو نہ دیکھا صبح کو جب بازار جانے لگے تو بازار اور مسجد کے درمیان ابوحثمہ کا مکان پڑتا تھا اس لئے حضرتؓ (راستہ میں) شفا یعنی ام سلیمان سے کہنے لگے میں نے آج صبح کی نماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا وہ بولی کہ وہ ساری رات بھر نماز پڑھتے رہے اور (اخیر میں) آنکھ لگ گئی (اس لئے نماز سے رہ گئے) حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں رات بھر کے کھڑے رہنے سے صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لینی بہتر سمجھتا ہوں - یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

۱؎ یعنی اگر مکان میں نماز پڑھ لیگا تو وہ نماز کافی نہ ہوگی اور اذان کا جواب دینا بھی ہے کہ مؤذن کے ساتھ اسی طرح کہتا رہے لیکن عمدہ جواب یہی ہے کہ اذان سنکر نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آجائے ۱۲ ۲؎ آنحضرت صلعم نے ناصر انہیں دو لفظوں کو اس لئے ذکر فرمایا کہ ان میں نماز کی طرف بلانا اور ترغیب ہے ۱۲ ۳؎ اس سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لینی رات کو تہجد پڑھنے سے بہتر ہے ۱۲

(۱۰۱۰) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو[۵۱] آدمی ہوں یا دو سے زیادہ ان سے جماعت ہو سکتی ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۱) بلال بن عبداللہؓ بن عمر نے اپنے والد (یعنی ابن عمر) سے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب عورتیں مسجد میں جانے کی تم سے اجازت مانگیں تو تم انھیں اس حصہ سے منع نہ کیا کرو بلال نے قسم سے اللہ کی تم تو ان کو منع کریں گے عبداللہ نے ان سے جواب میں کہا کہ زبان بند[۵۲] کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور تو کہتا ہے کہ ہم تو منع کریں گے۔ اور ایک روایت میں ہے سالم نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ عبداللہ نے انھیں اس قدر برا بھلا کہا کہ میں نے ایسا برا بھلا کسی سے کبھی نہیں سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں تو تجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو ان کو منع کرتا ہے قسم ہے اللہ کی تو ضرور منع کریں گے یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۲) مجاہد عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی شخص اپنی بی بی کو مسجدوں میں آنے سے منع نہ کیا کرے (یہ سنکر) عبداللہ بن عمر کے ایک بیٹے بولے کہ ہم تو ضرور منع کیا کریں گے عبداللہ کہنے لگے کہ میں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو یہ کہتا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں اس کے بعد عبداللہ نے اپنے مرنے تک بھی اس سے گفتگو نہیں کی۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

باب نماز کی صف سیدھی کرنے بیان میں

پہلی فصل۔ (۱۰۱۳) حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری

---

[۵۱] یعنی اگر دو بھی ہوں تو ایک مقتدی بن جائے اور ایک امام دونوں کے ملکر پڑھنے میں جماعت کا ثواب ہو جائے گا ۱۲ [۵۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمر غلط اس لئے ناراض ہوئے کہ انھوں نے بظاہر ایسے الفاظ سے جواب دیا جس سے حدیث کا مقابلہ معلوم ہوتا ہے اگر یہ کہدیتے کہ اب اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں جانا مناسب نہیں تو ناراض نہ ہوتے اس لئے تمام علما کا یہی قول ہے کہ اب اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں جانا مناسب نہیں ہے ۱۲

صفیں ایسی سیدھی کیا کرتے تھے کہ گویا تیر بھی ان صفوں سے سیدھا کیا جاتا تھا اور جب ہم لوگ بھی اس بات کو سمجھ گئے تو ایک روز آنحضرت مکان سے تشریف لائے اور تکبیر کہلوا کر اللہ اکبر کہنے کو تھے کہ ایک آدمی کا سینہ کچھ صف سے نکلا ہوا آپ نے دیکھا اور فرمایا اے اللہ کے بندو اپنی صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں بدل دیگا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۳) حضرت انس رضؓ کہتے ہیں ایک روز جماعت کھڑی ہوئی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے تم اپنی صفیں پوری کرو اور ملکر کھڑے ہو اور میں اپنی پچھلی جانب سے بھی تمہیں دیکھتا ہوں۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور بخاری و مسلم دونوں کی اکثری روایت یہ ہے کہ آنحضرت فرماتے تم اپنی صفیں پوری کیا کرو اور میں اپنی پچھلی جانب سے بھی تمہیں دیکھتا ہوں۔

(۱۰۱۴) حضرت انس ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اپنی صفیں سیدھی کیا کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا کرنا بھی نماز کے پڑھنے میں داخل ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے مگر مسلم نے یہ نقل کیا ہے کہ (صفوں کا سیدھا کرنا) نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے۔

(۱۰۱۵) حضرت ابو مسعود انصاری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (کھڑے ہوتے وقت) ہمارے مونڈھوں کو ہاتھ لگا کر فرمایا کرتے تھے کہ سیدھے کھڑے ہو اور ٹیڑھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے اور میرے پاس عقلمند ہوشیار آدمی کھڑے ہوا کریں پھر جو ان سے کم درجہ کے ہیں پھر جو ان سے کم درجہ کے ہیں ابو مسعود (صحابہ سے) کہنے لگے کہ تم تو آجکل بہت ٹیڑھے کھڑے ہوتے ہو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میرے پاس (یعنی پیچھے) ہوشیار اور عقلمند آدمی کھڑے ہوا کریں پھر جو ان سے کم درجہ کے ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا کہ

---

۵۱ عرب میں تیر کی سوداری اور سیدھائی اس قدر مشہور تھا کہ اور چیزوں کے سیدھے پن کو بھی تیر سے تشبیہ دیا کرتے تھے یہاں مبالغہ ہے کہ جماعت گویا اسقدر سیدھی ہوتی تھی کہ تیر بھی اس سے سیدھا کیا جاتا تھا ۱۲ ۵۲ یعنی اسکی سزا میں اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں مسخ کر کے جانوروں جیسی کر دیگا ۱۲ ۵۳ یعنی جب تک پہلی صف نہ بھر جائے دوسری شروع نہ کرو ۱۲ ۵۴ یعنی اس لئے تھا تاکہ ہوشیار آدمی پیچھے نماز دیکھکر نماز کی کیفیت یاد کر کے اوروں کو سکھا دیں ۱۲

پھر فرمایا کہ تم (مسجد میں) بازاروں کی طرح شور و غل مچانے سے بچو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں (بعض کو اول صف سے) پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا اور ان سے فرمایا آگے بڑھو اور تم لوگ میرا اقتدا[۵۱] کرو اور تم سے پیچھے والے تمہارا اقتدا کرنا چاہئے اور جو لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں بھی انہیں پیچھے کر دیگا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۸) حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں حلقے باندھے ہوئے بیٹھے دیکھکر فرمایا کہ میں تمہیں الگ الگ بیٹھے ہوئے کیوں دیکھتا ہوں اور پھر آکر فرمایا یہ دیکھو کہ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے صفیں باندھتے ہیں اسی طرح تم بھی صفیں باندھا کرو ہم نے پوچھا یا رسول اللہ فرشتے کس طرح صفیں باندھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اول پہلی صفوں کو پوری کرتے ہیں اور صف میں ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۱۹) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مردوں کی سب صفوں[۵۲] سے بہتر اول صف ہوتی ہے اور سب سے بری پچھلی اور عورتوں کی سب سے بہتر پچھلی صف ہوتی ہے اور سب سے بری پہلی صف۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل - (۱۰۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم صفوں میں ملکر کھڑے ہوا کرو اور صفیں بھی پاس پاس[۵۳] لیا کرو اور صف میں ایسے سیدھے کھڑے ہوا کرو کہ) ایک دوسرے کے برابر گردنوں کا بھی مقابلہ کیا کرو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطان کو بھیڑ کے کالے بچہ کی طرح تمہاری صفوں کی کشادگی میں گھستے ہوئے دیکھتا ہوں (لہٰذا بیچ میں جگہ چھوڑنی نہیں چاہئے) یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۱) حضرت انس ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اول پہلی صف کو

---

[۵۱] یعنی میرے متصل کھڑے ہو اور جو افعال میں کروں وہی تم بھی کرو اور تم سے جو پیچھے ہیں وہ تمہیں دیکھکر وہی افعال کریں ۱۲ [۵۲] یعنی اول صف والوں کو ثواب زیادہ ہوتا ہے کیونکہ امام سے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں ۱۲ [۵۳] یعنی دو صفوں کے درمیان اس قدر فاصلہ نہ ہو کہ ایک صف کھڑی ہو جائے ۱۲۔

پوری کرکے جو اس کے قریب ہو اسے پوری کرو اور جو صف میں کمی رہے تو وہ سب سے پچھلی صف میں ہونی چاہئے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۱۰۲۲) حضرت براء ابن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو لوگ پہلی صفوں کے قریب ہوتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود رحمت بھیجتے ہیں اور کوئی قدم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدم سے زیادہ پسند نہیں ہے جس سے چلکر صف میں ملے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردوں کے داہنی طرف والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۴) حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف درست کرنے کے لئے ہمارے کندھے ہوتے تو اول سے خوب صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی کرتے تھے یہاں تک کہ جب ہم سیدھے ہو جاتے تو اللہ اکبر کہتے (یعنی نیت باندھتے تھے) یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۵) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف منہ مبارک پھیر کر فرمایا کرتے کہ سیدھے ہو جاؤ اور صفیں سیدھی کرو اور بائیں طرف بھی یہی کہتے تھے کہ سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفیں سیدھی کرو۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۶) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم رہیں[1]۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۰۲۷) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم (نماز میں) برابر کھڑے ہوا کرو برابر کھڑے ہوا کرو برابر کھڑے ہوا کرو اس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں

---

[1] یعنی اگر جماعت میں کچھ ٹیڑھے کھڑے ہو گئے اور دوسرے نے اپنی مونڈھے پکڑ کر ٹھیک سیدھے کرے تو فوراً اس کے کرنے سے مونڈھوں کو سخت نہ کرے یا یہ کہ اگر صف میں کچھ لوگ سیدھے کھڑے ہوں اور کچھ لوگ ٹیڑھے کھڑے ہوں تو ان کو دیکھ کر وہاں کھڑے ہونے لگے تو اسے منع کریں یا مونڈھوں کے نرم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ خشوع و خضوع کی وجہ سے نرمی کے ساتھ کھڑا ہو۔

میری جان ہے میں جیسا اپنے سامنے سے تمہیں دیکھتا ہوں ایسا ہی پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۸) حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اور دوسری۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اور دوسری پر بھی؟ آپ نے فرمایا اور دوسری پر بھی اور پھر فرمایا تم اپنی صفیں سیدھی کیا کرو اور کندھوں کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں برابر رکھا کرو اور نرم رہا کرو (تاکہ میں) اگر تمہارے بھائی مسلمان ہاتھ لگا کر (تمہیں سیدھا کریں) تو نرم رہا کرو اور صف میں (سیدھے ہو کر) بیچ بیچ میں خالی جگہ نہ چھوڑو کیونکہ شیطان خذف کی طرح یعنی بھیڑ کا چھوٹا بچہ بنکر تمہارے درمیان گھس جاتا ہے۔ یہ روایت امام احمدؒ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۲۹) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم صفیں سیدھی کیا کرو اور سب مونڈھے برابر کر لیا کرو اور بیچ بیچ میں جو (صف میں) خالی جگہ جائے اسے روک لیا کرو اور تمہارے بھائی (مسلمان اگر) ہاتھ لگا کر (تمہیں سیدھا کریں) تو نرم رہا کرو اور شیطان کے لئے خالی جگہ نہ چھوڑو کیونکہ جو آدمی صف کو اچھی طرح ملاتا ہے خدا اسے (اپنے فضل اور رحمت میں) ملاتا ہے اور جو جماعت کو توڑتا ہے خدا اسے (اپنے قرب سے) علیحدہ کر دیتا ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اور نسائی نے یہ روایت آنحضرتؐ کے اس فرمانے سے کہ جو صف کو ملائیگا آخر تک بیان کی ہے۔

(۱۰۳۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم امام کو ہم میں کھڑا کرو اور (صف کے درمیان کے) شگاف بند کر لیا کرو یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۳۱) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگ ہمیشہ اول صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ آخر میں اللہ تعالیٰ انہیں دوزخ میں ڈالیگا۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لہ یہ باب کا جزء ہونے کی کسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ پہلی صف والوں پر رحمت بھیجی ہے

سے یعنی جو صف کو ملائیگا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل سے اس کو قریب کریگا اور صف میں بیچ بیچ میں خالی جگہ نہ چھوڑیگا اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب سے علیحدہ کر دیگا۔

(۱۰۳۲) حضرت وابصہ بن معبد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اسے نماز لوٹانے[1] کے لئے ارشاد فرمایا۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

باب (امام اور مقتدی کی) کھڑے ہونے کی جگہ کا (بیان)

پہلی فصل۔ (۱۰۳۳) عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں (ایک رات) اپنی خالہ میمونہ کے مکان میں سو گیا تھا اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کے لئے) اٹھے اور نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آں حضرتؐ نے اپنے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑ کر کسی طرح پھیرا کہ مجھے اپنے پیچھے سے لا کر داہنی طرف[2] کھڑا کر لیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۳۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز پڑھ رہے تھے) میں بھی آکر آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ایسا پھیرا کہ اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا پھر جبار بن صخر آپ کی بائیں طرف کھڑے ہو گئے آنحضرتؐ نے ہمارے دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہمیں ایسا ہٹایا[3] کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۳۵) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں اور (میرا یتیم[4] اپنے مکان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۳۶) حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ مجھے اور میری والدہ یا خالہ کو (یہ شک راوی کا ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور مجھے آنحضرتؐ نے اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا تھا اور عورت کو اپنے پیچھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی پہلی صف میں جگہ خالی تھی اور اس نے جو تنہا امام کی ترک کر کے اکیلے کھڑے ہو کے نماز پڑھی اسلئے آنحضرتؐ نے تنبیہ کے طور پر اسے نماز لوٹانے کا ارشاد فرمایا۔ [2] اکیلے نماز پڑھنے سے بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن مکروہ ہوتی ہے [3] اس سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنی طرف کھڑا ہونا چاہئے [4] اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھتے ہوئے ایک دو دفعہ ہاتھ سے حرکت کرنی نماز کو باطل نہیں کرتی [5] یتیم حضرت انسؓ کے بھائی کا نام ہے اور ام سلیم ان کی والدہ کا نام ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کی صف عورتوں کی صف سے آگے ہونی چاہئے۔

(۱۰۴۷) حضرت ابوبکرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رکوع میں تھے میں بھی (صف سے) جماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں شامل[۵۱] ہو گیا اور چلتے آہستہ آہستہ جبکہ جماعت میں مل گیا (میرا قصہ) کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری حرص زیادہ کرے[۵۲] لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا (بلکہ جماعت میں ملکر رکوع میں جانا چاہئے) یہ روایت بخاری نے نقل کیا ہے۔

دوسری فصل (۱۰۴۸) حضرت [illegible] کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا تھا کہ [illegible] ہوں تو امام [illegible] بہت تر قوم میں کی آتے

(۱۰۴۹) [illegible] لوگوں کی امامت کرتا دیکھا جبہ زمین پر ٹھہرا ہوا نماز [illegible] کو سجدہ کرتے تھے حضرت خدیفہؓ آکے بیٹھ اور میرے دونوں [illegible] پر رکھے [illegible] نماز سے فارغ ہوا تو خدیفہ مجھے کہہ لگے کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ [illegible] نہیں سنا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص لوگوں کو امامت کرائے تو اسے چاہئے کہ اول [illegible] کھڑا ہو تو سے یا کہہ ایسے ہی اور فرمایا تا رکھتے ہیں میں نے کہا [illegible] تھے یہ [illegible] پسند کرتے ہیں [illegible] پیچھے چلا جاتا تھا۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کیا ہے۔

(۱۰۵۰) حضرت سہل [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا) زیادہ کس چیز کا تھا کھول [illegible] ان عورت کے غلام [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جب دوبارہ کھڑا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف [illegible] اور [illegible] پڑھے اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھکر رکوع کیا تب ہی سب لوگوں سے بھی آپ سے پہلے رکوع [illegible]

---

۵۱ اس سے معلوم ہوا کہ اکیلا نماز پڑھنے والا صف میں [illegible] آنحضرت سے ملحق ہو جائے [illegible] ارشاد فرمایا ہے ۱۲

۵۲ مدینہ منورہ سے ڈیڑھ کوس پر ایک جگہ کا نام [illegible] بہت [illegible] تھے کہ [illegible] اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام اپنے مقتدیوں کو کچھ تعلیم کرنا چاہے تو اسے [illegible]

آپ رکوع سے سر اٹھا کر پچھلے پاؤں ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا منبر پر کھڑے ہوئے وہاں کچھ پڑھ کر پھر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر پچھلے پاؤں ہٹے اور زمین پر اتر کر سجدہ کیا۔ یہ لفظ بخاری کے ہیں اور متفق علیہ میں بھی اسی طرح ہے اور آخر میں راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو یہ میں نے اس لئے کیا ہے تاکہ تم میرا اقتدار کرو اور ہماری نماز کے احکام سیکھ لو۔

(۱۰۴۱) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ[۱] میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حجرہ سے باہر آپ کا اقتدار کرتے تھے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۰۴۲) حضرت ابو مالک اشعریؓ لوگوں سے کہنے لگے اگر تم کہو تو میں تمہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کر دوں (لوگوں نے کہا ہاں) یہ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے (لوگوں کو) کھڑا کر کے (اوّل) مردوں کی صف باندھی اور ان کے پیچھے لڑکوں کی صف باندھ کر انہیں نماز پڑھا دی ابو مالک نے نماز کی (سب کیفیت) بیان کر کے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اسی طرح ہونی چاہئے راوی عبد الاعلیٰ کہتے ہیں میرے گمان میں آپ نے یہ فرمایا کہ میری امت کی (نماز اسی طرح ہونی چاہئے)۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۴۳) حضرت قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک روز مسجد میں میں اول صف میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی نے پیچھے سے آ کے مجھے کھینچا اور مجھے صف سے علیحدہ کر کے خود میری جگہ کھڑا ہو گیا اور قسم ہے اللہ کی کہ (غصہ کی وجہ سے) مجھے نماز کا بھی ہوش نہ تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو معلوم ہوا کہ وہ ابی بن کعبؓ ہیں کہنے لگے اے جوان اللہ تجھے غمگین نہ کرے ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ ہے کہ ہم آپ کے قریب کھڑے ہوا کریں (اس لئے میں یہاں کھڑا ہوا تھا) پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے تین مرتبہ یہ کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اہل عقد ہلاک ہو گئے اور اُنہیں مجھے رنج نہیں بلکہ رنج اُن پر ہے جنہوں نے انہیں گمراہ کیا میں نے کہا اے ابو یعقوب اہل عقد سے تمہاری کیا مراد ہے کہنے لگے اُمراء۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

---

[۱] یہ قصہ رمضان شریف کا ہے آنحضرتؐ نے اعتکاف کیلئے بوریہ کا حجرہ سا بنا لیا تھا اور اسی میں پانچ چند شب نماز تراویح پڑھی اور صحابہ حجرہ سے باہر آپ کا اقتدار کرتے تھے ۱۲۔

باب امامت کے (بیان میں)

پہلی فصل - (۱۰۴۴) حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لوگوں کو وہ شخص امامت کرائے جو قرآن شریف اچھا[۱] پڑھنے والا ہو اگر پڑھنے میں سب برابر ہوں تو جو احکام نماز کو زیادہ جاننے والا ہو۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہیں تو جس نے ہجرت پہلے کی ہو اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو اور کوئی آدمی دوسرے کی حکومت میں جا کر امامت نہ کرائے اور نہ اُس کے مکان میں اُس کی بے اجازت اُس کی گدی پر بیٹھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے اور نہ کوئی آدمی کسی کے مکان میں امام بنے۔

(۱۰۴۵) حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم تین آدمی ہو تو چاہئے کہ ایک امامت کرادے اور لائق امامت کے وہ ہے جو اچھا پڑھنے والا ہو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور مالک بن حویرثؓ کی حدیث (جو مصابیح میں یہاں مذکور تھی) ہم نے باب فصل اذان کے بعد ایک باب میں ذکر کر دی ہے۔

دوسری فصل - (۱۰۴۶) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے چاہئے کہ جو تم میں بہتر ہو وہ اذان کہے اور جو اچھا پڑھنے والا ہو وہ امامت کرائے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۴۷) حضرت ابو عطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرثؓ ہماری مسجد میں آکر حدیثیں بیان کرتے تھے ایک روز جو وہ آئے تو نماز کا وقت تھا ابو عطیہؓ کہتے ہیں ہم لوگوں نے اُن سے کہا آج تمہیں آگے ہو کر نماز پڑھا دو وہ بولے کہ تم اپنے ہی میں سے کسی کو آگے کر دو ہی نماز پڑھائیگا اور میں اپنے نماز نہ پڑھانے کی تمہیں حدیث سنا دوں گا وہ یہ ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو آدمی کہیں لوگوں سے ملاقات کے لئے جائے تو اُسے چاہئے کہ اُن

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ قاری تھے وہی مسایل سے بھی زیادہ واقف تھے کیونکہ وہ قرآن شریف مع احکام کے سیکھتے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاری کو عالم پر مقدم کیا اور اب ہمارے زمانہ میں یہ نہیں ہے بلکہ اکثر قاری مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے اب قاری پر عالم کو مقدم کہتے ہیں۔ ۱۲ طیبی۔

امام[۵۱] نہ بن جایا کرے بلکہ انھیں میں سے کوئی آدمی نماز پڑھا دے۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔ مگر نسائی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے الفاظ بیان کئے۔ (پہلا قصہ بیان نہیں کیا)

(۱۰۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو جو نابینا تھے لوگوں کا امام[۵۲] بنا دیا تھا۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۴۹) حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے بھی اوپر نہیں جاتی۔ ایک غلام بھاگا ہوا جب تک (اپنے مالک کے پاس) واپس نہ آجائے۔ دوسرے وہ عورت جو اس طرح رات گزار دے کہ اس کا خاوند[۵۳] اس سے ناراض رہے (تیسرے) وہ امام جس کی مقتدی اس سے ناراض ہوں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۰۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرائے اور وہ اس سے ناراضگی کرتے ہیں دوسرے وہ آدمی جو نماز میں پیچھے آئے۔ (یعنی پہلی نماز کی وقت نکل جانے کے بعد آئے۔ اور تیسرے وہ کہ آزاد شدہ کو غلام سمجھ کر اور زبردستی کام لے) یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۱) حر کی دختر صفاء کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کی علامت یہ بھی ہے کہ لوگ مسجد والے (نماز پڑھانے سے) بچنے لگیں اور نماز پڑھانے والا انھیں کوئی نہ ملے۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] یعنی اپنے کو بڑا سمجھ کے خود بخود امام بن جائے یہ درست نہیں اگر وہ اجازت دیدیں تو پھر کچھ حرج نہیں ۱۲ [۵۲] اس سے معلوم ہوا کہ نابینا کی امامت بلا کراہت جائز ہے ۱۲ [۵۳] یعنی یہ عورت نیک نہیں پہنچتی ۱۲ [۵۴] یعنی اگر عورت بدخلق ہو اور اس کی نافرمانی نہ کرے بلکہ اسے ناراض رکھے تو وہ گنہگار ہوگی اور اگر خاوند ہی بدخلق ہے تو پھر عورت گنہگار نہیں بلکہ مرد ہی گنہگار ہوگا۔ ایسے ہی امام اگر بدعتی وغیرہ ہو اور مقتدی اس سے ناراض ہیں تو امام گنہگار ہوگا اور اگر لوگ کسی غرض دنیوی کی وجہ سے عداوت رکھتے ہیں تو یہ مقتدی ہی گنہگار ہوں گے ۱۲

(۱۰۵۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ [illegible] نے فرمایا تم میں ہر حاکم کے ساتھ ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے خواہ حاکم [illegible] کے پیچھے نماز پڑھ لینا فرض ہے خواہ [illegible] (ویسے ہی) ہر مسلمان پر [illegible] خواہ یہ گناہ [illegible] ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

فصل دوم

(۱۰۵۳) عمرو بن سلمہؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ [illegible] کے کھات پر رہتے تھے جو آنے جانے والے پاس گزرتے ہم ان سے پوچھتے کہ لوگوں کا [illegible] اس شخص [illegible] کیسا دین نکالا ہے (اور کیا کہتا ہے) وہ [illegible] کہ مجھے اللہ نے پیغمبر بنایا ہے اور اس اس طرح [illegible] وحی آتی ہے (یعنی ان لوگوں کی باتیں جو وحی کی ہوتی) یاد کر لیتا تھا گویا میرے سینہ میں گڑ جاتی تھیں اور اس عرب [illegible] ہونے کا انتظار کر رہے تھے کہتے تھے کہ انھیں ان کی قوم پر چھوڑ دو [illegible] پر غالب آگئے تو جاننا کہ یہ نبی سچے ہیں چنانچہ جب مکہ فتح ہوا تو ہر قسم کے لوگ مسلمان [illegible] میرے والد بھی اپنی قوم سے پہلے ہی جا کر مسلمان ہو گئے جب یہ لوٹ کر آئے تو [illegible] اللہ کی قسم میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں اور انھوں نے اتنی نمازیں ان اوقات [illegible] پڑھنے کے فرمایا ہے اور یہ کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے اور [illegible] جاننے والا امامت کرائے چنانچہ لوگوں نے [illegible] دیکھا تو قرآن کا جاننے والا [illegible] کوئی نہ تھا کیونکہ میں پہلے ہی ادھر کے آنے والے قافلوں سے سیکھا کرتا تھا اس نے مجھے [illegible] نام بنایا اور میں (اس وقت) چھ سات سال کا تھا میرے بدن پر فقط ایک لمبی چادر تھی جو سجدہ کرتے وقت سمٹ جاتی تھی۔ (ایک روز میں نماز پڑھا رہا تھا) [illegible] ایک عورت قوم کی دلہن کہنے لگی کہ ہمارے سامنے سے ذرا اپنے امام کے [illegible] ڈھانک لو (یہ سنکر) لوگوں نے ایک پٹڑا خرید کے مجھے کرتا بنوا دیا مجھے جیسے اس کرتے کی خوشی ہوئی تھی ایسی کبھی خوشی نہیں ہوئی۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ میں پہلے[1] مہاجرین آئے تو انھیں سالم

[1] یعنی جنھوں نے اول ہی ہجرت کی تھی کیونکہ یہی لوگ مہاجرین اولین [illegible]

ابو حذیفہ کے آزاد کئے ہوئے غلام نماز پڑھاتے تھے اور اُن میں عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد بھی ہوتے تھے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۵) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تین آدمیوں کی نماز ایک بالشت بھی اُن کے سر سے اونچی نہ جائے گی ایک وہ امام جس کے مقتدی اس سے کراہیت رکھیں۔ دوسرے وہ عورت جو رات گزارے اس حال میں کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو تیسرے وہ دو بھائی جو آپس میں عداوت رکھیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

باب امام پر (نماز میں) کیا چیز ضروری ہے

پہلی فصل

(۱۰۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں نماز پڑھتا ہلکی اور چھوٹی نماز، اور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان تھا کہ بچے کا رونا سنتا ہوں اور [illegible] ہوں [illegible] کرتے ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۵۷) [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں جب نماز [illegible] ماں [illegible] بچے کے رونے کی آواز سنکر نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں اس لئے کہ رونے کی وجہ سے اس کی والدہ کے سخت رنج ہونیکا مجھے خیال ہوتا ہے۔ یہ روایت بخاری سے نقل کی ہے۔

(۱۰۵۸) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے اُسے چاہئے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں بیمار اور کمزور اور بوڑھے سب قسم کے آدمی ہوتے ہیں اور جب کوئی خود اکیلا پڑھے تو جیسے (طبیعت) چاہے پڑھا کرے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۵۹) [illegible] کہتے ہیں مجھ سے ابو مسعود نے یہ بیان کیا کہ ایک [illegible] قسم ہے اللہ کی یا رسول [illegible] صبح کی نماز [illegible] اس لئے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں آدمی ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابو مسعود کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کرتے میں

اُس دن جیسا غصہ میں بھرے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا اور فرمانے لگے کہ تم میں بعضے لوگ نمازیوں کو بھگاتے ہیں (خبردار!) جو تم میں لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہئے کہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کم طاقت بھی ہیں بوڑھے بھی ہیں اور ضرورت والے بھی ہیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۶۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (میرے بعد میں) تمہیں امام نماز پڑھائیں گے۔ اچھی طرح پڑھائیں گے (اور) اچھی طرح پڑھائیں گے (اور) برے طرح پڑھائیں گے تو تمہیں پھر بھی ثواب ملیگا اور (برائی) امام کو۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے اور اس باب میں یہی فصل نہیں ہے۔

تیسری فصل (۱۰۶۲) حضرت عثمان بن ابوالعاص کہتے ہیں کہ آخر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جو وصیت مجھے یہ کی تھی کہ جب تم لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھایا کرنا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔ اور حمید کی اپنی روایت میں یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن ابوالعاص سے فرمایا کہ تم اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرو عثمان کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے دل میں تو وسوسے آتے ہیں آپ نے فرمایا دور ہو (جب میں قریب ہوا تو) آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر میرے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا پھر فرمایا پشت پھیر (چنانچہ میں نے پھری) آپ نے میری پشت پر دونوں شانوں کے درمیان اپنا ہاتھ ٹھوکر فرمایا جاؤ اپنے لوگوں کو نماز پڑھایا کرنا اور جو شخص کسی قوم کو نماز پڑھائے اُسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بوڑھے بھی ہیں بیمار بھی ہیں ناطاقت بھی ہیں اور ضرورت والے بھی ہیں ہاں جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے۔

(۱۰۶۳) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہلکی نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا کرتے تھے اور ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورہ صافات پڑھتے تھے۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

سلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد برے حاکم ہوں گے اور وہی تمہیں نماز پڑھائینگے (چونکہ وہ نماز کے احکام اور آداب کی پرواہ نہ کرینگے تو اس سے انھیں ہی نقصان ہوگا تمہیں کچھ ضرر نہ دیگا کیونکہ تم اچھی طرح پڑھو گے اور نیت جماعت کی کروگے ۱۲ سلہ چونکہ آنحضرتؐ کے پڑھنے میں نہایت محمود کیفیت ہوتی تھی بلکہ آپکو یہ مرتبہ حاصل تھا کہ بہت آہستہ جہت والا (مرض) اور راہ طے کرنے والی کی تعب اور تکان ہوتے اور تخفیف وہ ہی جسمیں آپ ہمیشگی رکھتے ہوں ۱۲

باب مقتدی پر امام کی تابعداری کی ضرورت اور مسبوق[1] کا کیا حکم ہے

پہلی فصل

(۱۰۶۴) [illegible] ہم پر صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] پڑھ رہے تھے [illegible] (سجدہ کے لئے) زمین پر اپنی پیشانی [illegible] رکھ نہیں رکھ رہے تھے تو تم [illegible] یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۶۴) [illegible] پڑھا رہے تھے [illegible] جب نماز پڑھا چکا [illegible] سجدہ کرنے [illegible] پیچھے سجدہ [illegible]

(۱۰۶۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول [illegible] وسلم فرماتے تھے کہ اپنے امام سے جلدی نہ کیا کرو جب وہ [illegible] کہہ لے تو ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع [illegible] تو تم اللھم ربنا [illegible] ایک جماعت نے [illegible] کیا۔

(۱۰۶۶) حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار [illegible] آپ پر سے اور داہنی کروٹ [illegible] کوئی نماز بیٹھ کے پڑھی [illegible] جب نماز پڑھ چکا تو فرمایا کہ امام اس لئے [illegible] تاکہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر

---

[1] مسبوق اسے کہتے ہیں کہ اول رکعت سے امام کے ساتھ [illegible] ہو سکے یا دو یا زیادہ رکعت ہو لینے کے بعد جماعت میں ملا ۱۲ منہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی سجدہ میں نہیں چلے جاتے تھے بلکہ جب آپ سجدہ میں جا چکتے تب ہم جاتے تھے اور اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی امام سے پہلے رکوع سجدہ میں نہ جائے ورنہ امام سے مقدم ہونا اس کو [illegible] نہیں ہوگی ۱۲۔

اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی سب بیٹھکر پڑھو حمیدی[۵۱] کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھکر پڑھائے تو تم بھی بیٹھکر پڑھو آپ کی پہلی بیماری میں تھا اور یہ اس کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی بیماری میں) بیٹھکر نماز پڑھائی تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے آپ نے انھیں بیٹھنے کے لئے ارشاد نہیں فرمایا اور آپ کے اخیر ہی فعل پر عمل کیا جاتا ہے یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم بھی یہاں بخاری کے متفق ہیں کہ سب لوگ (بیٹھکر نماز پڑھا کریں) اور مسلم نے ایک روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ تم امام کا خلاف نکیا کرو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کیا کرو۔

(۱۰۶۷) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہو گئے تو (ایکروز) بلال آپ کو نماز کے لئے بلانے آئے آپ نے فرمایا[۵۲] ابوبکرؓ سے کہو تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ ان دنوں ابوبکرؓ نماز پڑھاتے رہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی آپ دو آدمیوں کے مونڈھوں پر سہارا لیکر (نماز کے لئے مسجد کو) گئے اور آپ کے دونوں پاؤں (بوجہ ناطاقتی کے) زمین پر گھسٹتے جاتے تھے جب آپ مسجد میں پہنچے تو ابوبکرؓ نے آپ کی آہٹ سنکر (نماز پڑھاتے ہوئے) پیچھے ہٹنا شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے انھیں فرمایا کہ پیچھے مت ہٹو چنانچہ ابوبکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھاتے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کی بائیں جانب بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے رہے (لیکن) ابوبکرؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا اقتدا کر رہے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی نماز کا اقتدا کرتے تھے[۵۳]۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری و مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ ہے کہ ابوبکر ہی لوگوں کو اللہ اکبر سناتے تھے۔

(۱۰۶۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص امام سے پہلے (رکوع سجدے سے) سر اٹھا لیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو

---

[۵۱] یہ حمیدی مصنف جمع بین الصحیحین کے راوی بخاری کے استاد ہیں ۱۲ [۵۲] اس سے معلوم ہوا کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے لئے سب لوگوں میں سے انھیں کو پسند فرمایا ۱۲ [۵۳] یعنی لوگ جس طرح حضرت ابوبکرؓ کو کرتے ہوئے دیکھتے تھے وہی کرتے تھے کیونکہ یہ کھڑے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کیونکہ مقتدیوں کو مقتدی کا اقتدا کرنا جائز نہیں ہے ۱۲۔

بدل کر گدھے کا سا سر کر دیگا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۰۶۹) حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز میں شریک ہو اور امام کسی حالت میں ہو تو جو کچھ امام کر رہا ہو وہی وہ بھی کرنے لگے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۰۷۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم نماز میں شریک ہو اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں چلے جایا کرو اور اس سجدہ (میں مل جانے) کو رکعت شمار نہ کیا کرو (ہاں) جو رکوع میں ملا تو اس نے رکعت پالی۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۷۱) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے خالصاً للہ سمجھ کر چالیس روز باجماعت اس طرح نماز پڑھ لی کہ تکبیر اولیٰ سے شریک ہوتا رہا تو اس کا دو چیز سے بری ہونا لکھ دیا جاتا ہے ایک دوزخ کی آگ سے اور ایک نفاق سے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۷۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص بہت اچھی طرح وضو کر کے (نماز کے لئے) گیا اور (مسجد میں) جا کر معلوم ہوا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس آدمی کے برابر ثواب دیدیتا ہے جس نے وہاں آکر نماز پڑھی تھی اور اس کے ثواب دینے سے اور لوگوں کے ثواب میں کمی نہیں آتی (بلکہ انھیں بھی پورے ہی ثواب ملیں گے۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۷۳) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی (نماز پڑھنے کے لئے) آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا کوئی آدمی ایسا ہے جو اس (غریب) کو صدقہ دے (یعنی) اس کے ساتھ نماز پڑھے ایک شخص کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

سلہ یعنی جہاں رکوع میں ہو یا سجدے میں یا التحیات وغیرہ میں ۱۲ سکہ بندے سے اس لئے فرمایا کہ دوسرے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اس کا ثواب پچیس درجہ بڑھ جائے گا اگر اکیلا پڑھتا تو فقط ایک ہی نماز کا ثواب ہوتا۔ مرقات اور اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو اچھی بات بتا دینے اور نیک عمل کے سبب ہو جانے سے اس کے برابر ثواب مل جاتا ہے ۱۲۔

یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۰۷۴) حضرت عبداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کیا کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی کیفیت بیان کیجیے وہ فرمانے لگیں ہاں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہو گئے تو (ایک روز) پوچھا کہ اب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ ہی کا انتظار کر رہے ہیں فرمایا (اچھا) میرے لئے ایک لگن میں پانی لاؤ ہم پانی لائے آپ نے غسل کر کے کھڑا ہونا چاہا لیکن غش[1] آگیا پھر جب ہوش آیا فرمایا کہ اب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ تو آپ کا انتظار دیکھ رہے ہیں فرمایا (اچھا پھر) میرے لئے ایک لگن میں پانی لاؤ (ہم لائے) آپ نے بیٹھ کر اس میں غسل کیا اور پھر جب اٹھنا چاہا تو بیہوشی ہو گئی (خیر) پھر جب ہوش آیا پوچھا کہ اب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ تو آپ ہی کے انتظار میں بیٹھے ہیں فرمایا (اچھا پھر) ایک لگن میں پانی ڈال کر لاؤ (ہم لائے) آپ نے پھر بیٹھ کر غسل کیا اور جب اٹھنا چاہا تو بیہوشی ہو گئی پھر جب ہوش میں آئے فرمایا اب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا نہیں وہ سب آپ کے منتظر ہیں اور لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے نماز عشا کے لئے آپ کا انتظار کر رہے تھے آپ نے پھر (مجبوراً) کسی سے ابوبکر کو کہلا بھیجا کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ اس شخص نے آکر ابوبکر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے تمہیں ارشاد فرمایا ہے (اور ابوبکر چونکہ) ایک آدمی نرم دل تھے کہنے لگے اے عمر تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ حضرت عمر نے ان سے کہا کہ نماز پڑھانے کے تمہیں لائق ہو (لہٰذا تم ہی پڑھاؤ چنانچہ) ان دنوں میں ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے پھر (کئی دن بعد) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں کچھ تخفیف دیکھی اور دو آدمیوں کے مونڈھوں پر ایک ان میں عباس تھے سہارا لیکر ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے تشریف لیگئے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے انھوں نے جب آپ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ پیچھے مت ہٹو اور آپ نے ان آدمیوں سے فرمایا کہ مجھ ابوبکر کی

[1] اس سے معلوم ہوا کہ نبیوں کا بیہوش ہو جانا جائز ہے کیونکہ یہ بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے مگر جنون نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ نقصان ہے ۱۲ لمعات۔

(بائیں) جانب بٹھا دو چنانچہ انھوں نے ابو بکر کی (بائیں) جانب آپ کو بٹھا دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے عبید اللہ کہتے ہیں پھر میں نے عبد اللہ بن عباس کے پاس جا کر اُن سے کہا کیا وہ حدیث جو حضرت عائشہؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی مجھ سے بیان کی ہے تمہارے روبرو نہ پڑھ دوں انھوں نے کہا ہاں پڑھو میں نے وہ حدیث اُن کے روبرو پڑھی۔ انھوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہیں کیا فقط یہ کہنے لگے کہ تم سے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس دوسرے آدمی کا نام نہیں لیا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگے وہ دوسرے حضرت علی تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۷۵) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص کو رکعت مل گئی اُسے پوری نماز مل گئی اور جس سے الحمد پڑھنی رہ گئی اس سے بہت بڑا ثواب جاتا رہا۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۰۷۶) حضرت ابو ہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے (رکوع سے) سر اُٹھا لیتا ہے یا (سجدہ کے لئے) سر جھکا دیتا ہے تو اس کی پیشانی گویا شیطان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب اُس شخص کے (بیان میں) جو دو مرتبہ نماز پڑھے

پہلی فصل۔ (۱۰۷۷) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں آ کر انھیں نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۷۸) حضرت جابرؓ ہی کہتے ہیں کہ معاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر اپنی قوم میں آتے اور عشا ہی کی انھیں بھی نماز پڑھا دیتے اور اُن کی وہ نفل ہوتی تھی۔

دوسری فصل۔ (۱۰۷۹) حضرت یزید بن اسودؓ کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں تھا (ایک روز) مسجد خیف[1] میں میں نے آپ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی

[1] مسجد خیف منا میں ایک مشہور مسجد ہے اور خیف ایسی جگہ کو کہتے ہیں جو پہاڑ سے نیچے اور پانی بہنے کی جگہ سے اونچی ہو۔ مرقات

جب آپ نماز پڑھ چکے اور مڑ کر بیٹھے تو یکایک آپ نے دو آدمیوں کو پیچھے لوگوں کے بیٹھے ہوئے دیکھا جنھوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی فرمایا ان دونوں کو لے آؤ چنانچہ وہ دونوں لائے گئے اور اُن کے مونڈھے (آپ کی دہشت سے) تھرّا رہے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا تمھیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے منع کیا اُنھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے مکان پر نماز پڑھ آئے تھے آپ نے فرمایا پھر ایسا نہ کرنا بلکہ جب تم اپنے مکان پر نماز پڑھ کر کسی مسجد میں آؤ جس میں جماعت ہوتی ہو تو اُن کے ساتھ بھی پڑھ لینی چاہئے اور وہ نماز تمھاری نفل ہو جائیگی یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل - (۱۰۸۰) یسیرہ بن مجن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں نماز کے لئے اذان ہو گئی اور آپ نماز کیلئے تشریف لیگئے جب نماز پڑھ کر واپس آئے تو یہ مجن اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا کہ تمھیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس نے منع کر دیا ہے کیا تم مسلمان نہیں ہو انھوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (مسلمان تو ہوں) لیکن میں نماز اپنے مکان پر پڑھ آیا تھا آپ نے اُن سے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھکر مسجد میں آؤ اور وہاں تکبیر ہوتی ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینی چاہئے اگرچہ تم پڑھ ہی چکے ہو۔ یہ روایت امام مالک اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۱) قبیلہ اسد بن خزیمہ کے ایک شخص سے روایت ہے انھوں نے ابو ایوب انصاری سے پوچھا تھا کہ اگر کوئی ہم میں سے اپنے مکان پر نماز پڑھکر پھر مسجد میں آئے اور وہاں جماعت ہوتی ہو تو کیا ہم اُن کے ساتھ بھی نماز پڑھیں اور مجھے اس میں کچھ شبہہ ہے ابو ایوب بولے کہ اس کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمنے پوچھ لیا تھا آپنے فرمایا تھا (کہ پڑھ لینی چاہئے کیونکہ) یہ اُسکے لئے ایک حصہ جماعت (کے ثواب) کا ہو جائے گا۔ یہ روایت امام مالک اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۲) حضرت یزید بن عامرؓ کہتے ہیں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس لئے میں جاکر بیٹھ گیا اور آپکے ساتھ جماعت میں شامل نہیں ہوا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو مجھے بیٹھے ہوئے دیکھکر فرمایا اے یزید کیا تو مسلمان نہیں ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ میں تو مسلمان ہوں آپنے فرمایا

پھر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کس نے منع کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مکان پر نماز پڑھ لیا ہوں میرا یہ گمان تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہوں گے آپ نے فرمایا کہ جب تو مسجد میں آکر لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پائے تو اُن کے ساتھ شامل ہو جایا کر۔ اگر تو نماز پڑھ چکا ہے تو وہ نماز تیری نفل ہو جائے گی اور یہ فرض رہیگی۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۳) حضرت ابن عمرؓ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ کر پھر مسجد میں (ایسے وقت) پہنچ جاتا ہوں کہ لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھا کرتے ہیں کیا میں بھی اُن کے ساتھ پڑھ لیا کروں انھوں نے فرمایا ہاں اس نے پوچھا پھر میں فرض کس پر ٹھہراؤں۔ ابن عمر کہنے لگے کیا یہ تیرے اختیار میں ہے یہ تو اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے وہ جسے چاہے کر دے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۴) سلیمان حضرت میمونہ کے غلام کہتے ہیں کہ ہم بلاط[۵۱] میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس گئے (اس وقت) لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ تم نے ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ بولے کہ میں نماز پڑھ چکا تھا اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگو ایک فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ نہ پڑھا کرو۔ یہ روایت امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۸۵) نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر کہا کرتے تھے جو شخص مغرب اور صبح کی نماز پڑھ چکے اور پھر وہی نمازیں کہیں امام کو پڑھاتے ہوئے دیکھے تو انھیں دوبارہ نہ پڑھے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب سنتوں[۵۲] اور اُسکی فضیلتوں کے (بیان میں)

پہلی فصل۔ (۱۰۸۶) حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

---

[۵۱] بلاط مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا نام ہے جو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد سے باہر خواہی تھی تاکہ اگر کوئی مات چیت کرنی چاہے تو وہاں آکر کرے ۱۲

[۵۲] یعنی جو فرض کے ساتھ دن رات میں پڑھی جاتی ہیں ۱۲۔

جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعت (سنتیں) پڑھ لیں تو اس کے لئے ایک مکان بہشت میں بنا دیا جاتا ہے (ترتیب ان کی یہ ہے کہ) چار ظہر کی نماز سے پہلے اور دو بعد نماز ظہر کے اور دو بعد نماز عشاء کے اور دو صبح کی نماز سے پہلے۔ یہ روایت ترمذی نے لفظ کی ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ ام حبیبہ کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو مسلمان بندے اللہ کے واسطے ہر روز میں سوائے فرض کے بارہ رکعت نفل پڑھ لیں تو ان کے واسطے اللہ تعالیٰ ضرور کسی بہشت میں ایک مکان بنا دیگا یا ضرور بہشت میں ایک مکان بنا دیا جائیگا۔

(۱۰۸۷) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو رکعت ظہر کی نماز سے پہلے اور دو رکعت نماز ظہر کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد آپ کے مکان میں اور دو رکعت عشاء کے بعد یہ بھی آپ کے مکان میں پڑھی ہیں اور مجھ سے (میری بہن) حفصہ بیان کرتی تھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے وقت ایک سی دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۸۸) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کے بعد (مسجد میں کچھ) نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اپنے مکان پر آ کر دو رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۸۹) عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نفل نماز پڑھنے کو حضرت عائشہ سے پوچھا انہوں نے فرمایا آپ ظہر کی نماز سے پہلے میرے مکان میں دو رکعت پڑھ کر پھر لوگوں کو نماز پڑھانے کے واسطے چلے جاتے تھے اور بعد نماز کے آ کر دو رکعت پڑھ لیتے تھے اور جب مغرب کی نماز پڑھا کے آتے تھے تو پھر دو رکعت پڑھ لیتے تھے اور جب لوگوں کو عشا کی نماز پڑھا کے آتے تو پھر دو رکعت پڑھ لیتے اور تہجد کی نو رکعت پڑھتے تھے اور انہیں میں وتر تھے اور رات کو کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو

---

[1] یہ حدیث ... اس سے معلوم ہوا کہ سنتوں کا گھر میں پڑھنا مستحب ہے ۱۲۔

کھڑے ہی رکوع و سجدہ میں چلے جاتے اور جب بیٹھکر پڑھتے تو بیٹھے ہی رکوع اور سجدہ کر لیتے اور جب صبح صادق ہو جاتی تو دو رکعت (سنت) پڑھ لیتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور ابوداؤد نے یہ زیادہ بیان کیا کہ آپ (سنتیں پڑھکر) پھر لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔

(۱۰۹۰) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفلوں کے پڑھنے میں کسی کی ایسی محافظت اور مداومت نہیں کرتے تھے جیسی صبح کی دو سنت پڑھنے میں مداومت کرتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۰۹۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے صبح کی دو سنتیں ساری دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۲) عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یہ فرمایا تم مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل پڑھ لیا کرو اور تیسری مرتبہ بوجہ مکروہ سمجھنے اس بات کے کہ لوگ انھیں سنت نہ بنالیں یہ فرمایا کہ جو چاہے پڑھ لیا کرے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۰۹۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی تم میں سے جمعہ کے بعد نماز پڑھنی چاہے تو چار رکعت پڑھا کرے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔ اور مسلم کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی تم میں سے جمعہ کی نماز پڑھ چکے تو بعد میں چار رکعت (سنت) پڑھ لیا کرے۔

دوسری فصل۔ (۱۰۹۴) اُمّ حبیبہؓ کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعت (سنت) پڑھتا رہتا تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۵) حضرت ابوایوبؓ انصاری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعت (سنتیں) ہیں انکے درمیان سلام نہ پھیرنا چاہئے اور انکے واسطے آسمان کے دروازے کھولے جاتے

لہ یعنی سب سنتوں سے زیادہ انھیں مؤکدہ سمجھتے تھے اسی لئے بعض علماء نے لکھا ہے کہ انھیں بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے ۱۲ سے یعنی اگر کوئی تمام نیکی پیدا کرے ۔۔۔ نہ کرے تب بھی یہ افضل ہیں کی ۱۲

سے یعنی یہ جانب ۔۔۔ مقبول ہوتی ہیں احسان کی وجہ سے انوار الٰہی نازل ہوتے ہیں ۱۲

جاتے ہیں۔ یہ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۶) حضرت عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسوقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اس لئے میں (اسوقت یہ) پسند کرتا ہوں کہ میرے نیک عمل اوپر جائیں۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۷) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر (بہت) مہربان ہوتا ہے جو عصر سے پہلے چار رکعت (نفل) پڑھے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۸) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت (نفل) پڑھتے تھے اور ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور ان کے بعد[1] میں جو مسلمان اور مومنین ہیں سب پر سلام بھیجتے تھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۰۹۹) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھتے تھے یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۰۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے مغرب کی نماز پڑھکر چھ رکعت (نفل) اس طرح پڑھیں کہ انکے درمیان کوئی فحش گفتگو نہ کی تو ان رکعتوں کا ثواب بارہ سال کی عبادت کے برابر ہو جائیگا یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ ہم یہ حدیث سوائے اسند عمر بن ابو خثعم کے نہیں پہچانتے اور میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ عمر بن ابو خثعم منکر حدیث ہے اور انہوں نے اسے بہت ضعیف کہا ہے۔

(۱۱۰۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے مغرب کی نماز پڑھ کر بیس[2] رکعت (نفل) پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے بہشت میں ایک مکان بنا دیگا۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۰۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی عشا کی

---

[1] یعنی موجود ہونے میں جو فرشتوں سے بعد میں ہیں کیونکہ فرشتے آدمیوں کے پیدا ہونے سے پہلے موجود تھے لہٰذا یہ وجود میں مقدم ہیں اور انسان مؤخر ۱۲ [2] ان نوافل کو بعض علماء نے صلوٰۃ الاوابین کہا ہے ۱۲۔

نماز پڑھکر میرے پاس آتے تھے تو چار رکعت یا چھ رکعت ضرور ہی پڑھتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۰۳) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (تسبیح[۵۱]) ادبار النجوم سے (یہ مراد ہے کہ) فجر سے پہلے دو رکعت پڑھے اور (تسبیح[۵۲]) ادبار السجود سے (یہ مراد ہے کہ) بعد مغرب کے دو رکعت پڑھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل - (۱۱۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سو کر اٹھنے کے بعد فجر سے پہلے کی چار رکعت (تراویح فضیلت میں) تہجد کے آٹھ رکعت پڑھنے کے برابر ہوتی ہیں۔ (اس وقت تمام جنت پر بہشت تعالیٰ کی تجلی بیان کرتی ہے اسی لیے یہ وقت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ اَعَنِ الْيَمِيْنِ وَ الشَّمَآئِلِ سَجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ پڑھی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۱۰۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد عصر کے میرے پاس ہوتے دو رکعت[۵۳] پڑھنی کبھی نہیں چھوڑیں یہ روایت متفق علیہ ہے اور بخاری کی ایک روایت میں یہ ہے۔ فرماتی ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو وفات دی کہ آپ نے وصال حق تک بھی وہ دونوں رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

(۱۱۰۶) مختار بن فلفل کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے عصر کے بعد نفل پڑھنے کی بابت پوچھا انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ تو عصر کے بعد نفل پڑھنے والے کے ہاتھوں پر مارتے تھے

---

[۵۱] یعنی قرآن شریف میں سورۂ طور کی جو یہ آیت ہے "وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ" تو اس تسبیح سے فجر کی دو سنتیں مراد ہیں کہ وہ ستاروں کے چھپنے کے وقت پڑھی جاتی ہیں ۱۲ [۵۲] یعنی قرآن شریف میں جو سورۂ ق کی یہ آیت ہے "وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ" تو اس میں سجود سے مراد مغرب کے تین رکعت فرض ہیں اور تسبیح سے فرضوں کے بعد کی دو سنتیں ہیں ۱۲

[۵۳] ترجمہ۔ تمام چیزوں کے سائے ذلیل ہو کر دائیں اور بائیں طرف سے اللہ کو سجدہ کرنے کے لئے جھکتے ہیں (یعنی اسکے حکم کے سب تابع ہیں ۱۲۔

[۵۴] یہ دو رکعت پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور کسیکو ان کا پڑھنا جائز نہیں ۱۲۔

(اُن کا منشا صرف یہ تھا کہ کوئی نہ پڑھے) اور ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مغرب چھپنے کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (اور) ان سے کہا جاتا تھا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھتے تھے یا نہیں؟ کہتے (نہیں لیکن) ہمیں دیکھتے تھے سو (نہ) ہمیں پڑھنے کے لئے ارشاد فرماتے تھے اور نہ منع کرتے تھے۔ یہ روایت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی ایک تعجب [illegible] جو کہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھتے ہیں تقیہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم بھی پڑھا کرتے تھے میں نے پوچھا پھر اب [illegible] کہ (نہیں) پڑھتے۔ یہ روایت [illegible] نے نقل کی ہے۔

(۱۱۰۱) [illegible] کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبدالاشہل کی [illegible] تشریف لے گئے وہاں مغرب کی نماز پڑھی جب فرض نماز سب پڑھ چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ بعد نماز کے نفلیں پڑھ رہے ہیں فرمایا یہ نماز تم گھروں میں پڑھنے کے [illegible] یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی اور نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ لوگ مسجد میں نفلیں پڑھ رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ نماز تم گھروں میں پڑھا کرو۔

(۱۱۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت میں اس قدر لمبی قرأۃ پڑھتے تھے کہ لوگ مسجد والے سب چلے جاتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

[1] یعنی فرض نمازوں کے علاوہ اور نوافل و سنت کا پڑھنا اپنے گھروں میں افضل ہے ۱۲۔

(۱۱۱۱) مکحولؒ سے روایت ہے وہ اس حدیث کو ارسال کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص مغرب کی نماز پڑھ کر گفتگو کرنے سے پہلے دو رکعت اور ایک روایت میں ہی چار رکعت پڑھ لے تو اس کی یہ نماز علیین[۵۱] کے دفتر میں لکھی جاتی ہے۔

(۱۱۱۲) حضرت حذیفہؓ سے (بھی) یہ روایت اسی طرح نقل ہے اور یہ زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مغرب کے بعد تم دو رکعت (سنت) جلدی پڑھ لیا کرو کیونکہ فرشتے ان دونوں رکعتوں کو فرضوں کے ساتھ آسمان پر لیجاتے ہیں۔ یہ دونوں روایتیں رزین نے نقل کی ہیں اور بیہقی نے ابو حذیفہ کی زیادتی اسی طرح شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۱۱۳) عمرو بن عطاء کہتے ہیں مجھے نافع بن جبیر نے سائب کے پاس وہ بات پوچھنے بھیجا جو حضرت امیر معاویہ نے انھیں نماز میں کرتے ہوئے دیکھکر بتائی تھی (کہتے ہیں) میں سائب کے پاس گیا اور اُن سے پوچھا) وہ کہنے لگے ہاں میں نے معاویہ کے ساتھ مقصورہ[۵۲] میں جمعہ کی نماز پڑھی تھی اور جب امام سلام پھیر چکا تو میں اپنی اسی جگہ کھڑا ہو کر نماز (سنت) پڑھنے لگا جب معاویہ گھر چلے گئے تو مجھے بلا کر بھیجا کہ جو کچھ تم نے اب کیا تھا ایسا پھر نکرنا (یعنی) جب جمعہ (وغیرہ) کی نماز پڑھ چکو تو پھر اسی جگہ کھڑے ہو کر بغیر گفتگو کئے یا اس جگہ سے سرکے بغیر دوسری نماز اُس کے ساتھ نہ ملانا کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ہم کسی سے گفتگو کئے یا اس جگہ سے سرکے بغیر نمازوں کو نہ ملایا کریں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۱۴) عطاءؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب مکہ معظمہ میں ہوتے تو جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد آگے بڑھ کے دو رکعت پڑھ لیتے پھر آگے بڑھکر چار رکعت پڑھ لیتے اور جب مدینہ منورہ[۵۳] میں ہوتے تو جمعہ کی

---

[۵۱] علیین ساتویں آسمان پر ایک جگہ ہے جس میں متقیوں کی روحیں جاتی ہیں اور سب اعمال لکھے جاتے ہیں ۱۲ [۵۲] یعنی تاکہ فرشتے منتظر رہیں ۱۲ [۵۳] مقصورہ مسجد میں بادشاہ کے نماز کے لئے ایک جگہ بنی ہوئی تھی ۱۲ [۵۴] حضرت ابن عمرؓ کا مکان مدینہ منورہ میں تھا اس لئے جب مدینہ میں ہوتے تو سنت کے موافق عمل کرنے کے لئے جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھ کر باقی سنتیں مکان پر پڑھا کرتے تھے اور مکہ معظمہ میں چونکہ اپنا مکان نہ تھا اس لئے جمعہ کی نماز پڑھکر وہیں آگے ہو کر سنتیں بھی پڑھ لیتے تھے ۱۲

نماز پڑھ کر مسجد میں کچھ نہ پڑھتے بلکہ اپنے مکان پر آکر دو رکعت پڑھ لیتے کسی نے اُن سے (اس کی بابت) پوچھا کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (بھی اسی طرح) کرتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی کی روایت میں یہ ہے عطاء کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھ کر پھر چار رکعت پڑھتے۔

باب رات کو نماز پڑھنے کا (بیان)

پہلی فصل - (۱۱۱۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعت پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور (آخیر میں) ایک رکعت (ملاکر) وتر پڑھ لیتے تھے اور ان میں سجدہ اس قدر لمبا کرتے کہ آپ کے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ سکتا تھا پھر جب مؤذن صبح کی نماز کے لئے اذان کہہ دیتا اور صبح صادق کا خوب چاندنا ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو کر ہلکی سی دو رکعت (صبح کی سنتیں) پڑھ لیتے پھر (رات کی تکان کی وجہ سے) داہنی کروٹ سے لیٹ جاتے اور جب مؤذن تکبیر کہنے کے لئے (بلانے) آتا تو آپ تشریف لیجاتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۱۶) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو سنتیں پڑھکر اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں[1] کرنے لگتے ورنہ خود بھی لیٹ جاتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۱۷) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو سنتیں پڑھکر داہنی کروٹ[2] سے لیٹ جاتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۱۱۸) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ[3] رکعت پڑھتے تھے اور انھیں میں وتر اور صبح کی دو سنتیں ہوتی تھیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۱۹) مسروقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو نماز

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ درمیان فرضوں اور سنتوں کے فرق کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپس میں باتیں کرنی مستحب ہیں لیکن فرضوں اور سنتوں کے درمیان دنیا کی باتیں کرنی جائز نہیں بلکہ ذکر آخرت وغیرہ کا مستحب ہے [2] کیونکہ داہنی کروٹ سے لیٹنے میں غفلت کم ہوتی ہے۔

پڑھنے کی بابت پوچھا انھوں نے فرمایا کہ سوائے دو سنت فجر کے کبھی سات رکعت کبھی نو رکعت کبھی گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲۰) حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو اول ہلکی دو رکعت سے شروع کرتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو اول ہلکی دو رکعت سے شروع کرے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ کے ہاں سویا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انھیں کے ہاں تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خالہ میمونہ یعنی اپنی بی بی سے کچھ دیر باتیں کرتے رہے بعد ازاں سو گئے جب تہائی یا چوتھائی رات رہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ کوئی ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لایات لاولی الالباب سورۃ کے ختم تک پڑھا پھر کھڑے ہو کر مشک کی طرف گئے اور اس کا منہ کھول کر ایک پیالہ میں پانی لیا اور اچھا سا وضو کیا یعنی زیادہ پانی نہیں بہایا (مقصد یہ کہ وضو خوب تر کر لیا) پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں بھی اٹھا اور وضو کر کے آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کیا پھر آپ نماز پڑھتے رہے جب تیرہ رکعت نماز کی پوری ہو گئیں تو آپ لیٹ گئے اور جب آپ سویا کرتے تھے تو خراٹے لیا کرتے تھے اس لئے سو کر خراٹے لینے لگے اتنے میں حضرت بلال نماز کے لئے بلانے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جا کر) نماز پڑھا دی اور وضو نہیں کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں یہ پڑھتے تھے۔ اللھم اجعل

---

۱۲ شاید یہ دونوں رکعتیں تحیۃ الوضو ہوں گی کیونکہ ان میں کثرت احادیث سے تخفیف کرنا ثابت ہے ۱۲ ۵۲ علما کہتے ہیں کہ باوجود سو جانے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اس لئے نہیں گیا کہ فقط سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ یہ گمان ہو جاتا ہے کہ شاید وضو ٹوٹ گیا ہو اس لئے وضو کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ آپکا دل ہمیشہ بیدار رہتا تھا اسلئے آپکے سونے میں یہ گمان نہیں ہوتا غرضکہ آپکی خصوصیت ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ اے اللہ میرے دل میں اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں اور میرے دائیں اور میرے بائیں اور میرے اوپر اور میرے نیچے اور میرے آگے اور میرے پیچھے تمام میں روشنی دیدے ۱۲۔

فی قلبی نورا و فی بصری نورا و فی سمعی نورا و عن یمینی نورا و عن یساری نورا و فوقی نورا و تحتی نورا و اما می نورا و خلفی نورا و اجعل لی نورا۔ اور بعض لوگوں نے زیادہ روایت کیا ہے۔ وفی لسانی نورا اور عصبی اور دمی اور لحمی اور عظامی اور بشری کو بھی ذکر کیا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے (اور ہماری ذکر کردہ روایت میں یہ بھی ہے واجعل فی نفسی نورا و اعظم لی نورا۔ اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے۔ اللھم اعطنی نورا۔

(۱۱۲۴) حضرت ابن عباس ہی روایت کرتے ہیں کہ (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہو گیا حاجت پیدا ہوئے تو آپ کی مسواک اور وضو کا پانی لیا پھر رکوع ان فی خلق السموات والارض سے سورۃ کے ختم تک پڑھا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھیں دونوں میں قیام رکوع سجود بہت دیر تک اور دو رکعت نماز پڑھ کر آپ سو گئے پھر تین مرتبہ اسی طرح کیا چھ رکعت پڑھیں اور ہر مرتبہ وضو اور مسواک کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے تھے پھر (تین رکعت وتر پڑھے) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲۵) حضرت زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ میں رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھوں گا آپ نے اول ہلکی سی دو رکعت پڑھا پھر دو رکعت بہت ہی لمبی لمبی پڑھیں پھر دو رکعت ان سے کم لمبی پڑھیں پھر دو ان سے بھی کم پھر دو ان سے بھی کم پھر دو ان سے بھی کم بعد ازاں وتر پڑھے اور یہ کل تیرہ رکعت ہوئیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے اور زید کا یہ کہنا کہ پھر دو رکعت پہلی دو رکعتوں سے کم لمبی پڑھیں یہ صحیح مسلم میں اور حمیدی کی کتاب میں جس میں انھوں نے فقط مسلم ہی کی حدیثیں نقل کی ہیں اور موطا امام مالک اور سنن ابوداؤد اور جامع الاصول سب میں اسی طرح پر یہی مرتبہ منقول ہے۔

(۱۱۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (بڑھاپے کی وجہ سے) موٹے اور بھاری ہو گئے تو اکثر آپ کی (نفلی) نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

۱۲ ترجمہ میری زبان میں اور میرے بیٹھے میں اور میرے گوشت میں اور میرے خون میں اور میرے بالوں میں اور میری کھال میں روشنی دے ۱۲

(۱۱۲۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں وہ سورتیں جو پہلی میں ہم مفصل[۱] ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے انھیں میں پہچانتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں) پھر عبداللہ بن مسعود نے اپنی ترتیب[۲] کے مطابق بیس سورتیں گن کے بتائیں جن کے آخر حم دخان اور عم یتسائلون تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۱۲۷) حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھ رہے ہیں اور تین مرتبہ یہ کہکر اللہ اکبر[۳] ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ سورۂ بقر پڑھنی شروع کی بعد ازاں جب رکوع کیا تو اسی قیام کے مناسب رکوع کیا اور رکوع میں یہ کہتے تھے سبحان ربی العظیم پھر رکوع سے اٹھ کر رکوع ہی کے مناسب قیام کیا اور یہ کہا لربی الحمد پھر سجدہ کیا اور سجدہ بھی آپ کے قیام ہی کے مناسب تھا اور سجدہ میں یہ کہتے تھے سبحان ربی الاعلیٰ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے ہی کے مناسب بیٹھے اور یہ کہتے تھے رب اغفرلی رب اغفرلی اور اسی طرح چار رکعت پڑھیں جن میں سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ یا انعام پڑھیں یہ شعبہ کو شک ہے (کہ حذیفہ نے انعام کہی تھی یا مائدہ) یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے دس[۴] آیتیں پڑھ لیں تو وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جاتا اور جو سو آیتیں پڑھ لے وہ عبادت[۵] گزاروں میں لکھا جاتا ہے اور جو ہزار آیتیں کھڑا ہو کے پڑھ لے بڑے ثواب لینے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

---

[۱] یعنی قصار اور طول میں جو برابر ہیں ۱۲۔ [۲] حضرت عبداللہ بن مسعود کی ترتیب قرآن اس ترتیب کے اکثر خلاف ہے اور اب تمام علماء کا اجماع ہے کہ اب کلام مجید سوائے اس ترتیب مروج کے اور ترتیب پر نہ پڑھا جائے ہاں بچوں کو ضرورتاً تعلیم کی وجہ سے آخر کی طرف سے بھی پڑھا دینا جائز ہے اور اگر نماز میں خلاف ترتیب پڑھے تو غیر اولیٰ اور مکروہ ہے ۱۲ [۳] ترجمہ۔ اللہ بڑا ملک والا اور غلبہ اور بڑائی اور بزرگی والا ہے [۴] یعنی دس آیتیں ٹھیر ٹھیر کر اور سوچ سمجھ کر ۱۲۔ مرقات۔

[۵] یعنی جو ہمیشہ عبادت میں مصروف رہتے ہیں ۱۲ مرقات۔

(۱۱۲۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی[۱] قرأت زور سے پڑھتے تھے اور کبھی آہستہ سے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۲۹) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کی آواز اس قدر ہوتی تھی کہ اگر آپ حجرہ میں پڑھتے تو صحن میں آدمی سن سکتا تھا۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳۰) حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لیگئے اور وہ نماز میں پست آواز سے (کلام مجید) پڑھ رہے تھے پھر آپ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لیگئے وہ بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں جب یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (صبح کو) آئے تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر میں تمہارے پاس گیا تھا اور تم نماز پڑھتے ہوئے آہستہ آہستہ (کلام مجید) پڑھ رہے تھے ابوبکرؓ کہنے لگے یارسول اللہ میں جس[۲] سے مناجات کر رہا تھا اُسے ہی سنا تا تھا پھر آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس بھی گیا تھا اور تم نماز پڑھتے ہوئے بلند آواز سے پڑھتے تھے وہ کہنے لگے یارسول اللہ میں سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگاتا تھا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تم (اسکی نسبت ذرا) آواز سے پڑھا[۳] کرو اور عمرؓ سے فرمایا کہ تم ذرا آہستہ پڑھا کرو۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۱۱۳۱) حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صبح تک ایک آیت کو پڑھتے رہے اور وہ آیت یہ تھی ان[۴] تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم۔ یہ روایت نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی

---

[۱] یعنی جیسا موقع دیکھتے ویسے ہی پڑھتے علماء نے لکھا ہے کہ اگر آپ تنہا ہوتے تو پکار کر پڑھتے اور اگر وہاں کوئی سوتا ہوتا تو آہستہ سے پڑھتے ۱۲ [۲] یعنی اللہ تعالیٰ سب طرح سے سن لیتا ہے اور میں اُسے ہی سناتا تھا ۱۲ [۳] یعنی اوسط درجہ پڑھنا بہتر ہے ۱۲ [۴] ترجمہ۔ اگر تو انھیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں (تو دیسکتا ہے) اور اگر تو بخشدے تو بڑا غالب حکمت والا ہے (تجھے کچھ مشکل نہیں) یہ آیت حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت کے روز جناب باری کے سامنے اپنی امت کے حق میں عرض کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کا حال اُن کے موافق دیکھکر یہ آیت پڑھتے ہے۔

صبح کی دو سنتیں پڑھ چکے تو حضرات کی تکان کی وجہ سے ذرا) اپنی داہنی کروٹ سے لیٹ جایا کرے یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل - (۱۱۳۳) حضرت مسروقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کون سے عمل کو زیادہ پسند کرتے تھے فرمانے لگیں جو ہمیشہ کے کرنے کا ہو میں نے پوچھا، ورات کو (تہجد کے لئے) کس وقت اٹھتے تھے فرمانے لگیں کہ رات کو مرغ[۵۱] کی آواز سنکر اٹھ بیٹھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۳۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب ہم یہ چاہتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں تو نماز پڑھتے ہی ہوئے دیکھتے تھے اور جب یہ چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے[۵۲] ہوئے دیکھیں تو سوتے ہی ہوئے دیکھتے تھے۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳۵) حمید بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کہتا تھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور میں نے قسم کھا کر (یہ دل میں) کہہ لیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آج برابر دیکھتا رہوں گا تاکہ یہ معلوم کروں کہ نماز (تہجد) کس طرح پڑھتے ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز پڑھ کر جسے عتمہ کہتے ہیں آپ تھوڑی سی دیر لیٹ گئے (اور سو کر) پھر جاگے اور آسمان کے کناروں کو دیکھکر یہ آیت پڑھی۔ ربنا ما خلقت ھذا باطلا اور انک لا تخلف المیعاد تک پڑھ کر اپنے بستر کے کنارے آئے، وہاں سے مسواک نکالی پھر ایک چھاگل میں سے جسمیں آپ کے پاس پانی رکھا تھا ایک پیالہ میں پانی ڈالکر مسواک کرنے لگے (اور وضو کرکے) نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور پڑھتے رہے یہاں تک کہ میں یہ کہتا تھا جتنی دیر آپ سوئے تھے اتنی ہی دیر اب نماز پڑھی ہے بعد ازاں لیٹ کے میرے خیال میں جتنی دیر آپ نے اب نماز پڑھی تھی اتنی ہی دیر سوئے پھر جاگ کر اول دفعہ کی طرح کیا اور وہی آیت وغیرہ پڑھی غرضکہ صبح صادق کے ہونے سے پہلے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۵۱] ملک عرب کے مرغ اکثر آدھی رات سے بولتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی آواز سے اٹھتے تھے ۱۲

[۵۲] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہجد وغیرہ پڑھنے کا طریقہ اوسط درجہ کا تھا نہ بہت عمل بڑھنے میں زیادتی کرتے تھے اور نہ کمی اور نہ ساری رات سوتے ہی تھے اور نہ ساری رات جاگتے ہی تھے بلکہ سوتے بھی تھے اور نماز بھی پڑھتے تھے ۱۲ لمعات

تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳۶) یعلی بن مملک روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اُم سلمہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (قرآن شریف کے) پڑھنے اور نماز پڑھنے کا حال پوچھا وہ فرمانے لگیں کہ تمہیں آپ کی نماز سے کیا لینا[۵۱] آپ اول نماز پڑھتے تھے پھر سو جاتے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔ پھر نماز پڑھنے لگتے جس قدر سوئے تھے پھر سو رہتے جتنی دیر نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ اس میں صبح ہو جاتی (راوی کہتے ہیں) پھر اُم سلمہ آپ کے پڑھنے کی کیفیت بیان کرنے لگیں اس طرح پر کہ یک ایک حرف کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتی تھیں۔ یہ روایت ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

باب جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے تو کیا دعا پڑھتے تھے

پہلی فصل۔ (۱۱۳۷) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے واسطے اُٹھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ[۵۲] لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ

---

[۵۱] یعنی تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے اور طیبی کہتے ہیں کہ حضرت اُم سلمہ نے حسرت اور افسوس کی وجہ سے یہ کہا ۱۲ لمعات۔ [۵۲] ترجمہ۔ اے اللہ سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو اُن میں چیزیں ہیں سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے تعریفیں ہیں تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو اُن میں ہیں سب کو روشن کرنیوالا ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمانوں اور زمین اور سب چیزوں کا بادشاہ ہے اور سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو بھی سچا تیرا وعدہ بھی سچا اور (ہمارا) تجھ سے ملنا بھی برحق اور تیرا فرمان بھی سچا تیری جنت بھی برحق تیری دوزخ بھی برحق اور سب نبی بھی برحق اور محمد بھی برحق اور قیامت (کا آنا) بھی برحق اے اللہ میں تیرا تابعدار ہوں اور تیرے ہی اُوپر ایمان لایا اور تجھ ہی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف لوٹوں گا اور تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی کو حاکم سمجھتا ہوں تو میری بخشش کر اور جو کچھ میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور جو ظاہر کیا یا پوشیدہ کیا یا اور جو کچھ تو میری خطائیں جانتا ہے سب کے معاف کر تو ہی (جسے چاہے) آگے کرنیوالا اور پیچھے کرنیوالا ہے تو ہی معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ۱۲۔

والارض ومن فیھن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقائک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الٰہ الا انت ولا الٰہ غیرک۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھکر اول نماز پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے۔ اللھم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموٰت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۳۹) حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص رات کو جاگے تو یہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر یہ کہے رب اغفرلی یا فرمایا کہ پھر دعا کرے قبول ہوگی اور اگر وضو کرکے نماز پڑھ لے تو نماز مقبول ہوگی یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل - (۱۱۴۰) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو جاگتے تو یہ پڑھتے۔ لا الٰہ الا انت سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسئلک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لہ ترجمہ۔ اے اللہ اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اور اے پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے اور اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہی اپنے بندوں میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں فیصلہ کریگا اور حق کی بابت جو اختلاف کرتے ہیں تو اپنے حکم سے مجھے ہدایت دے کیونکہ جسے تو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے ۱۲ ۔ ترجمہ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی تو پاک ہے اے اللہ میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ یہ ہے اور تجھ ہی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے علم کو زیادہ کر اور ... میرا دل ٹیڑھا نہ کر تو خاص اپنی رحمت مجھے عطا کر تو بڑا بخشش کرنیوالا ہے ۱۲

(۱۱۴۱) حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو مسلمان باوضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہوا سو جائے اور جب رات کو آنکھ کھلے تو اللہ سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۴۲) شریح ہوزنیؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے جا کر پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھ کر اول کیا چیز پڑھا کرتے تھے وہ فرمانے لگیں تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے کہ تجھ سے پہلے کبھی کسی نے مجھ سے یہ بات نہیں پوچھی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھ کر (اول) دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور دس ہی مرتبہ الحمد للہ اور دس ہی مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے اور دس ہی مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور دس ہی مرتبہ استغفار پڑھتے اور دس ہی مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے بعد ازاں یہ دعا بھی دس ہی مرتبہ پڑھتے اللھم انی اعوذ بک[۱] من ضیق الدنیا وضیق یوم القیٰمۃ پھر نماز پڑھنی شروع کر دیتے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔

(۱۱۴۳) حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے تو اللہ اکبر کہکے یہ پڑھتے سبحانک[۲] اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا پھر یہ پڑھتے اعوذ[۳] باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابوداؤد نے نفثہ کہنے کے بعد یہ زیادہ کیا ہے کہ پھر تین مرتبہ کہے لا الہ الا اللہ اور حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ پھر قرأۃ پڑھنے لگتے۔

(۱۱۴۴) حضرت ربیعہؓ بن کعب اسلمی کہتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے قریب سوتا تھا اور جب آپ رات کو اُٹھتے تو میں آپ کو تھوڑی دیر یہ کہتے ہوئے سنتا سبحان رب العلمین

---

[۱] ترجمہ اے اللہ میں دنیا اور قیامت کے دن کی تنگی سے تیرے سے پناہ چاہتا ہوں ۱۲ [۲] ترجمہ اے اللہ تو پاک ہے اور ہم تیری حمد کرتے ہیں اور تیرا نام بھی برکت والا ہے اور تیری بزرگی بھی بلند ہے اور کوئی معبود تیرے سوا نہیں ۱۲ [۳] ترجمہ میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کے ساتھ شیطان راندۂ درگاہ اور اسکے وسوسوں اور تکبر میں ڈالنے اور بُرے اشعار سکھانے سے پناہ چاہتا ہوں ۱۲۔

پھر کہتے ہیں اور ابن ماجہ نے یہ روایت نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح نقل کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب رات کو (نماز کے لئے) اٹھنے کی ترغیب

پہلی فصل۔ (۱۱۴۵) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ[۱] یہ کہکر لگا دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو تا رہ پھر اگر یہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرلیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر (اٹھ کے) وضو کرلیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھنے لگتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور یہ صبح کو شاداں اور خوش دل اٹھتا ہے اور اگر یہ امور نہ کئے تو کاہل پلید نفس اٹھتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۴۶) حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوکر (اسقدر نماز پڑھتے تھے کہ) آپ کے دونوں پاؤں پر ورم ہوجاتا تھا کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ اس قدر کیوں محنت کرتے ہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اللہ کا شاکر بندہ[۲] نہ ہوجاؤں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۴۷) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہورہا تھا کسی نے اس کی بابت آپ سے کہا کہ صبح تک سوتا رہتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا آپ نے فرمایا کہ اس آدمی کے کان میں یا فرمایا دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کردیتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۴۸) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز رات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کے

---

[۱] اس گرہ میں اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ حقیقتاً گرہ لگا دیتا ہے جیسے جادوگر وغیرہ لگا دیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ گرہ سے مراد یہ ہے کہ سبب سستی اور کاہلی کا ہوجاتا ہے اور ذکر وغیرہ سے روک دیتا ہے اس مشابہت سے اسے گرہ فرمایا واللہ اعلم ۱۲ [۲] یعنی جب اللہ تعالیٰ نے میرے تمام گناہ بخش دیئے ہیں تو کیا میں عبادت کی مشقت اٹھا کر اس کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ نہیں بلکہ میں اس کے شکر کی وجہ سے برابر عبادت گزار رہوں گا ۱۲۔

یہ کہتے ہوئے اُٹھے سبحان اللہ آج کی رات کس قدر خزانے[1] نازل ہوئے ہیں اور کس قدر فتنے اُترے ہیں اور اپنی بی بیوں کی طرف اشارہ کرکے کہا کوئی ہے جو ان کو جگا دے (یعنی نماز پڑھنے کے لئے) دنیا میں بہت سی عورتیں جو کپڑے (عمدہ) پہنے[2] (اور آرام کرنے والی ہیں قیامت کے دن ننگی اُٹھیں گی (لہٰذا انھیں چاہئے کہ اللہ کی عبادت کریں۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۴۹) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر رات کو جس وقت تہائی رات رہ جاتی ہے تو ہمارا پروردگار برکت وعزت والا اس آسمان دنیا پر آجاتا ہے اور کہتا ہے کوئی ہے جو مجھے دعا کرے اور میں قبول کرلوں کوئی ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے دیدوں کوئی ہے جو اپنے گناہوں کو بخشوائے اور میں بخشدوں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ پھر صبح صادق کے ہونے تک دونوں ہاتھ پھیلائے یہ کہتا رہتا ہے کوئی ہے جو ایسے کو قرض دے کہ نہ فقیر ہے اور نہ ظالم ہے۔

(۱۱۵۰) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ہر رات میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جو مسلمان اس میں اللہ تعالےٰ سے دنیا یا آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے (یہ رات کی خصوصیت نہیں) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵۱) حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالےٰ کو سب نمازوں سے زیادہ پسند حضرت داؤدؑ کی نماز ہے اور سب روزوں سے بھی زیادہ پسند

---

[1] یعنی جو خزانے اور مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مقدر میں تھے وہ بعد میں انھیں ملیں گے اُن کا اُترنا آپ کو اُس رات میں معلوم ہوا ایسے جو فتنے اور تکلیفیں انھیں بعد میں پہنچنی تھیں وہ بھی آپکو اسوقت معلوم ہوئیں اور ملا علی قاری نے مرقات میں یہ بھی لکھا ہے کہ خزانوں سے مراد رحمت الٰہی ہے اور فتنوں سے مراد عذاب الٰہی ہے [2] یعنی جو دنیا میں کپڑے پہننے میں عمدہ خوبصورت باریک معلوم ہوتے ہیں جیسے جالی وغیرہ جن کا شروع سے عورتوں کو پہننا جائز نہیں ہے جیسے پتلوں والا عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی لہٰذا انھیں چاہئے کہ عبادت کرکے اپنی خطائیں معاف کرائیں [3] یعنی اسکی رحمت خاص اس آسمان پر نازل ہوتی ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا متشابہات میں سے ہے واللہ علم بمرادہٖ ۱۲

حضرت داؤدؑ ہی کا روزہ ہو (اُن کا یہ حال تھا کہ) آدھی رات سونے کے بعد تہائی رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے پھر رات کے چھٹے حصے میں سو رہتے اور روزہ ایک دن رکھتے تھے ایک دن نہیں رکھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۵۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں سو کر آخر رات میں شب بیداری کرتے تھے بعد ازاں اگر آپ کو اپنی بی بیوں سے (صحبت وغیرہ کی) ضرورت ہوتی وہ ضرورت پوری کر کے پھر سو جاتے اور اذان کے وقت اگر جنبی ہوتے تو فوراً بدن پر پانی بہا لیتے اور اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لئے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۱۵۳) حضرت ابو اُمامہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم رات کو اُٹھ کر ضرور نماز پڑھا کرو کیونکہ یہ طریقہ تم سے پہلے[1] نیک لوگوں کا ہے اور یہی تمہارے لئے پروردگار کی نزدیکی کا سبب ہو جائے گا پچھلے گناہوں کو دور کر کے اور گناہ کرنے سے آڑ ہو جائے گا۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵۴) حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو دیکھ کر خوشی کے مارے ہنستا ہے اوّل اُس آدمی سے جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ جو دشمن کے مقابلہ میں (لڑائی کے لئے) صف باندھتے ہیں۔ یہ روایت شرح السنۃ میں نقل کی ہے۔

(۱۱۵۵) حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بندہ اپنے پروردگار سے زیادہ قریب اور آخرات میں ہوتا ہے اگر تو بھی اُس وقت اللہ کے ذکر کرنیوالوں میں ہو سکتا ہے تو ضرور ہو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سند کی وجہ سے غریب ہے۔

(۱۱۵۶) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ

---

[1] آنحضرت صلعم کے اس فرمانے میں اپنی امت کو تنبیہ کرنا ہے کہ تمہیں یہ نماز ضرور ہی پڑھنی چاہئے کیونکہ تم پہلی تمام امتوں سے بہتر ہو اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ تہجد کی نماز نہیں پڑھتے وہ صالحین کاملین میں سے نہیں ۱۲ مرقات۔

اس آدمی پر رحمت بھیجتا ہے جو رات کو اٹھکر خود بھی نماز پڑھتا ہے اور اپنی بی بی کو بھی جگا دیتا ہے تاکہ وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ (اٹھنے سے) انکار کرے تو اس کے مونہ پر پانی چھڑک دیتا ہے[1] اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحمت بھیجتا ہے جو رات کو اٹھکر خود بھی نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے تاکہ وہ بھی نماز پڑھے اور اگر وہ (اٹھنے سے) انکار کرے تو یہ اس کے مونہ پر پانی چھڑک دے۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵۷) حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ (اللہ کے ہاں) زیادہ سنا جانے والی کونسی وقت کی دعا ہوتی ہے آپ نے فرمایا آخر شب اور فرض نمازوں کے بعد کی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۵۸) حضرت ابومالک اشعریؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کے باہر کی چیزیں اندر سے دکھائی دیتی ہیں اور اندر کی چیزیں باہر سے (یعنی نہایت ہی صاف شیشہ کی مانند بنے ہوئے ہیں) اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے واسطے تیار کئے ہیں جو نرم کلامی کرتے ہیں اور (لوگوں کو) کھانا کھلاتے ہیں اور پے در پے[2] روزے رکھتے ہیں اور رات کو ایسے وقت نماز پڑھتے ہیں کہ اور لوگ سوتے رہتے ہیں۔ یہ روایت بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے اور ترمذی نے بھی اسی طرح حضرت علی سے نقل کی ہے اور ترمذی کی ایک روایت میں (نرم کلامی کے عوض یہ ذکر) جو شخص اچھی طرح گفتگو کرے (اس کے لئے ۔۔۔ ہے)

تیسری فصل (۱۱۵۹) حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں ۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے تھے اے عبداللہ تو فلاں آدمی کی طرح نہ ۔۔۔ وہ پہلے رات کو (تہجد کی) نماز پڑھا کرتا تھا اور پھر چھوڑ دی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۱۶۰) حضرت عثمان بن ابوالعاص کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ داؤد علیہ السلام اپنے گھر والوں کو رات کو ایک وقت یہ کہکر جگایا کرتے تھے کہ اے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ نیک عمل اور بھلائی کرانے کے لئے میاں بیوی کا جبر کرنا بھی جائز ہے بلکہ مستحب ہے ۱۲۔

[2] علماء نے لکھا ہے کہ پے در پے روزے رکھنے سے یہ مراد ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے برابر رکھتا رہے چنانچہ یہی اکثر احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

آل داؤد اُٹھو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت اللہ بزرگ برتر سوائے جادوگر یا (ظالم[۱] محصول لینے والے کے سب کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۶۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرض نمازوں کے علاوہ سب نمازوں سے افضل نماز تہجد کے وقت کی ہے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۶۲) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ فلاں آدمی رات کو پڑھتا رہتا ہے اور صبح ہوتے ہی چوری کرنے لگتا ہے آپ نے فرمایا یہ جو نماز کو کہہ رہا ہے اسے روک دے گی[۲]۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۱۶۳) حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابوہریرہؓ دونوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی آدمی رات کے وقت اپنی بی بی کو جگا کر دونوں نماز پڑھیں یا یہ فرمایا کہ دونوں اکٹھے ہو کر دو رکعت پڑھیں تو یہ دونوں ذکر کرنے[۳] والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ یہ روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۱۶۴) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کے شریف لوگ ہیں جو قرآن کو یاد کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے اور رات کو اُٹھنے والے ہیں یہ شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۱۶۵) حضرت [illegible] میرے والد حضرت عمر بن خطاب رات کو جس قدر اللہ کو منظور ہوتا نماز پڑھتے رہتے تھے جب وقت آخر رات ہوتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگا کر یہ کہتے کہ نماز پڑھو اور پھر اُن کے سامنے یہ آیت پڑھتے۔ وأمر أهلك بالصلوٰة واصطبر عليها

---

[۱] یعنی ان سے نقصان پہنچتا ہے اسی لئے عارفین لوگ یہ فرماتے ہیں کہ پوری عبودیت یعنی اللہ کا بندہ ہو جانا یہ ہے کہ امر الٰہی کی تعظیم کرے اور مخلوق خدا پر شفقت و مہربانی رکھے ۱۲ [۲] یعنی اسکے پڑھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق دیگا اور نماز کی برکت جب اسکے دل میں پہنچ جائیگی تو وہ رُک جائیگا ۱۲ [۳] یعنی جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما" ۱۲

لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی (ترجمہ) تو اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کرا اور خود (بھی اسکی مشقتوں پر) صبر کر ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم ہی تجھ کو رزق دیتے ہیں اور آخرت کی بھلائی پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب اعمال میں میانہ روی اختیار کرنیکا (بیان)

پہلی فصل۔ (۱۱۶۶) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعض مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ اس مہینے میں بالکل روزے نہیں رکھیں گے اور جس مہینے میں روزے رکھنے لگتے تھے (تو برابر رکھے ہی جاتے تھے) یہاں تک کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ اب روزے چھوڑیں گے نہیں اور جب[1] آپکو کوئی رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا تو نماز پڑھتے ہی ہوئے دیکھ لیتا تھا اور جب آپ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا تو سوتے ہی ہوئے دیکھ لیتا تھا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۶۷) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (بندوں کے عملوں میں سے) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہے جسے ہمیشہ کرتے رہے اگرچہ تھوڑا ہی ہو یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۶۸) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ سے) فرماتے تھے تم اسی قدر عمل کیا کرو جتنی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (تم پر) تنگی نہیں کرتا جب تک کہ تم خود اپنے اوپر تنگی نہ کرنے لگو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۶۹) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہیں چاہئے کہ تم خوشدلی سے نماز پڑھا کرو اور جب طبیعت سست ہو جائے تو بیٹھ جایا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۷۰) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو اسے چاہئے کہ سو جائے یہاں تک کہ نیند بھر جائے کیونکہ جب کوئی

---

[1] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے بھی تھے اور نماز بھی پڑھتے تھے نہ تمام رات سوتے تھے اور نہ تمام رات نماز ہی پڑھتے تھے غرضکہ آنحضرتؐ کا عمل سب امور میں اوسط درجہ تھا نہ زیادہ تھا اور نہ کم

تم میں سے نماز پڑھتا ہوا سوئیگا تو تجھ کو خبر نہیں رہے گی شاید کہ وہ استغفار پڑھنی چاہے اور اپنے آپ کو برا کہنے لگے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۷۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دین (پر عمل کرنا بہت) آسان ہے اور جو لوگ (اپنی طرف سے باتیں بڑھا کر) دین میں سختی کرتے ہیں تو دین انہیں پر مشکل ہو جاتا ہے لہٰذا تم میانہ روی اختیار کرنا (اور اپنی طاقت کے) قریب عمل کرنا اور (جنت و سلامتی کے ساتھ) خوش رہنا اور صبح و شام بلکہ کچھ رات میں بھی (اللہ تعالیٰ سے) مدد چاہتے رہنا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۲) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنا وظیفہ یا کوئی اور شے (جو وہ رات کو پڑھتا تھا) پڑھے بغیر سو گیا اور بعد از اں نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے لئے یہی لکھا جائے گا کہ گویا اس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۳) حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مجھ سے) فرماتے تھے کہ تو کھڑا ہو کر نماز پڑھا کر اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر (پڑھ لیا کر) روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۴) حضرت عمران بن حصینؓ ہی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت پوچھا تھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے آپ نے فرمایا اگر کھڑا ہو کر پڑھا کرے تو بہتر ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے گا تو اسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملے گا اور اگر لیٹ کر پڑھے گا تو اسے بیٹھنے والے سے بھی نصف ثواب ملیگا۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۱۷۵) حضرت ابو جحیفہؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص

لہ یعنی جیسے پہلی امتوں میں راہب بن جاتے تھے اور امور دنیا سے بالکل علیحدہ ہو جاتے تھے تم ایسا نہ کرنا کیونکہ پھر اسکا نبھانا مشکل ہو جاتا ہے لہٰذا تم امور دین میں میانہ روی اختیار کرنا ۱۲ سے یعنی تہجد کی نماز پڑھ کر اپنے لئے دعا کرتے رہنا کہ خداوند کریم اس دین پر قائم رکھے ۱۲ سے یعنی کروٹ سے لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھے اور اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکنے کی بھی طاقت نہ ہو اور نہ کوئی دوسرا شخص ملے جو قبلہ کی طرف منہ کر دے تو پھر جس طرف چاہے منہ کر کے پڑھ لے نماز ادا ہو جائے گی ۱۲

باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹتا ہے اور نیند کے آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے اور رات کو جب کروٹ لیتا ہے تو اللہ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے۔ یہ روایت نووی نے کتاب الاذکار میں ابن السنی کی روایت سے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۶) حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر پروردگار دو آدمیوں سے بہت خوش ہوتا ہے ایک تو وہ آدمی جو [illegible] اپنی محبوبہ بی بی کے پاس سے نماز کے لئے اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے یہ فرماتا ہے میرے بندے کو [illegible] پاس کی چیزوں (یعنی جنت وغیرہ) کے شوق سے اور میرے ہی خوف کی وجہ سے [illegible] اور محبوبہ بی بی کے پاس سے اٹھ کر نماز کے [illegible] کے ساتھ بھاگ نکلا [illegible] کا ثواب دیا تو لوٹ کے اس قدر [illegible] فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو [illegible] میرے دشمنوں سے اس قدر لڑا کہ اپنی جان ہی دیدی [illegible] سنہ میں نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۱۷۷) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں مجھ سے کسی نے یہ بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آدمی کو بیٹھکر نماز پڑھنے میں نصف نماز کا ثواب ہوتا ہے کہتے ہیں میں (یہ سنتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتے ہوئے پایا میں آپ کے سر مبارک پر ہاتھ رکھکر کھڑا ہو گیا آپ نے پوچھا اے عبداللہ بن عمرو کیوں تمہیں کیا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے ایک شخص نے یہ بیان کیا تھا آپ فرماتے تھے جو شخص بیٹھکر نماز پڑھے اُسے نصف نماز کا ثواب ہوتا ہے [illegible] آپ اب خود بیٹھکر پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ہاں (نصف نماز ہی کا ثواب ہوتا ہے) لیکن میں تم جیسا تو نہیں ہوں (مجھے پوری ہی

---

۱۵۱ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھکر عمل کرے کہ مجھے ثواب ہوگا اور جنت ملیگی تو اس کا یہ خیال اخلاص اور کمال کے منافی نہیں اگرچہ عمدہ اور افضل یہی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور پسندیدگی کے خیال سے عمل کرے ۱۲ ۱۵۲ اہل عرب کی یہ عادت ہے کہ جو کسی سے کوئی تعجب کی بات دیکھتے ہیں تو اس پر ہاتھ رکھا کرتے ہیں اور چونکہ عبداللہ بن عمرو کو آنحضرتؐ سے انتہا درجہ کی محبت اور بے تکلفی تھی اسلئے انکا یہ فعل ہو سکتا ہے ۱۲

نماز کا ثواب ہوتا ہے) یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۷۸) سالم بن ابوالجعدؒ کہتے ہیں کہ قوم خزاعہ کا ایک آدمی کہنے لگا کاشکے میں نماز پڑھنے میں آرام (ولذت) حاصل کرتا (اس کے اس کہنے کو) لوگوں نے بُرا سمجھا وہ بولا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے بلال نماز کے لئے تکبیر کہو تاکہ ہم (لذت و) آرام حاصل کریں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

باب نماز وتر کا (۱۱۰)

پہلی فصل - (۱۱۷۹) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے رات کو نماز کی دو دو رکعت (پڑھنی چاہئیں) اور (آخر میں) جب کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لے تاکہ اسکی پہلی پڑھی ہوئی نماز وتر ہو جائے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۸۰) حضرت ابن عمرؓ ہی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آخر رات ایک رکعت وتر پڑھنی کافی ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۸۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کے وقت) تیرہ رکعت پڑھتے تھے جس میں پانچ وتر ہوتے تھے اور ان میں سوائے آخر رکعت کے کسی میں نہیں بیٹھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۸۲) سعد بن ہشام کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ اے اُمّ المومنین مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت بتایئے وہ فرمانے لگیں کیا تو قرآن شریف نہیں پڑھتا میں نے کہا ہاں کیوں نہیں فرمایا بس تو آپ کی عادت قرآن ہی[۵۱] (سمجھ یعنی بالکل قرآن شریف کے مطابق تھی) پھر میں نے عرض کیا اے اُمّ المومنین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر بتایئے فرمانے لگیں کہ ہم آپ کے (وضو کرنے کے لئے) مسواک اور پانی رکھ دیتے تھے اور جب اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھانا چاہتا تھا[۵۲] اٹھتے تھے اور مسواک اور وضو کر کے نو رکعت پڑھتے تھے اور سوائے آٹھویں

---

[۵۱] یعنی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آپکی بابت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "انک لعلی خلق عظیم" ترجمہ۔ کہ اے محمد تو ایک بڑی (عمدہ) عادت پر ہے ۱۲ [۵۲] یعنی جب اللہ کو منظور ہوتا تھا تو آپ کی آنکھ کھل جاتی تھی ۱۲۔

رکعت کے اور کسی میں نہیں بیٹھتے تھے (آٹھویں رکعت میں بیٹھکر) اللہ کا ذکر کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور بغیر سلام پھیرے اٹھکر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھکر اللہ کا ذکر کرتے اور تعریف کرتے اور دعا مانگتے (یعنی التحیات پڑھتے) بعد ازاں ایسا سلام پھیرتے کہ ہمیں بھی سنا دیتے پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے ہی ہوئے دو رکعت پڑھ لیتے۔ اے میرے بچے یہ کل گیارہ رکعت گیارہ ہوئیں اور جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور (بڑھاپے کی وجہ سے بدن پر) گوشت بڑھ گیا تو آپ سات وتر پڑھنے لگے اور دو رکعت پہلے ہی جیسے پڑھتے رہے اے میرے بچے یہ کل نو رکعت ہوئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اسے ہمیشہ پڑھا جائے اور جب آپ کو نیند زیادہ آجاتی یا کوئی رات کے کھڑے ہونے میں تکلیف ہوتی تو آپ (رات کو نہ پڑھتے بلکہ) دن میں بارہ رکعت پڑھ لیتے اور مجھے یاد نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں کبھی سارا کلام مجید پڑھا ہو اور نہ ساری رات صبح تک کبھی نماز پڑھی اور نہ سوائے رمضان کے کبھی سارے مہینے روزے رکھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۸۳) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم رات کو اپنی ساری نماز سے پیچھے وتر پڑھا کرو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۸۴) حضرت ابن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم لوگ صبح (ہونے سے پہلے) جلدی وتر پڑھ لیا کرو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۱۸۵) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسے پچھلی رات کو آنکھ کے نہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہئے کہ اول ہی رات میں وتر پڑھ لیا کرے اور اگر پچھلی رات میں اٹھنے کا شوق ہو تو وتر اسی وقت پڑھا کرے کیونکہ پچھلی رات فرشتے حاضر ہوتے ہیں (اس لئے) اسوقت نماز پڑھنا افضل ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

لہ یعنی التحیات پڑھتے ۱۲ سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر تہجد کی نماز پر بھی بولا جاتا ہے کیونکہ جسے آپ نے فرمایا ہے میں یہ یقیناً آپکی نماز تہجد ہوتی تھی ۱۲ سے یعنی جسے اخیر رات میں اپنے اٹھنے پر پورا بھروسہ نہ ہو اسے چاہئے کہ عشاء ہی کے وقت سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرے تاکہ یہ قضا نہ ہو جائیں اور اگر تہجد کے وقت اٹھنے کا پورا بھروسہ ہو تو اس وقت ان کا پڑھنا عمدہ اور افضل ہے چنانچہ اور روایات سے معلوم ہوگا ۱۲۔

(۱۱۸۶) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں یعنی کبھی اول رات میں اور کبھی درمیان رات کے اور کبھی پچھلی رات اور اخیر عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سحری کے وقت ہوتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۱۸۷) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے مکرم دوست (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ایک تو یہ کہ میں ہر مہینے میں تین دن[۵۱] روزے رکھ لیا کروں۔ دوسرے چاشت کے وقت دو رکعت پڑھ لیا کروں۔ تیسرے یہ کہ اپنے سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل ۔ (۱۱۸۸) عضیف بن حارثؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا کہ بتلایئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت اول رات میں کر لیتے تھے یا کہ پچھلی رات میں۔ فرمانے لگیں کہ کبھی اول رات میں کر لیتے اور کبھی پچھلی رات میں کرتے تھے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ (ترجمہ) سب تعریفیں اسی اللہ کے واسطے ہیں جس نے دین میں وسعت دی۔ (کہتے ہیں پھر) میں نے پوچھا کہ آپ وتر اول ہی رات میں پڑھتے تھے یا پچھلی رات میں فرمایا کبھی اول رات میں پڑھ لیتے تھے اور کبھی پچھلی رات میں بھی۔ میں نے کہا الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ قرأت پکار کر پڑھتے تھے یا چپکے سے فرمایا کبھی پکار کے اور کبھی چپکے سے بھی پڑھتے تھے میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے اخیری فقرہ نقل کیا ہے (یعنی آپ کے پڑھنے کا حال)

(۱۱۸۹) عبداللہ بن ابوقیسؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ کبھی چار[۵۲] اور تین پڑھتے تھے کبھی چھ اور تین بھی کبھی آٹھ اور تین کبھی دس اور تین غرضکہ سات سے کم نہیں پڑھتے تھے اور تیرہ سے زیادہ نہیں

---

۵۱ یعنی تین ایام بیض کہتے ہیں وہ تیرہ چودھویں پندرھویں ان تینوں دنوں میں چاند کی روشنی سب دنوں سے زیادہ ہوتی ہے ۱۲ منہ ۵۲ غرض بار بار اللہ اکبر تعجب اور خوشی کی وجہ سے کہتے تھے ۱۲ منہ ۵۳ وتر عرب میں طاق عدد کو کہتے ہیں ۱۲ منہ ۵۴ یعنی چار رکعت تہجد کی اور تین وتر یا کبھی چھ رکعت تہجد کی اور تین وتر اور چونکہ سب کے آخر میں وتر ہے طاق عدد ہو جاتا ہے اس لئے ساری نماز تہجد کو بھی وتر کہہ دیتے ہیں ۱۲ منہ

پڑھتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۰) حضرت ابوایوب کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وتر پڑھنے ہر مسلمان پر لازم ہیں جو پانچ پڑھنے چاہے پانچ پڑھے اور جو تین پڑھنے چاہے تین پڑھے اور جو ایک پڑھنا چاہے ایک پڑھے۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۱) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر ہی کو پسند کرتا ہے لہٰذا تم اے قرآن پڑھنے والے (مسلمانو) وتر پڑھا کرو۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۲) حضرت خارجہ بن حذافہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تم پر ایک نماز اور زیادہ کر دی ہے وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے یہ اللہ نے تم پر نماز عشاء اور صبح صادق کے درمیان لازم کی ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۳) حضرت زید بن اسلمؒ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص سو جائے اور وتر نہ پڑھ سکے تو اسے چاہیے کہ انہیں صبح کے وقت پڑھ لے۔ یہ روایت ترمذی نے مرسلاً نقل کی ہے۔

(۱۱۹۴) عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں کون کونسی سورت پڑھتے تھے؟ فرمانے لگیں کہ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور نسائی نے عبدالرحمن بن ابزی سے نقل کی ہے اور امام احمد نے ابی بن کعب سے اور دارمی نے ابن عباس سے اور امام احمد و دارمی نے معوذتین کو ذکر نہیں کیا۔

لہ یعنی اپنی ذات و صفات میں لیکن ہے کوئی اسکی برابر نہیں ۱۲ لہ عرب میں سرخ اونٹوں سے زیادہ کسی مال کو ایسا عمدہ اور بہتر نہیں سمجھتے اس لئے آنحضرتؐ نے انہیں وتر پڑھنے کی رغبت دلانے کے لئے یہ فرمایا یعنی نماز وتر تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر پڑھنے ضروری ہیں ۱۲۔

(۱۱۹۵) حضرت حسنؓ بن علیؓ فرماتے ہیں مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چند کلمے سکھلائے تاکہ میں وتروں کی دعا قنوت میں پڑھا کروں (وہ یہ ہیں) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۶) حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وتروں میں سلام پھیرتے تو یہ کہتے سبحان الملک القدوس۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے اور نسائی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ اس کلمہ کو تین مرتبہ ذرا آواز سے کہتے تھے اور نسائی نے ایک روایت عبدالرحمن بن ابزیؓ سے نقل کی ہے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (وتروں میں) سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسری مرتبہ ذرا آواز بلند کرتے۔

(۱۱۹۷) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۱۹۸) حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے کہا کہ تم امیر المومنین حضرت معاویہؓ کی

۱۱۹۵ ترجمہ۔ یا الٰہی مجھ کو ہدایت کر تو ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے تو آرام دے ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے آرام دیا ہے اور کارسازی کر میرا ان لوگوں کے ساتھ جنکی تو نے کارسازی کی ہے اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اسمیں برکت دے اور بچالے تو مجھے اس برائی سے جو تو نے میرے مقدر میں لکھی ہو اسلئے کہ تو ہی حکم (ہر چیز پر) کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا تو ہمارا پروردگار برکت و عزت والا ہے ۱۲ سَبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الٰہی میں بوسیلہ تیری نرمخاطبی کے تیرے غصہ سے پناہ مانگتا ہوں اور بوسیلہ تیرے معاف کر دینے کے تیرے عذاب سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات (بابرکت) کے وسیلے سے تیرے (عذاب وغیرہ) سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور مجھ سے تیری تعریف نہیں ہو سکتی تو ویسا ہی ہے جیسا تو خود اپنی تعریف کرے ۱۲۔

بابت کیا کہتے ہو کہ وہ وتر کی ایک رکعت پڑھتے ہیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ فقیہ آدمی ہیں اچھا کرتے ہیں (جو کچھ کرتے ہیں) اور ایک روایت میں یہ ہے ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ نے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی اُن کے پاس ہی ابن عباسؓ کے غلام کھڑے تھے انھوں نے آکر ابن عباس سے ان کا قصہ سنایا ابن عباسؓ کہنے لگے چھوڑو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۱۹۹) حضرت بریدہؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ وتر پڑھنے واجب ہیں جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہمارے تابعداروں میں سے نہیں ہے وتر پڑھنے واجب ہیں جو شخص نہ پڑھے وہ ہمارے تابعداروں میں سے نہیں ہے وتر پڑھنے واجب ہیں جو شخص نہ پڑھے وہ ہمارے تابعداروں میں سے نہیں ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۱۲۰۰) حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص بغیر وتر پڑھے سو جائے یا بھول جائے تو اسے چاہئے کہ جب جاگے اور یاد آئے اسوقت انھیں پڑھ لے۔ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۲۰۱) حضرت امام مالکؒ کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے ابن عمرؓ سے وتروں کی بابت پوچھا کہ واجب ہیں (یا نہیں) ابن عمرؓ کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں پھر یہ شخص بار بار پوچھتا تھا (کہ واجب بھی ہیں یا نہیں) ابن عمرؓ یہی کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں۔ یہ روایت امام مالک نے موطا میں نقل کی ہے۔

(۱۲۰۲) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے جن میں نو سورتیں مفصل کی (یعنی) ہر رکعت میں تین تین سورتیں[۵۲] اور آخر میں قل ہو اللہ احد ہوتی تھی۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۰۳) نافعؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کے ہاں مکہ معظمہ میں تھا اور (اس روز) ابر ہونے تھا

---

[۵۲] ان دونوں روایتوں سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وتر پڑھنے واجب ہیں ۱۲ [۵۲] بعضی روایتوں میں انکی تفصیل اس طرح مذکور ہے کہ پہلی میں الہکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض۔ اور دوسری رکعت میں والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا۔ اور تیسری رکعت میں قل یا اور تبت اور قل ہو اللہ ۱۲۔

ابن عمر کو تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے) صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انھوں نے (صرف) ایک رکعت وتر کی پڑھ لی پھر جب ابر کھل گیا اور انھیں معلوم ہوا کہ ابھی رات باقی ہے تو انھوں نے ایک اور رکعت پڑھ کر (پہلی ایک رکعت کے ساتھ ملا دی اور بعد ازاں دو دو رکعت پڑھتے رہے اور جب پھر صبح ہونے کا اندیشہ ہوا تو پھر ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۲۰۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی تہجد میں) بیٹھکر نماز پڑھتے تھے اور بیٹھے ہی ہوئے پڑھتے پڑھتے جب آپ کو تیس چالیس آیتوں کی مقدار پڑھنا رہتا تھا تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے تھے اور رکوع سجدے کر کے دوسری رکعت میں اسی طرح[1] کرتے تھے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۰۵) حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ دو رکعت ہلکی سی اور بیٹھکر پڑھتے تھے۔

(۱۲۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے بعد ازاں دو رکعت کی نیت باندھ کر بیٹھے ہی بیٹھے اُن میں قرآن پڑھتے رہتے تھے اور جب رکوع کرنا چاہتے تھے تو کھڑے ہو کر رکوع کر لیتے تھے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۲۰۷) حضرت ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ رات کو جاگنا (تہجد کی نماز پڑھنے کے واسطے) بہت مشکل ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی وتر پڑھ چکے تو چاہئے کہ دو رکعت (نفل) پڑھ لیا کرے کیونکہ اگر رات کو یہ اُٹھ بیٹھا تو بہتر ہے ورنہ یہی دو رکعت اس کے لئے کافی[2] ہو جائیں گی۔ یہ روایت ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۰۸) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے کے بعد بیٹھ کر

---

[1] یعنی دوسری رکعت میں بھی اول بیٹھ کر پڑھتے تھے اور جب تیس چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کے پڑھنے لگتے اور بعد ازاں رکوع و سجدہ میں جاتے اس طرح نماز پڑھنی علماء نے جائز رکھی ہے ۱۲

[2] یعنی انھیں پڑھ لینے سے رات کے پڑھنے کا ثواب اسے مل جائے گا ۱۲ مرقات

دو رکعت پڑھتے تھے ایک رکعت میں اذا زلزلت اور دوسری میں قل یا ایہا الکفرون پڑھتے تھے۔ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

باب (وتر) قنوت پڑھنے کے بیان میں

پہلی فصل۔ (۱۲۱۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر بددعا کرتے یا کسی کے لئے دعا کرنی چاہتے تو اس رکوع کے بعد جو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہکر یہ دعا پکار کر پڑھتے اللھم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ہشام وعیاش بن ابی ربیعۃ اللھم اشدد وطاتک علی مضر واجعلہا علیہم سنین کسنی یوسف (ترجمہ) یا الٰہی تو ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو (کفار کے پنجہ سے) چھڑا یا الٰہی تو اپنا سخت غلبہ بھیج اور قحط سالی نازل فرما حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے قحط سالی کی طرح اور بنو لحیان میں عرب کے چند قبیلوں پر بددعا کرنے کے لئے یہ کہتے اللھم العن فلانا وفلانا (ترجمہ) یا الٰہی فلاں فلاں آدمیوں پر لعنت بھیج۔ پھر اللہ نے یہ آیت لیس لک من الامر شیء آخر تک نازل فرمادی (اور آپ اسی کی وجہ سے بددعا کرنے سے رک گئے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۱۱) عاصم احول کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے نماز میں دعاء قنوت پڑھنے کی بابت پوچھا کہ رکوع سے پہلے پڑھنی چاہئے یا بعد میں وہ فرمانے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء قنوت بعد رکوع کے تو فقط ایک مہینے پڑھی تھی (اور وہ بھی) اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو جنہیں قراء سبعون کہتے تھے کہیں (وعظ ونصیحت

۱؎ یہ تینوں مسلمان صحابی آنحضرتؐ کے کفار مکہ نے قید کر لئے تھے اور سخت تکلیف دیتے تھے اسلئے آنحضرتؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔ ۲؎ رسول اکرم صلعم کی اس بددعا سے مکہ والوں پر سات برس ایسا قحط رہا کہ مردوں کی ہڈیاں تک کھانے لگے تھے ۱۲ ۳؎ مضر ایک قبیلہ کا نام ہے۔ قبیلہ لحیان کفار کا بڑا ظالم تھا مسلمانوں کو سخت تکلیف دیتا تھا ۱۲ ۴؎ یعنی شہر قاری یہ لوگ اصحاب صفہ میں رہتے تھے جو محض علم دین کیلئے آنحضرتؐ کے خدمت میں رہتے تھے اور علم قرآن وغیرہ سے واقف ہو گئے تھے اسی لئے انہیں آنحضرتؐ نے ان کو بھیجا تاکہ جا کر لوگوں کو دعوت اسلام کریں اور انہیں احکام دین سکھلائیں چنانچہ اس ارادہ سے یہ روانہ ہوئے اور جب بیر معونہ پر پہنچے جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے تو عامر بن طفیل اور قبیلہ رعل وذکوان اور عصیہ نے انہیں شہید کر دیا انہیں قاتلین کیلئے آنحضرتؐ نے بددعا کی ہے اور یہ واقعہ ۴ھ میں ہوا ۱۲۔

بھیجا تھا (وہاں کے) لوگوں نے انھیں شہید کر دیا اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مارنے والے لوگوں پر ایک مہینے تک بعد رکوع کے دعاء قنوت پڑھکر بد دعا کی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل (۱۲۱۲) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فجر سب نمازوں کے آخر رکعت میں سمع اللہ من حمدہ کہنے کے بعد ایک مہینے تک بنی سلیم کے ان چند قبیلوں (یعنی) رعل اور ذکوان اور عصیہ پر بد دعا کی اور پیچھے سب لوگ آمین کہتے تھے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعاء قنوت پڑھکر پھر چھوڑ دی۔ یہ روایت ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۴) ابو مالک اشجعیؓ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ ابا جی تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کے پیچھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے یہاں کوفہ میں قریب پانچ سال کے نماز پڑھی ہے کیا یہ لوگ دعاء قنوت پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا اے میرے بچہ یہ تو بدعت ہے۔ یہ روایت ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل (۱۲۱۵) حسنؒ (بصری) کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے لوگوں کو جمع کر کے اُبی بن کعب کو ان کا امام بنایا اور اُبی بن کعب[۵۱] نے انھیں بیس رات تک نماز پڑھائی اور دعاء قنوت سوائے پچھلے پندرہ دنوں کے اوروں میں نہیں پڑھی اور جب آخر کے دس روز رہ گئے تو اُبی مسجد میں نہ آئے بلکہ مکان ہی میں نماز پڑھنے لگے اس لئے لوگ کہا کرتے تھے کہ اُبی بن کعب بھاگ گئے۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ اور انسؓ بن مالک سے کسی نے دعاء قنوت کی بابت پوچھا (کہ رکوع کے بعد چاہئے یا پہلے) کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع کے پڑھی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کبھی رکوع سے پہلے اور کبھی رکوع کے بعد پڑھی ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] یہ اُبی بن کعب بڑے قاری بلکہ سید القراء ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں انھوں نے سارا قرآن شریف حفظ کر لیا تھا اس لئے انھیں امام مقرر کیا ۱۲۔

باب ماہ رمضان میں عبادت کرنے (یعنی تراویح وغیرہ پڑھنے) کا (بیان)

پہلی فصل۔ (۱۲۱۶) حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجرہ[۱] بوریہ کا مسجد میں بنا کر اس میں چند رات نماز پڑھی اور لوگ بھی جمع ہو کر (آپ کے پیچھے پڑھتے رہے) بعد ازاں ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی اس لئے لوگوں کا یہ گمان ہوا کہ شاید آپ سو گئے ہیں چنانچہ بعض نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ (جاگ کر) تشریف لے آویں (مگر آنحضرت تشریف نہ لائے) پھر (صبح کو) آپ نے یہ فرمایا میں تمہاری رات کی باتیں برابر دیکھتا رہا لیکن مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے اگر فرض ہو جائے تو تم شاید نہ پڑھ سکو لہذا تم اپنے مکانوں میں پڑھ لیا کرو کیونکہ سوائے فرضوں کے مرد کی نماز وہی بہتر ہے جو اپنے مکان[۲] میں پڑھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۱۷) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں عبادت کرنے کی بہت ترغیب دیتے تھے مگر ان واجب نہیں فرماتے تھے بلکہ یہ فرماتے کہ جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب سمجھ کر عبادت کرے تو اس کے پہلے گناہ سب بخشے جاتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور یہ عبادت (یعنی تراویح) ایسی ہی بے اہتمام رہی بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں بھی یہی حال رہا بعد ازاں شروع خلافت حضرت عمر میں بھی یہی کیفیت رہی (پھر[۳] اس کا اہتمام کیا گیا)۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۱۸) حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز پڑھ چکے تو اسے چاہئے کہ کچھ نماز گھر میں بھی جا کر پڑھ لیا کرے کیونکہ گھر میں نماز پڑھنے سے

---

[۱] یہ حجرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کے لئے بنایا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں بوریہ وغیرہ کا حجرہ بنا لینا جائز ہے لیکن یہ شرط ہے کہ وہاں تنگی نہ ہو جائے بلکہ ایسی جگہ بنانا چاہئے جس کی کسی وقت بھی ضرورت نہ پڑتی ہو اور اگر مسجد میں تنگی ہونے لگے تو جائز نہیں ہے ۱۲ [۲] مکان میں نماز پڑھنے سے چونکہ ریاء کا شبہ نہیں ہوتا اور فرضوں میں چونکہ اعلان کی ضرورت ہے تاکہ دوسرے بھی دیکھ کر پڑھنے لگیں اس لئے ان کا مسجد ہی میں پڑھ لینا ضروری ہے ۱۲۔

[۳] یعنی اخیر خلافت میں حضرت عمر ہی نے اس کا اہتمام کیا ۱۲۔

اللہ تعالیٰ برکت[1] دیتا ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل - (۱۲۱۹) حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ہم (رمضان شریف میں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھ رہے تھے آپ نے سارے مہینے میں ہمیں کوئی (اور علیحدہ) نماز نہیں پڑھائی جب ماہ مبارک کے سات دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں تہائی رات نماز (یعنی تراویح) پڑھائی پھر اس سے اگلے روز نہیں پڑھائی اور جب پانچ دن باقی رہ گئے تو نصف رات تک ہمیں نماز (تراویح) پڑھائی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش کہ ہمیں نماز نفل تو اور زیادہ رات تک پڑھایا کرتے آپ نے فرمایا کہ جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر اپنے گھر جاتا ہے تو اس کی ساری رات ہی نماز پڑھنے کا ثواب پاتا ہے (خیر) جب چوتھی رات (یعنی چھبیسویں تاریخ) ہوئی (تو ہم انتظام نماز پڑھانے کا دیکھتے رہے) آپ نے آدھی رات باقی رہنے تک نماز نہ پڑھائی اور جب تین دن (باقی) رہ گئے (یعنی ستائیسویں تاریخ ہوئی) تو آپ نے اپنے گھر والوں اور اپنی عورتوں اور سب آدمیوں کو جمع کر کے نماز پڑھانی شروع کی (اور اس قدر رات تک پڑھاتے رہے) ہمیں اندیشہ تھا کہ شاید ہمیں فلاح ہی نہ ملے (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا فلاح کیا ہے کہنے لگے سحری کھانا اور پھر باقی مہینے میں ہمیں نماز نہیں پڑھائی۔ یہ روایت ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح نقل کی ہے مگر ترمذی نے یہ نہیں ذکر کیا کہ پھر ہمیں باقی مہینے میں نماز نہیں پڑھائی۔

(۱۲۲۰) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ اپنی باری میں) رات کو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ دیکھا میں جو (آپ کی تلاش میں) نکلی یکایک کیا دیکھتی ہوں کہ آپ بقیع[2] میں ہیں (مجھے دیکھکر) فرمانے لگے کیا تجھے اندیشہ ہوا کہ اللہ اور اللہ کا رسول تجھ پر ظلم کرینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تو یہی گمان ہوا تھا کہ شاید آپ اپنی اور کسی بی بی کے پاس چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا (یہ بات نہیں بلکہ میں اس لئے چلا آیا تھا کہ) اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں

---

[1] یعنی گزرے ہوئے روزوں میں اللہ تعالیٰ نیک عمل کی توفیق اور عمر اور رزق میں برکت دیتا ہے ۱۲ [2] باقی جنت البقیع مدینہ منورہ میں ایک قبرستان کا نام ہے اسی کو جنت بقیع بھی کہتے ہیں ۱۲ [3] یعنی رسول تیری باری کی رات میں اپنی کسی اور بی بی کے پاس چلے جائیں ایسا نہیں ہو سکتا ۱۲

اس آسمان دنیا پر آجاتا ہے اور جسکے قبیلۂ کلب[1] کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گناہ ہوتے ہیں انھیں بخشدیتا ہے۔ یہ روایت ترمذی نے اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اور رزین نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ جو لوگ دوزخ کے مستحق ہیں (اُن کے اس قدر گناہ (بخشدیتا ہے) ترمذی کہتے ہیں میں نے محمد یعنی امام بخاری سے سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔

(۱۲۲۱) حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے آدمی کا اپنی گھر میں نماز پڑھنا سوائے فرضوں کے میری اس مسجد میں پڑھنے سے بہتر[2] ہے۔ یہ روایت ابوداؤد نے اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۲۲۲) حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد جارہا تھا وہاں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی نماز پڑھ رہے ہیں اور چند آدمیوں کو ایک شخص جماعت ہی کرا رہا ہے (یہ حال دیکھکر) حضرت عمرؓ فرمانے لگے میں ان سب لوگوں کو اگر ایک ہی پڑھنے والے کے پیچھے جمع کردوں تو واقعی بہتر ہو (چنانچہ) پھر اسی ارادہ سے سب کو حضرت اُبی بن کعب کے پیچھے کیا (وہی سب کو نماز پڑھاتے تھے) کہتے ہیں پھر جو میں ایک رات کو حضرت عمرؓ کے ساتھ گیا تو سب لوگ (ان کے حکم کے مطابق) اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور چونکہ وہ اول ہی رات میں نماز پڑھ رہے تھے اس لئے حضرت عمرؓ فرمانے لگے یہ کیا اچھی بدعت[3] ہے اور جو وقت یہ لوگ سوتے رہتے ہیں اسوقت یہ نماز پڑھنی اس (وقت کی) نماز سے بہتر ہے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۲۲۳) سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعب اور تمیم[4] داری کو یہ حکم دیا کہ یہ دونوں رمضان شریف میں لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھایا کریں (سائب کہتے ہیں) اور

---

[1] عرب میں اس قبیلہ بنو کلب کے ہاں سب سے زیادہ بکریاں تھیں انکی برابر اسوقت کوئی نہ تھا اس لئے آنحضرتؐ نے بالغہ کے لئے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ بندوں کو بخشدیتا ہے ۱۲ منہ [2] یعنے باوجودیکہ مسجد نبوی میں ایک نماز کے پڑھنے سے ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے لیکن بایں ہمہ نفلوں کا پڑھنا اپنے مکان ہی میں افضل ہے ۱۲ [3] یعنی یہ تقرر جماعت اچھی بدعت ہے اور یہاں بدعت کے معنے لغوی ہیں یعنی نئی بات ہے لیکن ناجائز نہیں ہے ۱۲ [4] یعنی کبھی یہ امام ہوں کبھی وہ اور باری باری سے نماز پڑھایا کریں ۱۲

امام اُن دنوں میں دو سو آیتوں کی سورت پڑھتے تھے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوتا کہ لاٹھیوں[۵۱] پر سہارا لیکر کھڑے ہوتے تھے اور صبح صادق کے قریب ہی نماز سے فارغ ہوتے تھے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۲۲۳) اعمش سے کہا ہم ہمیشہ رمضان شریف کے وتروں میں لوگوں کو کفار پر لعنت بھیجتے ہوئے دیکھتے تھے اور (اس زمانہ میں) امام سورۂ بقر کو آٹھ رکعت میں پڑھتا تھا اور اگر کبھی بارہ میں پڑھ لیتا تھا تو لوگوں کو بہت ہلکی نماز معلوم ہوتی تھی۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۲۲۴) حضرت عبداللہ بن ابوبکرؒ کہتے ہیں میں نے اپنی سے سُنا وہ کہتے تھے کہ ہم رمضان شریف میں جب نماز (تراویح) سے فارغ ہوتے تھے تو بوجہ اندیشہ سحری کے وقت جاتے رہنے کے خادموں سے جلدی کھانا تیار کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ صبح صادق ہو جانے کے اندیشہ سے جلدی کھانا تیار کرتے تھے۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۲۲۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تو جانتی ہے کہ یہ رات یعنی نصف شعبان کی رات میں کیا ہوتا ہے۔ کہتی ہیں (میں نے پوچھا) کیا ہوتا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا۔ تمام اولاد آدم جو اس سال میں پیدا ہونے والی ہے سب لکھدی[۵۲] جاتی ہے اور جتنے اون کی اولاد میں کے اس سال میں مرنے والے ہیں وہ بھی لکھدیئے جاتے ہیں اور اسی رات میں نیک اعمال (آسمان کو) اُٹھائے جاتے ہیں اور رزق سب کے اُتار دیئے جاتے ہیں۔ کہتی ہیں (میں نے کہا) یا رسول اللہ پھر سب آدمی اللہ ہی کی رحمت سے جنت میں جائینگے آپ نے تین مرتبہ فرمایا (ہاں) سب اللہ ہی کی رحمت سے جنت میں جائیں گے میں نے کہا اور نہ آپ یا رسول اللہ (بغیر رحمت الٰہی کے جاسکیں گے) آپ نے اپنے سر[۵۳] پر ہاتھ رکھکر تین مرتبہ فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ رحمت الٰہی (کا پلہ) مجھے ڈھک لے۔ یہ روایت بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۱۲۲۶) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ فرماتے تھے

---

[۵۱] اس سے معلوم ہوا کہ نقلوں میں لاٹھیوں پر سہارا لیکر کھڑے ہونا اور پڑھنا جائز ہے ۱۲ [۵۲] یعنی لوح محفوظ سے نقل کے علاوہ پھر لکھدی جاتی ہو کیونکہ لوح محفوظ میں اول ہی لکھا گیا ہو ۱۲ [۵۳] آپ یہ تین مرتبہ کیوں سر پر ہاتھ رکھتے ہیں ۱۲

کہ نصف شعبان کی رات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور سوائے مشرک کے یا کینہ رکھنے والے کے اپنی تمام مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے نقل کی ہے اور اُن کی روایت میں یہ ہے کہ دو شخصوں کی (یعنی) مشرک اور کینہ رکھنے والے کی (اپنی بھائی سے) مغفرت نہیں کرتا۔

(۱۲۲۸) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم رات کو نماز پڑھا کرو اور دن میں روزہ رکھا کرو کیونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ سورج کے چھپتے ہی آسمان دنیا پر آجاتا ہے اور فجر کے ہونے تک یہ فرماتا ہے کہ کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں بخشوانے والا ہوں اُس کے گناہ بخشدوں کوئی ہے روزی مانگنے والا کہ میں اسے روزی دوں کوئی ہے بیمار کہ میں اسے تندرستی دوں کوئی ہے ایسا اور ایسا۔ یہ روایت بیہقی نے دعوات الکبیر میں نقل کی ہے۔

باب نماز چاشت کے (بیان میں)

پہلی فصل - (۱۲۲۹) حضرت عتبان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز ہمارے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے دھو کر آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔ میں نے آپ کو کبھی ایسی ہلکی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا ہاں رکوع سجدے پورے کرتے تھے اور ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ یہ چاشت کے وقت کا قصہ ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۳۰) حضرت معاذہؓ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت کے وقت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے وہ بولیں کہ چار رکعت اور جو کبھی اللہ کو منظور ہوتا زیادہ بھی کر دیتے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۱) حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے صبح تمہارے ہر جوڑ پر

لہ یعنی اگر کوئی کسی کو قتل کر ڈالے تو اُس کی بھی مغفرت نہیں ہوتی کیونکہ یہ حق العباد ہے بغیر بندوں کے معاف نہیں ہوتا ۱۲ سے یعنی ہر ضرورت اور ہر تکلیف کا نام لیکر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پکارتا ہے ۱۲ منہ آپ ہی ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اور ان کا نام فاختہ ہے ۱۲۔

صدقہ لازم ہوتا ہے اور سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور لا الٰہ الا اللہ کہنا اور اللہ اکبر کہنا اور اچھی بات کسی کو بتا دینی اور بری بات سے روک دینا یہ سب صدقہ ہے اور ان سب کے عوض چاشت کے وقت دو رکعت پڑھنی کافی ہو جاتی ہیں یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۲) حضرت زید بن ارقم روایت کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھکر یہ کہا کہ اسوقت نماز پڑھنے سے ایک اور وقت نماز پڑھنی افضل ہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والی لوگوں کی نماز اسوقت (عمدہ) ہوتی ہے کہ جب (گرمی کی وجہ سے) اونٹوں کے بچوں کے پاؤں تپنے لگیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۲۳۳) حضرت ابو درداء اور حضرت ابوذر دونوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بزرگ و برتر سے نقل کرتے تھے کہ وہ فرماتا ہے اے اولاد آدم تم میرے لئے شروع دن میں چار رکعت پڑھ لیا کرو میں تمہارے سارے دن کی حاجتیں پوری کروں گا۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے اور ابو داؤد اور دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور امام احمد نے ان سب سے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۴) حضرت بریدہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (صحابہ سے) فرماتے تھے انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے صحابہ کہنے لگے یا نبی اللہ اسقدر صدقہ کرنیکی کس میں طاقت ہے آپنے فرمایا کہ مسجد میں اگر تھوک پڑا ہو تو اسے کھرچکر پھینکدینا اور راستہ میں سے کوئی شے (تکلیف دینے والی) علیحدہ کر دینا یہ سب صدقہ میں ہیں) اور اگر کچھ بھی نہ ملے تو چاشت کے وقت دو رکعت پڑھ لینی کافی ہو سکتی ہیں یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

---

۱ یعنی ہر جوڑ جو صحیح و سالم قابل کاروبار ہیں ان پر شکرانہ کے لئے صدقہ لازم ہے اور ان سبحان اللہ وغیرہ کے پڑھنے سے وہ شکرانہ ادا ہو جاتا ہے ۱۲ ۲ یہ وہ وقت بہت تھوڑے دن چڑھے نماز پڑھ رہے تھے ۱۲ مرقات ۳ یہ وقت قریب ڈیڑھ پہر دن چڑھے ہوتا ہے اور وجہ افضلیت کی یہ ہے کہ یہ وقت سستی کا ہوتا ہے لہذا اسوقت نماز پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے ۱۲ ۴ لازم سے مراد وجوب شرعی نہیں جس کا تارک گنہگار ہوتا ہے بلکہ مراد تاکید ہے ۱۲۔

(۱۲۳۵) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے بہشت میں ایک سونے کا محل بنا دیتا ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ ہم بجز اسی سند کے اور کسی سند سے اسے نہیں جانتے۔

(۱۲۳۶) حضرت معاذ بن انسؓ جہنی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اُسی جگہ بیٹھا رہے اور بجز بھلی بات کے اور کچھ نہ بولے یہاں تک کہ چاشت کے وقت دو رکعت[۵۱] پڑھ لے تو اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگوں سے بھی زیادہ کیوں نہ ہوں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل ۔ (۱۲۳۷) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چاشت کے وقت دو رکعت ہمیشہ پڑھتا رہا تو اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگوں کی برابر کیوں نہ ہوں۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ چاشت کے وقت آٹھ رکعت پڑھتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگر میرے والدین[۵۲] بھی زندہ ہو کر آویں تو اُن کے (ملنے کے لئے بھی میں اُنہیں نہیں چھوڑوں گی۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

(۱۲۳۹) حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھنے لگتے تھے تو ہم یہ سمجھا کرتے تھے کہ اب آپ چھوڑیں گے نہیں اور جب چھوڑ دیتے تو ہم یہ سمجھتے کہ اب پڑھیں گے نہیں (یعنی کبھی ہمیشہ پڑھتے رہتے تھے اور کبھی چھوڑے ہی رکھتے تھے)۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۰) مورق عجلی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ تم چاشت کی نماز پڑھتے ہو

---

[۵۱] شیخ شہاب الدین سہروردی نے لکھا ہے کہ جس عمل کی جزا میں فی الحال ہی نورانیت باطن حاصل ہو وہ یہی ہے کہ صبح کی نماز پڑھ کر وہیں بیٹھا رہے اور چاشت کی نماز پڑھ کر اُٹھے دنیا ہی میں اُسے یہ اجر عظیم ملجائیگا ۱۲ [۵۲] حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح فرمانے سے اوروں کو اس نماز کے پڑھنے کا شوق و رغبت دلاتا ہے ۱۲۔

(یا نہیں) کہنے لگے نہیں میں نے پوچھا اور حضرت عمرؓ کہنے لگے وہ بھی نہیں میں نے پوچھا اور حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے وہ بھی نہیں میں نے کہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے میرے خیال میں تو آپ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

باب نماز نفل پڑھنے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۴۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کے وقت حضرت بلالؓ سے فرمایا اے بلال بتا تو سہی تو نے حالت اسلام میں ایسا کونسا عمل کیا ہے جس سے تجھے (بہشت میں جانیکی) زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے بہشت میں اپنے آگے تیری جوتیوں کی آواز سنی تو انھوں نے عرض کیا میں نے تو اپنے نزدیک ایسی زیادہ امید کا کوئی عمل نہیں کیا ہاں یہ تو کیا ہے کہ جس وقت رات دن میں میں وضو کرتا ہوں تو اسی وضو سے جسقدر میرے مقدر میں ہے نماز ضرور پڑھتا رہتا ہوں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۴۲) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہمارے تمام کاموں کے لئے (دعاء) استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے کلام مجید کی کوئی سورت سکھلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کو کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ فرضوں کے علاوہ دو رکعت پڑھکر یہ دعا پڑھ لیا کرے اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من

---

۱ شارح ابن عمر کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ مسجد میں اذان سے نہیں پڑھتے تھے یا یہ اذان نہیں پڑھتے تھے کیونکہ آنحضرت صلعم سے اس نماز کا پڑھنا اکثر احادیث سے ثابت ہے ۱۲ ۲ آنحضرت صلعم کا یہ سننا یا مکاشفہ سے تھا یا کہ شب معراج کا قصہ ہے ۱۲ ۳ ترجمہ۔ یا الٰہی میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں تیرے ہی علم کے وسیلہ سے اور (نیک عمل کرنیکی) قدرت مانگتا ہوں تیری ہی قدرت کے واسطے سے اور تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں قادر نہیں تو سب چیز کو جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو پوشیدہ باتوں کا بھی جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو اس امر (یعنی میری مراد) کو میرے حق میں بہتر سمجھے (یعنی) میرے دین میں اور میری روزی میں اور میری آخرت میں یا کہا دنیا میں اور آخرت میں آسان کام پر مجھے قدرت دے اور میرے واسطے اسے آسان کرکے پھر اس میں میرے واسطے برکت دے اور اگر تو اس امر کو میرے دین میں اور میری روزی میں اور میری آخرت میں یا کہا دنیا میں اور آخرت میں برا سمجھے تو اسے مجھ سے پھیر اور مجھے اس سے پھیر دے اور جسجگہ (جس حق میں) بھلائی ہو وہاں کی طاقت دے پھر اسکے ساتھ مجھے راضی کر ۱۲

فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری یا[1] فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری یا فرمایا فی عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ اور آپ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت کا بھی نام لیوے یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۲۴۳) حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکرؓ نے ایک حدیث بیان کی اور بہت ہی سچ بیان کی وہ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص گناہ کرتا ہو اور پھر اچھا وضو کرتا ہے اور نماز پڑھکر اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہوں کی) بخشش چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ضرور ہی معاف کر دیتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ (ترجمہ جو لوگ بےحیائی کی باتیں یا اپنی جانوں پر ظلم کے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی اس سے بخشش چاہتے ہیں (تو ان کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں) یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے آیت نہیں ذکر کی۔

(۱۲۴۴) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت پیش آتی[2] نماز (زیادہ) پڑھا کرتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۵) حضرت بریدہؓ کہتے ہیں ایک روز صبح ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلا کر یہ فرمایا کہ تم کو کس عمل کی وجہ سے مجھ سے بھی پہلے بہشت میں پہنچ گئے کیونکہ جب میں بہشت میں گیا تو تمہارے جوتوں کی آواز اپنے سے بھی آگے سنی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت ضرور پڑھ لیتا ہوں اور جس وقت بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ پر اللہ کے واسطے دو رکعت پڑھنی ضروری ہیں۔

---

[1] خلل دماغ علیہا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ جب آدمی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس پر عالم بریت کھل جاتا ہے جس کی وجہ سے دنیا کی پروا نہیں رہتی خواہ کار دنیوی ہو یا نہ ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں کی وجہ سے (تم بہشت میں پہلے پہنچ گئے ہو) - یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۶) حضرت عبداللہ بن اوفیٰ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جس شخص کو کوئی حاجت اللہ یا کسی آدمی کی طرف ہو تو اسے چاہئے کہ خوب اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نفل پڑھے اور اللہ کی تعریف کرکے نبی پر درود بھیجے بعد ازاں یہ دعا پڑھے۔ لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العلمین اسالک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل برّ والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضی الا قضیتہا یا ارحم الراحمین۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

صلوٰۃ تسبیح کا بیان

(۱۲۴۷) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے والد یعنی) عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا اے میرے چچا عباس کیا نہ بخشدوں میں کیا نہ دیدوں تمہیں کیا نہ بیان کروں تمہیں کیا نہ کرنی بتاؤں دس خصلتیں کہ جب انہیں تم کرلو تو تمہارے گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے

---

۱۲ ترجمہ۔ سوائے اللہ بردبار بخشش کرنیوالے کے اور کوئی معبود نہیں اور وہ پاک اور عرش عظیم کا پروردگار ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہان والوں کا (اے اللہ) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے اسباب کا اور ایسے عمل کا جن سے تیری بخشش لازم ہو اور ہر بھلائی سے فائدہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں تو میرے تمام گناہ معاف کئے اور تمام غم دور کر اور میری حاجت جو تیری رضامندی کے موافق ہو اسے پوری کر اے بہت رحم کرنیوالے رحم کرنیوالوں سے ۱۲

۱۲ یعنی اس قسم کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور ابوعثمان زاہد نے لکھا ہے کہ میں نے رفع سختی اور غم کیلئے صلوٰۃ تسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی اور ابن عباس بھی صلوٰۃ تسبیح ہر جمعہ کو پڑھتے اور انہیں سے یہ منقول ہے کہ پہلی رکعت میں الحکم التکاثر پڑھے اور دوسری میں والعصر اور تیسری میں قل یا اور چوتھی میں قل ھو اللہ اور بعضی روایت میں یہ ہے کہ پہلی میں اذا زلزلت اور دوسری میں والعادیات اور تیسری میں اذا جاء اور چوتھی میں قل ھو اللہ اور کل تسبیحات تین سو مرتبہ ہوں گی لہٰذا اگر اتفاق سے سجدہ سہو واقع ہو جائے تو اس میں یہ تسبیحات نہ پڑھے ۱۲۔

جو بھولکر ہو گئے اور جو جانکر کئے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر کے سب ہی معاف ہو جائیں۔ (وہ یہ ہے کہ) تم کھڑے ہو کر چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ ہر رکعت میں الحمد اور کوئی سورت پڑھو۔ جب پہلی رکعت میں الحمد و سورت پڑھ چکو تو کھڑے ہی کھڑے پندرہ مرتبہ یہ کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر جب رکوع میں جاؤ تو رکوع میں دس مرتبہ یہی کہو اور رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ یہی کہو پھر سجدہ میں جا کر سجدہ میں دس مرتبہ کہو اور سجدہ سے سر اٹھا کر بیٹھے ہوئے دس مرتبہ کہو پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ کہو پھر اس سجدہ سے بھی سر اٹھا کر دس مرتبہ کہو (غرضکہ اس ترتیب سے) ہر رکعت میں یہ پچھتر مرتبہ ہوئے۔ چاروں رکعت میں اسی طرح پڑھو اگر ہر دن میں ایک دفعہ پڑھنے کی تم میں طاقت ہو تو یہ کرو ورنہ ہر جمعہ میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو ہر سال میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو (خیر ساری) عمر ہی میں ایک دفعہ پڑھ لینی چاہئے۔ یہ روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے اور اسی طرح ترمذی نے ابو رافع سے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن بندہ کے سب عملوں سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہو گئی تو مراد حاصل ہو گی اور نجات ہو جائے گی اور اگر نماز میں کمی رہی تو نہایت نقصان اور ٹوٹا نامیدی کا ہوگا اور اگر فرضوں ہی میں کچھ کمی رہی تو اللہ برکت و عزت والا (اپنے فرشتوں سے) فرمائے گا میرے بندے کی نفلیں دیکھو کہ پڑھی تھیں یا نہیں (اگر نفلیں ہوں گی) تو کچھ فرضوں میں کمی ہوئی اُن سے پوری کر دی جائیگی پھر باقی اور عملوں کا بھی اسی طرح حساب ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ پھر زکوٰۃ کا حساب اسی طرح[1] ہوگا پھر سب عملوں کا اسی طرح حساب لیا جائیگا۔ یہ روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور امام احمد نے کسی (اور) شخص سے نقل کی ہے۔

(۱۲۴۹) حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف ایسا زیادہ کسی عمل کی وجہ سے متوجہ نہیں ہوتا جیسا دو رکعت پڑھنے سے ہوتا ہے اور جب تک

[1] یعنی اگر فرض روزے میں نقصان رہیگا تو نفلی روزے سے پورا کر دیا جائیگا اور اگر فرض حج میں نقصان ہوگا تو نفلی حج یا عمرے سے پورا کر دیا جائیگا اور اگر زکوٰۃ میں ہے تو صدقہ نفلی سے ۱۲۔

یہ نماز میں ہے اس کے سر پر رحمت نازل ہوتی رہتی ہے اور بندے اپنے اللہ تعالیٰ سے ایسے کسی وقت قریب نہیں ہوتے جیسے اس وقت ہوتے ہیں کہ جب ان کے منہ سے کلام مجید نکلتا رہے (یعنی قرآن شریف پڑھتے رہیں۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

باب سفر کی نماز کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۵۰) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی تھیں اور ذوالحلیفہ[۵۱] میں جا کر عصر کی دو رکعت پڑھیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۵۱) حضرت حارثہ بن رضؓ وہب خزاعی کہتے ہیں کہ منیٰ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی باوجودیکہ ہم اسقدر[۵۲] زیادہ آدمی تھے کہ ایسے اور کبھی نہ تھے اور امن میں بھی تھے (یعنی کسی دشمن کا خوف بھی نہ تھا) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۵۲) یعلی ابن امیہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے اِنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (ترجمہ) اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں تکلیف دیں گے تو تم اپنی نمازوں میں قصر کر لیا کرو) اور اب ہم لوگوں کو کوئی اندیشہ نہیں) سب لوگ امن میں ہیں (لہٰذا اس آیت کا اب کیا حکم[۵۳] ہے) انھوں نے فرمایا کہ جس بات کا تجھ (فکر اور) تعجب ہو رہا ہے اس کا مجھے بھی تعجب سا ہوا تھا اور میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی بابت پوچھا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں (یہ آسانی) صدقہ کی ہے لہٰذا تم بھی اس کے صدقہ کو قبول کرو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۵۳) حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (روانہ ہوتے ہی) مدینہ واپس آنے تک ہمیں دو دو رکعت پڑھاتے رہے کسی نے انس رضؓ سے پوچھا کہ تم مکہ میں کچھ (دنوں) ٹھہرے بھی تھے کہنے لگے ہاں

---

[۵۱] ذوالحلیفہ مدینہ منورہ سے تین کوس پر ایک جگہ ہے ۱۲ [۵۲] یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے اسوقت صحابی بکثرت تھے ۱۲

[۵۳] کیونکہ اس آیت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر کفار کا اندیشہ ہو تو نماز قصر پڑھو ورنہ نہیں ۱۲۔

دن رات[1] ٹھیرے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۵۴) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا اور وہاں جاکر اٹھارہ دن ٹھیرے رہے (اور فرضوں کی) دو ہی دو رکعت پڑھتے رہے اور ابن عباسؓ کہتے ہیں ہم بھی جب مکہ اور اپنے (مدینہ کے) درمیان کہیں انیس دن ٹھیرتے ہیں تو دو ہی دو رکعت (فرضوں کی) پڑھتے ہیں ہاں جب اس سے زیادہ ٹھیرتے ہیں تو پھر چار رکعت (پوری) پڑھتے ہیں یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۲۵۵) حفص بن عاصم کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ مکہ کے راستہ میں تھا انھوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعت پڑھائیں پھر اپنے خیمہ میں آکر بیٹھ گئے اور لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ لوگ کیا پڑھ رہے ہیں میں نے کہا کہ نفلیں پڑھ رہے ہیں کہنے لگے اگر میں نفلیں پڑھتا ہوتا تو نماز ہی پوری نہ پڑھتا[2] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ رہا ہوں سفر میں دو رکعت سے زیادہ کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۵۶) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں (دو دو نمازیں یعنی) ظہر اور عصر و مغرب اور عشا کو جمع کرکے پڑھ لیتے تھے۔ یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۲۵۷) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کے وقت فرض نماز کے علاوہ اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے اشاروں سے نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور وتر بھی سواری ہی پر پڑھ لیتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل

(۱۲۵۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کیا ہے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ اگر دس دن سے کم ٹھیرنے کا قصد کرے تو نماز پوری پڑھنی لازم نہیں بلکہ قصر کرے یعنی جو وقت کے چار فرض ہوں دو پڑھے یہی معنی قصر کے ہیں ۱۲

[2] یعنی اگر سفر میں نفلیں پڑھنی ضروری ہوتیں تو فرضوں کا پورا پڑھنا اولیٰ اور اہم ہوتا اور فرض ہی کم کر دیئے تو نفلوں کا ترک کرنا اولیٰ ہی کیونکہ فرضوں کا پورا پڑھنا اولیٰ ہی بہ نسبت نفلوں کے ۱۲

(یعنی) نماز قصر بھی کی ہے اور پوری بھی پڑھی ہے۔ یہ روایت شرح سنہ میں نقل کی ہے۔

(۱۲۵۹) عمران بن حصینؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور لڑائیوں میں بھی رہا ہوں اور فتح مکہ میں بھی آپ کے ساتھ تھا آپ (اس وقعہ) مکہ میں اٹھارہ روز ٹھیرے تھے اور سوائے دو رکعت کے اور نماز نہیں پڑھتے تھے (اور سلام پھیر کر یہ) فرما دیتے اے شہر والو تم اپنی چار رکعت پوری کر لو کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۰) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعت ظہر کی پڑھی ہیں اور بعد ظہر کے (سنتیں بھی) دو ہی پڑھی ہیں اور ایک روایت میں یہ ہے کہ میں نے سفر اور حضر[۲] میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعت پڑھی ہیں اور بعد میں بھی دو ہی رکعت اور سفر میں ظہر کی دو رکعت اور بعد میں بھی دو ہی رکعت اور دو ہی رکعت عصر کی پڑھی ہیں اور اس کے بعد (کوئی سنت وغیرہ) نہیں پڑھی اور مغرب کی حضر اور سفر میں برابر تین ہی پڑھتے تھے۔ اس نماز میں کچھ حضر سفر میں کمی زیادتی نہیں ہوتی اور یہی دن کے وتر (کہلاتے) ہیں اور اس کے بعد میں دو رکعت پڑھتے تھے۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۱) حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ تبوک کی لڑائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح کرتے تھے کہ) اگر آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل[۳] جاتا تو ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھ لیتے اور اگر سورج کے ڈھلنے سے پہلے کوچ ہو جاتا تو ظہر کے وقت میں تاخیر کر کے عصر کے لئے اترتے (اور اسوقت

---

[۱] یعنی جن فرضوں کی چار رکعت ہیں ان میں قصر کیا اور جن کی تین مثل مغرب یا دو جیسے صبح تو اس کی پوری نماز پڑھی ہے حدیث کے اس معنے سے اور حدیثوں میں تعارض نہیں ہوتا اور صاحب سفر السعادت نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے چار فرضوں کا پڑھنا ثابت نہیں ہوتا اور یہ حدیث راوی ابراہیم بن یحییٰ کی وجہ سے جو اس میں راوی ہیں ضعیف ہے ۱۲ [۲] حضر یعنی اپنے شہر میں ہو سفر میں نہ ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں سنتیں پڑھنی بھی جائز ہیں اگر جلدی سفر کی نہ ہو ۱۲ [۳] ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت سے پہلے ہی آپ نماز پڑھ لیتے تھے مگر یہ حدیث صحیحین کی حدیث کے چونکہ مخالف ہے اور ابوداؤد کا بھی یہی قول ہے کہ پہلے پڑھ لینے کی کوئی حدیث قوی نہیں ہے لہٰذا اب اس پر عمل کرنا منسوخ ہو گیا ۱۲۔

دونوں کو پڑھ لیتے) اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے (یعنی) آپ کے کوچ کرنے سے پہلے اگر سورج چھپ جاتا تو مغرب اور عشاء کو اکھٹی پڑھ لیتے اور اگر سورج کے چھپنے سے پہلے کوچ ہو جاتا تو مغرب میں تاخیر کر کے عشاء کے لئے اترتے پھر دونوں کو اکھٹی پڑھ لیتے۔ یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے اور نفلیں پڑھنی چاہتے تو اپنی اونٹنی کا مونہ قبلہ کی طرف کر کے (نیت باندھنے کے لئے) اللہ اکبر کہتے پھر جس طرف سواری کا مونہ رہتا آپ اسی طرف نماز پڑھتے رہتے تھے۔ یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۳) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا تھا (جب میں لوٹکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو) دیکھا آپ اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے مشرق کی طرف مونہ کئے نماز پڑھ رہے تھے اور سجدہ کے لئے رکوع سے کسی قدر زیادہ[۵۱] جھکتے تھے یہ روایت ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۲۶۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ منیٰ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی اور بعد میں آپ کے حضرت ابوبکرؓ نے پڑھی۔ اور ان کے بعد حضرت عمرؓ نے اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ بھی اپنی شروع[۵۲] خلافت میں دو ہی رکعت پڑھتے تھے بعد اس کے پھر چار رکعت پڑھنے لگے تھے اسی لئے (میں یعنی) ابن عمر بھی جب امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو (امام کی تابعداری کی وجہ سے) چار رکعت پڑھتا ہے اور جب اکیلا پڑھتا ہے تو دو رکعت پڑھتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۶۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں (کہ اول لوگوں پر) دو دو رکعت پڑھنی فرض ہوئی تھیں (خواہ کوئی سفر میں ہو یا حضر میں ہو) بعد اس کے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی چار چار رکعت پڑھنی فرض ہو گئیں لیکن سفر میں پہلے ہی دو رکعت فرض رہیں۔ زہری (راوی حدیث) کہتے ہیں میں نے عروہ سے پوچھا کہ پھر حضرت عائشہؓ کا کیا حال ہے کہ وہ (اب سفر میں)

---

[۵۱] یعنی رکوع اور سجدہ دونوں اشاروں ہی سے کرتے تھے مگر سجدہ کے لئے رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے ۱۲

[۵۲] یعنی قریب چھ برس کے بعد اتاں حضرت عثمانؓ منیٰ میں پوری نماز پڑھنے لگے تھے اور جب لوگوں نے اسکی بابت ان پر اعتراض کیا تو انھوں نے فرمایا کہ میں اب یہیں کا ہو رہا ہے اس لئے میں یہاں مسافر کے حکم میں نہیں ہوں ۱۲

پوری نماز چار رکعت پڑھتی ہیں عروہ بولے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کی طرح حدیث میں تاویل کرلی ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۶۶) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعت فرض کی ہیں اور سفر میں دو رکعت اور دشمن سے ڈر کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۷) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں دو ہی رکعت پڑھنی مقرر کی ہیں[۱] اور یہ پوری ہیں قصر نہیں ہیں اور سفر میں وتر پڑھنے سنت ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۲۶۸) حضرت امام مالکؒ کو یہ حدیث پہنچی کہ ابن عباسؓ درمیان مکہ اور طائف اور مکہ اور عسفان اور مکہ اور جدہ جیسے سفر کے فاصلہ میں قصر نماز پڑھ لیا کرتے تھے امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جدہ مکہ سے اڑتالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ روایت امام مالک نے موطا میں نقل کی ہے۔

(۱۲۶۹) حضرت براءؓ کہتے ہیں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ روز سفر میں رہا میں نے سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو رکعت چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا (آپ برابر پڑھتے تھے) یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے، اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۲۷۰) نافعؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے لڑکے عبیداللہ کو سفر میں نفلیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور منع نہیں کیا۔ یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

باب جمعہ[۲] کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۷۱) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

---

[۱] سفر میں قصر نماز پڑھنا کتاب اللہ سے ثابت ہے لہٰذا حضرت ابن عمرؓ کی یہ مراد ہوگی کہ آنحضرتؐ نے اُسے واضح طور پر فرما دیا اور عمل کرکے دکھلا دیا ۱۲ [۲] اس روز کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ پیدائش حضرت آدم کی پوری اور جمع اسی میں کی گئی تھی اور یہ بھی کہ حضرت آدم اور حضرت حوا اسی روز اکٹھے ہوئے تھے ۱۲

ہم (دنیا میں اوروں سے) پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے فرق اتنا اور ہے کہ انھیں (اللہ کی طرف سے) پہلے[۱] کتاب مل گئی ہے اور ہمیں بعد میں ملی ہے یہ بھی یہی دن یعنی جمعہ کا ان پر بھی فرض ہوا تھا لیکن انھوں نے اس میں اختلاف کر لیا اور ہمیں اللہ نے اس کی ہدایت دیدی اب یہود ہم سے ایک روز پیچھے ہیں اور نصاریٰ دو روز۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم (دنیا میں اوروں سے) پیچھے ہیں اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے اور جنت میں جانے والوں سے اول ہم ہی جائیں گے اور (اول ہونا ہمارے اس بات میں ہے کہ انھیں کتاب پہلے دی گئی ہے اور باقی حدیث آخر تک پہلی ہی حدیث کی طرح ذکر کی ہے۔ اور ایک دوسری روایت ابوہریرہؓ اور حذیفہؓ سے نقل ہے دونوں کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیث کے آخر میں فرماتے تھے ہم (باعتبار دنیا میں آنے کے) یہاں آنے والوں سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن جن کی بابت ساری مخلوق سے پہلے حکم کیا جائے گا اون سے بھی اول ہوں گے۔

(۱۲۷۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سب دنوں میں بہتر جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اسی دن بہشت میں پہنچائے گئے اور اسی دن میں بہشت سے نکالے گئے[۲] اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن ہوگی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۷۳) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جو مسلمان بندہ اس میں اللہ سے کچھ اچھی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور ہی دیتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور مسلم نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ ایک تھوڑا سا وقت ہے اور بخاری و مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت[۳] ہے کہ اس میں جو مسلمان نماز پڑھتا ہوا اللہ سے کسی اچھی بات کا سوال کرتا ہے تو

---

[۱] یہ امت محمدیہ کی فضیلت کا باعث ہے کیونکہ جو کتاب پیچھے ہوتی ہے وہ پہلی کتاب کو منسوخ کر دیتی ہے لہٰذا یہ امت افضل ہوئی ۱۲۔

[۲] یعنی یہ بھی باعث جمعہ کی فضیلت کا ہے کیونکہ حضرت آدمؑ کے وہاں سے نکلنے کی وجہ سے اس قدر انبیاء اور اولیاء پیدا ہوئے اور حسنات بے شمار ان سے ظہور میں آئیں اور ایسی جگہ حضرت آدمؑ بھی وفات کے بعد اسکے درگاہ خداوندی میں پہنچ گئے ۱۲ [۳] اس ساعت کے پوشیدہ رکھنے میں یہ حکمت ہے تاکہ لوگ باامید اس دعا کے تمام دن عبادت کرتے رہیں اور اجر عظیم کا اپنے تئیں ذخیرہ کر لیں ۱۲۔

سال میں ایک ہی دن ایسا آتا ہے عبداللہ بن سلام بولے کہ کعب احبار جھوٹا ہے میں نے کہا کعب احبار نے توریت پڑھ کر پھر یہ کہا کہ واقعی ہر جمعہ ہی میں یہ ساعت ہوتی ہے عبداللہ بن سلام بولے خیر یہ کعب نے سچ کہا پھر عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ اُس ساعت کو میں خوب جانتا ہوں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے کہا تو بخل نکرو مجھ ہی بتادو وہ کہنے لگے یہ ساعت جمعہ کے دن کی اخیر ساعت ہوتی ہے (یعنی سورج چھپنے کے وقت کی) کہتے ہیں میں نے کہا جمعہ کے دن کی اخیر ساعت بھلا کس طرح ہو سکتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ اس ساعت میں نماز پڑھتا ہوا ہو (اور اخیر ساعت یعنی سورج چھپنے کے وقت تو نماز پڑھنا بھی جائز نہیں) عبداللہ کہنے لگے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں نماز کے پڑھنے تک بیٹھا رہے تو وہ نماز ہی میں (شمار) ہوتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا ہے اُنھوں نے کہا تو بس یہاں یہی مراد ہے[1]۔ یہ روایت امام مالک اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور امام احمد نے اس قول تک کہ کعب نے سچ کہا ہے نقل کی ہے۔

(۱۲۷۶) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اس ساعت کو جس میں (دعا کے قبول ہونے کی زیادہ) امید کی جاتی ہے جمعہ کے روز عصر کے بعد سے سورج کے چھپنے تک ڈھونڈا کرو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۷۷) حضرت اوسؓ بن اوس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تمہارے سب دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی میں اُن کی وفات ہوئی اور اسی میں سب کے اُٹھنے کا اور اسی میں سب کے مرجانے کا صور پھونکا جائے گا لہٰذا اس دن میں تم کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (یعنی فرشتوں کے ذریعہ سے پہنچا دیئے جاتے ہیں) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے درود آپ کے سامنے کس طرح پیش کئے جائیں گے حالانکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے راوی کہتے ہیں (اس سے مراد یہ ہے) کہ آپ کی ہڈیاں تو پرانی ہو جائیں گی (یعنی زمین کھا لیگی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں[2] کا بدن کھانا حرام کر دیا ہے (لہٰذا وہ نہیں

---

[1] کہ خواہ حقیقتاً نماز پڑھتا ہو یا نماز کے حکم میں ہو یعنی نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو یا دعا مانگتا ہو ۱۲ [2] یہ مسئلہ سب علماء کا متفق علیہ ہے کہ انبیاء قبروں میں زندہ ہیں اُن کے بدن قبروں میں ویسے ہی ہیں جیسے دفن ہوئے تھے ۱۲۔

اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے۔

(۱۲۷۴) حضرت ابوبُردہؓ بن ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ جمعہ کی اُس ساعت کی بابت (جس میں دعا مقبول ہوتی ہے) فرماتے تھے کہ وہ امام کے خطبہ پڑھنے کے لئے بیٹھنے اور نماز سے فارغ ہونے کے درمیان ہوتی ہے۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۲۷۵) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں کوہ طور کی طرف جا رہا تھا (راستہ میں) کعب احبار[1] سے ملا اور اُن کے پاس بیٹھ گیا وہ مجھے توریت کی باتیں سنانے لگے میں انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنانے لگا انھیں حدیثوں میں میں نے اُن سے یہ بھی ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سب دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی میں بہشت سے دنیا میں اتارے گئے اور اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی اور اُنہیں میں اُن کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت ہوگی اور تمام جانور زمین پر چلنے والے سوائے جن[2] اور آدمیوں کے جمعہ کے دن قیامت کے خوف کی وجہ سے صبح سے سورج نکلنے[3] تک قیامت کے منتظر رہتے ہیں اور اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان بندہ اس میں نماز پڑھتا ہوا اللہ تعالیٰ سے کوئی بھلی بات مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور ہی دیتا ہے (یعنی اس میں دعا ضرور ہی قبول ہو جاتی ہے) کعب احبار یہ سنکر کہنے لگے کہ یہ ساعت تو سارے سال کے کسی دن میں ہوتی ہے (جمعہ کی تعیین نہیں) میں نے کہا نہیں بلکہ ہر ہفتہ میں یہ گھڑی ہے (میرے کہنے پر) کعب نے توریت پڑھی اور کہنے لگے (درست ہے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں (بعد اسکے) میں عبداللہ بن سلام سے ملا اور کعب احبار کے ساتھ اپنے بیٹھنے اور جمعہ کی بابت حدیثیں سننے کا حال ان سے بیان کیا اور یہ بھی میں نے کہدیا کہ کعب احبار کہتے تھے کہ سارے

---

[1] کعب احبار بڑے عالم تھے مسلمان ہو گئے تھے لیکن آنحضرت صلعم کی خدمت میں یہ حاضر نہیں ہوئے بعد وفات رسول اکرم صلعم کے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں یہ مسلمان ہو گئے اور عبداللہ بن سلام بھی اول یہودی اور اپنے مذہب کے بڑے عالموں میں تھے اور یہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ [2] یعنی انھیں اس سے غافل کر دیا ہے تاکہ سلسلہ معیشت منقطع نہ ہو جائے ۱۲

[3] کیونکہ قیامت جمعہ کے دن صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان ہوگی ۱۲

سال میں ایک ہی دن ایسا آتا ہو عبداللہ بن سلام بولے کہ کعب احبار جب میں نے کعب احبار نے توریت پڑھ کر کہا یہ واقعی ہر جمعہ ہی میں یہ ساعت ہوتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا پھر عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ اس ساعت کو میں خوب جانتا ہوں کعب کہتے ہیں میں نے کہا تو بخل نکرو مجھ ہی بتادو وہ کہنے لگے یہ ساعت جمعہ کے دن کی ہے (یعنی سورج چھپنے کے وقت کی) کعب کہتے ہیں میں نے کہا جمعہ کے دن کی ساعت تو ہر جمعہ میں ہر ملکی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جس ساعت میں نماز پڑھتا ہو (اور ایسی ساعت یعنی سورج چھپنے کے وقت تو نماز پڑھتا ہی نہیں) اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو ضرور عطا فرماتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں نماز کے بعد سے لے کر دوسری نماز تک بیٹھا رہے تو وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا ہے کعب نے کہا تو بس یہ ساعت یہی ہے یہ روایت امام مالک اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے اور امام مالک نے اس قول تک کہ کعب نے سچ کہا ہے نقل کی ہے۔

(۱۲۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ساعت کو جس میں (دعا کے قبول ہونے کی زیادہ) امید کی جاتی ہے جمعہ کے روز عصر کے بعد سے لے کر سورج چھپنے تک تلاش کرو۔ یہ روایت ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۲۷۷) حضرت اوس بن اوس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے سب دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے کیونکہ اسی دن حضرت آدم پیدا ہوئے اور اسی میں ان کی روح قبض ہوئی اور اسی میں سب کے اٹھنے کا اور اسی میں سب کے مرجانے کا صور پھونکا جائے گا پس تم مجھ پر درود بھیجا کرو تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (لیعنی فرشتے یہ درود مجھ تک پہنچاتے ہیں) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کے وصال کے بعد ہمارے درود آپ کے سامنے کس طرح پیش کئے جائیں گے آپ تو قدر منت راوی کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

لہ کہ خواہ حقیقتاً نماز پڑھتا ہو یا نماز کے حکم میں ہو جیسے نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو یا دعا مانگتا ہو۔ ۱۲ منہ

سے معلوم ہوا کہ انبیاء قبروں میں زندہ ہیں ان کے بدن قبروں میں ویسے ہی ہیں جیسے دنیا میں تھے۔ ۱۲ منہ

کہا سکتی ہو) یہ روایت ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۱۲۷۸) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یوم موعود[1] قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے اور ان دنوں میں جن میں سورج نکلتا ہے اور چھپتا ہے سب میں افضل جمعہ کا دن ہے اور اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مومن بندہ اس میں اپنے بھائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور ہی قبول کر لیتا ہے اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیدیتا ہے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (کیونکہ) سوائے ایک سند حدیث موسیٰ بن جبیدہ کے اور کسی سے (اس کا نقل کرنا) معلوم نہیں ہوتا اور یہ موسیٰ (محدثین کے نزدیک) ضعیف شمار کیا جاتا ہے۔

تیسری فصل - (۱۲۷۹) حضرت ابولبابہؓ بن عبدالمنذر کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب دنوں میں سردار جمعہ کا دن ہے اور یہی اللہ کے نزدیک سب دنوں سے بڑا (یعنی بزرگ ہے) بلکہ دن اللہ کے نزدیک عید و بقرعید کے دن سے بھی بڑا ہے اور اس میں پانچ باتیں (بڑی) ہیں (یعنی) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اسی دن میں پیدا کیا ہے اور اسی دن انھیں بہشت سے زمین پر اتارا ہے اور اسی میں اللہ نے انھیں وفات دی تھی اور اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو بندہ اس میں حرام شے کے سوا[2] اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور ہی دیدیتا ہے اور اسی دن قیامت آئے گی اور تمام مقرب فرشتے اور آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور دریا اس جمعہ کے دن (قیامت کے آنیکی وجہ سے) ڈرتے[3] رہتے ہیں۔ یہ روایت ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام احمد نے سعد بن معاذ سے اس طرح نقل کی ہے کہ ایک انصاری آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی خوبیاں بتائیے آپ نے فرمایا کہ اس میں پانچ باتیں ہیں اور باقی حدیث آخر تک (اسی طرح ذکر کی ہے۔

---

[1] یعنی سورۂ بروج میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "والیوم الموعود وشاہد ومشہود" ۱۲ [2] یعنی حرام شے کی دعا کرنی مقبول نہیں ہوتی ۱۲ [3] کیونکہ قیامت جمعہ کے روز آنی ہے لہٰذا یہ سب ڈرتے ہیں کہ مبادا کہیں اسی جمعہ کو آ جائے ۔ ہر جمعہ کو ان سب کی یہی کیفیت رہتی ہے ۱۲

(۱۲۸۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (جمعہ کا) جمعہ کس واسطے نام رکھا گیا آپ نے فرمایا[۱] اس میں تمہارے باپ آدمؑ کی مٹی کا خمیر بنایا گیا تھا اور اسی دن مرنے کا اور جینے کا صور پھنکے گا اور اسی دن بڑی دار و گیر ہوگی اور اس کے اخیر کی تین گھڑیوں میں ایک ایسی ساعت ہے جو کوئی اسوقت دعا کرے ضرور قبول ہوگی۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۸۱) ابو درداؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن مجھپر درود بکثرت بھیجا کرو کیونکہ وہ دن حاضر ہونے کا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے اس کا درود ختم ہونے سے پہلے میرے روبرو پیش کیا جاتا ہے۔ ابو درداء کہتے ہیں میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد (بھی کیا یہی حکم باقی رہے گا) آپنے جواب دیا اللہ نے زمین پر نبیوں کے جسم کھانے حرام کر دیئے ہیں اللہ کے نبی زندہ[۲] ہیں انھیں رزق دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۲۸۲) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرتا ہے اسے اللہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند متصل نہیں ہے۔

(۱۲۸۳) حضرت ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ انھوں نے "الیوم اکملت لکم دینکم"[۳] اخیر آیت تک پڑھی۔ ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا وہ بولا اگر یہ آیت ہمپر اترتی تو ہم اس دن عید مقرر کر لیتے۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا یہ آیت ایسے دن اتری ہے جس دن دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ کا دن تھا۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۲۸۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب رجب کا مہینہ آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا[۴] اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان پڑھتے تھے اور آپ فرماتے تھے جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکتا ہوا دن ہے۔ یہ حدیث بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

---

[۱] یعنی اس میں بڑے بڑے کئی کام جمع ہوئے ہیں اس لئے اسے جمعہ کہتے ہیں ۱۲ [۲] مراد یہ ہے کہ ان کی روح میں بھی درود میرے روبرو پیش ہونیکا وقت ہے ۱۲ [۳] یعنی آج میں نے تمہارا دین اسلام تمہارے واسطے کامل کر دیا ۱۲ [۴] اے بار خدایا ہمیں رجب و شعبان میں برکت دے اور رمضان تک ہمیں پہنچا دے۔

باب جمعہ کے واجب ہونے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۸۵) ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ دونوں فرماتے ہیں ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنے منبر کی لکڑیوں پر (یعنی منبر پر) بیٹھے فرما رہے تھے یا تو لوگ جمعہ کی نماز چھوڑنے سے باز آجاویں ورنہ اللہ اُن کے دلوں پر مُہر کردے گا اور یہ لوگ غافلوں میں شمار ہونے لگیں گے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۲۸۶) ابوجعدؓ ضمری کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کاہلی اور سستی سے تین جمعے چھوڑ دے[1] اللہ اُس کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے اور امام مالک نے صفوان بن سلیم سے اور امام احمد نے ابوقتادہ سے نقل کی ہے۔

(۱۲۸۷) سمرہ بن جُندبؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بے عذر جمعہ کی نماز چھوڑ دے اُسے ایک دینار صدقہ[2] کرنا چاہیئے اگر نہ ہو سکے تو آدھا دینار سہی یہ حدیث احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۲۸۸) عبداللہ بن عمروؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو کوئی جمعہ کی اذان سُنے اُس پر جمعہ واجب ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۲۸۹) حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے رات اپنے گھر میں بسر کی ہو اس پر جمعہ واجب ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

(۱۲۹۰) طارق بن شہابؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن چار آدمیوں (یعنی) غلام مملوک اور عورت اور بچے اور بیمار کے علاوہ تمام مسلمانوں پر جمعہ کی نماز جماعت سے پڑھنی واجب اور

---

[1] یعنی جو تین جمعوں تک نماز نہ پڑھے اور اُس کے دل پر مُہر کر دیتا ہے ۱۲ [2] ابن حجر کہتے ہیں اس سے جمعہ ترک کر دینے کا گناہ بالکل نہیں اُٹھ جاتا ورنہ اس حدیث کا خلاف لازم آوے گا جس میں مذکور ہے کہ جو جمعہ کی نماز بے عذر چھوڑ دے اسکا بدلا [illegible]

لازم ہے یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں سے اس طرح نقل ہے کہ ایک بنی وائل کے مرد سے روایت ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۲۹۱) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگوں کے حق میں جو نماز جمعہ (بے عذر) چھوڑ دیتے ہیں فرماتے تھے میں سوچتا ہوں کہ کسی[۱] مرد سے کہوں وہ لوگوں کو نماز پڑھاوے اور میں (جاکے) اُن لوگوں کے گھر بار جلا دوں جو جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۹۲) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی نماز بے ضرورت چھوڑ دے وہ شخص ایسی کتاب میں[۲] منافق لکھ دیا جاتا ہے جو کبھی نہیں مٹے گی اور نہ بدلیگی اور بعض روایت میں تین جمعے (چھوڑنے) کا ذکر ہے۔ یہ حدیث امام شافعیؒ نے روایت کی ہے۔

(۱۲۹۳) حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی اللہ اور اخیر دن (یعنی قیامت کے دن) پر ایمان رکھتا ہو اُس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنی واجب ہے ہاں بیمار اور مسافر اور عورت اور بچے اور غلام پر (نہیں ہے) جو کوئی کھیل یا تجارت میں مشغول رہجائے اُس سے اللہ بھی بے پروا ہو جاتا ہے اور اللہ بے پروا بزرگ ہے۔ یہ حدیث دارقطنی نے نقل کی ہے۔

باب (نماز جمعہ کے واسطے) غسل وغیرہ کرنے اور سویرے جانے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۲۹۴) سلمانؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرد جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ہو سکے صاف و ستھرا ہو کے تیل ڈال کے یا اپنے گھر سے عطر مل کے چلے اور دو آدمیوں کو نہ[۳] چیرے پھر جتنی اُسکی قسمت کی نماز ہو پڑھے اور امام کے خطبہ پڑھتے وقت خاموش بیٹھا رہے اسکے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے معاف ہو جاویں گے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

---

[۱] یعنی میں یہ ارادہ کرتا ہوں کہ کسی کو اپنی جگہ امام بنا جاؤں اور خود جا کے اُن لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز جمعہ نہیں پڑھتے ۱۲ [۲] یعنی دفتر خداوندی میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو نہ کبھی مٹے گا اور نہ بدلے گا ۱۲ [۳] یعنی دو آدمیوں کو چیرتا پھلانگتا نہ جاوے ۱۲۔

(۱۲۹۵) حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو کوئی نہا دھو کے نماز جمعہ کے واسطے آوے پھر جتنی اس کی مقدر کی ہو نماز پڑھے پھر امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک چپکا بیٹھا رہے اور امام کے ساتھ نماز پڑھے اُس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے بلکہ تین دن زیادہ کے معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۹۶) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اچھی طرح وضو کرکے پھر جمعہ کی نماز کو آوے اور امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک کان لگا کے چپکا بیٹھا خطبہ سنتا رہے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن زیادہ کے معاف ہو جاتے ہیں اور اگر کنکر نکو[۵۱] بھی ہاتھ لگائے[۵۲] اس نے خطبہ کا ثواب برباد کر دیا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۲۹۷) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر یہ لکھنے بیٹھ جاتے ہیں کہ اول کون آیا پھر کون آیا اور جو کوئی سویرے دوپہر کے وقت آوے اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ مکہ میں قربانی کے واسطے بھیجے پھر جو اُس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے گائے قربانی کے واسطے بھیجی اس کے بعد دنبہ بھیجنے اور پھر مرغی اور پھر انڈا بھیجنے کا ثواب ہوتا ہے اور جب امام آجاتا ہے وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور اللہ کا ذکر کان لگا کے[۵۳] سنتے ہیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۲۹۸) حضرت ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور تو کسی سے کہدے چپکا رہ تو تیرا خطبہ بھی لغو ہو جاوے گا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۲۹۹) حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اپنے (مسلمان) بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کے یہ ارادہ نہ کرے کہ میں اسکی جگہ بیٹھ جاؤں ہاں یہ کہدے کہ (بھائیو!) جگہ کھولدو۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل - (۱۳۰۰) ابوسعید اور ابوہریرہ دونوں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن نہا دھو کے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو ملے بشرطیکہ اُس کے پاس ہو پھر جمعہ کی نماز

---

[۵۱] لغو و بیہودہ بات سے خطبہ کا ثواب جاتا رہتا ہے اگرچہ کنکروں ہی سے کھیل کرے ۱۲ [۵۲] اس حدیث سے جمعہ کی نماز کو سویرے جانیکی فضیلت نکلتی ہے اور خطبہ سننے کا واجب ہونا بھی ثابت ہوتا ہے ۱۲

پڑھتا ہے اور لوگوں کی گردنوں پر نہ پھلانگے پھر جتنی ہو سکے نماز پڑھے اور جب امام آجاوے تو نماز سے فارغ ہونے تک چپکا بیٹھا رہے یہ اُس کے اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہو جاوے گا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۱) اوس بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن خود غسل کیا اور غسل کرایا[۱] اور سویرے نماز پڑھی اور شروع سے خطبہ سنا اور پیدل گیا سوار نہ ہوا اور امام کے قریب بیٹھ کے خطبہ سنا اور بولا چالا نہیں اُسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت اور روزوں کا ثواب ملے گا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۲) عبداللہؓ بن سلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جسے مقدور ہو اگر نماز جمعہ کے واسطے کاروبار کے کپڑوں سے الگ دو کپڑے بنا رکھے تو کچھ بُرا نہیں[۲] ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام مالک نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے۔

(۱۳۰۳) سمرہؓ بن جندب کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ذکر میں حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ جتنا آدمی دور ہوتا جاتا ہے وہ جنت میں نیچے رہ جاوے گا اگرچہ جنت میں[۳] چلا بھی جاوے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۴) معاذ بن انسؓ جہنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں روندے گا وہ جہنم کا پل[۴] بنایا جاوے گا۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۳۰۵) معاذ بن انسؓ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن امام کے خطبہ

---

[۱] یعنی اپنی بیوی کو نہلوایا مراد یہ ہے کہ جو جمعہ کی رات کو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور صبح کو دونوں میاں بیوی نہائیں اور سویرے نماز پڑھنے جاوے اُسے ایک سال کی عبادت اور روزوں کا ثواب ملیگا ۱۲

[۲] اس کا غرض یہ ہے کہ بعض لوگ اسے بُرا جانتے ہیں تو یہ بُرا نہیں ہے بلکہ اگر بنا رکھے تو بہتر ہے ۱۲ منہ

[۳] یعنی باوجود جنت میں داخل ہو جانیکے اللہ کی رحمت سے دور پڑا رہیگا ۱۲ منہ [۴] چونکہ یہ لوگوں پر گزرتا تھا اسواسطے اسے دوزخ کا پل بنا دیا جائیگا تاکہ لوگ اُسپر سے گزریں ۱۲ منہ

پڑھتے وقت گھٹنوں میں سر دیکے بیٹھنے سے منع کرتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۶) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے جمعہ کے دن کسی کو اونگھ آجاوے اُسے چاہیئے اس جگہ سے ہٹ جاوے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۳۰۷) نافعؒ کہتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع کرتے تھے کہ کوئی مرد دوسرے[۲] کو اُٹھا کے اس کی جگہ خود بیٹھ جاوے۔ کسی نے نافع سے پوچھا یہ حکم جمعہ میں ہے انہوں نے جواب دیا جمعہ وغیرہ (سب) میں ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۳۰۸) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں تین (طرح کے) آدمی آتے ہیں ایک وہ مرد جو آکے لغو بکتا رہا اس کا یہی حصہ ہوا اور ایک آکے دعا میں (مشغول) رہا یہ ایک مرد ہے کہ اس نے اللہ سے دعا کی ہے وہ چاہے اُسے دے اور چاہے نہ دے اور ایک مرد حاضر ہو کے خاموش چپکا بیٹھا رہا اور نہ کسی مسلمان کی گردن روندی نہ کسی کو ایذا پہنچائی اسکے واسطے جمعہ دوسرے جمعہ تک جو اس سے ملا ہوا ہے اور تین دن زیادہ تک کا کفارہ ہو جائے گا کیونکہ اللہ برتر ارشاد فرماتا ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا۔ ترجمہ۔ جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسے اُسکی دس مثل ثواب ملیگا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۰۹) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھتے وقت بات کرے وہ گدھے کی طرح ہے کہ اُسپر دفتر لدے ہوئے ہیں اور جو اس سے[۳] کہے خاموش رہ اُس کا بھی جمعہ قبول نہ ہوگا۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۰) عبید بن سباقؒ مرسلاً کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں فرمایا۔ اے جماعت مسلمانوں کی! یہ دن ایسا ہے کہ اسے اللہ نے عید مقرر کیا ہے۔ (اس دن) تم نہایا کرو اور جسکے پاس عطر ہو اور وہ مل لے تو کچھ حرج نہیں (بلکہ ملنا بہتر ہے) اور تم مسواک ضرور کیا کرو۔ یہ حدیث امام مالک نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ نے یہ حدیث عبید بن سباق سے اس نے ابن عباس سے

---

[۱] کیونکہ اس صورت میں نیند آجاتی ہے اور وضو کا خیال نہیں رہتا اکثر اوقات وضو ٹوٹ جاتا ہے ۱۲۔

[۲] یعنی دوسرے مرد کو ہٹا کے خود بیٹھ جائے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ۱۲۔

[۳] یعنی جو دوسرے کو بات کرنے سے منع کرے اُسکے خطبہ کا ثواب بھی باطل ہو جاتا ہے ۱۲۔

متصل نقل کی ہے۔

(۱۳۱۱) براءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں پر جمعہ کے دن نہانا واجب ہے اور چاہئے کہ تم اپنے گھر کا عطر لیا کرو اگر عطر نہ ملے تو اس کے واسطے پانی (سے نہانا) ہی عطر ہے یہ حدیث احمد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب جمعہ کے خطبہ اور نماز کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۳۱۲) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۳۱۳) سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں ہم جمعہ سے پہلے نہ صبح کا کھانا کھاتے تھے اور نہ دوپہر کو سوتے تھے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۱۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب سردی زیادہ ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سویرے[۵۲] پڑھتے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے یعنی جمعہ کی نماز۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۵) سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی ہی اذان ہوتی تھی جب کہ امام منبر پر بیٹھتا بعد ازاں جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ ہوا تو تیسری اذان زوراء[۵۳] پر ہونے لگی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۶) جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے بیچ میں بیٹھتے قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے آپ کی نماز اور خطبہ اوسط درجہ کا ہوتا تھا۔ یہ حدیث

---

[۵۱] یعنی پہلی سند میں مرسل تھی اس سند میں متصل ہو کر کسی راوی اور صحابی کا نام چھوڑا نہیں گیا ۱۲ [۵۲] یعنی سردی میں اول وقت اور گرمی میں ذرا دیر کر کے پڑھتے تھے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گرمیوں میں جمعہ اور ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنی چاہئے ۱۲ [۵۳] زوراء مدینہ کے بازار میں ایک جگہ کا نام ہے حضرت عثمانؓ نے اہل مدینہ کی کثرت دیکھ کر یہ خیال کیا کہ لوگ مسجد نبوی سے بہت دور رہتے ہیں نماز جمعہ کے خطبہ میں اکثر شریک نہیں ہو سکتے اس واسطے آپ نے تیسری اذان زیادہ کر دی تاکہ لوگ سنکے آجایا کریں اور نماز کے خطبہ میں شریک ہو جایا کریں تیسری اذان اسے اسواسطے کہتے ہیں کہ یہ پیچھے مقرر ہوئی پہلے دو ہی مقرر تھیں ایک تو خطبہ کے وقت ہوتی دوسری تکبیر آنحضرتؐ و حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے زمانہ میں لوگ قریب رہتے تھے اسواسطے اس اذان کی ضرورت نہ تھی ۱۲ منہ

مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۷) حضرت عمارؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ لمبی نماز پڑھنی اور خطبہ تھوڑا پڑھنا آدمی کی سمجھ داری کی علامت ہے لہٰذا تم نماز لمبی پڑھا کرو اور خطبہ کم پڑھا کرو اور بعضے بیان میں جادو (کا اثر) ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۸) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں خطبہ پڑھتے وقت سرخ ہو جاتی تھیں اور آپ کی آواز اونچی ہوتی اور غصہ زیادہ ہوتا تھا جیسے کوئی لشکر کو ڈرانے کے واسطے کچھ کہہ رہا ہو کہ صبح و شام میں تمہیں دشمن چڑھائی کرنے والا ہے اور اپنی کلمہ کی اور بیچ کی دونوں انگلیوں کو ملا کے فرماتے تھے میں بھیجا گیا ہوں اور مجھ میں[1] اور قیامت میں اتنا فاصلہ ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۱۹) یعلیٰ بن امیہؓ فرماتے ہیں میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک[2]۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۲۰) ام ہشامؓ دختر حارثہ بن نعمان کہتی ہیں میں نے سورۂ ق والقرآن المجید رسول اللہ ہی کی زبان سے یاد کی ہے آپ لوگوں کو خطبہ سناتے وقت ہر جمعہ کے دن اسے پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۱) عمرو بن حریثؓ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ چادر اوڑھے ہوئے جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اس کے دونوں آنچل مونڈھوں پر ڈال رکھے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۲) جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے وقت فرما رہے تھے جب تم جمعہ کے دن آیا کرو اور امام خطبہ پڑھتا ہوا کرے تو دو رکعتیں[3] پڑھ لیا کرو اور ان میں بہت اختصار کیا کرو یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ نماز

---

[1] یعنی مجھ میں اور قیامت میں کچھ فاصلہ نہیں ہے بہت جلد آنے والی ہے [2] داروغہ دوزخ چلائیں گے اے مالک تو ہمارا کام تمام کر دے ہمارا کام تمام کر دے (تاکہ ہم اس عذاب سے نجات پائیں) [3] چونکہ آیات کلام اللہ اور اکثر احادیث سے خطبہ کے وقت کچھ کلام کرنا اور نماز پڑھنا ممنوع ہوا اسواسطے یہ حدیث ایسے موقع پر حمل کی جاوے گی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کا ارادہ کرتا ابھی شروع نہ کیا ہو اسوقت کا یہ حکم ہے یہ حدیث ممانعت سے پہلے کی ہے ۱۲۔

(جمعہ) کی ایک رکعت پالی اُس نے تمام نماز پالی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۳۲۴) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے منبر پر[1] بیٹھ کے مؤذن کے اذان سے فارغ ہو جانے تک بیٹھے رہتے تھے پھر کھڑے ہو کے خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے اور کچھ بات چیت نہ کرتے پھر کھڑے ہو کے (دوسرا) خطبہ پڑھتے تھے۔ یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۳۲۵) عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر کھڑے ہوتے ہم اپنے مونہ آپ کی طرف کر لیتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کر کے کہا ہے اس حدیث کو ہم بجز محمد بن فضل کے طریق کے کسی سند سے نہیں جانتے اور وہ ضعیف ہے اُسے حدیث یاد نہیں رہتی تھی۔

تیسری فصل۔ (۱۳۲۶) جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کے پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کے (دوسرا) خطبہ پڑھتے تھے اگر تجھ سے کوئی یہ بیان کرے کہ آپ بیٹھ[2] خطبہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے میں نے اللہ کی قسم دو ہزار سے زیادہ نمازیں آپ کے ساتھ پڑھی ہیں (آپ کبھی خطبہ بیٹھ کے نہ پڑھتے تھے) یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۷) کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ یہ مسجد میں گئے تو (دیکھا کہ) عبد الرحمٰن بن ام حکم بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے کعب بولے دیکھو یہ خبیث بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے[3] واذا رأوا تجارۃ او لھوا نفضوا الیھا وترکوک قائما (جس سے خطبہ کھڑے ہو کے پڑھنا ثابت ہوتا ہے) ترجمہ۔ جب لوگ سوداگری یا کھیل دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۲۸) عمارہ بن رؤیبہ سے نقل ہے کہ اُنھوں نے مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ اُٹھاتے دیکھ کے فرمایا اللہ ان دونوں ہاتھوں کا ستیاناس کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے دیکھا ہے پھر کلمہ کی اُنگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

---

[1] یعنی جب تک مؤذن اذان کہتا آپ منبر پر بیٹھے رہتے جب وہ اذان کہہ چکتا تو خطبہ پڑھتے ۱۲

[2] یعنی ابن ابزیٰ کے اس قول سے نکلتا ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کے پڑھا جاتا ہے اور صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے باوجود اس کے یہ خبیث بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے ۱۲

(۱۳۲۹) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر کھڑے ہوتے تو فرماتے بیٹھ جاؤ عبداللہ بن مسعودؓ نے مسجد کے دروازہ[۱] ہی پر بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کے فرمایا اے عبداللہ بن مسعود اندر آجاؤ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے

(۱۳۳۰) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے (امام کے ساتھ) جمعہ کی ایک رکعت پائی وہ دوسری ملا کے پوری پڑھ لے اور جس کی دونوں رکعتیں جاتی رہیں[۲] وہ چار رکعتیں یا یہ کہا ظہر کی نماز پڑھ لے۔ یہ حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے۔

باب نماز خوف کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۳۳۱) سالمؓ بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم نے نجد کی طرف چڑھائی کی تھی ہم دشمنوں کے سامنے گئے تو ہم نے صفیں باندھ لیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوگئی اور ایک دشمن کے سامنے کھڑی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر یہ لوگ اُن لوگوں کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہ پڑھی تھی اور انہوں نے آکے آپ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کئے پھر آنحضرتؐ نے سلام پھیر دیا پھر ہر ایک نے اپنا اپنا ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کر لئے اسی طرح نافع نے روایت کی ہے اور اتنا زیادہ بیان کیا ہے اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو پیادے کھڑے ہی نماز پڑھ لیں اور سوار (اگر ہو سکے تو) قبلہ کی طرف منہ کر کے یا (نہ ہو سکے تو) جدھر منہ ہو اُدھر نماز پڑھ لیں۔ نافع کہتے ہیں میں تو یہی جانتا ہوں کہ ابن عمرؓ نے جو یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی[۳]

---

[۱] عبداللہ بن مسعود نے جو یہ سنا کہ آنحضرت صلعم فرما رہے ہیں بیٹھ جاؤ یہ دروازہ پر کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے آنحضرتؐ نے جو انھیں دروازہ پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا اے عبداللہ اندر کیوں نہیں آجاتے میں نے یہ نہیں کہا کہ دروازہ ہی پر بیٹھ جاؤ ۱۲ [۲] یعنی وہ اپنی ظہر کی نماز الگ پڑھ لے ۱۲ [۳] اپنی طرف سے نہ کہا ہوگا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا وہی ہم سے بیان کر دیا ۱۲۔

نقل کیا ہوگا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے

(۱۳۳۲) یزید بن رومان صالح بن خوات سے روایت کرتے ہیں وہ ایک ایسے شخص سے جس نے جنگ ذات الرقاع[1] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت آپ کے ساتھ صف باندھ کے (نماز پڑھنے) کھڑی ہوئی اور ایک دشمن کے سامنے کھڑی رہی آپ نے اپنے ساتھ والی جماعت کو ایک رکعت پڑھائی پھر یونہی کھڑے رہے اور اُن سب نے اپنی اپنی نماز سے فارغ ہو کے دشمن کے سامنے پرا باندھ لیا اور دوسری جماعت آگئی آپ نے نماز کی دوسری رکعت جو باقی تھی انھیں پڑھا دی پھر یونہی بیٹھے رہے اور اُن سب نے اپنی اپنی نماز پوری کرلی تو آپ نے ان لوگوں کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور بخاری نے اُسے ایک اور سند سے بھی اس طرح نقل کیا ہے کہ قاسم صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

(۱۳۳۳) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور ہمارا یہ قاعدہ تھا کہ جب ہمیں کوئی سایہ دار درخت ملتا اُسے آنحضرتؐ کے واسطے چھوڑ دیتے (تاکہ اسکے نیچے آپ آرام لیں) جب ہم ذات الرقاع میں پہنچے ایک مشرک مرد نے آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جو درخت میں لٹکی ہوئی تھی لیکے (میان سے) کھینچ لی۔ اور رسول اللہ سے کہنے لگا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو آپ نے فرمایا نہیں وہ بولا پھر اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ نے فرمایا میرا اللہ تجھ سے بچائیگا جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں نے اُسے ڈرایا تو اُس نے تلوار کو میان کرکے وہیں لٹکا دیا۔ جابرؓ کہتے ہیں پھر نماز کے واسطے اذان دی گئی آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھا دیں پھر یہ پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھا دیں جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں[2] اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] ذات الرقاع ایک لڑائی کا نام ہے جس میں مسلمانوں نے زمین گرم ہونیکی وجہ سے پیروں پر دھجیاں چیتھڑے باندھ لئے تھے اسی وجہ سے اسکا نام ذات الرقاع ہوگیا رقاع رقعہ کی جمع ہے جسکے معنے چیتھڑے کے ہیں یعنی وہ لڑائی جسمیں چیتھڑے باندھ لئے تھے یہ لڑائی ۷ھ ہجری میں ہوئی ہے ۱۲ یا تو رسول اللہ اس لڑائی میں مسافر نہ ہوں گے یا یہ حکم نماز کے قصر ہونے سے پہلے کا ہوگا ۱۲۔

(۱۳۳۴) حضرت جابرؓ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف اس طرح پڑھائی کہ ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں باندھ لیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی پھر آپ نے اور ہم سب نے رکوع کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آنحضرتؐ اور آپ کے برابر والی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے اور پچھلی صف والے دشمن کے سامنے کھڑے رہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور آپ کی برابر والی صف کے لوگ کھڑے ہو گئے تو پچھلی صف والے سجدے میں چلے گئے پھر یہ کھڑے ہو گئے تو پچھلی صف والے آگے بڑھ گئے اور اگلی صف والے پیچھے ہٹ گئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب رکوع میں گئے پھر آپ نے اور ہم سب نے ساتھ رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ اور آپ کے برابر والی صف کے لوگ سجدے میں چلے گئے جو پہلی رکعت میں پیچھے کھڑے تھے اور پچھلی صف دشمن کے مقابل کھڑی رہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے برابر والی صف کے لوگ سجدہ کر چکے تو پچھلی صف والے سجدہ میں چلے گئے وہ سجدہ کر چکے تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۳۳۵) حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موضع بطن نخلہ[1] میں خوف کے وقت لوگوں کو ظہر کی نماز اس طرح پڑھائی کہ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھا کے سلام پھیر دیا پھر دوسری جماعت آئی تو انہیں دو رکعتیں پڑھا کے سلام پھیر دیا۔ یہ حدیث شرح السنہ میں نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۳۳۶) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان[2] اور عسفان کے درمیان اترے تو مشرک (مشورۃ) کہنے لگے مسلمانوں کو ایک نماز اپنے باپ اور بیٹوں سے زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے تم تیار بیٹھے رہو مسلمانوں پر ایک دفعہ ہی بلہ[3] پر دینا جبرئیل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکے فرمایا اپنے یاروں کے دو حصے کر کے ایک کو نماز پڑھاؤ اور دوسری جماعت انکے پیچھے ڈٹی رہے اور ہتیار لئے کھڑی رہے (اسی طرح دوسری جماعت کو پڑھاؤ) انکی ایک ایک رکعت ہوئی[4] پھر اللہ

---

[1] بطن نخلہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے ۱۲ [2] ضجنان ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ کے قریب ہے اور عسفان مکہ سے دو منزل پر ایک مقام ہے ۱۲ مرقات [3] یعنی امام کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی نماز خوف جو کئی طریقوں سے منقول ہے یہ باعتبار وقت اور موقع کے ہے ۱۲ منہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوتی تھیں۔ یہ حدیث ترمذی اور نسائی نے نقل کی ہے۔

باب عید اور بقرعید کی نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۴۳۷) حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید اور بقرعید کے دن عیدگاہ جاتے اور سب سے پہلے نماز پڑھتے تھے پھر نماز سے فارغ ہو کے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ صفیں باندھے ہوئے اسی طرح بیٹھے رہتے آپ انھیں نصیحت کرتے اور تقویٰ کی وصیت اور تاکید کرتے تھے اور اگر کوئی لشکر روانہ کرنا چاہتے تو بھیج دیتے یا کسی بات کا حکم فرماتے تو وہ بیان کر دیتے پھر واپس چلے جاتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۳۸) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید بقرعید کی نماز (بہت دفعہ) پڑھی ہے ایک دو دفعہ ہی نہیں پڑھی اس میں نہ اذان ہوتی تھی اور نہ تکبیر ہوتی تھی یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۴۳۹) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ کسی نے ابن عباسؓ سے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شریک تھے وہ بولے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کے نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھا ابن عباسؓ نے نہ اذان کا ذکر کیا اور نہ تکبیر کا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے پاس جا کے انھیں نصیحت کی اور انھیں (دین کے احکام) یاد دلائے اور صدقہ کرنے کو ارشاد فرمایا میں نے عورتوں کو دیکھا کہ اپنے کانوں اور گلوں کی طرف ہاتھ لیجا لیجا کے بلال کو (کچھ زیور وغیرہ) دے رہی تھیں پھر آنحضرتؐ اور بلال اپنے گھر تشریف لے آئے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۰) حضرت ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ ان سے پہلے کچھ نماز پڑھی اور نہ پیچھے پڑھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۱) ام عطیہ فرماتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عید اور بقرعید کے دن[1] پردہ نشین اور ایام والی عورتوں کو

[1] یہ ابتداء اسلام کا حال ہے آنحضرتؐ کو شک کہیں لڑائی پر روانہ کرنا ہوا اس صدقہ لینے کی غرض سے عورتوں کو بھی بلوایا تھا ۱۲۔

بھی عیدگاہ چلیں اور یہ سب مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں اور جو عورتیں ایام سے ہوں وہ عورتوں کی نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں ایک عورت بولی یا رسول اللہ ہم میں سے جس کے پاس چادر نہ ہو (وہ کیا کرے) آپ نے فرمایا اس کی ساتھ والی اپنی چادر اڑھائے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت ابوبکرؓ ایام تشریق[1] میں یہ بچیاں انصار کی میرے پاس دو بچیاں دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت میں ہے انصار کے جنگ بعاث[2] کے اشعار (فخریہ اشعار وغیرہ) پڑھتی تھیں وہ گا رہی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا منہ پر ڈالے ہوئے تھے حضرت ابوبکرؓ ان دونوں کو دھمکانے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹا کے فرمایا اے ابوبکر انہیں چھوڑ دے کیونکہ یہ عید کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے (آپ نے یہ فرمایا) ہر قوم کی عید ہوتی ہے ہماری عید یہ ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۳) حضرت انسؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں[3] نوش فرمائے بغیر عیدگاہ تشریف نہ لیجاتے تھے اور کھجوریں طاق کھاتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۴۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جب عید کا روز ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے سے آتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۴۵) حضرت براءؓ فرماتے ہیں یوم النحر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطبہ میں فرمایا اس دن ہمیں سب سے پہلے نماز پڑھنی لازم ہے بعد ازاں واپس جا کے ہمیں قربانی کرنی چاہیے جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریق کے موافق عمل درآمد کیا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر دی وہ قربانی میں

---

[1] جن دنوں میں تکبیرات تشریق پڑھی جاتی ہیں انہیں ایام تشریق کہتے ہیں نویں کی صبح سے تیرہویں کی عصر تک ۱۲ نماز ہوتی ہیں بہت سی احادیث رسول اللہ اور آثار صحابہ سے گانے بجانے کی رخصت ثابت ہوا گر کوئی ان چیزوں کے فعل سے حجت پکڑے کہ ان حدیثوں کا خلاف کریگا تو وہ مرتکب حرام ہوگا اور آنحضرت کا چیزوں کو منع نہ کرنا موجب جواز نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ لڑکیاں نابالغ تھیں بچپن کی بیہودگی نہیں کوئی عاشقانہ مضمون اور ڈھولک وغیرہ نہ تھی ۱۲ مرتبہ ۱۳ مدینہ سے دو میل پر ایک مقام یا قلعہ ہے ۱۲ مرتبہ ۱۳ یعنی شیرینی کھائے بغیر عیدگاہ نہیں جاتے تھے اور کھجوریں کہ یا تین یا پانچ یا سات طاق کھاتے تھے جفت نہیں کھاتے تھے۔

بالکل نمازہ ہوگی بلکہ وہ ایک (عام) گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے واسطے جلد ذبح کر لیا ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۶) جندب بن عبدالرحمٰن بجلی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نماز سے پہلے ذبح کر دے اسے اس کے بدلے دوسری قربانی کرنی چاہیئے اور جو نماز پڑھنے تک ذبح نہ کرے اسے چاہیئے کہ اللہ کا نام لیکے ذبح کر دے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۷) حضرت براءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے گویا اپنے واسطے ذبح کیا (اللہ کے واسطے نہ کیا) اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی ادا ہو گئی اور اس نے طریقہ مسلمانوں کی موافقت کی۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۴۸) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح کرتے اور وہیں اونٹ کے سالا مارتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۳۴۹) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ نے دو دن (یعنے نوروز اور مہرجان) مقرر کر رکھے تھے اُن میں لہو و لعب کرتے تھے آپ نے پوچھا یہ دونوں کیسے ہیں وہ بولے ان دونوں دنوں میں ہم زمانہ جاہلیت میں کھیلا کودا کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ برتر نے تمہیں ان کے بدلے اُن سے بہتر دو دن عنایت کر دیئے ہیں اور وہ عید الاضحیٰ اور عید فطر کے دن ہیں۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۰) حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم عید کے دن بے کھائے عید گاہ نہ جاتے تھے اور عید فطر کے دن نماز پڑھنے سے پہلے کھانا نہ کھاتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۱) جعفر بن محمدؒ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمرؓ عید و عید الاضحیٰ استسقا کی نماز میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور قراءۃ

سلہ یعنے نماز سے پہلے قربانی کر دینے کا ثواب نہیں ہوتا بلکہ وہ معمولی گوشت میں شمار ہو جاویگا جو روزانہ گھر والے کھاتے ہیں ۵ نوروز کے دن آفتاب برج حمل میں جاتا ہے اور مہرجان کے دن برج میزان میں چونکہ ان دونوں دنوں کی آب و ہوا معتدل ہوتی ہے اسواسطے انہیں لوگوں نے عید مقرر کر رکھا تھا۔

پکار کے پڑھتے تھے۔ یہ حدیث امام شافعی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۲) سعید بن عاصؓ فرماتے ہیں میں نے ابو موسیٰؓ اور حذیفہؓ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید اور بقر عید کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے ابو موسیٰؓ نے جواب دیا نماز جنازہ جیسی چار تکبیریں کہتے تھے حذیفہؓ بولے درست ہے۔ یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۳۵۳) براءؓ نقل کرتے ہیں کہ عید کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی نے کمان دی آپ نے اس پر سہارا لگا کر خطبہ پڑھا۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۴) عطاءؒ بلاواسطہ صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے وقت نیزہ پر ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ یہ حدیث امام شافعی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۵) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں عید کے دن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز میں شریک تھا آپ نے اذان و تکبیر کہوائے بغیر خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی جب نماز پڑھا چکے تو بلال سے سہارا[1] لگا کے کھڑے ہو گئے پھر اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور لوگوں کو نصیحت کی اور اللہ کے احکام یاد دلائے اور بندگی کی رغبت دلائی پھر عورتوں کے پاس تشریف لیگئے اور آپ کے ساتھ ساتھ بلال تھے آپ نے عورتوں کو اللہ سے ڈرنے کا ارشاد فرمایا اور انہیں نصیحت کر کے اللہ کے احکام بتائے۔ یہ حدیث نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۶) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں عید کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس راستہ سے جاتے تھے (اس سے نہ آتے بلکہ) اور راستہ سے آتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی اور دارمی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۷) حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ عید کے روز بارش ہونے لگی آنحضرت نے مسجد[2] ہی میں لوگوں کو عید کی نماز پڑھا دی۔ یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۵۸) ابو الحویرثؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جبکہ وہ نجران میں تھے یہ خط لکھا کہ بقر عید کی نماز جلد پڑھا یا کرو اور عید کی نماز دیر کر کے اور لوگوں سے احکام الٰہی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث امام شافعی نے نقل کی ہے۔

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام عصا وغیرہ پر سہارا ضرور لگائے ۱۲ [2] اگر عید کے روز بارش وغیرہ ہو تو شہر ہی میں نماز پڑھ لینی چاہیئے ۱۲

(۱۳۵۹) ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے نقل کرتے ہیں کہ چند سوار لوگوں نے آکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو گواہی دی ہمنے کل چاند دیکھا تھا آپ نے سب کو روزہ کھولنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا کل صبح عیدگاہ چل کے نماز پڑھنا۔ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل

(۱۳۶۰) ابن جریج فرماتے ہیں مجھ سے عطاء نے بیان کیا وہ ابن عباس اور جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں کہتے تھے عید اور بقرعید کے دن نماز عید کے واسطے اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ابن جریج کہتے ہیں اس سے تھوڑے زمانہ کے بعد میں نے عطاء سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ بیان کرتے تھے عید الفطر کے دن امام کے آنے سے پہلے اور پیچھے نہ نماز کی اذان ہوتی اور نہ تکبیر ہوتی اور نہ آواز دی جاتی اور نہ کچھ اور ہوتا اُس دن نہ اذان ہوتی اور نہ تکبیر ہوتی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۱) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید اور بقرعید کے دن عیدگاہ جاتے تو پہلے نماز پڑھتے اور جب نماز پڑھ چکتے تو لوگوں کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے اور وہ سب عیدگاہ ہی میں بیٹھے رہتے اگر آپ کو کہیں لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کر دیتے یا اُس کے علاوہ اور کچھ ضرورت ہوتی تو بیان کرتے اور آپ یہ فرماتے تھے لوگو! صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور عورتیں زیادہ صدقہ دیتیں پھر آپ اپنے گھر چلے جاتے یہ بات یوں ہی جاری رہی جبکہ مروان بن حکم کا زمانہ ہوا تو (ایک دفعہ) میں مروان کے ساتھ اس طرح (عیدگاہ کی طرف) روانہ ہوا کہ میرا ہاتھ اُسکی کمر پر اور اسکا ہاتھ میری کمر پر رکھا تھا جبکہ ہم عیدگاہ میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کثیر بن صلت نے مٹی اور اینٹوں کا منبر بنا رکھا ہے مروان مجھے منبر کی طرف گھسیٹنے لگا اور میں اسے نماز کے واسطے کھینچ رہا تھا جب میں نے اُسکا یہ اصرار دیکھا تو میں نے[1] پوچھا نماز سے پہلے خطبہ جائز کہاں ہے وہ بولا نہیں (نہیں) ابو سعید جو تجھے معلوم ہے وہ اب متروک ہو گیا۔ میں نے جواب دیا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے جو مجھے معلوم ہے اس سے بہتر تم کر ہی نہیں سکتے

[1] چونکہ یہ لوگ دوپہر کے بعد آئے تھے اسوقت نماز کا وقت نہ رہا تھا اسواسطے آپ نے فرمایا نماز کل صبح پڑھنا۔
[1] مروان نماز سے پہلے خطبہ اس غرض سے پڑھتا تھا کہ نماز کے بعد سب چلدیتے تھے اُسکے خطبہ سننے سے کوئی راضی نہ تھا ۱۲

(یہ) تین بار (کہا) پھر ابو سعید واپس چلے گئے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

باب قربانی کا بیان

پہلی فصل

(۱۳۶۲) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے سینگوں والے جو سیاہ اور سفید رنگ کے تھے قربانی کئے اور بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کے انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا انسؓ فرماتے ہیں میں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو پر اپنا قدم رکھ کے بسم اللہ واللہ اکبر کہتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۳۶۳) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگوں والا دنبہ (منگانے کو) حکم دیا جو کہ سیاہی میں چلتا اور سیاہی میں بیٹھتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا (یعنی) اس کے پاؤں اور سینہ و پشت اور آنکھیں سب سیاہ تھیں، چنانچہ دنبہ قربانی کرنے کے واسطے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا اے عائشہؓ مجھے چھری دیدے پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کر لے میں نے تیز کر دی پھر آپ نے چھری لیلی اور دنبے کو پکڑ کے پچھاڑ کے ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔ پھر فرمایا اللہ کے نام پر میں ذبح کرتا ہوں اے اللہ اسے محمد اور آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول کر لے پھر اسے ذبح کر دیا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۴) حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسنہ[1] سے کم نہ ذبح کیا کرو ہاں اگر نہ ہو سکے تو بھیڑ کا بچہ جو چھ ماہ سے زیادہ کا ہو ذبح کر دیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۵) عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بکریاں دیں تاکہ میں انہیں قربانی کے واسطے بانٹ دوں انہیں تقسیم کر دینے کے بعد ایک بکری کا بچہ بچ رہا اس کا میں نے رسول اللہ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اسے تو ذبح کر دے ایک روایت میں ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے دنبہ کا بچہ ملا ہے آپ نے فرمایا اسی کو ذبح کر دے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] جو اونٹ پانچ برس کا ہو کے چھٹے میں لگے اسے مسنہ کہتے ہیں اور گائے بیل جو دو برس کی بھر کے تیسرے میں لگے اور بھیڑ بکری دنبہ جو سال بھر کا ہو کے دوسرے میں لگے اسکو مسنہ کہتے ہیں ہاں بھیڑ اور دنبہ کا چھ ماہ سے اور زیادہ کا بچہ اگر موٹا تازہ ایسا ملجاوے جو سال بھر کے برابر ہو تو اسے ذبح کر دینا جائز ہے ۱۲ منہ

(۱۳۶۶) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم عید گاہ ہی میں قربانی کرتے اور وہیں اُونٹ کے بھالا مارتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۷) حضرت جابرؓ نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گائے اور اُونٹ سات آدمیوں کی طرف سے جائز ہے۔ یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ لفظ (ہو بہو) ابوداؤد کے ہیں۔

(۱۳۶۸) ام سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بقر عید کے دس دن ہوں تو تم میں جو کوئی قربانی کرنی چاہے تو وہ اپنے ناخون وغیرہ کچھ نہ کتروائے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نہ بال منڈوائے اور نہ ناخن کتروائے۔ ایک روایت میں ہے جو کوئی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ نہ اپنے بال منڈوائے اور نہ ناخن کتروائے یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۶۹) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن نیک عمل کرنا زیادہ محبوب نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ خدا میں جہاد کرنا بھی (ان دنوں کے نیک عمل کرنے سے) زیادہ نہیں ہے آپ نے فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا بھی (ان سے زیادہ) نہیں ہے ہاں جو مرد اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں نکلے اور پھر کچھ لیکے واپس نہ آئے (یعنے جو شہید ہو جائے وہ ان سے زیادہ ہے) یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۳۷۰) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں قربانی کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دُنبے سینگوں والے ابلق خصی[۳] ذبح کئے جبکہ ان کا مونہ قبلہ کی طرف کیا تو یہ پڑھا انی وجھت وجھی للذی

---

[۱] عید گاہ میں قربانی کرنا افضل ہے منہ [۲] یعنے سات آدمی ملکے اونٹ یا گائے ذبح کردیں تو جائز ہے [۳] خصی سے مراد ہے کہ اُسکے بیضے کوٹ کے شہوت کھودی تبھی ایسا ہی خصی بالاتفاق جائز ہے اور جسکے بیضے نکالدیئے گئے ہوں اُسکو قربانی کرنی منع ہے [۴] میں نے اپنا مونہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان و زمین پیدا کیا ہے حالانکہ میں ملت ابراہیم حنیف پر ہوں اور مشرک نہیں ہوں میری نماز اور ساری عبادتیں اور مرنا جینا اللہ رب العالمین ہی کے واسطے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے ارشاد ہوا ہے کہ میں فرمانبردار ہوں اے اللہ تیری ہی توفیق سے تیرے واسطے یہ محمد اور محمد کی امت کی طرف سے ہے۔

فطر السموات والارض علی ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین — اللھم منک ولک عن محمد وامتہ بسم اللہ اللہ اکبر پھر ذبح کر دیا۔ یہ حدیث احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے آپ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور یہ پڑھا بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ہذا عنی وعن من لم یضح من امتی۔

(۱۳۷۱) حنش فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کو دو دنبے ذبح کرتے دیکھ کے عرض کیا یہ کیا بات ہے (جو تم دو دنبے کرتے ہو) وہ بولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کر دی ہے کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کر دیا کروں اس واسطے میں (ایک) آپ کی طرف سے ذبح کرتا ہوں یہ حدیث ابوداؤد نے اور اسی طرح ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۳۷۲) حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے ہمیں فرمادیا ہے کہ ہم آنکھ اور کان (قربانی کے جانور کے) اچھی طرح دیکھ بھال لیا کریں اور یہ (فرمایا ہے) کہ ہم انہیں ذبح نہ کریں جن کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوں یا چرے پھٹے ہوں۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ابن ماجہ کی روایت "آنکھ کان اچھی طرح دیکھ لیں" تک ختم ہو گئی۔

(۱۳۷۳) حضرت علیؓ ہی فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۷۴) براء بن عازبؓ نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کونسی قربانی کرنے سے بچنا چاہیئے آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا ان چار سے (اول) لنگڑا جو ظاہر لنگڑاتا ہو اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اور بیمار جسکا مرض ظاہر ہو اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا بھی نہ ہو۔ یہ حدیث امام مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نقل کی ہے۔

---

۱۵۱ اللھم یہ میری طرف سے اور ان لوگوں کی طرف سے جو میرے امتی قربانی نہ کریں ۱۲ ۱۵۲ یعنی جن جانوروں کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوں یا کان میں چھید ہوں یا چوڑائی سے کٹے ہوں ایسے جانوروں کا ذبح کرنا منع ہے ۱۲ ۱۵۳ یعنی کیسے کیسے جانوروں کی قربانی کرنا مکروہ ہے

(۱۳۷۵) ابو سعید فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سینگوں والا فربہ دنبہ قربان کرتے تھے جسکی آنکھیں اور مونہ سیاہ ہوتا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۷۶) بنی سلیم کے (ایک مرد) مجاشع نام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بھیڑ اور دنبہ کا بچہ جو چھ ماہ سے زیادہ ہو[1] سنہ کے برابر ہے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۷۷) ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے اچھا جانور قربانی کا دنبہ کا بچہ ہے جو چھ ماہ سے زیادہ ہو۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے

(۱۳۷۸) ابن عباسؓ فرماتے ہیں ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ عید الضحےٰ آگئی ہم ایک گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے۔ یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۳۷۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن اللہ کو خون گرانے سے زیادہ ابن آدم کا کوئی عمل پسند نہیں ہے اور قربانی کے جانور اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت قیامت کے دن آویں گے اور قربانی زمین پر خون گرنے سے پہلے ہی اللہ قبول کر لیتا ہے تم اس سے اپنا جی خوش کیا کرو۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۳۸۰) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کوئی دن اللہ کو پسند نہیں ہے جن میں اسکی عبادت کی جاوے اس کا ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور اسکی ایک رات کو عبادت کے لیئے کھڑا رہنا لیلۃ القدر کی عبادت کے برابر ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے ترمذی نے کہا ہے اسکی سند ضعیف ہے۔

تیسری فصل (۱۳۸۱) جندب بن عبد اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] یعنی بھیڑ دنبہ کا چھ ماہ سے زیادہ کا بچہ سنہ کے برابر ہے اسکی قربانی بھی جائز ہے ۱۲ ۲ بعض علماء کا یہ مذہب ہے مگر جمہور کا قول اسکے خلاف ہے ۱۲ وقات

ہمراہ یوم النحر میں میں نماز بقر عید میں شریک تھا آپ نماز پڑھ کے فارغ نہ ہوئے پائے اور نہ سلام پھیرنے پائے تھے کہ کسی نے کہا دیکھئے ہیں کہ قربانیوں کا گوشت کٹا رکھا ہے اور نماز پڑھنے سے پہلے ہی قربانی ہو گئی ہے آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی اُسے اُس کے بدلے دوسرا جانور ذبح کرنا چاہیئے ایک روایت میں ہے یوم النحر کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کے خطبہ پڑھا بعد ازاں قربانی کی اور فرمایا جو نماز سے پہلے قربانی کر دے اُسے دوسری قربانی کرنی چاہیئے اور جس نے نہ کی ہو وہ اللہ کا نام لیکے ذبح کر دے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۸۲) نافعؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے عید الاضحےٰ کے دو روز بعد تک قربانی کے دن[1] ہیں۔ یہ حدیث امام مالک نے نقل کی ہے اور کہتے ہیں اسی طرح مجھے حضرت علیؓ سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

(۱۳۸۳) ابن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دس سال قیام کیا اور ہر سال قربانی کرتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۳۸۴) زید بن ارقم سے [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قربانی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہمیں اس میں کیا (ثواب) ملے گا آپ نے جواب دیا کہ ہر ایک بال کے عوض ایک نیکی (کا ثواب) ملے گا لوگوں نے عرض کیا صوف[2] کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا صوف کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی کا اجر ملے گا۔ یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کے تین دن ہیں دسویں گیارہویں بارہویں اسکے بعد جائز نہیں یہی امام اعظم اور امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور امام شافعی کے نزدیک تیرہویں کو بھی قربانی جائز ہے بعض لوگوں کے نزدیک اخیر چاند تک درست ہے ۱۲ مرقات

[2] لوگوں نے پوچھا جن جانوروں کے بال نہ ہوں بلکہ صوف ہو جیسے دنبہ بھیڑ ان کا کیا حکم ہے آپ نے جواب دیا انکا بھی یہی حکم ہے ۱۲۔

باب عتیرہ کا بیان

عتیرہ اس بکری کو کہتے ہیں جو ماہ رجب میں لوگ تقرب الی اللہ سمجھ کے ذبح کرتے ہیں۔

پہلی فصل۔ (۱۳۸۵) ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں[۱] ہے (راوی حدیث) کہتے ہیں فرع اس اونٹ کے بچے کو کہتے تھے جو سب سے پہلے پیدا ہوتا اور اسے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ ماہ رجب میں جو ایک بکری کرتے تھے اس کا نام ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۳۸۶) مخنف بن سلیمؓ فرماتے ہیں مقام عرفہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تھے کہ میں نے سنا آپ فرما رہے ہیں اے لوگو! تمام گھر والوں پر ہر سال ایک قربانی اور ایک عتیرہ[۲] واجب ہے کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا چیز ہے وہ اس قربانی کا نام ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب اور ضعیف الاسناد ہے ابو داؤد نے کہا ہے عتیرہ منسوخ ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۳۸۷) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قربانی کے دن (نماز) عید کا ارشاد ہوا ہے[۳]

ایک مرد بولا یا رسول اللہ بتایئے اگر میرے پاس بجز مادہ اونٹ (وغیرہ) کے جو سب سے دودھ وغیرہ کے فائدہ کے واسطے دی ہو اور جانور نہ ہو تو میں اسے قربانی کر دوں (یا نہیں) آپ نے فرمایا نہیں۔ ہاں تو اپنے بال منڈوایا کترواؤ اور ناخن اور مونچھیں کترواؤ اور زیر ناف بال صاف کرو اللہ کے نزدیک تیری پوری قربانی یہی ہو جاوے گی۔ یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

---

[۱] چونکہ اس میں بت پرستوں کی مشابہت لازم آتی ہے کہ وہ لوگ بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے اسواسطے مسلمانوں کو بھی منع کر دیا گیا ۱۲ منہ [۲] یعنی ماہ رجب میں بکری ذبح کرنا یہ ابتدائے اسلام کا ذکر ہے بعد ازاں منسوخ ہو گیا ۱۲ [۳] یعنی اگر کسی نے مجھے مادہ اونٹنی وغیرہ اس غرض سے دی ہو کہ تو اس کا دودھ وغیرہ کا نفع اٹھا تا رہ اگر میرے پاس اسکے علاوہ اور نہ ہو تو کیا اسی کو میں ذبح کر دوں تو نے فرمایا نہیں فقط تو اپنی حجامت وغیرہ بنوا لیا کر تجھے قربانی کا ثواب ملتا رہے گا ۱۲۔

باب چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۳۸۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ پکار دے "الصلوٰۃ جامعۃ" یعنے نماز کے واسطے جمع ہو جاؤ (سب لوگ جمع ہو گئے) تو آپ آگے جا کھڑے ہوئے پھر دو رکعتیں چار رکوع اور چار سجدوں سے پڑھائیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس سے زیادہ دراز میں نے نہ کبھی رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۸۹) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز میں قراءۃ پکار کے پڑھی تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹۰) عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ شریک تھے آپ سورۂ بقر پڑھنے کے قریب قریب بہت دیر تک کھڑے رہے پھر بہت بڑا رکوع (لیکن) یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر ایک بڑا رکوع کیا مگر یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا بعد ازاں سجدے میں گئے۔ پھر کھڑے ہوئے تو بڑی دیر تک کھڑے رہے یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر بڑا لمبا رکوع کیا یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھا کے بڑی دیر تک کھڑے رہے مگر یہ کھڑا رہنا پہلے کھڑے رہنے سے کم تھا پھر بڑا لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر سر اٹھایا بعد ازاں سجدے میں گئے پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو گیا تھا آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے[1] جینے سے نہیں گہناتے جب تم انہیں دیکھو (کہ یہ گہنا گئے) تو اللہ کا ذکر کیا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اسی جگہ سے کچھ چیز لی پھر ہمنے دیکھا کہ آپ پچھلے پاؤں ہٹے آپ نے فرمایا

---

[1] بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئی بڑا آدمی مرجاتا ہے تو سورج گرہن ہوتا ہے اسواسطے آپ نے فرمایا یہ غلط ہے بلکہ یہ اللہ کی نشانی ہے اللہ بندوں کو اس سے ڈراتا ہے ۱۲۔

میں نے جنت کو دیکھا تھا میں اس میں سے خوشہ انگور لیتا تھا اگر میں لے لیتا تو تم اس میں سے جب تک دنیا باقی ہے کھاتے رہتے۔ پھر میں نے جہنم کو دیکھا اس سے زیادہ کھبرا ہٹ کا مقام میں نے کبھی نہیں دیکھا جیسے آج دیکھا اور اکثر اس میں رہنے والی میں نے عورتوں کو دیکھا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کس وجہ سے (عورتیں بکثرت جہنمی ہیں) آپ نے جواب دیا اسوجہ سے کہ وہ ناشکری کرتی ہیں کسی نے پوچھا کیا اللہ کی ناشکری کرتی ہیں آپ نے فرمایا (نہیں بلکہ) شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر وہ تجھ سے کچھ تکلیف دیکھے تو کہنے لگے گی میں نے تیرے ہاں کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹۱) حضرت عائشہ صدیقہ سے بھی ابن عباسؓ کی حدیث کے مانند روایت ہے اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر سجدے میں گئے تو بڑی دیر تک سجدے ہی میں رہے پھر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اس میں اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے نہیں گہناتے جب تم دیکھو (کہ یہ گہنا گئے) تو اللہ سے دعا کیا کرو اور تکبیر کہا کرو نماز پڑھا کرو خیرات کیا کرو پھر فرمایا اے امت محمد! اللہ سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں ہے جبکہ اس کا کوئی بندہ زنا کرتا ہے یا کوئی بندی زنا کرتی ہے اور اے امت محمد! جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جان لو تو بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ رویا کرو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹۲) ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کے کھڑے ہو گئے آپ ڈر رہے تھے کہ کہیں قیامت نہ ہو گئی ہو آپ نے مسجد میں آ کے لمبے قیام اور رکوع سجود سے نماز پڑھائی اس طرح میں نے کبھی آپ کو (دراز) رکوع و سجود کرتے نہ دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا یہ نشانیاں ہیں جو اللہ بندوں پر بھیجتا ہے کسی کے مرنے جینے کی وجہ سے نہیں ہوتا

---

۱ یعنی دوزخ میں بکثرت عورتیں تھیں ۱۲ ۲ اگر تمہیں یہ معلوم ہو جاوے کہ اللہ کا قیامت کے دن کس قدر غصہ ہوگا تو ہنسنا بالکل چھوڑ دو اور رونا زیادہ کرو ۱۲ ۳ یعنی آپ نے یہ خیال کیا کہیں قیامت نہ آ گئی ہو کیونکہ چاند سورج گرہن وغیرہ قیامت کی علامت ہے ۱۲

ولیکن اس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ایسا دیکھا کرو تو گھبرا کے اللہ کے ذکر اور اس سے دعا اور استغفار کرنے میں مصروف ہو جایا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۳۹۳) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا جس روز ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا آپ نے لوگوں کو (دو رکعتیں) چھ رکوع اور چار سجدوں سے پڑھائیں۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۹۴) ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت (دو رکعتیں) آٹھ رکوع اور چار سجدوں سے پڑھائیں اسی طرح حضرت علی سے منقول ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۳۹۵) عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ زندگی میں مدینہ[۵۱] میں اپنے تیروں سے تیر اندازی کرتا تھا جب سورج گرہن ہوا تو میں نے تیروں کو پھینک کے خیال کیا واللہ میں دیکھوں گا کہ سورج کے گہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حالت پیدا ہوئی عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں آپ کے پاس آیا تو آپ نماز میں دونوں ہاتھ اٹھائے کھڑے تھے اور سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اللھم فیہ پڑھ رہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے یہاں تک کہ سورج گہن سے نکل آیا جب گرہن جاتا رہا تو دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔ یہ حدیث مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں نقل کی ہے اسی طرح شرح السنہ میں عبدالرحمٰن سے منقول ہے۔ اور مصابیح کے نسخہ میں جابر بن سمرہ سے منقول ہے۔

(۱۳۹۶) اسماءؓ دختر ابوبکرؓ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں آزاد کرنیکو[۵۲] ارشاد فرمایا تھا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۳۹۷) سمرہ بن جندب فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گرہن میں نماز پڑھائی اس طرح کہ آپ کی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

---

[۵۱] یعنی مدینہ میں میں تیر اندازی کرتا تھا ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو تیر پھینک کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے چلدیا ۱۲ [۵۲] سورج گرہن میں غلام وغیرہ آزاد کرنا اور صدقہ دینا مسنون ہے ۱۲۔

(۱۳۹۸) عکرمہؓ فرماتے ہیں کسی نے ابن عباسؓ سے کہا غلاں (یعنی صفیہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کا انتقال ہو گیا ابن عباسؓ سجدہ میں گر پڑے کسی نے اُن سے کہا تم ایسے وقت سجدہ کرتے ہو[۱] وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم کوئی نشانی دیکھا کرو تو سجدہ میں چلے جایا کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے انتقال کر جانے سے بڑی نشانی اور کونسی ہو گی۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۳۹۹) اُبی بن کعب فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اس میں ایک بڑی سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت کے واسطے کھڑے ہوئے تو ایک بڑی سورت پڑھ کے پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج کا گرہن جاتا رہا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۰۰) نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ دو دو رکعتیں پڑھنے لگے اور آپ سورج کے روشن ہونے کی دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری (روزانہ) نماز کی طرح نماز پڑھائی اور رکوع و سجدہ کیا اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد جلد مسجد کی طرف جا رہے تھے اسوقت سورج گہنایا ہوا تھا آپ یہاں تک نماز پڑھاتے رہے کہ سورج روشن ہو گیا پھر فرمایا زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے سورج[۲] اور چاند گرہن صرف زمین کے بڑے رہنے والے کے مر جانے سے ہوتا ہے حالانکہ کسی کے مرنے جینے سے چاند سورج نہیں گہنتے لیکن یہ دونوں بھی اللہ کی مخلوق ہیں اللہ اپنی مخلوق میں جو بات چاہتا ہے نئی نکالتا ہے چاند اور سورج میں سے جو گہنا جاوے تم اُسکے صاف ہو جانے تک نماز پڑھا کرو

---

[۱] یعنی یہ تو غم کا وقت ہے اور تم سجدہ کرتے ہو ۱۲

[۲] اُن کا یہی عقیدہ تھا کہ سورج گہن اور چاند گہن کا یہی سبب ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی مر جاتا ہے اُس وقت گرہن ہوتا ہے ۱۲۔

یا کوئی امر اللہ[۵۱] پیدا کردے (یعنی عذاب یا قیامت قائم کردے)۔

باب شکر کے سجدوں کا بیان

یہ باب پہلی اور تیسری فصل سے خالی ہے (یعنی اس میں وہ حدیثیں نہیں ہیں جو پہلی اور تیسری فصل میں لکھی جاتیں ہیں۔

دوسری فصل۔ (۱۴۰۱) ابوبکرہؓ فرماتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوش کرنے والا امر پیش آتا تو اللہ برتر کا شکر کرنے کے ارادے سے سجدہ میں گر پڑتے تھے یا (یہ ہے کہ ایسا امر درپیش ہوتا) کہ جس سے آپ خوش ہوتے (راوی کا شک ہے) یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور یہ کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۱۴۰۲) ابوجعفرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بونے مرد کو دیکھ کے سجدہ میں گر پڑے دارقطنی نے اسے مرسلاً نقل کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظ (منقول) ہیں۔

(۱۴۰۳) سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کا ارادہ کرکے روانہ ہوئے جبکہ ہم موضع عزوزاء کے قریب پہنچے تو اترے پھر دونوں ہاتھ اٹھا کے ایک گھڑی تک دعا کی پھر سجدہ میں گر پڑے اور بہت دیر تک ٹھیرے رہے پھر کھڑے ہوئے تو ایک گھڑی تک دونوں ہاتھ اٹھائے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے اور بہت دیر تک (سجدہ میں) ٹھیرے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اور اپنی امت کے واسطے شفاعت کی اللہ نے مجھے تہائی امت کی مغفرت[۵۲] عطا کردی۔ میں اپنے رب کا شکریہ ادا کرنے کو سجدہ میں گر پڑا پھر میں نے سر اٹھا کے اپنے پروردگار سے امت کے واسطے دعا مانگی تو اللہ نے اور تہائی امت کی مغفرت مجھے عطا کی پھر میں اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کرنے کو سجدہ میں گر پڑا پھر میں نے سر اوٹھا کے

---

[۵۱] یعنی تم عبادت کرتے رہا کرو یہانتک کہ موت تم پر آجاوے یا اگر عذاب و قیامت آنیوالا ہو تو وہ آجاوے ۱۲ [۵۲] یعنی تہائی امت کی مغفرت اللہ نے کردی پھر دوسری دفعہ اور تہائی اور تیسری دفعہ باقی امت کی شفاعت قبول کرکے ساری امت بخشدی ۱۲۔

اپنے پروردگار سے امت کے واسطے دعا کی تو مجھے باقی تہائی امت کی مغفرت دیدی گئی پھر (فوراً) اپنے پروردگار کا شکر یہ ادا کرنے کو سجدہ میں گر پڑا۔ یہ حدیث امام احمد اور ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

باب نماز استسقاء کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۴۰۴) عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ہمراہ مینہ کے واسطے دعا کرنے عیدگاہ تشریف لیگئے اور دو رکعت نماز پڑھائی جن میں قرأۃ بالجہر پڑھی تھی اور قبلہ کی طرف منہ کرکے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کرتے رہے اور قبلہ کی طرف منہ کرتے وقت چادر کو پلٹا تھا[1]۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۰۵) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں اس وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے آپ ہاتھ اس طرح اٹھاتے تھے کہ بغلوں کی سپیدی دکھائی دیتی تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۰۶) حضرت انسؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا مانگی تو دونوں ہتھیلیوں کی پشت آسمان کی طرف تھی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۴۰۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے "اللھم صیبا نافعا"۔ ترجمہ اے اللہ مینہ نفع پہنچانے والا برسا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۰۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ بارش نے ہمیں آلیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بدن مبارک کپڑے سے کھولدیا یہاں تک کہ آپ کے بدن پر خوب مینہ برسا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام آپ نے کیوں کیا آپ نے جواب دیا

---

[1] چادر کے پلٹنے کی صورت یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پیچھے لیجا کے چادر کا بایاں پلہ نیچے کا دائیں ہاتھ سے اور دایاں پلہ نیچے کا بائیں ہاتھ سے پکڑ کے اپنے پیچھے اس طرح پلٹے کہ دائیں ہاتھ کا پلہ دائیں کندھے پر اور بائیں ہاتھ کا پلہ بائیں کندھے پر ہو جاوے اس صورت میں سب طرح چادر کے رخ پلٹ جاویں گے ۱۲۔

یہ اپنے پروردگار سے تازہ تازہ الگ ہو کے آیا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۴۰۹) عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید گاہ میں جا کے نماز استسقاء پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کرتے وقت چادر کا رُخ پلٹا[1] اس کا دایاں پلّہ بائیں کندھے پر اور بایاں پلّہ دائیں کندھے پر کر لیا پھر اللہ سے دعا مانگی۔ یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱۰) عبداللہ بن زیدؓ ہی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینہ کی دعا مانگی تو آپ سیاہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے آپ نے چاہا کہ نیچے کا سرا پکڑ کے اُوپر کر لیں مگر جب یہ دشوار معلوم ہوا تو اُسے اپنے مونڈھوں پر پلٹ لیا۔ یہ حدیث امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱۱) عُمیر اَبی اللحم کے غلام سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (موضع) احجار الزیت کے پاس جو زوراء کے قریب ہے مینہ کی دعا مانگتے دیکھا کہ کھڑے ہوئے مینہ کی دعا مانگ رہے ہیں اور اپنے منہ کی طرف دونوں ہاتھ اُونچے کئے ہیں جو سر سے اُونچے نہیں ہیں۔ یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے اور اسی طرح ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱۲) ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے واسطے روز کے کپڑے پہنے ہوئے عاجزی اور خشوع وزاری کرتے ہوئے باہر تشریف لیگئے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۴۱۳) عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مینہ کی دعا مانگتے تو یہ پڑھتے "اللّٰھم اسق عبادک وبہیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت"۔ یہ حدیث امام مالک اور ابو داؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۱۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ "اللّٰھم اسقنا غیثاً مغیثاً مریئاً مریعاً نافعاً غیر ضار عاجلاً غیر آجل"۔ جابر کہتے ہیں اُسی وقت

---

[1] چادر کا رُخ اس طرح پلٹتے ہیں کہ اللہ اس طرح حالت زمانہ بدل دے یعنی اب قحط ہے اس کے بدلے بارش کر کے ارزانی کر دے ۱۲ منہ
ترجمہ اے اللہ ہمارا پانی بندوں اور جانوروں کو پانی پلا کر اور اپنی رحمت برسا دے اور مردہ زمینوں کو زندہ کر دے ۱۲ منہ یا الٰہی تو ہم پر ایسا مینہ برسا جو ہمدردی فریاد رسی کرے اور جس کا انجام بہتر ہو تازگی کرنے والا نفع پہنچانے والا ہو کسی کو ضرر نہ پہنچائے جلد آنے والا ہو دیر نہ کرے ۱۲۔

آسمان ایک پاٹ ہو گیا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل - (۱۴۱۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینہ نہ برسنے کی شکایت کی آپ کے حکم سے منبر عید گاہ میں رکھا گیا آپ نے لوگوں سے ایک دن عید گاہ چلنے کا وعدہ کیا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی کرن ظاہر ہوتے ہی روانہ ہو گئے اور منبر پر بیٹھ کے اللہ کی بزرگی و حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا تم نے اپنے شہروں کی قحط سالی اور مینہ کے وقت پر نہ برسنے کی شکایت کی تھی اب اللہ تعالیٰ تمہیں ارشاد کرتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ تمہاری دعا ضرور قبول ہو گی پھر فرمایا سب تعریف اس اللہ کے واسطے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور مہربان بخشش کرنے والا ہے انصاف کے دن کا مالک ہے۔ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے بار خدایا تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے پروا ہے ہم فقیر ہیں ہم پر مینہ برسا اور اسے ہماری قوت اور ایک مدت تک نفع کا سبب بنا پھر دونوں ہاتھ اٹھا کے آپ نے اتنے اونچے کئے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی دکھائی دینے لگی پھر اپنی پشت لوگوں کی طرف پھیری پھر چادر پھیری یا الٹی اور ہاتھ یونہی اٹھائے رہے پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے (منبر سے) اترے اور دو رکعتیں پڑھیں بعد ازاں اللہ نے ابر پھیلا دیا کڑک اور بجلی کوندنے لگی پھر اللہ کے حکم سے مینہ برسنے لگا آپ اپنی مسجد تک نہ آنے پائے کہ نالیاں بہنے لگیں جب آپ نے لوگوں کو سایہ ڈھونڈنے میں جلدی کرتے دیکھا تو آپ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سب چیزوں پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۱۶) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں جب قحط سالی ہوتی حضرت عمرؓ بن خطاب عباسؓ بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے مینہ کی دعا مانگتے تھے اور فرماتے اے اللہ ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو ہم پر مینہ برساتا تھا اب ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ سے تجھ سے دعا کرتے ہیں تو ہم پر مینہ برسا (اس دعا مانگنے سے) ضرور بارش ہوتی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

---

۱ مینہ برسنے سے پہلے کر دی قوت رفع ہو ۱۲ ۲ یعنی نالیوں میں پانی بہنے لگا اسقدر مینہ برسا تھا ۱۲

(۱۴۱۷) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک نبی لوگوں کے ہمراہ بارش کے واسطے دعا مانگنے نکلے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں ایک چیونٹی اپنا پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے (کھڑی) ہے وہ نبی (لوگوں سے) فرمانے لگے واپس چلے چلو کیونکہ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول ہوگئی۔ یہ حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے۔

باب ہواؤں کا بیان

پہلی فصل - (۱۴۱۸) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروا ہوا سے میری مدد کی گئی ہے اور قوم عاد پچھوا ہوا سے ہلاک کی گئی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۱۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ جس سے آپ کا کوا دکھائی دیگیا ہو آپ صرف مسکرایا کرتے تھے اور جب ابر یا ہوا دیکھتے تو آپ کے چہرہ پر اس کے آثار پائے جاتے تھے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۲۰) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں جب تیز ہوا چلتی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے "اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ" اور جب مینھ کا گھر ہوا ہوتا تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا اور (کبھی) باہر جاتے (کبھی) اندر آتے اور آگے جاتے پیچھے ہٹتے جب برسنے لگتا تو یہ خوف آپ سے جاتا رہتا حضرت عائشہؓ نے یہ بات معلوم کرکے آپ سے (اسکا سبب) دریافت کیا آپ نے جواب دیا اے عائشہ میں جانتا ہوں کہیں یہ ابر ایسا نہ ہو جس کے حق میں قوم عاد نے کہا تھا "فلما رأوہ عارضا مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا" ایک روایت میں ہے جب آپ مینھ برستے دیکھتے تو فرماتے تھے یہ (اللہ کی) رحمت ہے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔

---

۱۲ - برکتیں ہوا چلنے سے ہی پناہ مانگنی چاہیئے ۱۲ ۱۲ اے اللہ میں تجھ سے اسکی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہو اور جو اسے اس قوم نے بھیجا ہو اسکی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہو اور جو اسے اس قوم نے بھیجا ہو اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲ جب اللہ کو ابر کو اپنے شہروں پر آتے ہوئے دیکھتا تو کہنے لگتے یہ ابر جو آرہا ہے ہم پر برسے گا ۱۲۔

(۱۴۲۱) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کے خزانے پانچ ہیں (جنہیں اللہ کے سوا کوئی واقف نہیں پھر استدلالاً) یہ آیت پڑھی "ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث" اخیر آیت تک۔ ترجمہ۔ قیامت کا علم خدا ہی کے پاس ہے وہی مینھ برساتا ہے اور پیٹ میں کیا ہے کو جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل میں کیا کمائی کروں گا اور کوئی یہ جانتا ہے کہ میں کونسی زمین پر مروں گا اللہ جاننے والا خبردار ہے) یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۴۲۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قحط سالی اسی کا نام نہیں ہے کہ بارش نہ ہو (نہیں) بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ مینھ پر مینھ برسے اور زمین میں کچھ نہ پیدا ہو۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل - (۱۴۲۳) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے ہوا اللہ کی رحمت ہے وہی رحمت اور عذاب لاتی ہے تم اسے برا نہ کہا کرو اور اللہ سے ہوا کی بھلائی کی دعا کیا کرو اور ہوا کی شر سے اس پناہ مانگا کرو۔ یہ حدیث امام شافعی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نیز بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۱۴۲۴) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا پر لعنت کی آپ نے فرمایا تم ہوا کو لعنت نہ دو کیونکہ وہ اللہ کے کام پر مقرر ہے۔ جو کوئی ایسے پر لعنت کرے گا جو لعنت کا مستحق نہ ہوگا وہ لعنت اسی پر لوٹ پڑے گی۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۲۵) ابی بن کعبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہوا کو برا نہ کہا کرو جب تم ناگوار ہوا دیکھا کرو تو یہ دعا کیا کرو "اللھم انا نسئلک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ"۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

سلہ یعنی پانچ باتیں غیب کا خزانہ ہیں جنہیں بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا ۱۲ سکہ یعنی یہ علم کے ساتھی کو معلوم نہیں کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی ۱۲ سکہ یعنی جو کسی کو ناحق لعنت کرے گا وہ لعنت اسی پر لوٹ پڑے گی ۱۲

سکہ ترجمہ۔ یا الٰہی ہم تجھ سے اس ہوا کی بہتری کا سوال کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں بہتری ہو اور جو کچھ اس میں بہتری ہو اور جس کا حکم ہوا ہو اس کی بہتری کی دعا مانگتے ہیں اور اسکی برائی سے پناہ مانگتے ہیں ۱۲

(۱۴۲۶) ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب کبھی ہوا چلتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو بیٹھ جاتے اور یہ پڑھتے "اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجعلھا ریحا" ابن عباسؓ کہتے ہیں کتاب اللہ میں (وارد ہے) "انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا" و "ارسلنا علیھم الریح العقیم" و "ارسلنا الریاح لواقح" و "ان یرسل الریاح مبشرات" - یہ حدیث امام شافعی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہے۔

(۱۴۲۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان سے کچھ اثنی دیکھتے تو اپنا کام کاج چھوڑ کے اسی متوجہ ہو جاتے اور یہ پڑھتے "اللھم انی اعوذ بک من شرھا" ترجمہ اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو کچھ اس میں برائی ہو۔ اگر آسمان کھل جاتا تو اللہ کی حمد بیان کرتے اور اگر برسنے لگتا تو یہ کہتے "اے اللہ نفع دینے والا پانی برسا" - یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نے نقل کی ہے اور یہ لفظ روایت شافعی کے ہیں۔

(۱۴۲۸) ابن زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بجلی اور گرج کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے تھے "اللھم لا تقتلنا غضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک" - یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے ترمذی نے کہا ہے - یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل - (۱۴۲۹) عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ یہ جب گرج کی آواز سنتے تو اپنی بیوی سے باتیں کرنا چھوڑ دیتے اور یہ پڑھتے "سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ" - یہ حدیث امام مالک سے روایت کی ہے۔

کتاب مردوں کے بیان میں

باب بیماروں کی مزاج پرسی کا بیان اور بیمار کے ثواب کا بیان

---

۱ اے اللہ ہمیں (معمولی) ہوائیں کر دے (عذاب کی) ہوا نہ کر دیجیو ۲ یعنی قوم عاد پر بادصرصر اور بانجھ ہوا بھیجی اور میوہ جات پر زرد ہوا بھیجی اور خبری دینے والی ہوائیں بھی اللہ بھیجتا ہے جن سے مراد یہ ہے کہ جس سے پھل وغیرہ نہیں پیدا ہوتے ۱۲ ۳ اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے مار نہ ڈالیو اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک کیجیو اس سے پہلے ہمیں عالیت دیدیجیو یعنی عافیت سے مارلیو ۱۲ ۴ پاکیزہ وہ ذات جس کی رعد اور تمام فرشتے ڈر کے مارے تسبیح کرتے ہیں۔ رعد اس فرشتہ کا نام ہے جو بادل ہنکانے پر مقرر ہے ۱۲ ۵ یعنی جاری کچھ بری چیز نہیں ہے بلکہ بعض اوقات یہ بزرگی ہے کیونکہ بیماری سے اوقات گناہ جھڑ جاتے ہیں ۱۲۔

پہلی فصل۔ (۱۴۳۰) ابو موسیٰ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو اور بیمار کا حال پوچھا کرو اور قیدی کو رہا کرا دیا کرو۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۳۱) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر یہ پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا۔ بیمار کا حال پوچھنا۔ جنازہ کے ساتھ ساتھ جانا۔ دعوت قبول کرنا۔ چھینک لینے والے کو جواب دینا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۳۲) حضرت ابوہریرہ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا کیا میں آپ نے جواب دیا جب تو کسی (مسلمان) سے ملے تو اسے سلام کر اور جب تجھ کو دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے نصیحت کرنے کو کہے تو نصیحت کر دے اور جب چھینک لیکے الحمد للہ کہے تو تو (یرحمک اللہ کہہ کے) اسے جواب دے اور جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کر اور جب مر جاوے تو اس کے ساتھ ساتھ جا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۴۳۳) براء بن عازب فرماتے ہیں ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں (کے کرنے) کا حکم دیا ہے اور سات باتوں سے منع کیا ہے۔ ان ان باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ بیمار کا حال پوچھنا۔ جنازہ کے ساتھ ساتھ جانا۔ اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔ اور سلام کا جواب دینا۔ اور دعوت کرنیوالوں کی بات قبول کرنا۔ اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا۔ اور ان ان باتوں سے منع کیا ہے۔ سونے کی انگوٹھی اور حریر اور استبرق اور دیباج اور قسی پہننے اور سونے کے برتن اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے (منع فرمایا ہے) ایک روایت میں ہے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے (منع کیا ہے) کیونکہ جو چاندی کے برتن میں دنیا میں پانی پئے گا اسے آخرت میں چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۳۴) ثوبان کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی بیمار پرسی کو جاتا ہے وہ واپس لوٹنے تک جنت کی میوے چنے میں رہتا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

---

۵۱ یعنی وہ چاہے تجھ سے ہنسی کرے یا ہنسا کرے تو اسے نصیحت کی بات بتا تا رہ تو بھی اسکی طرح نادان نہ بن ۱۲ ۵۲ یعنی جو دعوت کرے اسکی دعوت قبول کرنا بہتر ہے انکار نکرنا چاہئے کیونکہ انکار کرنے سے اسے رنج پہنچے گا ۱۲ ۵۳ استبرق اور دیباج اور قسی ریشمی کپڑوں کے نام ہیں ۱۲ ۵۴ یہ پیشہ کا تربہ ہے پیشہ وہ ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں جو نیچے بچھاتے ہیں ۱۲

(۱۴۳۵) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بزرگ و برتر قیامت کے دن کہے گا اے آدم کی اولاد میں بیمار ہوا تو نے میرا حال نہ پوچھا وہ کہے گا اے پروردگار میں تیرا حال کیونکر پوچھتا حالانکہ تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ جواب دیگا تجھے نہیں معلوم میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کا حال نہیں پوچھا لیا تو نہیں جانتا اگر تو اسکی عیادت کو جاتا تو اس کے پاس مجھے پالیتا۔ اور اے اولاد آدم میں نے کہا مانگا تو نے مجھے نہیں کھلایا بندہ کہے گا میں تجھے کیونکر کھلاتا حالانکہ تو ہی تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے اللہ برتر فرمائے گا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسے نہ کھلایا کیا تجھے نہیں معلوم اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس ضرور پاتا۔ اے اولاد آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے نہ پلایا وہ کہے گا میں تجھے کیونکر پانی پلاتا حالانکہ تو تمام جہان کا پرورش کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا تھا تو نے اسے نہ پلایا خبردار رہو اگر تو اسے پلا دیتا تو اس کا ثواب میرے پاس آکے لے لیتا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۴۳۶) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کو تشریف لیگئے اور آپ جسکی عیادت کو جاتے تو فرماتے ہیں کچھ خوف نہیں اللہ چاہے تو بیماری گناہوں سے پاک ہونے کا وسیلہ ہے (چنانچہ) آپ نے اس دیہاتی سے بھی فرمایا کچھ خوف کی بات نہیں ہے اللہ چاہے تو پاک کرنے والی بیماری ہے وہ بولا ہرگز نہیں بلکہ یہ اس طرح کا بخار ہے کہ بڑے بوڑھے پر چڑھ آیا اسے قبر میں پہنچا دیگا آپ نے فرمایا اچھا[1] (یوں تو) ہونی ہی ہے یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۳۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اس پر پھیر کے یہ پڑھتے تھے اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] یعنی اگر تو میری بات نہ مانتا ہو اور تجھے یہ خیال ہے کہ میں یہ ہی جاڑا دیگا تو یہی ہو جاویگا ۱۲ ۵ اے اللہ اس پر درد کا خوف دور کر دے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کسی شفا ایسی نہیں جو بیماری دور کرے ۱۲۔

(۱۴۳۸) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں جب کسی آدمی کی کوئی چیز دکھتی یا کوئی چھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرکے یہ کہتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۳۹) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھ کے دم کرتے اور اپنا ہاتھ بدن پر پھیرتے تھے جب آپ کو اس درد کی شکایت ہوئی جس میں آپنے وفات پائی تو میں معوذات پڑھ کے دم کرتی تھی جو کہ پہلے آپ خود دم کرتے تھے اور آپ ہی کا ہاتھ آپ کے بدن پر پھیر دیا کرتی تھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے جب کوئی گھر والوں میں سے بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کے دم کرتے تھے۔

(۱۴۴۰) عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی جو اپنے بدن میں پایا معلوم ہوتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو اس مقام پر جہاں درد ہے اپنا ہاتھ رکھ کے تین بار بسم اللہ پڑھ اور سات بار اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر۔ عثمان بن ابی العاص کہتے ہیں میں نے یہ کیا تو اللہ نے میرا یہ درد جاتا رہا جو کچھ مجھے تھی دور کر دی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۴۴۱) ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے محمد کیا تم بیمار ہو آپنے فرمایا ہاں جبرئیل یہ دعا پڑھنے لگے بسم اللہ ارقیک من کل شئی یؤذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے

(۱۴۴۲) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم حسنؓ اور حسینؓ کے واسطے (ہر آفت سے بچنے کی ان لفظوں سے) دعا مانگتے تھے اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ

---

۱۲ اللہ کے نام پر ہماری زمین کی مٹی کیساتھ لعاب میں (ملی ہوئی) ہے تاکہ پروردگار کے حکم سے بیمار تندرست ہو جاوے ۱۲ ۱۲ یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس وغیرہ پڑھ کے دم کرتے تھے ۱۲ ۱۲ جن چیزوں کو میں بلبلاتا اور ڈرتا ہوں ۱۲ اور انکی برائی سے اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں ۱۲ ۱۲ ہر ایذا دینے والی چیز سے ہر ایک کی برائی اور دشمن کی بری نظر سے تجھ پر منتر کرتا ہوں اللہ ہی تجھے شفا دیگا اللہ کے نام سے تیرے واسطے منتر پڑھتا ہوں ۱۲ ۱۲ اللہ کے پورے کلموں سے تمہیں اللہ کی امان میں دیتا ہوں کہ وہ ہر شیطان اور موذی جانور اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے بچائے ۱۲۔

اور فرماتے تھے تم دونوں کے باپ[1] (یعنی حضرت ابراہیم) ان کلموں کے ساتھ اسمٰعیل اور اسحٰق کے واسطے آفت سے بچنے کی دعا مانگتے تھے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے اور مصابیح کے نسخہ میں (بجائے بہا کے) بہما لفظ تثنیہ ہے[2] (یعنی ان دو کلموں کے ساتھ دعا کرتے تھے)۔

(۱۴۴۳) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ بھلائی پہنچانیکا ارادہ کرتا ہے اُسے تکلیف دیتا ہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۴۴) ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسلمانوں کو جو تکلیف اور مشقت اور رنج و غم اور ملال و ایذا پہنچتی ہے اُس کے بدلے اللہ اس کے گناہ بخشدیتا ہے حتےٰ کہ اگر کوئی کانٹا بھی لگ جاوے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۵) عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا میں نے آپ پر ہاتھ پھیر کے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو بڑے لرزہ کا بخار چڑھا ہوا ہے آپ نے جواب دیا ہاں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کو (ہر کام کے) دوہرا اجر ملیں گے آپ نے فرمایا ہاں پھر فرمایا جس مسلمان کو بیماری کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف پہنچتی ہے اُس کے بدلے اللہ اُس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۶) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تکلیف کسیکی نہیں دیکھی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۷) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ اور گردن[3] کے درمیان وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی کی موت کی سختی کو برا نہیں سمجھتی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۴۸) کعب بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے کہ جسے ہوائیں دائیں بائیں گراتی ہیں کبھی گرا دیتی ہیں اور کبھی سیدھا کر دیتی ہیں۔ اسی طرح

---

[1] یعنی جو اوپر کے سلسلے سے تم دونوں کے باپ ہیں ۱۲ [2] یعنی ایک نسخہ میں بہا لفظ مفرد ہے جو جزو کے قائم مقام ہے اور دوسرے نسخہ میں بہما ہے ۱۲ [3] یعنی جب آپ کا دم نکلا تو آپ کا سر میرے سینہ اور گردن کے بیچ میں رکھا ہوا تھا ۱۲

مرتے دم تک (سلسلہ جاری رہتا ہے) اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ اُسے کچھ صدمہ نہیں پہنچتا اور ایک دفعہ ہی اکھڑ جاتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۴۹) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوا اُسے ہمیشہ جھکولے دیتی رہتی ہے چنانچہ مومن ہمیشہ مصیبت و بلا میں مبتلا رہتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو ہلتا بھی نہیں ہاں ایک دفعہ ہی کاٹ دیا جاتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۵۰) حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سائب کی ماں کے ہاں تشریف لے گئے تو اُس سے پوچھا تجھے کیا ہوا جو تو کانپ رہی ہے وہ بولی بخار ہے اللہ اسے کھوئے آپ نے فرمایا بخار کو بُرا نہ کہو کیونکہ اس سے اولاد آدم کی خطائیں معاف ہوتی ہیں جیسے کہ بھٹی لوہے کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۴۵۱) ابوموسیٰؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار[1] ہوتا ہے یا سفر میں ہوتا ہے تو اس کے اُتنے ہی عمل لکھے جاتے ہیں جو وہ حالت قیام اور تندرستی میں کرتا تھا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۵۲) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون (میں مرنا) ہر مسلمان کے واسطے شہادت کا درجہ ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۵۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ آدمی شہید ہیں طاعون والا[2]۔ دستوں والا[3]۔ ڈوبا ہوا[4]۔ دبا ہوا[5]۔ اور جو راہِ خدا میں مارا جاوے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۵۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کا ماجرا دریافت کیا آپ نے مجھ سے بیان کیا یہ اللہ کا عذاب ہے جس پر چاہتا ہے اُسے بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے حق میں اُسے اللہ نے رحمت بنا دیا ہے جو کوئی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اور اُسی

---

[1] یعنی چونکہ سفر اور بیماری میں عمل کم ہوتے ہیں اس واسطے اُسے اسی قدر ثواب ملیگا جتنا حالت قیام اور تندرستی میں اچھے عمل کرنے سے اجر ملتا تھا [2] یعنی جو کوئی مرض طاعون اور دق میں یا دبکے یا ڈوبکے مرجاوے وہ بھی شہید ہے ۱۲۔

شہر میں صبر کرکے ثواب جانکے رُکا رہے اور یہ جانے کہ جو کچھ اللہ نے میرے حق میں لکھدیا ہے اسکے سوا کچھ تکلیف مجھے نہیں پہنچیگی ایسے شخص کو شہید جیسا اجر ملیگا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۵۵) اُسامہ بن زید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون عذاب ہے اسے اللہ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر یا اُن لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے بھیجا تھا جب تم کسی زمین میں اُس کا ذکر سنو تو وہاں نہ جایا کرو اور اگر جس زمین پر تم ہو وہیں طاعون واقع ہو جاوے تو وہاں سے بھاگ کر نہ جاؤ۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۵۶) حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ پاک و برتر فرماتا ہے جب میں کسی بندے کی پیاری آنکھیں لیکے آزماتا ہوں[1] اور وہ صابر نکلتا ہے ان کے بدلے میں جنت دیدوں گا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۴۵۷) حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کو بیمار پُرسی کرتا ہے شام تک ستر ہزار فرشتے اُس کے واسطے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پُرسی کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس کے واسطے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت میں باغ ملے گا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۵۸) زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے جسکہ میری آنکھ میں درد تھا۔ یہ حدیث احمد اور ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۵۹) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اچھی طرح وضو کرے اور ثواب سمجھ کے اپنے بھائی مسلمان کی عیادت کرے وہ شخص جہنم[2] سے ساٹھ برس کے راستہ کے مقدار دور رہے گا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۶۰) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان مسلمان کی بیمار پرسی کو جاکے سات بار[3] اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک پڑھے اللہ اُسے ضرور شفا دے گا

---

[1] یعنی جسے میں نابینا کر دیتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہوا مجھ سے جنت میں بڑی اجر دوں گا ۱۲ [2] یعنی جہنم سے ساٹھ برس کے راستہ کے برابر دور رہیگا جہنم میں جانا تو کجا ہوتے ہوتے میں اللہ بزرگ سے جو عرش عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا عطا کرے ۱۲

ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو گی (تو کچھ علاج ہی نہیں) یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۶۱) ابن عباسؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک بخار اور تمام دردوں کے واسطے بتاتے تھے کہ یہ پڑھا کرو "بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار" یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے جو صرف ابراہیم بن اسمٰعیل کی سند سے مشہور ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

(۱۴۶۲) ابو درداءؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جسے کچھ تکلیف ہو یا اس کا بھائی (مسلمان) بیمار ہو تو وہ دعا پڑھے "ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علی ہذا الوجع" یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۶۳) عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد کسی بیمار کی عیادت کو آوے تو یہ پڑھے "اللہم اشف عبدک ینکالک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ" یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔

(۱۴۶۴) علی بن زیدؓ (بصری) امیہ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے حضرت عائشہؓ سے اللہ بزرگ و برتر کے اس قول "ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ" اور اس قول "ومن یعمل سوءا

۱؎ اللہ برتر کے نام سے شروع کرتا ہوں میں ہر رگ کی برائی سے جو خون سے بھری ہو اور گرمی دوزخ کی برائی سے اللہ بزرگ کی امان مانگتا ہوں ۱۲ ۳؎ ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک ہو تیری حکومت آسمان و زمین (دونوں) میں ہو جیسے تیری رحمت آسمان پر ہے ویسی ہی تو اپنی رحمت زمین پر کر ہمارے گناہ اور خطائیں بخشدے تو ہی پاک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی رحمت اور اس بیماری میں اپنی شفا نازل کر ۱۲ ۳؎ اے اللہ اپنے بندے کو مدد عطا کر تاکہ وہ دشمنوں سے تیرے واسطے لڑے اور تیری مرضی کے واسطے دو سفروں کے جنازہ کے ساتھ جاوے

۴؎ اگر تم دل کی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے گا ۱۲

۵؎ جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا ۱۲

بخزبہ کی تفسیر دریافت کی وہ بولیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے اسوقت سے مجھ سے کسی نے اس آیت کی تفسیر نہیں پوچھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ محاسبہ کرنا اللہ کا عذاب ہے جو کہ (دنیا میں) بندہ کو بخار و مصیبت کی تکلیف پہنچاتا ہے حتیٰ کہ کچھ مال کرتے کی آستین میں رکھدے اور وہ گم ہو جاوے اور اس کے واسطے گھبرا جاوے (تو یہ بھی تکلیف میں داخل ہے) یہاں تک کہ بندہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے کہ خالص سونا بھٹی سے سرخ نکلتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۶۵) ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں بندہ کو جو تکلیف بڑی یا چھوٹی پہنچتی ہے وہ اسی کے گناہ کے سبب سے ہوتی ہے اور بہت سی اللہ معاف کر دیتا ہے پھر (استدلالاً) یہ آیت پڑھی "وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر" یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۴۶۶) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بندگی کے اچھے راستہ پر ہوتا ہے اور بیمار ہو جاتا ہے تو اس فرشتے سے کہدیا جاتا ہے جو اس پر مقرر ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ان عملوں کے برابر لکھے جا جو یہ حالت تندرستی میں کرتا تھا جب تک میں اسے تندرست نہ کر دوں۔ یا اپنی طرف بلالوں۔

(۱۴۶۷) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان کسی جسمانی بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتہ کو ارشاد ہوتا ہے اس کے نیک عمل لکھے جا جو وہ (تندرستی میں) کرتا تھا اگر وہ تندرست ہو جاتا ہے تو وہ (گناہوں سے) صاف ستھرا ہو جاتا ہے اور اگر اللہ اسے مار ڈالتا ہے تو اسے بخش دیتا ہے اور رحم کرتا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو شرح السنہ میں نقل کیا ہے۔

(۱۴۶۸) جابرؓ بن عتیک کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ خدا میں مارے جانے کے علاوہ شہادت کے سات درجے (اور) ہیں طاعون والا شہید ہے۔ اور ڈوبا ہوا شہید ہے اور ذات الجنب والا شہید ہے۔ اور جو دست آنے سے مر جاوے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو جلنے سے

---

۱ یعنی جب لینے سے یہ مراد ہے کہ برائیوں کا بدلا دنیا ہی میں دیدیا یہ بخار وغیرہ اسی سبب سے ہوتا ہے ۲ جو تمہیں مصیبت پہنچتی ہے یہ تمہارے ہی کئے کے سبب ہے اور بہت برائیاں معاف کر دیتا ہے ۳ ذات الجنب پسلی کے درد کا نام ہے ۱۲۔

وہ بھی شہید ہے۔ اور جو دیوار وغیرہ کے نیچے دب کے مرجاوے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو عورت جن کے مرجاوے وہ بھی شہید ہے۔ یہ حدیث امام مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۶۹) سعدؓ فرماتے ہیں کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سب سے زیادہ تکلیف کن لوگوں کو ہوتی ہے آپ نے فرمایا نبیوں کو پھر جو انکے بعد افضل ہو اور پھر جو ان کے بعد افضل ہو۔ بقدر دین کے مرد کی آزمایش لیجاتی ہے جس کا دین مضبوط ہوتا ہے اسے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جس کا ایمان ضعیف ہوتا ہے اسے تکلیف کم ہوتی ہے آدمی یونہی تکلیفیں پاتا رہتا ہے یہاں تک کہ بیگناہ ہوکے زمین پر چلنے پھرنے لگتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی ابن ماجہ دارمی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۴۷۰) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی دیکھی ہے اسوقت سے کسی کی آسان موت پر میں نے رشک نہیں کیا۔ یہ حدیث ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۱) حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ مرنیکو تھے آپکے پاس ایک پیالہ میں پانی بھرا رکھا تھا اور آپ پیالے میں ہاتھ ڈال کے اپنے منہ پر ملتے رہے تھے اور فرماتے رہے تھے اللھم اعنی علی سکرات الموت او سکرات الموت۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۲) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دنیا ہی میں جلدی سزا دیدیتا ہے اور جس بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کے گناہوں کو روکے رکھتا ہے اسے قیامت کے دن پوری پوری سزا دے گا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۳) حضرت انسؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا ثواب بڑی مصیبتوں کے

لہ انبیاء کے بعد ان لوگوں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہے جو انکے بعد تمام لوگوں سے زیادہ افضل ہیں یہ جو انکے بعد سب سے زیادہ افضل ہیں ۱۲ سے بیماری کے بعد تندرست ہوتا ہو تو بیگناہ پاک صاف ہو جاتا ہے ۱۲ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی ہی بہتر ہوئی ہو اس سے پہلے میں آسان موت کو اچھا جانتی تھی ۱۲ سے اے بار خدایا مجھے موت کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر دیجئو ۱۲ مدد کر ۱۲ سے جتنی مصیبت دنیا میں زیادہ ہوگی اسی قدر ثواب زیادہ ملیگا ۱۲۔

بدلے ملیگا اور اللہ بزرگ و برتر جس قوم کو چاہتا ہے اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا اُس سے اللہ بھی راضی ہوگا اور جسے برا معلوم ہوا اُس سے اللہ ناراض ہوگا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۴) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور عورت کے جان اور مال اور اولاد میں ہمیشہ تباہی رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ سے ملتا ہے تو اُس کے ذمہ کچھ برائی نہیں ہوتی۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور اسی طرح امام مالک نے نقل کی ہے۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۴۷۵) محمد بن خالد سلمی اپنے باپ سے وہ اُس کے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی طرف سے جو درجہ بندہ کی تقدیر میں ہوتا ہے اور اُسے عمل کے سبب سے وہ درجہ میسر نہیں ہوتا اللہ اُس کے جسم اور مال اور اولاد کو بلا میں مبتلا کرتا ہے۔ جبکہ وہ اُس پر صبر کرتا ہے اللہ اسے اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جو اُس کے واسطے اللہ کی طرف سے پہلے سے مقرر ہو چکا تھا۔ یہ حدیث امام احمد اور ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۶) عبداللہ بن شخیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد آدم کی صورت بنائی گئی تو اس کے پہلو میں ننانوے موتیں (یعنی بلائیں) تھیں اگر وہ موتیں اسے چھوڑ دیتی ہیں تو بڑھاپے میں پڑ کے مر جاتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۷۷) جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آرام پانیوالے لوگ جب قیامت کے دن مصیبت زدوں کو اجر ملتے دیکھیں گے تو خواہش کریں گے کاش ہماری کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں (جو ہمیں بھی اب بڑے بڑے اجر ملتے) یہ حدیث ترمذی نے روایت کر کے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۷۸) عامرؓ تیرانداز کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کر کے فرمایا مومن

لہ یعنی جب وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے ۱۲ سے بلاؤں کو موت اس واسطے کہا گیا ہے کہ یہ موت کی لین ڈوری ہوتی ہیں ۱۲ منہ سے یعنی جو لوگ دنیا میں آرام و چین سے گزران کر رہے ہیں وہ لوگ محتاجوں کو اجر ملتے دیکھ کے پشیمان ہوں گے ۱۲ سے عامر ایک صحابی ہیں جن سے یہی ایک حدیث منقول ہوا اور اسکی بھی سند مجہول ہے ۱۲

جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ بزرگ و برتر اُسے عافیت دیتا ہے تو وہ بیماری اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ اور آئندہ کو اُس کے واسطے نصیحت ہو جاتی ہے اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور پھر تندرست ہو جاتا ہے تو وہ اونٹ کی طرح ہے کہ اُسے اُس کے مالک نے باندھ دیا پھر اُسے کھولا یا اُسے نہیں معلوم کہ اُسے کیوں باندھا تھا اور پھر کیوں کھول دیا ایک مرد بولا یا رسول اللہ بیماریاں کیا چیز ہیں بخدا میں کبھی بیمار نہیں ہوا آپ نے جواب دیا تو ہمارے پاس سے کھڑا ہو جا تو ہم میں سے نہیں[۵۱] ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۷۹) ابوسعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس جایا کرو اُسکی زندگی کی متعلق[۵۲] اُس سے اچھی باتیں کہا کرو کیونکہ ایسی باتیں ٹال تو کچھ نہیں سکتیں (مگر) اسکا دل خوش ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۸۰) سلیمان بن صرد کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے بیٹ[۵۳] (یعنی دست) مار ڈالیں اُسے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۴۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی عیادت کو آئے اور اُس کے سر کے قریب بیٹھ گئے اور اُس سے فرمایا تو مسلمان ہو جا اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے قریب بیٹھا تھا وہ بولا (بیٹا!) ابوالقاسم کی اطاعت اختیار کر چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے اُس اللہ کا شکر ہے جس نے اسے آتش جہنم سے نجات دی۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۸۲) ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیمار کی مزاج پرسی کو

---

۵۱ یعنی چونکہ تو بیماری میں مبتلا نہیں ہوا اسواسطے تو ہمارے طریق والوں میں سے نہیں ہے ۱۲

۵۲ یعنی اس سے تندرست ہونے اور بچ جانے کا ذکر کیا کرو اور تسلی دیتے رہا کرو تمہاری تسلی سے گو وہ بچ نہیں سکتا مگر اس سے اُسے اطمینان اور خوشی رہے گی ۱۲۔

۵۳ یعنی جو کوئی دستوں کی بیماری میں مر جاوے وہ شہید لکھا جاتا ہے اُسے کچھ عذاب نہ ہوگا ۱۲۔

جاتا ہے منادی آسمان سے پکارتا ہے (اے شخص) تو اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں اپنا مکان بنا لیا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸۳) ابن عباس فرماتے ہیں جس مرض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اسوقت حضرت علی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر تشریف لائے تو لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک کیسے رہے وہ بولے اللہ کے شکر سے صبح تک اچھے رہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۴۸۴) عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں مجھ سے ابن عباسؓ نے فرمایا کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا ہاں (ضرور دکھائیے) وہ بولے اس کالی سی عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکے عرض کیا یارسول اللہ مجھے مرگی اٹھتی ہے تو میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ (میرے واسطے) اللہ سے دعا فرمائیے (کہ میری بیماری جاتی رہے) آپ نے جواب دیا اگر تو صبر کرنا چاہے تو تجھے جنت ملیگی اور جو تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں کہ وہ تجھے تندرست کر دیگا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر اس نے کہا میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ سے دعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہوں آپ نے اسکے واسطے دعا کی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۴۸۵) یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی (دفعۃً) مر گیا دوسرے آدمی نے کہا اے مبارک ہو کہ یہ مرا اور بیماری میں مبتلا نہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس ہے تجھے کیا معلوم ہے کہ اگر اللہ اُسے بیماری میں مبتلا کرتا تو اسے اسکے گناہوں کا کفارہ کر دیتا۔ اسے امام مالک نے مرسلاً نقل کیا ہے۔

(۱۴۸۶) شداد بن اوسؓ اور صنابحیؓ سے روایت ہے کہ یہ دونوں ایک بیمار مرد کی عیادت کو گئے ان دونوں نے اس سے پوچھا تو کس طرح ہے وہ بولا میں اچھا ہوں شداد نے کہا تجھے گناہوں کے معاف ہونے اور خطاؤں کے مٹنے کی (بشارت کی و) خوشی ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

لہ یعنی جو بیمار ہو کر ہائے وہ کار خیر ہے اس سے بیمار کے حال پر پھٹنے کی فضیلت نکلتی ہے ۱۲ سے ترجمہ ام محسن کے والد ہیں یہ حضرت ان کی کنیت ہے ۱۲ سے یعنی بیمار اور پیٹ وغیرہ ترجمہ ہو جاتا ہے ۱۲ سے اس سے معلوم ہوا کہ بیماری پر صبر کرنا اور بیمار ہو جانے سے بہت بہتر ہے ۱۲

سے یعنی جو بیمار ہو اللہ بیماری کی وجہ سے اسکے گناہ معاف کر دیتا ہے ۱۲

آپ فرماتے تھے اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے جب میں اپنے کسی مومن بندے کو بلا میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری بلا پر جس سے میں اس کا امتحان لیتا ہوں میری حمد کرتا ہے وہ اس جگہ سے گناہوں سے اس طرح (پاک صاف) ہو کے اٹھے گا جیسے اس دن تھا جس روز اسکی ماں نے جنا تھا پھر پروردگار بزرگ و برتر فرماتا ہے (اے فرشتو) میں نے اپنے بندے کو (بیماری میں) قید کر کے اس کا امتحان لیا تھا لہٰذا جو تم اس کی تندرستی کی حالت[1] میں (نیک عملوں کے) اجر لکھتے تھے اسی قدر اجر اب بھی لکھو۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور اسکا کوئی عمل ایسا نہیں ہوتا جو اس کا کفارہ ہو سکے اللہ اسے غم میں مبتلا کرتا ہے تاکہ اس کے گناہ دور کر دے۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸۸) جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بیمار کی مزاج پرسی کو جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت میں داخل رہتا ہے جب[2] تک جا کے بیٹھ جاوے اور جب (جا کے) بیٹھ جاتا ہے رحمت خدا میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ حدیث امام مالک و احمد نے روایت کی ہے۔

(۱۴۸۹) ثوبانؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کو بخار آوے جو کہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اسے چاہئے اپنے بخار کو (ٹھنڈے) پانی سے بجھاوے اور چاہئے کہ بہتی نہر میں کود پڑے اور اس کے چڑھاؤ کی طرف جاوے اور یہ پڑھے "بسم اللہ[3] اللھم اشف عبدک و صدق رسولک"۔ یہ کام طلوع صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کرے اور تین دن تک پانی میں تین غوطے لگائے اگر تین روز میں آرام نہ ہو تو پانچ روز (کرے) اور اگر پانچ دن میں (بھی) آرام نہ ہو تو سات دن (نہائے) اگر سات روز میں بھی آرام نہ ہو تو نو دن

---

[1] یعنی یہ بندہ بیماری کی وجہ سے نیک عمل نہ کر سکا لہٰذا تم اسکے نامۂ اعمال میں ان عملوں کا ثواب لکھتے رہو جو یہ تندرستی میں کرتا تھا ۱۲ [2] جب تک رستہ چلتا رہتا ہے تو رحمت خدا میں رستہ چلتا ہے اور جب بیمار کے پاس جا کے بیٹھ جاتا ہے تو سرتاپا رحمت میں مستغرق ہو جاتا ہے ۱۲ [3] اللہ کے نام سے ابتدا ہے اے اللہ اپنے بندہ کو صحت عطا کر اور اپنے رسول کی تصدیق کر یعنی چونکہ رسول نے فرمایا ہے کہ اس طرح کرنے سے بیمار تندرست ہو جاویگا تو اے اللہ تو اپنے نبی کو سچا کر دکھا ۱۲

(نہائے) کیونکہ اللہ کے حکم سے نوروز[1] تک پھر بخار تجاوز نہ کرے گا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۴۹۰) ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بخار کا ذکر تھا کہ ایک مرد نے بخار کو برا (بھلا) کہا آپ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہہ کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے آگ لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹۱) حضرت ابوہریرہؓ ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیمار کی مزاج پرسی کو تشریف لیگئے تو فرمایا تو خوش ہو کیونکہ اللہ برتر فرماتا ہے یہ (بخار) میری آگ ہے میں اسے بندہ مومن پر دنیا میں اس غرض سے مسلط کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن یہ (بخار) آتش جہنم کے بدلے[2] (شمار) ہو جاوے۔ یہ حدیث احمد اور ابن ماجہ نے نیز بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۴۹۲) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک و برتر فرماتا ہے میری عزت و بزرگی کی قسم جس بندہ کو میں بخشنا چاہتا ہوں اسے میں دنیا سے نہیں[3] اٹھاتا جب تک ہر گناہ کے بدلے جو اس کے ذمہ ہوں بیماری بدن اور تنگی رزق کی بھرپور سزا نہیں دیتا۔ یہ حدیث رزین نے نقل کی ہے۔

(۱۴۹۳) شقیقؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعود بیمار ہوئے اور ہم ان کی عیادت کو گئے تو وہ رونے لگے اس پر لوگوں نے انھیں ملامت کی وہ بولے میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے بیماری گناہوں کی مٹانے والی ہے میں تو اسواسطے روتا ہوں کہ مجھے ضعیفی کے زمانہ میں بیماری آئی جہاد اور کوشش کے زمانہ میں نہ آئی کیونکہ بندہ کے حالت بیماری میں اسی قدر اجر لکھے جاتے ہیں جو بیمار ہونے سے پہلے اسکے لکھے جاتے تھے اور اب وہ کام بیماری کی وجہ سے نہ کر سکا۔ یہ حدیث رزین نے روایت کی ہے۔

---

[1] یعنی نوروز کے اندر ہی اندر بخار جاتا رہے گا آگے نہیں بڑھ سکے گا ۱۲ [2] یعنی وہ بیمار آتش جہنم سے نجات پائے اور بخار کے بدلے وہ آگ سے بچا رہے ۱۲ [3] یعنی پہلے میں اسے بیماری اور محتاجی میں مبتلا کر کے اسکے گناہ مٹا دیتا ہوں پھر اسے موت دیکے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ بیماری اور مفلسی سے گناہ جھڑ جاتے ہیں ۱۲۔

(۱۴۹۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی تین دن کے بعد[۵۱] مزاج پرسی کو جایا کرتے تھے۔ اسے ابن ماجہ نے نیز بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

(۱۴۹۵) حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی بیمار کے پاس جایا کرے تو اس سے کہا کر کہ وہ تیرے واسطے دعا کرے کیونکہ بیمار کی دعا فرشتوں کی دعا جیسی ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹۶) ابن عباسؓ فرماتے ہیں بیمار پرسی کے وقت کم بیٹھنا اور بیمار کے پاس کم غل مچانا سنت ہے ابن عباس کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگوں کا غل اور جھگڑا زیادہ ہوا تو فرمایا میرے پاس سے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ حدیث رزین نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹۷) حضرت انسؓ کہتے ہیں بیمار کے پاس مزاج پرسی کو اتنی دیر[۵۲] بیٹھنا چاہئے جتنا کہ اونٹنی کے دو دوھ دوھنے کے درمیان ٹھیرتے ہیں اور سعید بن مسیب کی مرسل روایت میں ہے بہتر مزاج پرسی وہ ہے جس میں کھڑا ہو جاوے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

(۱۴۹۸) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی مزاج پرسی کو گئے تو اس سے پوچھا تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے وہ بولا گیہوں کی روٹی کو میرا جی چاہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے (اس مسلمان) بھائی کے واسطے بھیجے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بیمار کا تم میں سے کسی چیز کو دل چاہے تو اسے وہ چیز کھلا دے یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۴۹۹) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ایک شخص کا مدینہ میں انتقال ہوا جو وہیں پیدا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نماز (جنازہ) پڑھ کے فرمایا کاش کہ یہ اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ (کہیں اور)

---

[۵۱] ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث موضوع (یعنی بنائی ہوئی) ہے کیونکہ بالاتفاق مزاج پرسی کو جانا ابتداء مرض میں سنت ہے تین دن کے بعد پہنچنا کا استدراک نہیں ۱۲ [۵۲] یعنی بہت تھوڑی دیر مزاج پرسی کیواسطے بیٹھنا چاہئے جتنا دیر اونٹنی کے دو دوھ دوھنے میں بیٹھ جاتے ہیں عرب والے اونٹنی کے دودھ دوھنے میں تھوڑی دیر ٹھیر جاتے ہیں اور بچہ کو تھن سے لگا دیتے ہیں تاکہ دودھ اچھی طرح اتر آوے پھر دوبارہ دوھنے لگتے ہیں اسی طرح دو بار یا تین بار کرتے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ بیمار کی مزاج پرسی کو جاوے تو زیادہ نہ ٹھیرے ۱۲۔

مرتا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیوں ؟ آپ نے جواب دیا کیونکہ آدمی جب اپنی پیدائش کی جگہ کے سوا (کہیں اور) مریگا اسکی پیدائش کی جگہ سے لیکے اس جگہ تک جہاں قدموں کے نشان ختم ہوتے ہیں اس قدر جنت میں[۱] جگہ ملیگی۔

(۱۵۰۰) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر کی موت[۲] شہادت ہے یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۵۰۱) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیماری کی حالت میں جاویگا وہ شہید مریگا یا فتنہ قبر سے بچا رہے گا اور صبح و شام اُسے جنت کا رزق دیا جاتا رہے گا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے اور نیز بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے

(۱۵۰۲) عوف بن مالک یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید اور وہ لوگ[۳] جو اپنے بچھونوں پر مرے ہوں گے پروردگار کے نزدیک دو طاعون میں مرنے والوں کے حق میں جھگڑا کریں گے شہید کہیں گے ہمارے بھائی ہمارے ساتھ مارے گئے اور یہ اپنے بچھونوں پر مرے ہیں پروردگار فرمائے گا ان کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخموں کی طرح ہوں گے اور ان ہی کے ساتھ (رہیں گے) بعد ازاں (دیکھا جاویگا تو ثابت ہوگا) کہ ان کے زخم شہیدوں کے زخموں کی طرح ہوں گے۔ یہ حدیث احمد اور نسائی نے نقل کی ہے۔

(۱۵۰۳) یزید بن ابی حبیب یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے (ڈر کے) بھاگنے والا لڑائی سے بھاگنے[۴] والے کے برابر ہے اور اس میں صبر کرنے والے کے واسطے شہید کا سا ثواب ہے۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔

---

[۱] جتنی دور سفر میں سے گا اس قدر جنت میں زمین ملے گی ۱۲ [۲] حالت سفر میں مرنا شہادت کا درجہ رکھتا ہے ۱۲ [۳] یعنی طاعون کے مرے ہوؤں کے بارے میں شہید اور اپنی موت سے مرنے والے جھگڑیں گے ہر ایک یہ کہے گا کہ یہ ہمارے ہی ساتھ مرے ہیں لہٰذا ہم میں اور آخر فیصلہ میں لوگ شہیدوں کے ساتھی قرار دیئے جاویں گے ۱۲ [۴] یعنی طاعون سے ڈر کے بھاگنا میدان جنگ سے بھاگنے کے برابر ہے اور طاعون کی جگہ صبر سے رہنا میدان جنگ میں صبر کرنے کے برابر ہے ۱۲

باب موت کی آرزو کرنی (کی برائی) اور موت کی یاد رکھنے (کی فضیلت) کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۵۰۴) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ وہ اگر نیکبخت ہوگا تو شاید اللہ اسکی نیکیاں زیادہ کرے اور اگر برا ہوگا تو شاید اللہ اُسے توبہ نصیب کرے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۰۵) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت کے وقت آنے سے پہلے موت کی دعا مانگے کیونکہ جب آدمی مر جاتا ہے اُسکے عمل (یا امید) منقطع ہو جاتی ہیں[۱] اور مومن کی عمر نیکی ہی زیادہ کرتی ہے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۰۶) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مصیبت پہنچنے سے موت کی خواہش نہ کرے اگر خواہش کرنی ضروری ہو تو یہ کہے اے اللہ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے واسطے مرنا بہتر ہو مجھے موت دیدیجیو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے

(۱۵۰۷) عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے ملنے کو اچھا سمجھتا ہے اللہ اُس سے ملنے کو اچھا جانتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو بُرا جانتا ہے اللہ اس سے ملنے کو بُرا جانتا ہے حضرت عائشہؓ یا کوئی اور آپ کی بیوی بولیں ہم تو مرنے کو بُرا ہی سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مراد نہیں ہے[۲] لیکن (مراد یہ ہے کہ) جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ اللہ کی رضامندی اور بزرگی پر خوش ہوتا ہے اور اُسے کوئی چیز اُن چیزوں سے جو اسکے آگے معلوم ہوتی ہے اچھی نہ معلوم ہوگی وہ اللہ سے ملنا چاہے گا اور اللہ اُس سے ملنا چاہے گا اور کافر جب مرنیکا وقت ہوتا ہے تو اللہ کے عذاب اور سزا کی اُسے خبر سنائی جاتی ہے اُسے آگے والی چیزوں سے زیادہ کوئی چیز بُری نہیں معلوم ہوتی وہ اللہ سے ملنے کو بُرا جانے گا اللہ اُس سے ملنے کو بُرا

---

[۱] یعنی ایمانداربندے کی جتنی عمر زیادہ ہوگی اسیقدر نیکیاں زیادہ ہوں گی اسواسطے نیکی کی دعا نہیں کرنی چاہئے ۱۲ [۲] یعنی موت کی سختیوں کو بُرا سمجھنے میں کچھ حرج نہیں ہاں موت کو دنیا سے جانیکو اور اللہ سے ملنے کو بُرا جانے اُسے اللہ بھی بُرا جانتا ہے ۱۲۔

جائیگا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اور حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ موت اللہ کے ملاقات سے پہلے ہے۔ (یعنی ملاقات کا وسیلہ ہے)

(۱۵۰۸) ابو قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے لوگ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ نکلا آپ نے فرمایا یہ مستریح[۱] ہے یا مستراح منہ ہے لوگ بولے یا رسول اللہ مستریح اور مستراح منہ کون ہے آپ نے فرمایا مومن بندہ تو دنیا کے رنج اور تکلیفوں سے چھوٹ کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے (وہ مستریح ہے) اور بندہ بدکار سے آدمی اور شہر اور درخت اور چوپایہ راحت پاتے ہیں (یعنی اسکی برائیوں سے نجات پاتے ہیں وہ مستراح منہ ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۰۹) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کے فرمایا تو دنیا میں اس طرح رہ جیسے کہ تو مسافر ہے بلکہ رستہ[۲] چلنے والا ہے اور ابن عمرؓ فرماتے تھے جب شام ہوا کرے تو صبح کی امید نہ رکھا کر اور جب صبح ہو تو شام کی امید نہ رکھا کر اور تندرستی میں بیماری کے واسطے عمل کر لیا کر اور زندگی میں موت کے واسطے عمل کر لیا کر۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۱۰) حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین روز پہلے سنا آپ فرما رہے تھے کوئی تم میں سے اس طرح نہ مرے جبکا[۳] اللہ کے ساتھ نیک گمان نہ ہو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۵۱۱) معاذ بن جبل کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ قیامت کے روز اللہ مومنوں سے اول کیا پوچھے گا اور لوگ اول کیا جواب دیں گے ہمنے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ (ضرور بتلائیے) آپ نے فرمایا اول اللہ ایمانداروں سے کہے گا کیا تم مجھے ملنے کو

---

[۱] مستریح کے معنے خود آرام پانے والا مستراح منہ جس سے اور لوگ آرام پائیں یعنی مومن بندہ تو خود دنیا کی تکلیفوں سے چھوٹ کے آرام پاتا ہے اور کافر کی برائیوں سے اور لوگ چھوٹ کے آرام پاتے ہیں ۱۲ لمعات [۲] دنیا کو سفرگاہ سمجھنا چاہئے بلکہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ رستہ ہی چل رہا ہوں نہ دھن میں ہوں نہ کہیں حالت سفر ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں ۱۲ [۳] یعنی اللہ کے ساتھ ہر وقت اچھا گمان رکھے کہیں ایسا نہ ہو کہ بدگمانی کی حالت میں مرجاوے اور وہ مستحق قہر خداوندی ہو ۱۲۔

اچھا سمجھتے تھے وہ جواب دیں گے ہاں اے پروردگار! اللہ برتر پوچھے گا (تم) کیوں (اچھا جانتے تھے) وہ جواب دیں گے ہمیں تیرے معاف کرنے اور گناہ بخشنے کی امید تھی اللہ تعالیٰ فرما دے گا میں نے تمہارے واسطے اپنی مغفرت لازمی کر دی۔ اسے شرح السنہ میں نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

(۱۵۱۲) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم موت کا ذکر زیادہ کیا کرو جو لذتوں کو قطع کرنے والی ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۱۳) ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں سے فرمایا تم اللہ سے شرم کرو جتنا اُس سے شرم کرنے کا حق ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم تو اللہ سے شرم کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ (مطلب یہ ہے) کہ جو اللہ سے اتنی شرم کرے جتنی شرم کرنی چاہئے وہ اپنے سر[1] اور اُن چیزوں کی جو سر کی اندر ہوں حفاظت رکھے نیز پیٹ کی اور جو چیز پیٹ سے ملی ہوئی ہے اُس کی نگہبانی کرے اور مرنے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے اور جو کوئی آخرت کی بھلائی چاہے وہ دنیا کی آرائش چھوڑ دے جس نے یہ کام کیا اُس نے اللہ سے شرم کی جتنی شرم کرنی چاہئے تھی۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۵۱۴) عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت مومن کے واسطے تحفہ[2] ہے۔ یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہے۔

(۱۵۱۵) بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ[3] آجاتا ہے

---

[1] یعنی شرم سے معمولی شرم مقصود نہیں ہے بلکہ مراد ہے کہ اللہ سے شرم کرکے اپنے کان آنکھ زبان شرم گاہ بری باتوں سے محفوظ رکھے پیٹ کو حرام کھانوں سے بچائے سر کو غیر کے آگے جھکانے سے روکے رہے ۱۲ [2] کیونکہ بلند درجہ کے حصول اور اللہ تعالیٰ سے ملنے کا وسیلہ موت ہی ہے جب تک آدمی مرتا نہیں اللہ تعالیٰ سے نہیں مل سکتا اور نہ اُسکی نعمتیں اور عالی مراتب حاصل کرسکتا ہے ۱۲ [3] یعنی مومن پر گناہ معاف کرنیکی وجہ سے موت کی زیادہ سختی ہوتی ہے جس سے اُسکی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے بعض نے کہا ہے اس سے سہولت موت مراد ہے یعنی مومن کو اس سے زیادہ کچھ تکلیف نہیں ہوتی کہ اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے ۱۲ لمعات۔

یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۵۱۶) عبید اللہ بن خالدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت اللہ کے غضب کی نشانی ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ کافر کے حق میں غضب کی نشانی ہے اور مومن کے واسطے رحمت ہے۔

(۱۵۱۷) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس تشریف لیگئے جو کہ مرنیکو تھا آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے وہ بولا یا رسول اللہ میں اللہ کی ذات سے تو امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کے دل میں اس جیسی[1] ..... دونوں باتیں جمع ہونگی اللہ اُسے وہ چیز ضرور عطا کریگا جسکی اُسے امید تھی اور جس چیز سے وہ ڈرتا تھا اُس سے امن دیگا یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

(۱۵۱۸) جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کی آرزو نہ کیا کرو کیونکہ اسکی گھاٹی (یعنی جانکنی) کا سخت ہول ہے اور بندہ کی عمر بھی بڑی ہونی نیکبختی میں داخل ہے اللہ بزرگ و برتر اُسے توبہ نصیب کرے گا۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۵۱۹) ابوامامہؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے ہمیں نصیحت کی اور رقت دلائی سعد بن ابی وقاص رونے لگے اور بہت روئے اتنے کہ کنارے کا شکے میں مرجاتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد کیا میرے ہوتے ہوئے[2] موت کی آرزو کرتا ہے یہ بات تین مرتبہ آپنے فرمائی۔ پھر فرمایا اے سعد اگر تو جنت کے واسطے پیدا کیا گیا ہے تو جتنی عمر تیری زیادہ ہوگی اور عمل اچھے ہوں گے اُسی قدر تیرے واسطے بہتر ہے۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔

---

[1] یعنی جس کے دل میں یہ دونوں باتیں ہوں گی اسکی امید بر آئے گی اور جس بات کا ڈر ہے اوس سے محفوظ رہیگا ۱۲ [2] یعنی میرے بعد تو موت کی آرزو کرنیکی کچھ وجہ بھی ہوسکتی ہے اور میرے ہوتے ہوئے آرزو نکرنا چاہئے ۱۲

(۱۵۲۰) حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں میں خباب کے پاس گیا جنہوں نے (اپنے بدن پر) سات داغ لگوائے تھے وہ بولے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے "تم موت کی آرزو نہ کیا کرو" تو میں موت کی آرزو کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں اپنے تئیں دیکھتا تھا کہ ایک درہم کا بھی مالک نہ تھا اور اسوقت میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم (پڑے) ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ اُن کا کفن لائے تو سعد اُسے دیکھ کر رونے لگے اور کہا کہ امیر حمزہ کو کفن بھی (پورا) نہ ملا صرف ایک سفید سیاہ خطوط دار چادر تھی جب اُن کے سر پر اُڑھائی جاتی تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں پر ڈالی جاتی تو سر کھل جاتا بعد ازاں وہ چادر سر پر ڈال دی گئی اور پیروں پر اذخر (یعنی مکہ کی گھاس) ڈالدی گئی۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی نے روایت کی مگر ترمذی نے اُن کے کفن لائے جانے سے اخیر حدیث تک نہیں بیان کیا۔

باب جس شخص کے مرنے کا وقت ہو اُسکے پاس کیا پڑھنا چاہیے

پہلی فصل۔ (۱۵۲۱) ابو سعید اور ابو ہریرہ دونوں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مردوں کو (یعنی جو لوگ مرنیکو ہوں) لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۲) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس موجود ہو تو اچھی باتیں کہا کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۳) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا پڑھتا ہے

---

[1] یعنی اسکے پاس بیٹھے ہوئے خود لا الہ الا اللہ پڑھا کرو تاکہ تمہیں دیکھ کے وہ بھی پڑھے گا اور اسکا خاتمہ لا الہ الا اللہ پر ہو جاوے [2] ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کے پاس جاویں گے [3] اے بار خدایا مجھے مصیبت کا اجر دے اور اس کے بدلے مجھے اس سے بہتر عطا کر۔

جس کا اللہ نے اُسے حکم دیا ہے اللہ اُس کے عوض اس سے بہتر دیدیتا ہے جب ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا ابوسلمہ سے کون مسلمان اچھا ہوگا[۵۱] کیونکہ اُس نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی پھر بھی میں نے یہ کلمے پڑھے تو اللہ نے ابوسلمہ کے بعد مجھے رسول اللہ (جیسے شوہر) عطا کر دیئے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۴) اُم سلمہؓ ہی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے تو ابوسلمہ کی نگاہ شیری ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا جب روح نکلتی ہے تو نگاہ بھی اُس کے پیچھے پیچھے جاتی ہے اُن کے گھر والے شور کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اپنے واسطے بجز نیکی کے اور کچھ دعا نہ کیا کرو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں پھر فرمایا اے اللہ ابوسلمہ کی مغفرت کر اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند کر اور اس کے پیچھے باقی[۵۲] ماندوں میں تو خلیفہ ہو جا اور اے رب العالمین ہمارے اور ابوسلمہ کے گناہ بخشدے اور اُس کی قبر کشادہ اور روشن کر دے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۵) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو آپ پر یمنی چادر ڈالدی گئی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۵۲۶) معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا اخیر کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث [illegible] روایت کی ہے۔

(۱۵۲۷) معقل بن یسارؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں کو سورۂ یٰسین[۵۳] سنایا کرو۔ یہ حدیث امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے

(۱۵۲۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کا [illegible]

---

۵۱ یہ میں نے اللہ کیوں پڑھوں لیکن بعد ازاں میں نے کلمے پڑھ لئے تو واقعی اللہ نے مجھے پہلے شوہر ابوسلمہ سے بہتر رسول اللہ جیسے شوہر عطا کئے ۱۲ ۵۲ یعنی جو لوگ ابوسلمہ کے بے وارث ہو گئے ہیں اُن کا مددگار اور کارساز تو ہو جا ۱۲ ۵۳ اس سورت کی تخصیص کرنے کی وجہ علم نبوت پر موقوف ہے ہر ایک نہیں جان سکتا ۱۲ لمعات ۵۴ اس سے ثابت ہوتا ہے شیطان کا مردہ ناپاک نہیں ہوتا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مردہ کا بوسہ ہرگز نہ لیتے سب سے پہلے مدینہ میں ان ہی صحابی کا انتقال ہوا ہے ۱۲۔

جبکہ وہ مر چکے تھے اور آپ اسقدر روئے کہ آپ کے آنسو عثمان کے منہ پر بہنے لگے یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۲۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوقت بوسہ لیا جبکہ آپ کی وفات ہو چکی تھی۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۳۰) حصین بن وحوحؓ روایت کرتے ہیں کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی مزاج پرسی کو اُن کے ہاں تشریف لیگئے اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ طلحہ کی موت کا وقت آگیا ہے تم مجھے ان (کے مرنے) کی اطلاع دیدینا اور جلدی کرنا کیونکہ مسلمان مردہ کی لاش کو اُسکے گھر والوں میں روکے رکھنا بہتر نہیں ہے[۱]۔ یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے

تیسری فصل

(۱۵۳۱) عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں کے روبرو لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین پڑھا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ زندہ لوگوں کو سکھانا کیسا ہے آپ نے فرمایا بہت اچھا ہے بہت اچھا ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۵۳۲) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں اگر مرد نیکبخت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو کہ پاک جسم میں تھی باہر آ اور خوشی خوشی نکل اور راحت و روزی اور پروردگار کے غصہ نہ ہونیکی خوشی حاصل کر فرشتہ یہی کہتا رہیگا یہاں تک کہ وہ روح جسم سے نکل آئے گی پھر آسمان پر وہ روح چڑھائی جائے گی آسمان کے دروازے اُس کے واسطے کھول جائیں گے۔ پوچھا جاوے گا یہ کون ہے فرشتے کہیں گے فلاں شخص ہے دیگر فرشتے کہیں گے اس جان پاک کو جو کہ جسم پاک میں تھی مرحبا ہو بیوا اور اے جان اچھی طرح اندر آ اور آرام و روزی اور مالک کی خوشنودی کی بشارت حاصل کر فرشتے اُس سے اسی طرح کہتے رہیں گے جب تک وہ

---

[۱] اگر گھر ہی میں رہنے دیگا مردہ سڑ جاویگا تو لوگ اس سے نفرت کرنے لگیں گے اور اس سے مردہ کی بیعزتی ہوگی ۱۲ [۲] ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار و بزرگ ہے جو کہ عرش بزرگ کا پروردگار ہے سب تعریف اس اللہ کیواسطے زیبا ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۱۲ [۳] یعنی تجھے خوشی اور بہاری ہو کہ اللہ تجھ سے ناراض نہیں ہے اور تو آرام و چین سے روزی پاتا رہے گا ۱۲

اُس آسمان پر نہ پہنچ لیگا جسپر اللہ ہے اور اگر مرد گنہگار ہوتا ہے اُس سے فرشتہ کہتا ہے ای خبیث نفس جو کہ پلید جسم میں تھا باہر نکل اور بُری طرح باہر آ اور گرم پانی اور پیپ (پیخ) کی خبر سُنلے اور اس کے بعد ایسے ہی طرح کے اور عذاب ہوں گے فرشتے اس سے روح نکلنے تک یہی کہتے رہتے ہیں پھر وہ روح آسمان پر چڑھائی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے اُس کے واسطے کھولے جاتے ہیں فرشتے دریافت کرتے ہیں یہ کون ہے اُنہیں جواب ملتا ہے کہ فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں اس پلید نفس کو جو کہ پلید جسم میں تھا مرحبا نہ ہو (اور اے روح) چونکہ تو بُری ہے واپس چلی جا کیونکہ تیرے واسطے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے وہ روح آسمان سے پھینکدی جاتی ہے اور قبر میں آجاتی ہے یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۳۳) ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی روح نکلتی ہے دو فرشتے اُسے آسمان پر لیجانے کے واسطے آتے ہیں حماد (راوی حدیث) کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردے کی خوشبو اور بوئے مشک کا ذکر کیا (جو کہ مرتے وقت مُردے میں آتی ہے) پھر فرمایا آسمان والے کہتے ہیں یہ پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے (اے روح) اللہ تجھپر اور اس جسم پر جس میں تو آباد تھی رحمت نازل کرے پھر وہ روح اپنے پروردگار کے پاس جاتی ہے وہ فرماتا ہے اس روح کو (اُسی جگہ) لیجاؤ جو کہ اخیر مدت تک اسکے واسطے مقرر ہے (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی جب روح نکلتی ہے آسمانی فرشتے کہتے ہیں یہ گندی روح ہے جو کہ زمین سے آئی ہے حماد راوی حدیث کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی بدبو[۱] اور فرشتوں کے لعنت کرنے کا ذکر کیا پس فرشتوں کو جواب دیا جاتا ہے اسے قیامت تک کے واسطے لیجاؤ[۲] ابوہریرہؓ کہتے ہیں (بدبوئے کافر کا ذکر کرتے وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا ناک پر رکھ لیا۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

---

[۱] یعنی جہنم میں گرم پانی اور پیپ پینی پڑے گی [۲] حماد راوی حدیث کو چونکہ حدیث کے لفظ یاد نہ تھے اسواسطے یہ کہہ دیا کہ آپ نے مُردے کی بدبو اور فرشتوں کی لعنت کا ذکر کیا یعنی مرتے وقت جو گنہگار بندہ سے بدبو آتی ہے اور فرشتے لعنت کرتے ہیں، سکا آنحضرتؐ نے ذکر کیا [۳] یعنی قیامت تک میرے پاس نہ لاؤ قیامت کے دن اسے میں دوزخ میں بھیجوں گا اسے قبر کی سختیوں اور ہمیشہ یوں میں پڑا رہنے دو [۴]

(۱۵۴۴) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا ٹکڑا لاکے کہتے ہیں تو راضی بخوشی اللہ کی رحمت و مہربانی اور اس پروردگار کی طرف چل جو تجھ پر ناراض نہیں بلکہ تجھ سے خوش ہے وہ روح بہت عمدہ مشک کی بو دیتی ہوئی نکلے گی اس طرح پر کہ اسے ایک سے ایک ہاتھ میں لیتا جائے گا اور اسی طرح اسے آسمان کے دروازوں تک لیجائیں گے آسمان والے کہیں گے یہ کیا اچھی خوشبو ہے زمین سے آرہی ہے پھر اس کے پاس ایمانداروں کی روحیں آویں گی انہیں اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ تمہیں کسی غائب کے آنیکی خوشی ہوتی ہے پھر وہ روحیں اس سے پوچھتی ہیں فلاں کیا کرتا ہے اور ایک دوسرے سے[۱] کہتی ہیں اس بیچارے کو چھوڑ دو کیونکہ یہ دنیا کے غم میں تھا بعد ازاں وہ کہتی ہے وہ تو مر گیا کیا تمہارے پاس نہیں آیا وہ کہتے ہیں شاید اپنی ماں[۲] ہاویہ میں چلا گیا اور کافر کی جب موت کا وقت آتا ہے اس کے پاس عذاب کے فرشتے ٹاٹ لیکے آتے ہیں اور کہتے ہیں تو ناپاک بدبودار روح کے عذاب کی طرف چل تو بھی ناخوش ہے اور اللہ بھی تجھ سے ناخوش ہے وہ روح سب سے زیادہ بدبودار مردار کی طرح نکلے گی فرشتے کہیں گے یہ کس قدر بدبودار ہوا ہے پھر اسے کافر کی روحوں پاس لیجاتے ہیں۔ یہ حدیث امام احمد اور نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۵۴۵) براء بن عازبؓ فرماتے ہیں ہم ایک انصاری مرد کے جنازہ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روانہ ہوئے جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو قبر تیار نہ ہونے پائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کے گرد ہم بھی اس طرح بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے[۳] ہیں (یعنی ہم بالکل خاموش آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی اس سے زمین کرید رہے تھے (ایک نسخہ میں ہے) سر اٹھا کے فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو دو بار یا تین بار (یہ فرمایا) بعد ازاں فرمایا مومن بندہ جب دنیا سے الگ ہونیکو

---

[۱] یعنی ایمانداروں کی روحیں آپس میں کہتی ہیں کہ ذرا سے دم تو لے لینے دو یہ بیچارہ موت کی تکلیف اور دنیا کے غم اٹھاتا آیا ہے جب کچھ دم لے لیگا جب ہی کچھ پوچھنا [۲] ہاویہ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے اسے ماں سے تشبیہ دی گئی کہ جیسے ماں بیٹوں میں اول درجہ کا قرب اور اتصال ہوتا ہے ایسے ہی اس میں اور کفار میں [۳] یعنی ایسے چپ چاپ بیٹھ گئے جیسے کسی کے سر پر پرند بیٹھے ہوں اور اسے یہ ڈر ہو کہ میری بات کرنے سے یہ اڑ نہ جاویں۔

ہوتا ہے اور آخرت میں جانیکو ہوتا ہو آسمان سے اس کے پاس سفید پیشانی والے فرشتے آتے ہیں گویا کہ اُن کے مونہ سورج ہیں اُن کے ہمراہ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے اور وہ جہاں تک نگاہ پہنچ سکے اتنی دور تک بیٹھ جاتے ہیں پھر موت کا فرشتہ آکے اسکے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاک نفس اللہ برتر کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف چل۔ فرماتے ہیں اُسکی روح (جسم سے) اس طرح نکل آتی ہے جیسے مشک سے قطرہ بہہ جاتا ہے موت کا فرشتہ اُسے لے لیتا ہے جب وہ اُسے لے چکتا ہے تو اور فرشتے اس کے ہاتھ میں ایک پل بھر نہیں رہنے دیتے بلکہ اُسے لیکے اس کفن اور خوشبو میں کفنا دیتے ہیں اس مُردے میں سے تمام روئے زمین کے مشک سے بہتر خوشبو آنے لگتی ہے فرشتے اُسے آسمان پر لیکے چڑھ جاتے ہیں اُسے لیکے فرشتوں کی جس جماعت پر گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں یہ روح پاک کون ہے وہ جواب دیتے ہیں فلاں پسر فلاں ہے۔ اُس کا سب سے بہتر نام لیتے ہیں جس نام سے اُسے دنیا میں پکارتے تھے پھر آسمانِ دُنیا تک اُسے لیجاکے اُسکے واسطے دروازہ کھلواتے ہیں۔ دروازہ کھولدیا جاتا ہے اور اُس آسمان کے مقرب فرشتے برابر والے آسمان تک اُس کے ساتھ ساتھ جاتے ہیں اور اسی طرح ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے اے میرے فرشتو بندہ کا نامۂ اعمال علیین میں لکھ دو اور اُسے زمین پر واپس کیونکہ میں نے انھیں زمین ہی سے پیدا کیا ہے اور دوبارہ وہیں بھیجتا ہوں اور دوبارہ وہ اُٹھائیں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی روح جسم میں واپس آجاتی ہے اس پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اُسے بٹھاکے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ جواب دیتا ہے میرا اللہ ہے وہ دونوں اُس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے اسلام میرا دین ہے ہیں یہ مرد کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے تھے وہ جواب دیتا ہے یہ اللہ کے رسول ہیں وہ اس پوچھیں گے تیری دلیل کیا ہے وہ کہے گا میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تھی اُس پر ایمان لایا تھا اور اسے

لہ یعنی اُن کے مونہ سورج کی طرح چمکتے ہوں گے ۱۲ ع آسمان دنیا نامۂ آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ سب سے زیادہ قریب ہے ۱۲ ۳ اس سے روح کا قبر میں آنا مراد ہے قیامت کے دن مُردہ قبر ہی سے اُٹھے گا ۱۲ ۴ اُن میں سے ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر ہے ۱۲ ۵ اُسوقت اسکے پاس ہمیں آنحضرت کی شبیہ مبارک ہوتی ہے اُسے اچھا پوچھتے ہیں یہ کون ہیں تب مومن مرد فوراً پہچان لیتا ہے اور کہتا ہے یہ اللہ کے رسول احمد صلعم ہیں ۱۲

تصدیق کی۔ بعد ازاں منادی آسمان سے پکارے گا میرا بندہ سچ کہتا ہے اسکے لئے جنت کا فرش بچھا دو اور اُسے جنت ہی کا لباس پہنا دو اور جنت کی طرف اس کا دروازہ کھول دو پس اسکے پاس جنت کی ہوا اور بُو آتی رہتی ہے پھر اُسکی قبر جتنی دور تک نگاہ پہنچے فراخ ہو جاتی ہے پھر اس کے پاس ایک خوبصورت مرد عمدہ کپڑے پہنے ہوئے اچھی خوشبو لئے ہوئے آئیگا اور کہے گا تو ایسی بات کی خوشخبری سُن جو تجھے خوش کرنے والی بات ہے یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا وہ مرد اُس سے پوچھے گا تو کون ہے تیرا مونہ اسی لائق ہے کہ بہتر بات سنائے (یعنی تیری صورت سے یہی ٹپکتا ہے کہ بھلی بات سنائے) وہ جواب دے گا میں تیرا نیک عمل ہوں۔ پھر مُردہ کہے گا اے پروردگار قیامت قائم کر دے اے پروردگار قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے گھر بار سے ملجاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کافر بندہ جب دنیا سے جدا ہونے کو اور آخرت میں جانے کو ہوتا ہے اُس کے پاس کالے مونہ کے فرشتے آسمان سے آتے ہیں اُن کے پاس ٹاٹ ہوتا ہے جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے وہاں تک فرشتے بیٹھ جاتے ہیں پھر موت کا فرشتہ آکے اُس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پلید نفس اللہ کے غضب کی طرف چل پھر فرمایا اُس کی روح بدن میں پھیل جاتی ہے فرشتہ اسے اس طرح کھینچتا ہے جیسے کوئی تر صوف[1] سے گرم سیخ نکالتا ہے پھر فرشتہ اُسے لے لیتا ہے جب اُسے پکڑ لیتا ہے تو اور فرشتے اُس کے ہاتھ میں ایک پلک جھپکنے تک نہیں رہنے دیتے بلکہ اُسے لیکے اس ٹاٹ میں کفنا دیتے ہیں اُس میں سے ایسے مردار کی بدبو آنے لگتی ہے کہ اس سے زیادہ روئے زمین پر کوئی بُرا بو امردار نہیں ہوتا۔ بعد ازاں اُسے لیکے چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت پر گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں یہ پلید روح کس کی ہے وہ جواب دیتے ہیں یہ فلاں فلاں کا بیٹا ہے اس کا سب سے بُرا نام لیتے ہیں جس نام سے اُسے دنیا میں پکارا جاتا تھا جب اُسے آسمانِ دنیا پر لیکے پہنچتے ہیں اور اس کے دروازہ کھلواتے ہیں تو اُسکے واسطے دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر (اسنداً لالا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] یعنی اپنے بلند برجوں کو دیکھ کے خدا سے دعا کرے گا کہ الٰہی جلد قیامت برپا کر دے ۱۲ [2] یعنے جس طرح تر صوف سے گرم سیخ سختی اور شکل سے نکلتی ہے اسی طرح کافر کی روح بدن سے مشکل و سختی نکلے گی ۱۲

یہ آیت پڑھی "لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط" ترجمہ۔ اُن کے واسطے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاویں گے اور نہ وہ جنت میں جاویں گے جبتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکل جاوے + پھر اللہ بزرگ و برتر فرماوے گا اس کا اعمال نامہ سجین میں لکھدو جو سب سے نیچے کی زمین پر ہے پھر اُسکی روح پھینکدی جاتی ہے۔ بعد ازاں (استدلالاً) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تہوی بہ الریح فی مکان سحیق" ترجمہ۔ جو اللہ کے ساتھ شرک کرے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آسمان سے گر پڑا اور اس کے پرند جانور بھوٹگیں مارتے ہیں یا ہوا اُسے اڑا کے دور ڈالدیتی ہے۔ بعد ازاں اُسکی روح جسم میں آجاتی ہے اور دو فرشتے اُسے آکے بٹھاتے ہیں اور اُس سے پوچھتے ہیں تیرا پروردگار کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے نہیں معلوم پھر وہ اُس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر وہ اُس سے پوچھیں گے یہ مرد جو تم میں بھیجے گئے تھے کون ہیں وہ کہے گا ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پکارنے والا آسمان سے پکارے گا یہ جھوٹا ہے اس کے نیچے آگ کا فرش کردو اور دوزخ کی طرف اس کے واسطے دروازہ کھولدو اُس کے پاس اس کی لپیٹیں اور بدبو آتی رہیں گی اور قبر اُس کی اس قدر تنگ ہو جائے گی کہ اس کی پسلیاں قبر میں ادھر اُدھر کی ادھر اور اُدھر کی اُدھر ہو جاویں گی اور اس کے پاس ایک مرد بدصورت بُرے کپڑے پہنے ہوئے بدبو دار آکے کہے گا تجھے رنج و غم کی خوشخبری ہو یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ پوچھے گا تو کون ہے تیرا مونہ اسی لائق ہے کہ بُری بات سنادے وہ جواب دے گا میں تیرا برا عمل ہوں مُردہ کہے گا اے پروردگار قیامت قائم نہ کر[1] ایک اور روایت میں بھی اسی طرح ہے (مگر) اس میں یہ زیادہ کیا ہے کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تمام فرشتے جو آسمان و زمین سے

---

[1] یہ تعلیق بالمحال ہے یعنی ایک کام کو دوسری محال بات پر موقوف کرنا جیسے اس مثال میں فرمایا ہے کہ جبتک اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ نکلے گا کوئی کافر جنت میں نہیں جاسکتا یہ ظاہر ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکلنا ناممکن ہے اسواسطے کافر کا جنت میں جانا بھی ناممکن ہے [2] یعنی مشرک اسکے کمال باطل ذلیل وغیرہ ہوگا کوئی اسکا خبر گیراں نہ ہوگا [3] تاکہ بے اُن بُرے عملوں کی سزا نہ ملے تا۔

درمیان ہیں اُس کے واسطے دعائے مغفرت مانگتے ہیں نیز تمام فرشتے آسمان کے بھی (دعا کرتے ہیں) اور دروازے آسمان کے اُس کے واسطے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جسکے دربان اللہ سے یہ دعا نہ کریں کہ اے اللہ اسکی روح کو ہماری طرف سے چڑھا اور کافروں کی جان رگوں کے ساتھ نکلتی ہے اُس پر تمام فرشتے آسمان وزمین کے درمیان والے اور آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں اور آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کسی دروازہ کے فرشتے ایسے نہ ہوں گے جو اللہ سے یہ دعا نہ کریں کہ اے اللہ اسے ہماری طرف سے نہ چڑھائیو[1]۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۵۳۸) عبدالرحمٰن بن کعبؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں جب (میرے والد) کعب کے مرنے کا وقت ہوا تو اُن کے پاس بشر کی ماں آئیں جو براء بن معرور کی بیٹی تھیں اُس نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن[2] اگر تو فلاں سے ملے تو اُسے میری طرف سے سلام کہدیجیو۔ اُنھوں نے جواب دیا اے اُمِ بشر اللہ تجھ پر رحم کرے ہمیں اُس[3] کا وقت کہاں ملیگا وہ بولی اے ابو عبدالرحمٰن کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا وہ فرماتے تھے مومنوں کی روحیں ہرجانوروں کے قالب میں ہوں گی جنت کے میوے کھاتے ہوں گے۔ ابو عبدالرحمٰن بولے ہاں (سنا تو ہے) اُم بشر نے کہا بھائی یہی میری مراد ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے بیہقی نے قیامت کے دن اُٹھنے اور جمع ہونے کے باب میں روایت کیا ہے۔

(۱۵۳۹) عبدالرحمٰن ہی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ (میرے والد) کعب بیان کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مومن کی روح پرند جانور[4] (کے قالب) میں ہوگی درجنت کے میوے کھاتی ہوگی پھر جس دن اللہ اُسے اُٹھاوے گا روح کو دوبارہ اُس کے جسم میں ڈال دے گا۔ یہ حدیث امام مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے قیامت کے دن اُٹھنے اور جمع ہونے کی کتاب میں روایت کی ہے۔

---

[1] تاکہ ہم اُس کی بدبو اور خباثت سے محفوظ رہیں ۱۲ [2] ابو عبدالرحمٰن کعب کی کنیت ہے ۱۲ [3] یعنی ہم اپنے عملوں میں گرفتار ہوں گے دوسروں سے کیونکر مل جل سکتے ہیں ۱۲ [4] بعض لوگ کہتے ہیں پرند جانور جنکے قالب میں مومنوں کی روحیں ہوں گی طوطے ہوں گے ۱۲۔

(۱۵۴۰) محمد بن منکدر[1] فرماتے ہیں میں جابر بن عبداللہ کے پاس ایسے حال میں گیا کہ وہ مرنے کو تھے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کہدینا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

باب مُردے کو نہلانے اور کفنانے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۵۴۱) اُم عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی بیٹی[2] کو نہلا رہے تھے آپ نے فرمایا تم تین بار یا پانچ بار اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلانا اگر تم مناسب جانو تو اس سے بھی زیادہ نہلا دینا اور اخیر میں کافور[3] یا کچھ کافور ڈال دینا جب تم (نہلانے سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر کر دینا چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دیدی آپ نے ہماری طرف اپنا تہ بند پھینکدیا اور فرمایا اسے اسکے کفن[4] کے نیچے لگا دو ایک روایت میں ہے اسے طاق یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات غسل دو اور داہنی طرف سے شروع کرنا اور اس کے وضو کی جگہ دھونا۔ ام عطیہ کہتی ہیں ہم نے اُن کے بالوں کی تین مینڈھیاں گوندھ کے اُن کے پیچھے ڈالدیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۴۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[5] کو کفن میں تین کپڑے سفید یمنی کپڑے دیئے گئے جو بے روئی کے تھے اُن میں نہ کُرتا تھا اور نہ عمامہ تھا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۴۳) حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

---

[1] محمد بن منکدر ایک بڑے تابعی ہیں جنہوں نے اکثر صحابہ سے شرف ملاقات حاصل کی ہے ۱۲ [2] آپ کی یہ بیٹی زینب الوالی بیوی تھیں اُنکی چار صاحبزادیاں تھیں ایک حضرت زینبؓ دوسری ام کلثوم تیسری رقیہ چوتھی حضرت فاطمہ۔ حضرت رقیہ اور ام کلثوم کا نکاح بھی حضرت عثمان ہی سے ہوا تھا ۱۲ [3] یعنی جب غسل ختم ہو لے تو کچھ کافور ڈالدیں ۱۲ [4] اس سے بزرگوں کی چیز سے برکت حاصل کرنا ثابت ہوتا ہے ۱۲ [5] بعض کہتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ کے کفن میں ان تین کے علاوہ کُرتا عمامہ بالکل نہ تھا۔ بعض کہتے ہیں یہ مراد ہے کہ ان تین میں کُرتا اور عمامہ نہ تھا بلکہ کُرتا اور عمامہ ان کے علاوہ تھا۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲۔

(۱۵۴۴) عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ اُسے اُونٹنی نے گرادیا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اُسی طرح وہ مرگیا آپ نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور دو کپڑوں میں کفنا دو اور نہ عطر ملو اور نہ سر ڈھانکو کیونکہ اسے قیامت کے دن لبیک کہنے کی حالت میں اُٹھایا جاوے گا۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ اور خباب کی حدیث میں مصعب بن عمیر کے قتل کا بیان ہے ہم عنقریب باب جامع المناقب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

دوسری فصل - (۱۵۴۵) ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ تمہارے واسطے یہی اچھے ہیں[1] اور اُن ہی میں اپنے مُردوں کو کفنایا کرو اور تمہارا بہتر سُرمہ اصفہانی سرمہ ہے کیونکہ اس سے بال اُگتے ہیں اور آنکھوں میں اُجالا ہوتا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے "اپنے مُردوں کو کفنایا کرو" تک اسے نقل کیا ہے (آگے سرمہ کا ذکر نہیں کیا)

(۱۵۴۶) حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن بیش قیمت نہ دیا کرو کیونکہ وہ جلدی پُرانا ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۵۴۷) ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جب اُن کی موت کا وقت آیا تو اپنے نئے کپڑے منگا کے پہن لئے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن مُردہ وہی کپڑے پہنے ہوئے اُٹھے گا جو کپڑے پہنے ہوئے مرا تھا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے

(۱۵۴۸) عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بہتر کفن حُلّہ[2] ہے اور اچھی قربانی سینگوں والا دُنبہ ہے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ یہ حدیث ابوامامہ سے روایت کی ہے۔

(۱۵۴۹) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مقتولین جنگ اُحد کے لوہے کے ہتھیار اور زرہ اُتار لئے جاویں اور انہیں کپڑوں[3] میں خون میں سنا ہوا انہیں گاڑ دینا

---

[1] اس سے سفید کپڑے پہننے کی فضیلت نکلتی ہے ۱۲ [2] یعنی ایک چادر اور ایک تہ بند ہونا بہتر ہے اس سے کم بھی نہیں حُلّہ کے معنے جوڑہ کے ہیں یعنی کم از کم دو کپڑے ہوئی ۱۲ [3] یعنی ہتھیار وغیرہ کھول لو اور یہی کپڑے پہنے انہیں خون میں بھرا ہوا یوں ہی دفن کرو ۱۲

چاہیئے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۵۵۰) سعد بن ابراہیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف کے روبرو کھانا رکھا گیا جو کہ (دن بھر کے) روزہ سے تھے اُس وقت وہ کہنے لگے مصعب بن عمیر جو مجھ سے بہت بہتر تھے مارے گئے تو انھیں کفن میں ایک ہی چادر ملی کہ اگر اُن کا سر ڈھانکا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ ابراہیم کہتے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ عبدالرحمن نے (یہ بھی) کہا تھا کہ حمزہ[1] مارے گئے جو مجھ سے بہتر تھے پھر ہمارے واسطے دنیا اس درجہ فراخ ہوگئی جو کہ ظاہر ہے یا یہ کہا کہ دنیا ہمیں اسقدر دی گئی جتنی کہ دی گئی ہے ہمیں اس بات کا بڑا ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلا جلد (دنیا ہی میں) نہ مل گیا ہو[2]۔ ابراہیم کہتے ہیں پھر عبدالرحمن رونے لگے اور کھانا نہ کھایا۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۵۱) جابرؓ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ وہ قبر میں اُتارا جا چکا تھا آپ نے کہہ کے اُسے نکلوایا اور اُسے اپنے گھٹنوں پر سہارا لگا کے اس کے مونہ میں اپنا لعاب[3] دیا اور اُسے اپنا کُرتا پہنا دیا۔ جابر کہتے ہیں اُبی نے حضرت عباس کو کُرتا پہنایا تھا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس کا بدلا اُتار دیا) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

باب جنازہ کے ساتھ ساتھ چلنا اور نماز پڑھنا (لازم ہے)

پہلی فصل۔ (۱۵۵۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مُردے کی جلدی کیا کرو کیونکہ اگر وہ نیکبخت ہوگا تو اچھا ہے کہ اُسے پہلے سے اچھی جگہ پہنچا دو اور اگر بُرا ہوتا ہے تو وہ بُرا ہی ہے اس کا بنی۔ گردنوں سے بوجھ اُتار دو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۳) ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ (تیار ہو کے) رکھا جاتا ہے تو لوگ اسے اپنی گردنوں پر اُٹھاتے ہیں اگر وہ نیکبخت ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلد لیچلو

---

[1] یعنی ابراہیم پسر عبدالرحمن کہتے ہیں میرے والد نے مصعب اور امیر حمزہ کے مرنے کا ذکر کیا تھا یہ واقعہ دونوں صاحبوں پر گزرا ہے یہ دونوں جنگ اُحد ہی میں مارے گئے رضی اللہ عنہما اور آخرت میں کچھ ثواب نہ لے ۱۲۔

[2] یعنی مردے کے تیار کرنے میں دیر نہ لگایا کرو ۱۲۔

اور اگر نیکبخت نہیں ہوتا تو اپنے گھر والوں سے کہتا ہے ہائے افسوس مجھے کہاں لئے جاتے ہو اسکی آواز انسان کے علاوہ سب سنتے ہیں اور اگر انسان سن لے تو مر جائے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۵۴) ابوسعید ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو اور جو لوگ جنازہ کے ساتھ ہوں وہ مُردہ کے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھیں۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۵) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ایک جنازہ نکلا تو اس کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو یہودی کی میت ہے آپ نے فرمایا موت گھبراہٹ کا وقت ہے جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۶) حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جنازہ کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے بعد ازاں آپ بیٹھے ہی رہتے تھے تو ہم بھی بیٹھے ہی رہتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور امام مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ دیکھ کے کھڑے ہو جاتے بعد ازاں نہیں ہوتے تھے۔

(۱۵۵۷) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ایمان اور ثواب سمجھ کے جاوے اور اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھے دفن کرنے سے فراغت ہو جاوے یہ شخص دو قیراط اجر لیکے واپس آویگا ایک قیراط اُحد کے برابر ہوگا اور جو کوئی نماز پڑھ کے دفن کرنے سے پہلے پلٹ آویگا وہ ایک قیراط اجر لیکے پلٹے گا۔ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۸) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں کہ جس نجاشی (بادشاہ حبش) کا انتقال ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ کھڑا ہونا کیوں لازم ہے بعض کہتے ہیں کہ یاد کرکے گھبرانا چاہئے اسواسطے کھڑا ہونا ضرور ہے۔ بعض کہتے ہیں فرشتوں کی تعظیم کے واسطے ہے مگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو کہ یہ ابتداء اسلام میں تھا اب نہیں ہے آنحضرتؐ نے ہی آخر زمانہ میں اُٹھ چھوڑ دیا تھا ۱۲ سے یعنی ابتداء میں آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے بعد ازاں آپ کھڑے نہ ہوتے تھے بلکہ بیٹھے رہتے تھے ۱۲۔

اُس کے مرنے کی خبر لوگوں کو سنا دی اور لوگوں کو عید گاہ میں لیجا کے صفیں باندھیں اور چار تکبیریں کہیں (یعنی نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۵۹) عبدالرحمن بن ابی لیلےؓ فرماتے ہیں کہ زید بن ارقم نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے ایک مرتبہ ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں ہمنے اُن سے پوچھا تو جواب دیا رسول اللہ بھی (کبھی) پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۰) طلحہ بن عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ کی نماز میں نے ابن عباس کے پیچھے پڑھی تو انھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی بعد ازاں یہ کہا (اے لوگو!) جان لو کہ یہ سنت ہے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۱) عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو میں نے آپ کی دعا (جو آپ نماز جنازہ میں پڑھتے تھے) یاد کرلی آپ یہ پڑھ رہے تھے اللھم[۱] اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر وعذاب النار۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار۔ عوف کہتے ہیں میرے جی نے چاہا کاش کہ یہ میت میں ہوتا[۲]۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۵۶۲) ابوسلمہؓ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں جب سعد بن ابی وقاص فوت ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا انھیں مسجد میں لے آؤ تاکہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھوں یہ بات حضرت[۳] عائشہؓ لوگوں نے بُری سمجھی وہ بولیں بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہل

---

[۱] یا الٰہی اسے بخشدے اور اس پر رحم کر اور آرام دے اور اسکے گناہ معاف کردے اور اسکی مہمانی اچھی کر اور اسکی جگہ فراخ کر اور اسے پانی اور برف اور ولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے ایسا پاک صاف کردے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک صاف ہو جاتا ہے اور اسے اسکے گھر سے بہتر گھر اور اسکے کنبے والوں سے بہتر کنبے والے عطا کر اور اسکی بیوی سے بہتر بیوی دے اور اسے جنت میں بھیج اور عذاب قبر اور عذاب جہنم سے اسے محفوظ رکھ ۱۲ [۲] تاکہ یہ آنحضرت کی دعا میں ہوتی ۱۲ [۳] یعنی لوگوں نے یہ بات بری سمجھی کہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھی جاوے ۱۲

اس کے بھائی (سہل) کی نماز مسجد میں پڑھی تھی۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۳) سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں ایک عورت کی نماز جنازہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی جو کہ جن کے مرگئی تھی آپ اُس کے سینہ کے مقابل کھڑے ہوئے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۶۴) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قبر پر گزر ہوا جس میں بوقت شب مُردہ رکھا گیا تھا آپ نے پوچھا یہ کب دفن کیا گیا ہے لوگوں نے عرض کیا آج ہی رات کو (دفن کیا گیا ہے) آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ خبر کی وہ بولے ہمنے اسے اندھیری رات میں دفن کیا تھا آپ کا جگانا ہمنے بہتر نہ جانا آپ کھڑے ہوگئے اور ہمنے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور آپ نے نماز پڑھائی۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۶۵) ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک کالی عورت[1] یا جوان مرد مسجد میں جھاڑو دیتے تھے ایک روز رسول خداؐ نے اسے موجود نہ پایا تو اُس عورت یا مرد کو پوچھا لوگوں نے عرض کیا اُس کا انتقال ہوگیا آپ نے فرمایا تمنے مجھے کیوں نہ اطلاع دی راوی کہتے ہیں لوگوں نے اس عورت یا مرد کی شان کو حقیر سمجھا تھا (اسواسطے آپ کو اطلاع نہ دی تھی) آپنے فرمایا مجھے اسکی قبر بتاؤ لوگوں نے اُس کی قبر آپ کو بتادی آپ نے اُسپر نماز پڑھی پھر فرمایا یہ قبریں اندھیروں سے بھری ہوئی ہیں اللہ تعالےٰ قبروں کو میری نماز کی وجہ سے روشن کردیتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

(۱۵۶۶) کریب ابن عباسؓ کے غلام عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک بیٹا موضع قدید[2] یا عسفان میں مرگیا ابن عباس بولے اے کریب جا کے دیکھ کتنے آدمی جمع ہوگئے ہیں کریب کہتے ہیں میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کئے ہیں میں نے اُن سے بیان کیا تو وہ بولے (کیا) تو کہہ سکتا ہے کہ چالیس آدمی کریب بولے ہاں ابن عباسؓ نے کہا اس کے جنازہ کو باہر نکالو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

---

[1] راوی کو شک ہے کہ مسجد میں جھاڑو دینے والی کالی عورت تھی یا جوان مرد تھا ۱۲ [2] قدید اور عسفان مکہ اور مدینہ کے درمیان دو مقام ہیں ۱۲۔

جو مرد مسلمان مرتا ہے اور اُس کے جنازہ پر چالیس ایسے مرد کھڑے ہوں جو کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتے ہوں اللہ اُن کی شفاعت اس میت کے واسطے ضرور قبول کرے گا۔ یہ روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۷) حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جس میت پر ایک گروہ مسلمان نماز پڑھے اور وہ سو کے قریب ہوں اور سب اُس کے واسطے شفاعت کریں اُسکی اللہ شفاعت ضرور قبول کرے گا۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۶۸) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا ایک جنازہ پر گزر ہوا تو اسکی تعریف بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے واسطے واجب ہو گئی پھر دوسرے جنازہ پر گزر ہوا تو اُس کی بُرائی بیان کی آپ نے فرمایا اس کے لئے واجب ہو گئی حضرت عمرؓ نے کیا چیز واجب ہو گئی آپ نے فرمایا جسکی تم نے بہتری بیان کی اس کے واسطے جنت واجب ہو گئی اور جسکی تم نے بُرائی بیان کی اُس کے واسطے آتش جہنم واجب ہو گئی کیونکہ زمین پر تم خدا کے گواہ ہو[۵۱]۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔ ایک روایت میں ہے زمین پر ایماندار اللہ کے گواہ ہیں

(۱۵۶۹) حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی چار آدمی اچھے ہونے کی گواہی دیں اُسے اللہ جنت میں داخل کرے گا ہم نے کہا تین آدمی (گواہی دیں تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا تین آدمی بھی (گواہی دیں تو یہی حکم ہے) ہم نے عرض کیا اگر دو (گواہی دیں) آپ نے فرمایا دو بھی (گواہی دیں تو یہی حکم ہے) پھر ایک آدمی (کی گواہی) کا ہم نے سوال نہیں کیا۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۵۷۰) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مُردوں کو بُرا نہ کہا کرو کیونکہ وہ کئے ہوؤں کی جزا[۵۲] سزا کو پہنچ چکے۔ یہ حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔

(۱۵۷۱) حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین جنگ احد کے

---

[۵۱] جو کچھ تم گواہی دو گے وہی فرشتے ثابت کریں گے اس واسطے لازم ہے کہ تم مردے کے حق میں اچھی باتیں کہا کرو ۱۲

[۵۲] یعنی اُن کے بُرے عمل تھے یا بھلے اُنھیں جزا سزا ملے گی اور کچھ مل گئی تم بُرا نہ کہا کرو ۱۲

دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں لپیٹ کے پوچھتے تھے ان میں سے قرآن کون زیادہ پڑھا ہوا ہے جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو قبر میں اُسے آگے رکھ دیتے تھے اور فرماتے تھے قیامت کے دن میں ان کا گواہ ہوں گا آپ نے انھیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ اُن کی نماز پڑھائی اور نہ نہلایا یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۵۷۲) جابر بن سمرہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بے زین گھوڑا لایا گیا آپ ابن دحداح کے جنازہ سے لوٹتے وقت اس پر سوار ہوئے (جاتے وقت نہ سوار ہوئے) اور ہم آپ کے گرد پیادہ پا چل رہے تھے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

دوسری فصل

(۱۵۷۳) مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلیں اور پاؤں پاؤں چلنے والے پیچھے اور آگے اور دائیں بائیں جنازہ کے قریب قریب چلیں اور کچے بچہ کی بھی نماز پڑھنی چاہئے اور اس کے ماں باپ[1] کے واسطے مغفرت اور رحمت کی دعا مانگنی چاہئے یہ حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہے۔ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ ہے کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جنازہ کے جس طرف چاہے چلے اور بچے پر بھی نماز پڑھی جاوے اور مصابیح میں یہ حدیث مغیرہ بن زیاد سے منقول ہے۔

(۱۵۷۴) زہریؒ سالم سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ یہ حدیث امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے کہا ہے اہل حدیث اس حدیث کو مرسل[2] جانتے ہیں۔

(۱۵۷۵) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے پیچھے چلنا چاہئے جنازہ پیچھے نہ ہو جو آگے چلے گا جنازہ[3] کے ساتھ والوں میں سے نہ ہوگا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے ترمذی کہتے ہیں ابو ماجہ کا معمول آدمی ہے۔

---

[1] یعنی اس کے واسطے دعا کرنے کی ضرورت نہیں اس کے ماں باپ کے واسطے دعا کرنی چاہئے ۱۲ [2] یعنی یہ حدیث محدثین کے نزدیک مرفوع نہیں اور مسلسل نہیں ہے تابعی پر ختم ہو گئی ہے ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے آگے چلنا ابتداء میں جائز تھا بعد ازاں منسوخ ہو گیا ۱۲۔

(۱۵۷۶) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے اور اُسے تین بار کندھا دے اُس نے مُردے کا حق ادا کر دیا جو اُس کے ذمہ تھا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کا جنازہ دو لکڑیوں[1] کے بیچ میں سے اُٹھایا تھا۔

(۱۵۷۷) ثوبانؓ فرماتے ہیں ایک جنازہ میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے آپ نے لوگوں کو سوار دیکھ کے فرمایا کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ اللہ کے فرشتے پاؤں پاؤں چلتے ہیں اور تم چوپاؤں کی پشت پر سوار ہو یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ابوداؤد نے بھی اسی طرح نقل کی ہے ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث ثوبان سے موقوف روایت کی گئی ہے۔

(۱۵۷۸) ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۷۹) ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کی نماز پڑھا کرو تو دل سے اُسکے واسطے دعا کیا کرو۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۸۰) ابوہریرہؓ ہی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔ اللھم[2] اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لاتحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔ یہ حدیث امام احمد اور ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور نسائی نے ابراہیم اشہلی سے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور نسائی کی روایت اس قول وانثانا تک ختم ہو گئی[3] روایت میں فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام ہے

---

[1] اسکی صورت یہ ہوئی کہ بیچ میں سے جنازہ پکڑ کے اٹھایا یہ جنازہ اٹھانیکا وقت کا ذکر ہے کہ جب جنازہ لے آدمی آگے سے پکڑتے اور دو پیچھے سے پکڑیں ۱۲ [2] یا الٰہی ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضر و غائب اور چھوٹے بڑوں اور مرد و عورت کے گناہ بخشدے اے اللہ جسے تو ہم میں زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تو ہم سے اٹھا لے ایمان کے ساتھ مار۔ اے اللہ ہمیں اسکے اجر سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اسکے بعد فتنہ میں مبتلا نہ کیجیو ۱۲ [3] ابوداؤد کی روایت میں بجائے فاحیہ علی الاسلام وتوفہ علی الایمان کے فاحیہ علی الایمان وتوفہ علی الاسلام ہے ۱۲

اور اخیر میں ولا تضلنا بعدہ[1] ہے۔

(۱۵۸۱) واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں ایک مسلمان مرد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی میں نے سنا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے اللھم[2] ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحمد اللھم اغفر لہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم۔ یہ حدیث ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۵۸۲) ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مُردوں کی نیکیوں کا ذکر کیا کرو اور اُن کی بُرائیوں سے رُکے رہا کرو۔ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔

(۱۵۸۳) نافع پدرؓ غالب فرماتے ہیں میں نے انسؓ بن مالک کے ساتھ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی تو اس میت کے سر کی سیدھ میں کھڑے ہوئے پھر ایک قریشی عورت کا جنازہ آیا لوگوں نے کہا اے ابوحمزہ[3] اس عورت کی بھی نماز پڑھاؤ۔ انس وسطھا[4] سریر کے مقابل کھڑے ہوئے اُن سے علاء ابن زیاد نے پوچھا کیا اسی طرح تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ کے واسطے کھڑے ہوتے دیکھا ہے جس طرح کہ تم عورت اور مرد کے مقابل کھڑے ہوتے ہو۔ وہ بولے ہاں۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اسی طرح کچھ زیادتی سے ابوداؤد کی روایت میں ہے (مگر) اس میں یہ ہے کہ آپ عورت کی ڈھڈی کی سیدھ میں کھڑے ہوتے تھے۔

تیسری فصل۔ (۱۵۸۴) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد مقام قادسیہ[5] پر بیٹھے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ نکلا یہ دونوں کھڑے ہو گئے کسی نے اُن سے کہا یہ زمین والا یعنی ذمی[6] کا جنازہ ہے دونوں بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ نکلا

---

[1] یعنی ولا تقتنا بعدہ کے بجائے ولا تضلنا بعدہ ہے یعنی ہمیں گمراہ نہ کیجیو ۱۲ [2] یا الٰہی فلاں شخص فلانے کا بیٹا تیرے سپرد ہے اور تیری حفاظت میں ہے اُسے فتنہ قبر اور عذاب نار سے بچا تو ہی وفا کرنے والا ہے اور سچا ہے اے اللہ اسے بخشدے اور اس پر رحم کر تو بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ [3] ابوحمزہ انس کی کنیت ہے ۱۲ [4] یعنی جس چارپائی وغیرہ پر مُردہ تھا اس کے درمیانی حصہ کی سیدھ میں آپ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے سمندر میل پر ایک موضع ہے ۱۲ [5] جو کافر ذمی کے مسلمانوں کی سلطنت میں سکونت رکھتے ہیں انھیں ذمی کہتے ہیں اس جگہ انھیں زمین والے اس واسطے کہا گیا تاکہ انکی ذلت اور رسوائی اور بے عقلی لوگوں پر واضح ہو جاوے ۱۲ مرقاۃ۔

تو آپ کھڑے ہو گئے کسی نے آپ سے کہا یہ یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا کیا اس کی جان نہ تھی یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۵۸۵) عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ کے ساتھ جاتے تھے تو مُردے کے قبر میں رکھے جانے سے پہلے نہیں بیٹھتے تھے آپ کے روبرو یہود کے ایک عالم نے آکے عرض کیا اے محمدؐ ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں راوی کہتے ہیں (یہ سنتے ہی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمانے لگے تم یہود کی مخالفت کیا کرو۔ یہ حدیث ترمذی نے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع قوی نہیں ہے۔

(۱۵۸۶) حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھ کے کھڑے[1] ہونے کو ارشاد فرماتے تھے بعد ازاں بیٹھے رہنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھے رہنے ہی کو ارشاد فرمایا۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۵۸۷) محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں حسنؓ بن علی اور ابن عباسؓ کے پاس سے ایک جنازہ نکلا تو حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حسن بولے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازہ کے واسطے نہیں کھڑے ہوئے تھے ابن عباس نے جواب دیا ہاں بعد ازاں بیٹھے رہنے لگے تھے یہ حدیث نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۵۸۸) جعفر بن محمد[2] اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی بیٹھے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ نکلا سب آدمی کھڑے ہو گئے جبکہ جنازہ (دور) نکل گیا حسن بولے اصل بات اس طرح ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے راستہ میں بیٹھے تھے آپ نے یہ بات بُری سمجھی کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے اونچا ہو (اسواسطے) کھڑے ہو گئے[3]۔ یہ حدیث نسائی نے روایت کی ہے

(۱۵۸۹) ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس سے

---

[1] یعنی آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جنازہ دیکھا کرو کھڑے ہو جایا کرو پھر عرصہ دراز کے بعد آپ نے کھڑا ہونا موقوف کر دیا تو ہم نے بھی کھڑا ہونا چھوڑ دیا ۱۲ [2] جعفر سے امام جعفر مراد ہیں اور اُن کے والد امام محمد باقر ہیں ۱۲۔

[3] اسواسطے ہمیں کھڑے ہونے کی کچھ ضرورت نہیں ۱۲۔

کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ نکلے تو اس کے واسطے کھڑے ہو جایا کرو تم کوئی مُردے کی تعظیم (کے واسطے نہیں اٹھتے بلکہ اُن فرشتوں (کی تعظیم) کے واسطے اٹھتے ہو جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ حدیث امام احمد نے روایت کی ہے۔ اور انسؓ ہی سے منقول ہے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلا تو آپ کھڑے ہو گئے کسی نے عرض کیا یہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے جواب دیا میں تو صرف فرشتوں (کی تعظیم) کے واسطے کھڑا ہوا تھا۔ یہ حدیث نسائی نے روایت کی ہے۔

(۱۵۹۰) مالکؓ بن ہبیرہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ فرماتے تھے جو مسلمان مرتا ہے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھتی ہیں تو اس کے واسطے اللہ (جنت) واجب کر دیتا ہے۔ مالک بن ہبیرہ جب مُردے کے ساتھ والوں کو کم دیکھتے تھے تو یہی اس حدیث کی وجہ سے اُن کی تین صفیں کر لیتے تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے ترمذی کی روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور آدمی وہاں کم ہوتے تو اُن کے تین حصے کر لیتے تھے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جس شخص پر تین صفیں نماز پڑھیں اس کے واسطے اللہ (جنت) واجب کر دیتا ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(۱۵۹۱) ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (کہ آپ) نماز جنازہ میں (یہ کہتے تھے) اللّٰھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا الی الاسلام وانت قبضت روحھا وانت اعلم بسرھا وعلانیتھا جئنا شفعاء فاغفر لہ۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۵۹۲) سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں ایک ایسے بچہ کی جو [illegible] نماز جنازہ میں نے ابوہریرہؓ کے پیچھے پڑھی میں نے سنا آپ یہ پڑھ رہے ہیں۔ عذاب القبر۔

سلہ نماز جنازہ میں تین صفیں کر لینی بہت بہتر ہیں ایک حدیث میں ذکر ہے کہ نماز جنازہ میں کھڑا ہونا اُولیٰ ہے بشرطیکہ پہلی صفیں خالی نہ رہ جاویں ۱۲ سکہ ترجمہ اے رب تو ہی اسکا پروردگار ہے تو نے ہی اسکو پیدا کیا تھا اور تو نے ہی اسکو اسلام کا راستہ بتایا تھا اور تو نے ہی اسکی روح نکالی اور اس کا ظاہر و باطن بھی تجھی کو معلوم ہے ہم سفارش کرنے آئے ہیں تو اسے بخشدے ۱۲ سکہ یا الٰہی اسے عذاب قبر سے نجات دے ۱۲۔

یہ حدیث امام مالک نے روایت کی ہے۔

(۱۵۹۳) بخاری بطور تعلیق[۱] فرماتے ہیں کہ حسن بصری بچہ کی نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ۔ اور اللّٰھم[۲] اجعلہ لنا سلفا و فرطا و ذخرا و اجرا پڑھتے تھے۔

(۱۵۹۴) جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بچہ کی نماز نہیں پڑھنی چاہئے اور نہ بچہ وارث ہوگا نہ کوئی اس کا وارث ہوگا جب تک اس کا زندہ پیدا ہونا ثابت نہ ہو۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے مگر ابن ماجہ نے یہ نہیں ذکر کیا کہ اس کا کوئی وارث ہوگا

(۱۵۹۵) ابو سعیدؓ انصاری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور اس کے پیچھے لوگ نیچے کھڑے ہوں۔ یہ حدیث دار قطنی نے مجتبیٰ کی کتاب الجنائز میں روایت کی ہے۔

باب مردہ کے دفن کرنے کا بیان

پہلی فصل۔ (۱۵۹۶) عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص نے اپنی اس بیماری میں جس میں فوت ہوئے فرمایا میرے واسطے بغلی قبر کھودنا اور کچی اینٹیں مجھ پر رکھ دینا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بنائی گئی تھی۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے

(۱۵۹۷) ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں سرخ چادر ڈال دی یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۵۹۸) سفیانؒ تمار سے روایت ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو ان ن رح ر دیکھی۔ یہ حدیث بخاری نے ہے۔

(۱۵۹۹) ابو الہیاج سے حضرت علی نے فرمایا کیا میں تجھے اس (کام) پر نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ص ہم نے مجھے بھیجا تھا وہ یہ کہ تو کسی تصویر کو بے مٹائے نہ چھوڑ دیو اور

---

[۱] تعلیق کے معنے یہ ہیں کہ سند کے بغیر حدیث رسول اللہ یا اثر صحابہ وغیرہ بیان کرنا اور بخاری کا تعلیق بھی دیگر محدثین کی مستند حدیث کے برابر ہے [۲] اللّٰھم اجعلہ الخ یا الٰہی اسے ہمارے واسطے آگے پہنچا ہوا اور ذخیرہ جمع کیا ہوا اور اجر ملنے کا سبب بنا دے ۱۲

کسی اونچی قبر کو برابر کئے بغیر چھوڑ دو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۶۰۰) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکی قبر بنانے اور اس پر مکان بنانے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۶۰۱) ابو مرثد غنویؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ قبروں کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھا کرو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۶۰۲) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے تم میں سے کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور اس کے کپڑے جل کے اس کی کھال میں آگ پہنچ دے۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے۔

دوسری فصل۔ (۱۶۰۳) عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں مدینہ میں دو (گورکن) مدد تھے بغلی قبر کھودتا تھا دوسرا بغلی نہیں کھودتا تھا (رسول اللہ کی وفات کے بعد) لوگوں نے دونا پہلے آجاوے وہی اپنا کام کرلے اول وہ آیا جو کہ بغلی قبر کھودتا تھا چنانچہ اس نے ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بغلی قبر کھودی۔ یہ حدیث شرح السنہ میں روایت کی ہے

(۱۶۰۴) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغلی قبر ہمارے واسطے ہے شق (یعنی جو بغلی نہ ہو) ہمارے غیروں کے واسطے ہے۔ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کی ہے اور امام احمد نے جریر بن عبد اللہ سے نقل کی ہے۔

ت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا

اس حدیث سے زیادہ اونچی قبر بنانے کی ممانعت نکلتی ہے ۱۲ منہ

زیارت قبروں کے سامنے کھڑا ہونا اس میں کفار کی مشابہت ہے سامنے سجدہ کرتے

اس سے یہ مراد ہے کہ بغلی قبر مسلمانوں کے واسطے ہے اور دوسرا بغیر کے

ہے یہ مراد ہے کہ بغلی قبر اس زمانہ والوں کے واسطے ہے اور دوسرا پہلی امتوں کے واسطے

صورت بغلی قبر افضل ہے واجب نہیں ہے اور نہ دوسری طرح کی قبر منع ہے ورنہ ابو عبیدہ جیسے ممنوع کام ہرگز نہ کرتے۔ یا یہ مراد ہے کہ بغلی قبر نبیوں کے واسطے ہے اور دوسری طرح کی لوگوں کے واسطے ۱۲

گہرے گڑھے کشادہ کھودو اور اچھی طرح کھودو اور ایک ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کرو اور جو زیادہ قرآن[1] پڑھا ہوا سے آگے بڑھا کے رکھو۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے اور ابن ماجہ نے اس بات تک کہ "اچھی طرح کھودو" اسے نقل کیا ہے۔

(۱۶۰۶) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں جنگ اُحد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو اُٹھا لائیں تاکہ انھیں ہمارے قبرستان میں دفن کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ مقتولین کو ان کے شہید ہونے کی جگہ ہی پر پہنچا دو۔ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے روایت کی ہے۔ یہ لفظ ترمذی کی روایت کے ہیں۔

(۱۶۰۷) ابن عباسؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں اُتارنے کے واسطے سرّ[2] کی طرف سے اُترا گیا۔ یہ حدیث امام شافعی نے نقل کی ہے۔

(۱۶۰۸) ابن عباسؓ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں (کسی مُردے کو اُتارنے کے واسطے) اُترے آپ کے واسطے چراغ جلایا گیا تھا آپ نے اُسے قبلہ کی طرف سے پکڑا اور فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے کیونکہ تو بڑا روزہ رکھنے والا اور بہت قرآن پڑھنے والا تھا۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے اور شرح السنۃ نے کہا اسکی سند ضعیف

(۱۶۰۹) ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مُردے کے قبر میں رکھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ

رسول اللہ ہے۔ یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے

احمد ابو داؤد نے

ہے۔

(۱۶۱۰) امام

پ (محمد باقر) سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

---

[1] نا کہ پڑھے ہوئے قرآن میں امتیاز رہے اور پڑھا ہوا بن پڑھے کا امام رہے ۱۲

[2] اس کی مدت ہے کہ جنازہ قبر کی پائنتی رکھا جاوے اور سر پکڑ کے مُردے کو قبر میں اُتار دینا چاہیئے ۱۲

[3] ترجمہ (اے ہمنے) اللہ کے نام اور اللہ کے مدد پر موافق مذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن کیا) [4] ترجمہ۔ طریق رسولؐ کے موافق (اسے ہمنے دفن کیا) ۱۲

مُردہ پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپیں خاک کی ڈالیں اور آپ نے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑک کے اُس پر (نشان کے واسطے) سنگریزے رکھدیئے۔ یہ حدیث شرح السنہ میں روایت کی ہے اور امام شافعی نے "پانی چھڑکنے" کے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۱) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے منع فرماتے تھے۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۲) حضرت جابرؓ ہی فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا جس نے آپ کی قبر پر مشک سے پانی چھڑکا وہ بلال بن رباح تھے آپ کے سر کی طرف سے شروع کیا اور پیروں تک پہنچا دیا۔ یہ حدیث بیہقی نے دلائل النبوت میں نقل کی ہے۔

(۱۶۱۳) مطلب بن ابی وداعہؓ فرماتے ہیں جبکہ عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا تو اُن کا جنازہ باہر نکالا گیا بعد ازاں دفن کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا کہ پتھر لے آ وہ پتھر نہ اُٹھا سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور اپنی آستین چڑھائی مطلب کہتے ہیں جس نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی وہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین چڑھائیں تو آپ کے دونوں شانوں کے درمیان [illegible] دیکھا پھر آپ نے پتھر کو اُٹھا کے اُنکے سرہانے رکھ دیا اور فرمایا اسے میں اپنے بھائی (عثمان) کی قبر کی نشانی بنا دیتا ہوں تاکہ میرے گھر والوں میں سے جو مرے گا اسے اُسکے قریب دفن کروں گا۔ یہ حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۴) [illegible] کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ کے پاس جا کے عرض کیا اے ماں میرے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں یار دو [illegible] کھول کے دکھا دو۔ حضرت عائشہ نے [illegible] سے درمیانے تینوں قبریں کھول دیں نہ وہ اونچی تھیں [illegible] میں میدان (مدینہ) کے سرخ کنکران پر پڑے ہوئے تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد نے۔

(۱۶۱۵) براء بن عازبؓ فرماتے ہیں ایک انصاری مرد کے ساتھ ساتھ ہم رسول اللہ صلعم کے

لہ اس سے پہلے جو مضمون ہے وہ نہیں نقل کیا ۱۲ سہ اس سے مردہ کی قبر پختہ وغیرہ کی نشانی کر دینے کا ثبوت ملتا ہے مگر مقبرہ وغیرہ بنانا دوسری حدیث سے بالکل منع ہو چکا ۱۲ سہ آپکی قبروں کے آگے پردہ پڑا رہتا تھا عبداللہ نے عرض کیا کہ پردہ ہٹا کے مجھے دکھا دو ۱۲۔

ہمراہ نکلے جب قبر پر پہنچے تو ابھی تیار نہ ہوئی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے آپ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ ابن ماجہ نے اخیر میں یہ زیادہ بیان کیا ہے گویا کہ ہمارے سروں پر پرند جانور[۱] ہے

(۱۶۱۶) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کا توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے[۲]۔ یہ حدیث امام مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

تیسری فصل۔ (۱۶۱۷) حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے دفن کرنے کے وقت حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبر پر بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے آج کی رات صحبت[۳] نہ کی ہو ابوطلحہ بولے میں ہوں آپ نے فرمایا قبر میں تو ہی اتر چنانچہ ابوطلحہ ان کی قبر میں اترے۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۸) عمرو بن عاصؓ نے مرتے وقت اپنے بیٹے سے کہا جب میں مرجاؤں تو نوحہ کرنیوالی عورتوں کو میرے ساتھ نہ لیجائیو اور نہ آگ لیجائیو اور جب مجھے دفن کرچکو تو مجھ پر تھوڑی مٹی ڈالنا پھر (اتنی دیر) میری قبر کے گرد کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم ہوتا ہے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور میں جان لوں کہ میرے قاصدوں کو میں نے کیا جواب دیا۔ یہ روایت مسلم نے روایت کی ہے۔

(۱۶۱۹) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کو روکو اور اس کو قبر میں پہنچانے کی جلدی کیا کرو

---

[۱] اس سے مراد یہ ہے کہ مردہ کی رسوائی نہ کرنی چاہئے کیونکہ مردہ کو ذلیل و رسوا کرنا زندہ کے رسوا کرنے کے برابر ہے ۱۲ مرقاۃ

[۲] حضرت عثمان پر طنز کیا تھا کیونکہ حضرت ام کلثوم حضرت عثمان کی بیوی تھیں جس رات یہ مریں اسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سے صحبت کی تھی آپ نے انھیں طعنہ دینے کی غرض سے یہ جملہ کہا یا آپ نے کمال احتیاط کی غرض سے یہ بات انھیں کہی۔ اور حضرت عثمان کی بیوی چونکہ مدت سے بیمار تھیں اس وجہ سے انھیں معلوم نہ تھا کہ آج ہی مرجائیں گی جب وہ مرگئیں تو یہ لونڈی سے صحبت کرچکے تھے ۱۲ لمعات

سر[1] کی طرف سے سورۂ بقر کا شروع اور پاؤں کی طرف سورۂ بقر کا خاتمہ پڑھا کرو۔ یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے اور کہا ہے صحیح یوں ہے کہ یہ حدیث عبداللہ بن عمر[2] پر موقوف ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچی ہے)

(۱۶۲۰) ابن ابی ملیکہؒ فرماتے ہیں جبکہ عبدالرحمن بن ابی بکر کا موضع حبشی میں (جو کہ مکہ کے قریب ہے) انتقال ہوا اور انھیں لاکر مکہ میں دفن کیا گیا تو حضرت عائشہ جب کہ ہم آئیں تو عبدالرحمن بن ابوبکر کی قبر پر آکے یہ (اشعار) پڑھنے لگیں + وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ + من الدھر حتی قیل لن یتصدعا + فلما تفرقنا کانی ومالکا + لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا + پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں موجود ہوتی تو جہاں تیری وفات ہوئی تھی وہیں تجھے دفن کرتی اور اگر میں تیرے پاس (مرنے وقت) موجود ہوتی تو تیری زیارت کو نہ آتی۔ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔

(۱۶۲۱) ابورافعؓ فرماتے ہیں سعد بن (قبر میں اتارنے کے وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(۱۶۲۲) ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کی نماز پڑھی پھر اس پر آئے مردے کے سر کی طرف تین لپیں خاک کی ڈالیں۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

(۱۶۲۳) عمرو بن حزمؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر تکیہ لگائے ہوئے

---

[1] کتاب سے مغلوبون تک اور پانچویں "فقہائی الصوات" سے علی القوم الکفرین

[2] چھپے ..... ترک سند کا سلسلہ ختم " رسول اللہ تک نہیں پہنچی ۱۲ اسی لئے ہم دونوں

نہ تک جذیمہ کے ہمنشینوں کی طرح اس طور پر رہتے کہ لوگ کہ جب ہم جدا ہو گئے تو

بودوبت حدا تک اکٹھے رہنے کے ایسے ہو گئے جیسے میں اور مالک یہ شعر ایک

نفر نے اپنے بھائی کے غم میں کہے تھے وہ دونوں بھائی ایک بادشاہ کے ہمنشین کنایہ ہے کہ ہم عرصہ دراز

نی چالیس برس تک ایک جگہ اس طرح رہے کہ لوگوں کو یہ خیال تھا کہ یہ کبھی ہوں گے اور جب میرا بھائی

لک مر گیا تو میں ایسا ہو گیا کہ جیسے ایک شب بھی طاقات نہیں رہی چونکہ اس کا مضمون حضرت عائشہؓ کے موافق

اُنکے بھی بھائی فوت ہوئے تھے اسواسطے انہوں نے یہ اشعار پڑھے ۱۲ منہ کیونکہ عورتوں کو قبر پر جانا منع ہے ۱۲

دیکھ کے فرمایا تو اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا (یہ فرمایا) اسے ایذا نہ دے۔ یہ حدیث امام احمد نے نقل کی ہے۔

باب مُردے پر رونے (کی بُرائی) کا بیان

پہلی فصل - (۱۶۲۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے جو کہ ابراہیم (پسر رسولؐ اللہ کی) دودھ پلانے والی کا شوہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو لیکے پیار کیا اور انھیں سونگھا (یعنی اون کے مونہ اور ناک پر یا مونہ رکھا) اسکے بعد ہم ان کے ہاں گئے تو ابراہیم کا دم نکل رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ سے پوچھا یا رسولؐ اللہ آپ بھی (رونے میں) آپ نے جواب دیا اے پسر عوف یہ رحمت (کی نشانی) ہے پھر دوبارہ اس کے پیچھے یہ فرمایا کہ آنکھ روتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو اور اے ابراہیم ہمیں تیری جدائی کا بڑا رنج ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۲۵) اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر (زینب) نے آپ کے پاس کسی کو بھیجا کہ میرا بیٹا نیک ہے آپ ہمارے ہاں تشریف لائیے آپ نے کہلا بھیجا کہ میرا سلام کہیو کہیو سب کچھ اللہ ہی کا ہے جو کچھ وہ لیلے اور جو کچھ دیوے (کچھ ہم مارنے کی جگہ نہیں) ہر ایک کی اس کے پاس مدت مقرر ہے تو صبر کر اور ثواب مانگ۔ انھوں نے پھر کسی کو آپ کے پاس بھیجا کہ آپ کو قسم دلائی ہے کہ آپ میرے پاس ضرور آویں بعد ازاں آپ

ساتھ ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن[1] اور اُبی بن کعب ... اور وہ بھی تھے نبی صلعم یا گیا اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا آپ کی زبان آنسو بہنے لگے سعد نے پوچھا یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں محمل بندوں ہی پر رحم کرتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

---

[1] یعنی ابراہیم پسر رسول اللہ جو بیمار رہتے تھے ۱۲ [2] یعنی کسی نے یہ کہا کہ اٹھا کے آپ کی گود میں دیدیا اسوقت اسکا سانس اکھڑ گیا تھا ۱۲ [3] آپ یوں روتے ہیں آپ تو ہمیں منع کرتے ہیں آپ نے جواب دیا اسطرح رونا نوحہ کرنا کچھ گناہ نہیں ترحم اور نرمدلی کا باعث ہے ۱۲ چلا چلانا ۱۲

(۱۶۲۶) عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں سعد بن عبادہ اپنے مرنیکی بیماری میں مبتلا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کے ساتھ سعد عبادہ کی بیمار پرسی کو تشریف لیگئے جب اُن کے پاس پہنچے تو انھیں سخت بیمار دیکھکے فرمایا یہ رگئے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ (ابھی) نہیں گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے آپکو دیکھکے اور لوگ بھی رونے لگے آپنے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ آنکھ کے آنسو بہنے پر عذاب کریگا اور نہ دل کے رنج کرنے پر کریگا۔ زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا لیکن اسپر عذاب کریگا یا رحم کریگا اور مردہ پر گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۲۷) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گالوں پر (طمانچے) مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی باتیں کرے وہ ہمارے طریقہ والوں میں نہیں ہے۔ یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۲۸) ابوبردہؓ فرماتے ہیں ابوموسیٰ کو غش آگیا اُن کی بیوی ام عبداللہ بیان کرکے رونے لگی اُنکے ابوموسیٰ ہوشیار ہوئے تو کہا تو نہیں جانتی (کہ رونا صحیحاً منع ہے) (راوی کہتے ہیں) میں اپنی بیوی سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی (مردہ کے رنے کے بعد) سر منڈائے اور چلائے اور گریبان پھاڑے اُس سے میں بیزار ہوں۔ یہ روایت ہے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں زمانہ
رہیں گے اپنے ونسب پر فخر کرنا اور دوسروں سے

اور کھجلی کی اور مونی اوڑھے گی۔ یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔

(۱۶۳۰) حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے نکلے جو کہ ایک قبر کے پاس (بیٹھی) رو رہی تھی آپ نے فرمایا (اے عورت) اللہ سے ڈر اور صبر کر وہ بولی میرے پاس سے پرے ہٹ کیونکہ تجھ پر مجھ جیسی مصیبت نہیں پڑی اس نے حضرت کو پہچانا نہیں کسی نے اس سے کہا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آئی تو وہاں پر کوئی دربان نہ دیکھا اس نے آکے کہا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (معاف کیجیے گا) آپ نے فرمایا اول ہی صدمہ پر صبر کرنا (چاہیئے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۳۱) ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مرجاویں وہ جہنم میں نہیں جاویگا ہاں قسم پوری کرنے کو چلا جاوے (تو ممکن ہے) یہ روایت متفق علیہ ہے۔

(۱۶۳۲) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا جس عورت کے تم میں سے تین بچے مرجاویں اور وہ ثواب سمجھ کے صبر کرے وہ جنت میں جاوے گی ایک عورت بولی یا رسول اللہ یا دو بچے مرجاویں آپ نے جواب دیا (ہاں اگر) دو بچے بھی (تو وہ جنت میں جاوے گی) یہ حدیث مسلم نے نقل کی ہے۔ اور بخاری و مسلم دونوں کی ایک روایت میں ہے ایسے تین بچے مریں جو کہ گناہ کرنے کے زمانہ کو نہ پہنچے ہوں۔

(۱۶۳۳) ابوہریرہؓ ہی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دنیا کی پسندیدہ چیز چھینتا ہوں اس کے بدلے جنت

(۱۶۳۵) سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا عجیب حال ہے اگر اُسے بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ کی تعریف اور شکر کرتا ہے اور اگر اُسے مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ مومن کو ہر کام میں اجر ملتا ہے حتّٰی کہ اگر اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ دیوے (تو اسکا بھی اجر ملیگا) یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے۔

(۱۶۳۶) حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں ہے جس کے واسطے دو دروازے نہ ہوں ایک دروازے سے اُس کے عمل چڑھتے ہیں اور دوسرے دروازے سے اُس کا رزق اُترتا ہے جب بندہ مرجاتا ہے تو اسپر وہ دونوں روتے ہیں یہ اللہ تعالےٰ کے اس قول کی مراد ہے "فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ" یہ حدیث ترمذی نے

(۱۶) ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گئے ہوا اُسے

تسلی کرے اُسے بھی اُسی کے برابر اجر ملیگا۔ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے ہم بجز علی بن عاصم راوی کی حدیث کے مرفوع نہیں جانتے اور ترمذی نے کہا ہے بعض نے اس سند سے بھی یہ روایت محمد بن سوقہ سے موقوف نقل کی ہے۔

(۱۶۴۰) ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس عورت کی تسلی کرے جس کا شوہر مرگیا ہو اُسے جنت میں چادر اوڑھائی جاوے گی۔ یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(۱۶۴۱) عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں جب جعفر کی شہادت کی خبر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کے واسطے کھانا تیار کرو کیونکہ اُن پر ایسا وقت آیا ہے کہ اُنھیں کھانے پکا

اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

(کا بھی یہی حکم ہے) یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے اصحہ مذی نے
یث غریب ہے۔

حضرت قرۃ المزنی سے روایت ہو کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا
نہ اُسکا بیٹا تھا آنحضور نے اس سے فرمایا کیا تو اس سے محبت کرتا ہے اس نے (دعا
لہا یا رسول اللہ جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سے ایسی محبت رکھے
ہ وسلم نے اس لڑکے کو نہ دیکھا صحابہ سے پوچھا کہ فلاں شخص کا لڑکا کہاں گیا انھوں نے
رسول اللہ اسکا تو انتقال ہو گیا ہے آپ نے (اس شخص سے) فرمایا کیا تجھے یہ بات پسند
ت کے جس دروازہ سے تو جائے تو اُسے اپنا انتظار کرتا ہوا پائے (اس نے عرض
یں تو یہی چاہتا ہوں) ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسی کے لئے ہے یا ہم
لئے آپ نے فرمایا تم سب کے لئے یہی حکم ہے۔ یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

(۱۶۸) حضرت [illegible] ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ
[illegible] گا تو وہ [illegible] سے جھگڑا کریگا پھر پکڑا جائے گا اسے
کو اپنی ناف سے کھینچتا ہوا جنت

(۱۶۶۲) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو تی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اُسے چاہئے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے کیونکہ یہ بھی

(۱۶۶۳) اُمّ درداءؓ کہتی ہیں میں نے ابو درداء سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا تھا اے عیسیٰ میں تیرے بعد میں ا کرنے والا ہوں کہ جب اُنھیں کوئی پسندیدہ چیز ملیگی تو وہ اللہ کی تعریف کریں گے اور مصیبت پہنچے گی تو بغیر بردباری اور عقل کے وہ ثواب سمجھکر اُسپر صبر کریں گے۔ عرض کیا اے پروردگار بغیر بُردباری اور عقل کے اُن کا یہ حال کیونکر ہوگا اللہ تعالیٰ نے بردباری اور علم کچھ انھیں دیدوں گا۔ یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے

باب قبر کی زیارت کرنے کا بیان

پہلی فصل - (۱۶۶۴) حضرت بُریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول [illegible] پہلے قبروں کی زیارت کرنے سے تمہیں منع کیا تھا (لیکن [illegible] موشت تین دن سے زیادہ رکھنا [illegible] میں نے کھجوروں کے شیرہ